عشقِ احرام

فرح حان

○○○○○○○○○○○○○○○○

۔وائٹ شلور قمیض پہنے کندھے پے بلیک شال پھیلائے دونوں ٹانگیں ٹیبل پے رکھے وہ بڑے ہی ایٹیٹوڈ میں صوفے پے بیٹھا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔بلیک کلر اس کا موسٹ فیورٹ رنگ تھا لیکن آج اس نے وائٹ کلر پہنا ہوا تھا وہ جو بھی کلر پہنتا اس میں قیامت ڈھاتا تھا۔

آآپ ؟ایک شخص کی نظر کمرے سے باہر نکلتے ہوئے اس کے حسین چہرے پے پڑھی تھی سرخ سفید رنگت ہیزل گرین آنکھیں جن میں کوئی بھی ڈوب جائے ہلکی ہلکی داڑھی ہلکی ہلکی مونچھیں بالوں کو پیچھے ربڑبنڈ میں بندھا ہونے کے باوجود چند لٹیں اس کے ماتھے کو کور کیے ہوئی تھیں وہ کسی شہزادے سے کم نہیں تھا بلا کا خوبصورت تھا وہ۔۔۔اس نے اس شخص کو اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ شخص ڈرا گھبرایا ہوا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔اس شخص کے سامنے کوئی عام انسان نہیں بلکہ لاہور کا سب سے امیر اور وحشت سے بھرپور شخص سید احرام شاہ بیٹھا تھا احرام اپنی وحشت روب ودبدبے اور حوف کی وجہ سے پورے پاکستان میں مشہور تھا وہ انڈر ورلڈ کا کینگ تھا سبھی اس کی وحشت سے واقف تھے۔احرام کو دیکھنا موت کے فرشتے کو دیکھنے کے برابر تھا چلتی پھرتی موت تھی یہ شخص۔انتہا طرف دیکھتا تو سامنے والے کو ایسا لگتا جیسے کا غصے والا تھا۔جب وہ کسی کی اس کی جان اس سے جدا ہونے لگی ہو اس کی نفرت اس کی طاقت تھی اسے

محبت کے نام سے بے حد نفرت تھی۔بے حد غصے والا پھتر دل انسان تھا مسکرانا تو جیسے اس نے کبھی سیکھا ہی نہیں۔وہ اپنی حویلی کا شیر تھا شیر سبھی اس سے ڈرتے اور حوف کھاتے جگہ جگہ اس کی اپنی زمینیں اور ہوٹل تھے دور دور سے بڑے بڑے لوگ اسی سے مدد مانگنے اور اپنا فیصلہ کروانے آتے تھے پولیس اور عدالت اس کی مٹھی میں تھی۔وہ پورے پاکستان پے راج کرتا تھا۔اب سید احرام شاہ جیسا بندہ ہو اور اس کے دشمن نا ہوں ہو ہی نہیں سکتا اس کے بھی ڈھیروں دشمن تھے جو اس سے جلتے تھے آدھے اپنا انتقام لینا چاہتے تھے تو آدھے اس مار کر اس کی جگہ لینا چاہتے تھی لیکن کسی میں ہمت نا تھی کے وہ احرام شاہ کا بال بھی باقہ کر سکیں وہ جب بھی اپنے دشمنوں سے ملتا بیسٹ بن جاتا۔اسے اپنے دشمنوں سے وحشی عشق تھا۔۔وہ اپنے دشمنوں کو مارتا نہیں تھا آدھ مرا کر دیتا تھا جیتے جی مار دیتا تھا انہیں جس سے وہ حود ہی تڑپ تڑپ کر اپنی جان دے دیتے تھے۔۔یہ نام

اور عزت سب اس نے اکتیس سال کی عمر میں کمایا۔ تھا احرام کے سامنے جو شخص بیٹھا تھا وہ اسے مار کر اس کی جگہ لینا چاہتا تھا

تم بھائی سائیں کا مقابلہ کرنا چاہتے تھے مارنا چاہتے تھے نا تم بھائی سائیں کو لو سامنے ہیں تمھارے مار واب۔۔ ساحل جو احرام کے قریب ہی کھڑا تھا اس شخص سے کہنے لگا جبکہ احرام سگریٹ کے کش پے کش لگاتا غصے میں اس شخص کو دیکھ رہا تھا احرام کو یوں اپنی طرف ایسے تنگ اور وحشت بھری نگاہوں سے دیکھتا دیکھ اس کا پورا وجود حوف سے لرز رہا تھا

سائیں مجھے معاف کردیں مجھ سے غلطی ہوگئی آئندہ ایسا نہیں کروں گا پکا پلیز۔۔ اس سے پہلے کے احرام اپنا فیصلہ سناتا وہ شخص اس کے قدموں میں گر کر اپنی زندگی کی بھیک مانگنے لگا جس پے احرام ٹیبل سے پاؤں ہٹاتا اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا سر اونچا کر گیا

جب مقابلہ کرنے کی اوقات نا ہو تو میدان میں اترا بھی نہیں کرتے۔۔وہ ایک ادا سے بولا تھا جس پے وہ شخص اپنے دونوں ہاتھ جوڑے التجا کرنے لگا

مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دیں۔پلیز۔۔وہ شخص تڑپ رہا تھا جس پے احرام نے اس کا ہاتھ ٹیبل پے رکھ جلتا سگریٹ اس کے ہاتھ پے رکھ گیا اس پے وہ چلا۔اٹھا۔

سائیں غلطی ہو گئی آخری بار معافی کر دیں۔وہ اپنے ہاتھ پے جلتے سگریٹ کو محسوس کرتے ہوئے منت کرنے لگا

ساحل سائیں۔۔احرام نے غصے میں ساحل کو پکارا

جی بھائی سائیں۔۔وہ فوراً اُس کی طرف جھکا۔

میں غلطی کرنے والوں کا کیا حال کرتا ہوں۔۔؟احرام نے غصے میں پوچھا

آدھ مرا کر دیتے ہیں۔۔ساحل نے جب یہ کہا تو اس شخص کا پورا وجود
حوف سے کانپنے لگا

تجھے بھی آدھ مارا کر دوں کیا؟احرام آنکھوں میں وحشت لئے اس سے
پوچھ رہا تھا۔

نہیں معاف کر دیں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں پلیز۔۔وہ رونا شروع
ہو گیا تھا

جو بھی مجھ سے پنگا لیتا ہے سید احرام شاہ اس کی نسلیں اجھاڑ کر رکھ دیتا ہے ۔آخری بار آخری بار تجھے چھوڑ رہا ہوں اب اگر تو میرے راستے میں آیا تو اگلی بار میں تیری روح نکال کر ہی جاؤں گا۔اب کی دفعہ وہ اسے جبڑے سے پکڑے وحشت سے بھرپور لہجے میں کہنے لگا جس پے وہ شخص فوراً ہاں میں سر ہلانے لگا آج اس شخص کو احرام۔کے سامنے اپنی اوقات کا اندازہ ہو چکا تھا اس کا جبڑا چھوڑ بڑے انکو کھے اسٹال سے شال کو لپیٹتا۔وہ بڑے ہی ایٹیٹوڈ سے دروازے سے باہر نکلا تھا۔احرام کو آتا دیکھ گارڈز نے گاڑی کا دروازہ کھول دیا تھا احرام گاڑی میں بیٹھ گیا تھا گارڈز بھی دوسری گاڑی میں بیٹھ گئے تھے گاڑی ساحل ڈرائیو کر رہا تھا گاڑی لاہور کی سڑکوں میں ہوائی جہاز کی طرح چل رہی تھی لاہور کی ٹریفک میں ایمبولنس کو راستہ نہیں ملتا جتنا احرام۔کی گاڑی کو ملتا تھا اسے دیکھ سبھی حوف میں آجاتے تھے۔۔کچھ ہی دیر میں وہ حویلی پہنچ گیا تھا گاڑی کا دروازہ گارڈ نے کھولا تھا۔احرام اب تیزی سے قدم اٹھاتا حویلی کے اندر داخل ہوا تھا۔۔یہ حویلی تین منزلہ اور

کافی بڑی حویلی تھی اس کا گارڈن آریا بھی کافی بڑا تھا جس میں پانچ سو سے زائد شخص بڑے آرام سے ایک ساتھ بیٹھ سکتے تھے حویلی کے دروازے پے نیم پلیٹ پے شاہ منشن لکھا تھا۔ وہ کافی موڈ میں تھا وہ سیدھا اپنی دادی کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو ایک خوبصورت لڑکی اس کی دادی کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی اسے دیکھ احرام غصے میں آگیا تھا۔۔ اس لڑکی کا نام دلربا تھا جو احرام کی سوتیلی ماں کی بہن کی بیٹی تھی ایک حادثے میں اس کی پوری فیملی چل بسیں تھی اس لئے اب وہ اپنی حالہ کے ساتھ ہی رہ رہی تھی وہ احرام سے بے پناہ محبت کرتی تھی اور اسے حاصل کرنا چاہتی تھیں جبکہ دلربا کو احرام کا بھائی ساحل پسند کرتا تھا گھر میں سبھی کو یہ بات پتا تھی کے دلربا احرام سے محبت کرتی ہے ۔لیکن احرام اسے بالکل بھی پسند نہیں کرتا تھا وہ اس کی طرف تو کیا کسی کی طرف بھی نہیں دیکھتا تھا احرام کے باپ نے اس کی ماں کے مرنے کے کچھ ماہ بعد دوسری شادی کرلی تھی جس سے اس کے دو بیٹے ساحل آرزم اور

بیٹی سارہ تھے سبھی اس سے بہت ڈرتے تھے لیکن اس سے پیار بھی کرتے تھے وہ سب بہن بھائیوں سے بڑا تھا اس کی سوتیلی ماں جس کا نام بشرہ تھا وہ اس کے منہ پے کچھ اور پیٹھ پیچھے کچھ اور ہو جاتی تھی احرام اپنے باپ سے نفرت کرتا تھا وہ اسی لیے اپنے باپ سے نفرت کرتا تھا کیوں کے اس کے باپ نے اس ماں کی جگہ کسی اور عورت کو دے دی تھی یہ حویلی احرام کے نام تھی وہ یہاں کا اکلوتا وارث تھا

دادی سائیں مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔بے حد غصے میں وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولا تھا

ارے آگیا میرا شیر۔بولو کیا بات ہے ؟ سکینہ بی بی نے مسکرا کر پوچھا دلربا کی نظریں تو اس پے سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔

اکیلے میں۔۔وہ بغیر دونوں کو دیکھے بولا تو سکینہ بی بی نے دلربا کو یہاں سے جانے کا اشارہ کیا وہ بھی عجیب سا منہ بنا کر کمرے سے نکل گئی تھی۔

بولو اب کیا بات ہے ؟اس کی دادی نے پوچھا تو وہ خاموشی سے صوفے پہ بیٹھ گیا

مجھے یہ بتائیں یہ ہر وقت آپ کے ساتھ کیوں چپکی رہتی ہے پھر سے آپ کو مکھن لگا رہی تھی کیا؟ وہ تھوڑا آگے کی طرف جھکتا سخت لہجے میں پوچھنے لگا تو سکینہ بی بی ہلکا سا مسکرائی۔۔

ارے نہیں بیٹا وہ ادھر اُدھر کی باتیں کر رہی تھی۔اور مجھے سمجھ نہیں آتا آخر اس میں ایسی کیا برائی ہے جو تم اتنا چڑتے ہو اس سے ؟وہ وجہ جاننا چاہتی تھی

دادی سائیں وہ حرکتیں ہی ایسی کرتی ہے کسی دن میں اس کی جان نکال لوں گا۔ وہ غصے سے کہتا صوفے سے ٹیک لگا گیا۔

نانا میرے شیر ایسامت کرناوہ تمھیں پسند کرتی ہے۔۔اگراس کے ساتھ شادی کرلو گے تو کیا بگڑ جائے گا تمھارا؟ وہ تسبیح ٹیبل۔پے رکھتے ہوئے کہنے لگی

آپ کنویں میں کودنے کے لیے کہہ دیں گی حوشی کود جاؤں گا اس دلربا سے ہرگز شادی نہیں کروں گا۔۔وہ پھر سخت لہجے میں گویا ہوا

میرے فرمانبردار شیرا اگر تمھیں وہ پسند نہیں تو کوئی اور سہی تمھیں کوئی پسند ہو تو مجھے بتا دو میں خود اس کا ہاتھ اپنے شیر کے لیے مانگنے جاؤں گی ۔سکینہ بی بی بار بار اپنے شیر کو غصہ دلا رہی تھیں۔۔

دادی سائیں آپ ایک پھتر دل انسان سے شادی کرنے کو کہہ رہی ہیں میں کسی سے بھی شادی نہیں کرتا مہربانی کر کے آپ میری شادی کے حواب دیکھنا چھوڑ دیں۔وہ بکھرے لہجے میں ان سے کہہ رہا تھا

میرے شیر لیکن ایسا کیوں کہہ رہے ہو کیوں اپنی زندگی اپنے ہی ہاتھوں برباد کر رہے ہو ہر کسی کو ایک لائف پارٹنر کی ضرورت پڑتی ہے تمھیں بھی ضرورت ہے۔۔سکینہ بی بی اسے پیار سے سمجھا رہی تھی۔جس پے اپنے چہرے کا عجیب اسٹائل بنا رہا تھا

دادی سائیں میں سید احرام شاہ ہوں۔۔میں۔ہمیشہ اکیلے چلنے کا حوصلہ رکھتا ہوں نا مجھے کسی کے مشورے کی ضرورت ہے نا ساتھ کی میری ایک اپنی الگ دنیا ہے اور میں اسی میں خوش ہوں۔وہ بے حد غصے میں کہتا اٹھ گیا تھا۔

دیکھ لینا ایک نا ایک دن تمھاری زندگی میں کوئی شہزادی آئی گی جسے تم اپنی جان سے بھی زیادہ چاہو گے پھر پوچھوں گی بیٹا کیا کہا تھا تم نے۔۔وہ مسکرا کر کہنے لگی جس پے احرام کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا تھا

دادی سائیں۔مجھے بے انتہا نفرت ہے محبت سے بے انتہا نفرت۔۔وہ پھر غصے میں گویا ہوا تو سکینہ بی بی مسکرانے لگی محبت کا نام سنتے ہی اس شخص کو دورا پڑھ جاتا تھا پتا نہیں کیوں اسے اتنی نفرت تھی محبت لفظ سے۔

اگر ہو گئی تو؟ وہ اسے چیلنج کرنے والے انداز میں پوچھنے لگی۔

نہیں ہو گی میں ہونے ہی نہیں دوں گا آپ لکھ کے لے لیں۔۔ وہ سخت لہجے میں کہنے لگا

پھر بھی اگر ہو گئی تو؟ سکینہ بی بی نے پھر مسکرا کر پوچھا

تو اس دن میں حود کو مار دوں گا۔۔ اس نے پھر اسی انداز میں جواب دیا تھا

میں دعا کروں گی میرے شیر کی زندگی میں جلدی سے کوئی شہزادی آجائے۔۔ سکینہ بی بی نے مسکرا کر جب کہا تو احرام واپس ان کی طرف پلٹا تھا

نہیں دادی سائیں پلیز ایسا مت کریے گا میرے لیے دعا مت کریے گا۔ پلیز ورنہ آپ اپنے احرام کی لاش دیکھیں گی۔۔ وہ چلاتے ہوئے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا احرام پہلے ایسا نہیں تھا وہ پہلے کافی ہنستا مسکراتا تھا لیکن جب سے اس کے اس کا جگری دوست اس دُنیا سے رُخصت ہوا تھا وہ ہنسنا مسکرانا بھول گیا تھا وہ اندھیروں میں کہی کھو گیا تھا اس کے جانے کے بعد وہ کافی حد تک چینج ہو گیا تھا اور آج تک کسی کو پتا نہیں چلا کے اس کے اس رویے کی وجہ اس کے دوست کی جدائی ہے وہ اسے جان سے زیادہ عزیز تھا وہ اسے اپنے بھائیوں سے بھی آگے دیکھتا تھا لیکن اس کی جدائی نے اسے سخت بنا دیا تھا۔۔ جب وہ کمرے سے باہر نکلا تو دلربا وہی کھڑی تھی جیسے وہ ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔

یوں چھپ چھپ کر کسی کی باتیں سننا میرے حیال میں بہت ہی گھٹیا بات ہے۔۔ احرام نے سختی سے کہا تو دلربا ڈھیٹوں کی طرح مسکرانے لگی

تم مجھے جو بھی کہہ لو میں برا نہیں مانوں گی آفٹر آل۔۔وہ ٹھر کی انداز میں کہتی اس کی سینے کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھی کے احرام نے غصے سے اس کا ہاتھ حود سے دور کیا تھا

اس حوبصورت ہاتھ کو سنبھال کر رکھو ورنہ اسے کاٹ کے گلی کے کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔احرام نے جب یہ کہا تو وہ کافی ڈر گئی تھی اسے پتا تھا۔احرام ایسا کر سکتا ہے کیوں کے وہ جو بولتا ہے کر کے ہی دیکھتا ہے

آج بھی وہ بغیر کھائے پیے کام پے چلی گئی تھی۔۔نور کی ماں مہرین جو دو ماہ سے بستر پے پڑھی تھی وہ کافی زیادہ بیمار تھی جب وہ ٹھیک تھی تو سبھی گھروں میں کام کاج کر کے پیسے کماتی تھی وہ نور کو پڑھا لکھا کر کچھ بنانا چاہتی تھی لیکن شاید قسمت کو یہ منظور نا تھا اور وہ بہت بیمار پڑھ گئی کے نور کو

مجبوراً اسکول چھوڑنا پڑھا وہ یہی محلے کے سکول میں فرسٹ ائیر میں پڑھتی تھی نور ابھی صرف انیس سال کی تھی دونوں ماں بیٹی ایک کرائے کے مکان میں رہتی تھیں وہ مکان کوئی بہت بڑا نہیں تھا ایک کمرہ جس میں دو ٹوٹی پھوٹی چارپائیاں کچھ برتن تھے اور ایک۔ واشروم تھا اور ان کا مالک مکان جس کا نام حمید تھا کافی بدتمیز تھا اس کی گندی نظر نور پے تھی وہ پنتالیس سال کا تھا وہ اس کی ماں سے کہتا تھا کے اگر تم نے نور کی شادی مجھ سے کروادوں وہ انہیں دھمکیاں بھی دیتا تھا کے اگر تم دونوں نے کسی کو بتایا یا یہاں سے بھاگی تو میں تم دونوں کو جان سے مار ڈالوں گا۔۔ان کے پاس کہی اور ٹھیکانہ بھی نا تھا ورنہ وہ کب کا یہاں سے چلی گئ

ہوتیں۔ مہرین نے ندیم سے بھاگ کر شادی کی تھی اور جب مہرین کو پتا چلا وہ کے پہلے سے ہی شادی شدہ ہے اور اس کا ایک بیٹا بھی ہے تو وہ حمید سے تلاق لے کر فیصل آباد چلی گئ تھی۔ کیوں کے اس کی فیملی نے اسے اپنا نے سے ٹھکرا دیا تھا نور پانچ ماہ کی تھی جب مہرین نے حمید سے تعلق توڑ تھا۔ اور

اس نے بھی پلٹ کر نا دیکھا۔۔ نور کچن میں کھڑی برتن دھو رہی تھی وہ محنت کر رہی تھی تا کہ وہ ڈھیر سارے پیسے جمع کر کے اپنی ماں کا علاج کروا سکے۔۔ وہ خود بھوکی رہتی لیکن اپنی ماں کا پیٹ بھرتی۔۔ نور بس چار پانچ گھروں میں ہی کام کرتی تھی۔ وہ شلوار قمیض پہنے برتن دھو رہی تھی۔

اچھے سے دھونا۔۔ نور جس کے کچن میں برتن دھو رہی تھی وہ عورت کچن میں داخل ہوتے ہی عجیب سے انداز میں بولی تھی

جی۔ وہ پلٹی۔ لائٹ براؤن آنکھیں سفید رنگ سر پے سلیقے سے دوپٹہ رکھے لمبے بال جو دوپٹے سے باہر نکلے تھے۔ بڑے پیار سے اور مسکرا کر کہتی دوبارہ برتن دھونے لگی۔۔ نور بہت خوبصورت اور معصوم تھی وہ کسی پری سے کم نہیں تھی تبھی تو اس کا مالک مکان اس سے شادی کرنے کو تڑپ رہا تھا۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ایک اور عورت اندر داخل ہوئی۔۔

وعلیکم السلام آئیں کافی دنوں بعد چکر لگایا۔۔۔دوسری عورت نے مسکرا کر کہا

ہاں بس مصروفیات ہی اتنی ہوتی ہے کے ناپوچھو۔۔وہ صوفے پے بیٹھ گئی ۔۔اس کا نام ام کلثوم تھا۔۔

توکوئی کام والی رکھ لیں کیسے اتنا کام کرتی ہوں گی آپ کی بڑی بیٹی بہت ہی نکمی ہے چھوٹی کو میں کچھ نہیں کہہ سکتی وہ تو ابھی چھوٹی ہے اور سکول بھی جاتی ہے۔۔۔وہ عورت کلثوم بی بی کو مشورہ دے رہی تھی۔ کلثوم بی بی کا گھر ساتھ ہی تھا اس کی دو بیٹیاں تھی جن کے نام ثنا اور دعا تھا بڑی بیٹی ثنا بہت

ہی عجیب تھی وہ گھر۔ کے کام کاج میں اپنی ماں کے زرا بھی ہاتھ نہیں بٹاتی تھی وہ کالج چھوڑ چکی تھی اور سارا دن بس تیار ہو کر بس فون پے ہی لگی رہتی تھی۔۔۔ کلثوم بی بی کا شوہر اس دنیا میں نہیں تھا وہ کپڑے سلائی کر کے ہی اپنا گھر چلاتی تھی۔ وہ گھر کے کام بہت مشکل سے ہی کرتی تھی۔۔

ooooooooooooo

ہاں سوچ رہی تھی چلو دیکھتی ہوں پھر۔۔ کلثوم بی بی فوراً بولی۔۔

نور نور۔۔۔ وہ عورت نور کو آواز دے رہی تھی۔۔

جی آئی۔۔ وہ بھی بھاگتی ہوئی باہر آئی۔۔

برتن بعد میں دھو لینا ابھی ان کے لئے اچھی سی چائے بناؤ۔۔عورت نے آڈر دیا اس عورت نے اس کا کام اور بڑھا دیا تھا اسے باقی گھروں میں بھی جانا تھا۔۔نور بھی گردن ہلاتے ہوئے واپس کچن کی طرف چلی گئی تھی۔۔

ماشاءاللہ کتنی پیاری بچی ہے۔کلثوم بی بی۔نور کی تعریف کرتے ہوئے بولی۔۔

کیا آپ نے پہلی بار دیکھ ہے کیا۔؟اس عورت نے حیرانی سے پوچھا۔

ہاں میں نے پہلی بار اسے دیکھا ہے۔۔ام کلثوم جب بھی یہاں آتی تھی نور کبھی اس نے سامنے نہیں آئی تھی۔

اچھا۔۔عورت نے حیرانی سے کہا۔

کہاں رہتی ہے یہ ؟ کلثوم بی بی نے پوچھا۔۔

یہ اسی محلے میں رہتی ہے بہت ہی غریب ہیں کیا بتاؤں اس کی ماں نا بہت بیمار ہے۔۔ عورت اسے بتا۔رہی تھی ۔۔ نور بھی چائے بنا کر لے آئی تھی۔

رکھ دو یہاں ۔۔ عورت نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔۔

سنو کتنا کام رہ گیا ہے ۔۔ عورت نے پھر پوچھا

بس تھوڑا سارہ گیا ہے ۔۔ نور ڈرتے ہوئے اسے بتا رہی جبکہ کلثوم بی بی کی نگاہیں تو نور پے ہی ٹکی تھی وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

بہت پیاری بچی ہے۔۔ کلثوم بی بی چائے پیتے ہوئے بولی۔

ہاں۔۔ عورت نے کہا تھوڑی دیر بعد نور بھی سب کام نپٹا کر دوسرے گھر کام کے لیے چلی گئی تھی اس نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔۔

اچھا سنو تم اسے کل میرے گھر لے انا۔۔۔ کلثوم بی بی اب اٹھ چکی تھی۔۔

کام کے لیے۔؟ عورت نے پوچھا

ہاں۔۔ کلثوم بس اتنا کہہ کر چلی گئی تھی۔۔۔ نور سب کام نپٹا کر گھر چلی گئی تھی اس نے اندر داخل ہوتے ہی حمید بھی اندر داخل ہوا تھا اسے دیکھ نور۔ فوراً سے اس سے دور ہوئی

ارے ارے ڈر کیوں رہی ہو کون سا میں تمھیں کھانے والا ہوں۔ حمید مسکراتے ہوئے بولا تو مہرین جو سوئی ہوئی تھی جاگ گئی تھی۔۔

ماما۔۔ نورا اپنی ماں سے پلٹ گئی۔۔

اور کتنا ویٹ کرواؤ گی تم ماں بیٹی مان جاؤ نا سب کچھ تمھاری بیٹی کے نام کر دوں گا اور تمھیں یوں گھروں میں کام بھی نہیں کرنا پڑے گا تمھاری ماں کا علاج بھی کروا دوں گا جو کہو گی سب کروں گا بس ایک بار مان جاؤ۔ اس شخص کے بولنے والا انداز کافی گندا تھا نورا اپنی ماں سے ہی لپٹی رہی۔۔

مان جاؤ مہارانی بنا کر رکھوں گا تجھے۔۔ وہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا جب نور چلائی تھی

شرم نہیں آتی آپ کو میں آپ کی بیٹی کی جگہ ہوں اور مجھ سے شادی۔ چلے جائیں یہاں سے جائیں۔۔وہ پوری شدت سے چلائی تو وہ شخص اسے بالوں سے پکڑا اسے اس کی ماں سے دور کر گیا جس پے مہرین بھی چلائی تھی

چھوڑ دو اسے پلیز چھوڑو۔۔وہ اٹھتے ہی اس کی منت کرنے لگی لیکن اس شخص نے اسے نا چھوڑا۔۔وہ شخص اس کا ہاتھ پکڑے اسے چولہے کے قریب لے گیا تو مہرین اونچی اواز میں چلائی تھی لیکن کوئی بھی ان کی مدد کو نا آیا

بہت پر نکل آئے ہیں اجکل تیرے۔ لیکن میں پروں کو کاٹنا جانتا ہوں وہ شخص غصے میں اس سے کہتا چاقو گرم کرنے لگا۔۔جبکہ نور چلا رہی تھی رو رہی تھی

خاموش۔۔ وہ اونچی اواز میں۔ چلایا۔ تھا۔۔ چاقو گرم کر کے وہ اس کی کلائی پے رکھ گیا۔ تھا جبکہ نور کی چیخیں نکل رہی تھی وہ چلا رہی تھی تڑپ رہی تھی لیکن نے اس شخص نے چاقو نہیں ہٹایا۔ افف کتنا بے رحم تھا یہ شخص ۔۔۔ یہ پہلی بار نہیں تھا کے اس نے نور کا ہاتھ جلایا تھا نور جب بھی اس کے آگے اپنی زبان کھولتی کبھی وہ اسے تھپڑ مادیتا تو کبھی اس کا ہاتھ جلا دیتا

اب اگر میرے آگے زبان چلائی نا تو اگلی بار اسی چاقو سے تمھارا گلہ کاٹ دوں گا۔۔۔ وہ غصے میں کہتا چاقو نیچے پھینک گیا تھا نور روتی ہوئی اپنی ماں سے پلٹ گئی۔

سن لو دونوں ماں بیٹی ایک ماں کا وقت دے رہا ہوں اپنی بیٹی کی شادی اگر مجھ سے نا کروائی تو دونوں ماں بیٹی کو یہی اسی مکان میں زندہ گھاڑ دوں گا سمجھی۔۔ وہ انہیں دھمکی دیتا دروازے سے نکل گیا تھا یہ شخص تو کافی حد

تک ظالم تھا اور یہ ماں بیٹی آخر کسے اپنا دکھ درد بتاتی یہاں تو کوئی بھی ان کی مدد کرنے والا نا تھا۔۔ شام ہونے کے قریب تھی حویلی میں سبھی ڈائننگ ٹیبل پے بیٹھے احرام کے آنے کا انتظار کر رہے تھے کیوں کے اس کے بغیر کوئی کھانے کو ہاتھ تک نا لگتا تھا۔

اف کب آئے گا آپ کا بیٹا مجھے بہت بھوک لگی ہے؟ بشرہ کرامت شاہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔

آجائے گا ویٹ۔۔ وہ بھی سرگوشی کرتے ہوئے بولا تھا اس گھر میں پتہ بھی احرام کی اجازت کے بغیر ہلاتا تھا یا یوں کہیں کے یہاں سب سانس بھی اس سے پوچھ کر لیتے تھے اتنی وحشت تھی اس شخص کی سارہ چمچ سے کھیل رہی تھی ساحل دلربا کو دیکھے جا رہا تھا اور آرزم اپنی نیلی آنکھوں سے اپنے بھائی اور دلربا دونوں کو نوٹ کر رہا تھا آرزم اور ساحل دونوں بہت ہینڈسم

تھے لیکن احرام جتنے نہیں آرزم کی آنکھیں بشرہ پے گئی تھی بشرہ کی بھی نیلی آنکھیں تھی جبکہ ساحل اور سارہ کی آنکھیں براؤن کلر کی تھی ۔۔احرام کی آنکھیں اس کی مرحومہ ماں کی آنکھوں جیسی تھی ۔۔

آ گیا گیا۔۔ کرامت اپنی بیوی کو کہنی مارتا اب بالکل سیدھا ہو گیا تھا احرام آہستہ آہستہ بڑے ہی ایٹیٹوڈ سے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے سیڑھیوں سے کوئی شہزادہ اتر رہا ہو۔۔ دلربا جو بشرہ کے قریب بیٹھی تھی اسے آتا دیکھ بس دیکھتی رہ گئی جبکہ ساحل دلربا کو نوٹ کر رہا تھا۔وہ بڑے ہی اسٹائل سے سامنے والی بڑی کرسی پے بیٹھا تھا دوسری بڑی کرسی پے اس کی دادی بیٹھی تھی ۔۔

شروع کریں۔۔احرام اپنی کھانے کی پلیٹ سیدھی کرتے سب سے کہنے لگا اس کے آڈر ہے سبھی کھانے پے ٹوٹے تھے۔۔دلربا کھاتے کھاتے اس کے حسین چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی

مجھے دیکھنے کے بجائے اگر کھانے پے دھیان دیا جائے تو بہتر ہو گا۔۔وہ بڑی بڑی آنکھیں دیکھاتا سامنے کی طرف دیکھ کر غصے سے بولا تو دلربا اپنی نگاہیں جھکا گئی۔وہ کسی کی سنتا نہیں تھا صرف اپنی ہی سناتا تھا اور سبھی اس کی بات مانتے تھے۔۔جو غلطی کرتا وہ اسے سزا دیتا چاہے وہ حود بھی کیوں نا ہو ۔۔کھانا حستم کرتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا اتنے میں عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا۔تھا وضو کرنے کے بعد وہ نماز ادا کرنے لگا تھا وہ نماز ادا کر کے دعا مانگ رہا تھا جب اس کا فون اونچی اواز بجنے لگا فون بجے جا رہا تھا اور اسے کافی غصہ آ رہا تھا وہ آہستہ آہستہ دعا مانگ رہا تھا اور فون بجے جا رہا تھا دعا

مانگنے کے بعد وہ آرام سے جائے نماز کو ٹیبل پے رکھ دانت پیستے ہوئے فون کی طرف بڑھا تھا

جب کوئی فون نا اٹھا رہا ہو تو اگلے کو پتا ہونا چاہے کے وہ کہیں مصروف ہو گا لیکن تم لوگ بریک نہیں لگاتے حیر بکو؟ وہ دھاڑتے ہوئے فون پے کسی سے کہہ رہا تھا

اوکے ویٹ میں آتا ہوں۔۔وہ غصے میں کہتا کال کاٹتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

کیا ہوا ہے آپ رو کیوں رہے ہیں۔ایک عورت اور ایک مرد جو میاں بیوی تھے دونوں کو روتا دیکھ احرام نے وجہ پوچھی۔

سائیں میری بیٹی نے خودکشی کرلی۔۔۔وہ عورت روتے اپنا سینا پیٹتے اسے اپنا دکھڑا سنانے لگی جس پے احرام نے وجہ پوچھی

سائیں میری بیٹی میرے چھوٹے بیٹے کے ساتھ کپڑوں کی شاپ پے گئی تھی وہاں چینجینگ روم میں کیمروں کے ذریعے اس شخص نے اس کی گندی ویڈیوز بنا کر اسے بلیک میل کر کے ریپ۔ کر دیا جب وہ گھر آئی تو کافی رو رہی تھی وہ بتا ہی نہیں رہی تھی اس کی ماں نے جب پوچھا تو اس نے سب بتا دیا ہم نے اسے حوصلہ دیا کے ہم صبح ہوتے ہی احرام سائیں کے پاس جائیں گے لیکن سائیں اس نے صبر نا کیا اور بدنامی سے بچنے کے لیے خود کو مار ڈالا سائیں۔۔آج میری بیٹی گئی ہے کل کسی اور کی بیٹی کے ساتھ بھی یہ سب ہو سکتا ہے اس زلیل آدمی کو نہیں چھوڑنا چاہیے سائیں ہمیں انصاف دلائیں۔۔وہ شخص کافی رو رہا تھا اور یہ سن کر احرام نے غصے میں اپنی آنکھیں بند کر اپنی مٹھیاں بھینچ لی

آپ کی بیٹی کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا خیر آپ فکر نا کرے اس درندے کو ضرور سزا ملے گی میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔احرام انہیں حوصلہ دے رہا تھا

کہاں رہتا ہے وہ درندہ۔۔احرام نے سفاک انداز میں پوچھا

میں لے چلتا ہوں اس کی شاپ پے وہ درندہ ابھی بھی وہی ہے سائیں وہ بہت امیر اور طاقتور ہیں۔۔وہ شخص اسے بتا رہا تھا

مجھ سے بھی زیادہ کیا؟احرام نے پوچھا تو وہ فوراً سے نا میں سر ہلانے لگا

بالکل بھی نہیں چھوڑوں گا اسے آپ یہی رکیے گا میں آتا ہوں۔۔دانت پیستے ہوئے کہتا وہ اب آرزم اور ساحل کے روم کی طرف چلا گیا تھا۔

ہائے بس ایسی لڑکی مل جائے اور کچھ نہیں چاہیے۔۔آرزم اپنے کمرے میں بیٹھا ہاتھ میں کسی ہیروئن کی تصویر پکڑے ساحل سے کہہ رہا تھا۔

بھائی سائیں سے کہو وہ تمھیں ایسی ہی لڑکی لا کے دیں گے۔ساحل نے مسکرا کر کہا

نہیں نہیں توبہ ان سے کچھ مت کہنا۔۔۔آرزم نے ڈرتے ہوئے کہا جب اس کے کمرے کا دروازہ زور سے کھولا۔۔

بھائی سائیں احرام کو دیکھ کر دونوں اٹھے جس سے آرزم کے ہاتھ سے تصویر نیچے گری۔۔ یہ دیکھ آرزم نے تصور پے اپنا پاؤں رکھ دیا تاکہ احرام دیکھ نا سکے

بھائی سائیں آپ کیا بات ہے؟ دونوں نے ایک ساتھ پوچھا

ایمر جنسی ہے چلو۔۔۔ وہ دونوں سے کہتا کمرے سے نکل گیا جس پے آرزم نے لمبی سانس لیتے ہوئے جلدی سے تصور کو اٹھا کر صاف کرنے لگا

سوری سوری جانو۔۔ وہ تصویر کو چومتے ہوئے اپنے تکیے کے نیچے رکھتا جلدی سے باہر چلا گیا۔۔ لڑکے کے باپ سمیت تینوں گاڑی میں بیٹھ چکے تھے ان کی گاڑی کے نکلنے کے فوراً بعد گارڈ کی گاڑی بھی نکل گئی تھی کچھ ہی دیر میں وہ اس ایرے میں پہنچ گے تھے

وہ رہی۔۔ لڑکی کے باپ نے سامنے کی طرف اشارہ کیا جس پے احرام اسے یہی بیٹھا کر دونوں لڑکوں کو اپنے ساتھ لے کر اس شاپ کی طرف بڑھنے لگا

سائیں آپ یہاں ؟ وہی آدمی اسے یہاں دیکھ حیران رہ گیا احرام نے دونوں لڑکوں۔ کو شلٹر بند کرنے کا آڈر دیا دونوں اس کے آڈر پے۔ شلٹر بند کر گے احرام نے انسپکٹر کو یہاں آنے کا بول دیا تھا وہ اب اس کی کرسی ٹانگ ہے ٹانگ رکھے بیٹھا سگریٹ جلانے لگا۔۔ جبکہ وہ آدمی۔ ڈر کی وجہ سے آنے والے پسینے میں تر ہوا تھا

سائیں مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا؟ وہ آدمی ڈر اور حوف سے پوچھنے۔ لگا

غلطی نہیں گناہ کیا ہے تم نے گناہ اور آج تمھیں اس گناہ کی سزا مل کر ہی رہے گی۔۔احرام اس کی طرف دھاڑا تو وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹا۔

م۔۔میں نے کیا کیا ہے؟ وہ اسی حالت میں پوچھنے لگا

بتاؤ اسے اس نے کیا کیا ہے۔احرام نے دونوں لڑکوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ دونوں بھی غصے میں اسے گریبان سے پکڑا اسے سب بتا دیتے ہیں جس پے وہ آدمی جھوٹ بولنے لگتا ہے کے میں بے گناہ ہوں میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔

ہمت بھی مت کرنا جھوٹ بولنے کی ورنہ جھوٹ بولنے کی الگ سے سزا دوں گا۔۔احرام دوبارہ اس کی طرف دھاڑا تھا

فون دو اپنا۔۔احرام نے غصے میں کہا تو وہ معافی مانگنے لگا

دو۔۔احرام چلایا تو اس شخص نے بھی جلدی ل سے اپنا فون اسے کے حوالے کر دیا تھا احرام اس سے فون کا لاک کھلوا کر سیدھا گیلری میں چلا گیا جب وہ گیلری میں گیا تو۔اس کا خون گھول اٹھا وہاں سبھی لڑکیوں کی گندی پکس تھی۔

سائیں مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔وہ آدمی اس کے قدموں میں گر گیا احرام نے اسے بالوں سے پکڑا اپنے مقابل کیا

آج تک جو جو ویڈیوز بنائی سب اسی میں ہیں یا لیپ ٹاپ میں بھی۔۔؟احرام نے غصے میں ہی پوچھا

بس اسی میں ہیں۔۔وہ فوراً بولا

ضرور تم اپنی ماں بہن کی بھی ایسے ہی ویڈیوز بناتے ہوگے جیسے ان لڑکیوں کی بناتے تھے۔ لیکن اب نہیں بنا پاؤ گے۔۔ تم جیسے زلیل انسان کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔۔احرام نے اس کے فون کے ٹکڑے کرتے ہوئے کہا وہ اس کے فون کو توڑ چکا تھا۔۔۔

مجھے معاف کردیں پلیز مجھ سے غلطی ہوگئی آج کے بعد ایسا نہیں ہوگا؟ وہ آدمی اب اس کی منت کر رہا تھا جبکہ اسے پتا تھا کے احرام شاہ کسی کو۔ بھی نہیں بخشتا۔۔

چھوڑ دوں تمھیں چھوڑ دوں تاکہ تم پھر کسی لڑکی کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا سکو۔احرام نے وحشی انداز میں کہا

تم سب گندگی ہو اور میں اس گندگی کو صاف کرنے والا۔۔دانت پیستے ہوئے کہتا وہ اپنا پن نما چاقو نکال اس کے ہاتھ میں گھسا گیا جس پے اس کی چیخیں گونجی تھی وہ اپنا زخمی ہاتھ جس سے خون نکل رہا تھا پکڑ کر زمین پے بیٹھ گیا۔۔

میرے نزدیک زنا کرنے والوں کی صرف ایک ہی سزا بنتی ہے اور وہ ہے سزائے موت۔۔احرام کی عدالت میں ہر حال میں انصاف مل کر ہی رہتا ہے۔وہ پھر دانت پیستے ہوئے کہہ رہا تھا اتنے پولیس بھی یہاں پہنچ گئی تھی ایک خوبصورت نوجوان انسپکٹر جس کا نام شان تھا گن لئے اندر داخل ہوا تھا اس کے ساتھ ایک حوالدار بھی تھا

شان اس کی وجہ سے ایک غریب باپ کی بیٹی نے اپنی زندگی حتم کی ہے اور تم جانتے ہو میں زنا کرنے والوں کو اسی وقت موت دیتا ہوں۔اسے تم حود نا روگے یا میں ہی کچھ کروں۔۔احرام انسپکٹر شان سے کہہ رہا تھا

سائیں۔۔م۔۔میں۔۔مارتا ہوں۔۔وہ گھبرایا ہوا سا بولتا گن اس آدمی کی کنپٹی پے رکھ گیا وہ گولی چلانے ہی والا تھا جب احرام نے اسے روکا تھا اس کے روکنے پے وہ آدمی حوش ہوا

اسے وہاں نہیں سر پے اس کھوپڑی پے مارو جہاں سے اس کے دماغ میں گندے گنڈے حیال آتے تھے۔۔وہ سفاک انداز میں کہتا صوفے بیٹھ گیا تھا۔۔وہ اب صوفے پر بیٹھا اس آدمی کو مرتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ آدمی تڑپ رہا تھا سسک رہا تھا

وہ اتنی آسان موت نہیں دیتا تھا دشمن کی ایک ایک چیخ اسے سکون دیتی تھی گولی چلی اور وہ شخص کچھ ہی سیکنڈ میں مر گیا۔ تھا

احرام انصاف کرنے والا ہے انصاف۔۔ سب سے کہتا وہ یہاں سے چلا گیا تھا۔۔ کچھ ہی دیر میں سب حویلی پہنچ گے تھے احرام اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

کیا سوچ رہے ہو؟ ساحل نے آرزم سے پوچھا جو چلتے چلتے رک گیا تھا

یار ایک گھنٹہ بھی بھائی کے ساتھ گزارن مشکل ہو جاتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے ہم موت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور پوری زندگی کیسے کوئی اس کے ساتھ گزار سکتا ہے۔ مجھے تو ترس آتا ہے اس لڑکی کے لیے جو بھی ان کی زندگی میں آئے گی کیسے ان کے ساتھ رہے گی میں تو ہر روز دعا کرتا ہوں کے ان

کی زندگی میں کوئی ناہی آئے تو اچھا ہے۔۔آرزم کانپتے ہوئے اسے بتا رہا تھا آرزم سچ کہہ رہا تھا جہاں احرام کے ساتھ رہنا یہ اپنی موت سمجھتے تھے۔ وہاں ساری زندگی کوئی کیسے اس شخص کے ساتھ گزار سکتا تھا اور ویسے بھی احرام حود بھی کسی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اب دلربا کو کون یہ سمجھائے حیر چھوڑو یہ سب مجھے بہت نیند آئی ہے گڈ نائٹ۔۔ساحل جمائی لیتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

۔دوسرے دن نور اپنی ماں کو ناشتہ کروا۔ کر کام کرنے چلی گئی تھی آج اس نے ناشتہ کیا تھا لیکن پیٹ بھر کر نہیں۔

سنو کل جو یہاں آئیں تھی وہ تمھیں اپنے گھر بلا رہی تھی جلدی سے کام ختم کرو تاکہ میں تمھیں ان کے گھر چھوڑ آؤں۔۔نور کام کر رہی تھی جب اس عورت نے اسے ام کلثوم کے بارے میں بتایا۔۔

لیکن وہ مجھے کیوں بلا رہی ہیں۔۔؟نور نے کام روک کر پوچھا۔۔

ظاہر ہے کام کرنے کے لیے۔۔عورت نے بڑے نخرے سے کہا تھا

اچھا چلیں ٹھیک ہے میں یہ ختم کر لوں پھر چلتی ہوں۔۔۔وہ جانے کے لئے مان گئی تھی۔۔تھوڑی دیر بعد جب نور کام ختم کر چکی تھی تو یہ عورت اسے کلثوم بی بی کے گھر لے گئی تھی۔

اسلام علیکم۔۔۔نور اور وہ عورت دونوں اندر داخل ہوئی کلثوم بی بی جو کپڑے سلائی کر رہی تھی دونوں کو آتا دیکھ اٹھ گئی۔۔

وعلیکم السلام تمھارا ہی انتظار کر رہی تھی مجھے لگا شائد نا آؤ۔۔کلثوم بی بی اس عورت سے کہہ رہی تھی۔۔وہ دونوں کو کرسی پے بیٹھا کر پانی لینے چلی گئیں تھیں۔

ارے رہنے دیں کون سا ہم کہی دور سے آئیں ہیں۔۔وہ عورت پانی کا گلاس لیتے ہوئے بولی تھی۔اس کی بات پے کلثوم بی بی مسکرائی تھی۔

دور سے آؤ یا پاس سے ہو تو مہمان نا۔۔کلثوم نے اس کی بات کا بڑے پیار سے جواب دیا تھا۔۔

آپ نے کہا تھا تو میں اسے لیے آئی آگے آپ اسے سب بتا دینا جو جو کام کروانا ہوا میں اب چلتی ہوں۔۔۔وہ عورت اب اٹھ چکی تھی۔۔

ارے بیٹھو تو سہی چائے بناؤں گی ایسے کیسے تم جا سکتی ہو۔۔کلثوم بی بی بھی اٹھ چکی تھی۔۔

نہیں نہیں مجھے جانا ہے گھر پے کوئی بھی نہیں ہے پھر آؤں گی اللہ حافظ ۔۔۔وہ عورت۔ جلدی جلدی میں کہتی اپنے گھر کو روانہ ہو گئ تھی۔

تمھارا نام کیا ہے ؟کلثوم بی بی نور کے قریب آ کر بیٹھ گئ۔۔کلثوم بی بی کو اس کا نام پتا تھا لیکن پھر بھی وہ اس کے منہ سے دوبارہ سننا چاہتی تھی۔۔

نورالعین۔۔نور کو جیسے جھجھک محسوس رہی تھی۔۔

بہت پیارا نام ہے۔۔۔کلثوم بی بی نے مسکرا کر کہا۔۔وہ اب اس سے سب کچھ پوچھ رہی تھی

کھانا کھایا ہے کیا؟دوپہر کے کھانے کا وقت تھا اس لئے کلثوم بی بی نے پوچھا

جی ہاں۔۔۔نور نے جھوٹ کہا

سچ بتاؤ بیٹا دیکھو مجھے اپنی ماں ہی سمجھو اور ماں سے کبھی جھوٹ نہیں بولا جاتا ۔۔۔کلثوم بی بی نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

نہیں کھایا۔۔اس بار نور نے سچ کہا۔۔ کلثوم بی بی بنا کچھ کہے کچن میں جا کر نور کے لیے کھانا لے آئی تھی کھانا کھاتے ہوئے نور کی آنکھیں نم پڑھ گئیں تھیں۔

کلثوم بی بی آپ بہت اچھی ہیں۔۔اج تک جن جن گھروں میں میں نے کام کیا وہاں سب نے مجھے ڈانٹا برا بھلا کہا لیکن آپ نے مجھے پیار دیا آپ بہت اچھی ہیں۔وہ کھاتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔۔ کلثوم بی بی مسکرائی اور پھر بولی۔۔

بیٹا تم خود اچھی ہو اس لئے تمھیں سب اچھے۔ نظر آتے ہیں باقی پتا نہیں کون لوگ ہیں وہ جو ایسا۔ کرتے ہیں انہیں تم پے ترس نہیں آیا۔۔۔ کلثوم بی بی اب غصے میں کہہ رہی تھی۔۔۔دونوں کافی دیر تک باتیں کرتی رہی لگ

ہی نہیں رہا تھا کے نور یہاں کام کرنے آئی ہے۔۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسی گھر کا ممبر ہو۔۔۔

اچھا اب آپ مجھے بتائیں کیا کیا کرنا ہے۔۔نور کو جب یاد آیا کے وہ یہاں کس وجہ سے آئی ہے تو پوچھنے لگی اس کی بات پے کلثوم بی بی زرا سا مسکرائی ۔۔

کیا کام کرو گی؟ کلثوم بی بی نے۔پوچھا۔

جو جو آپ کہیں۔۔نور نے جھٹ سے کہا

لیکن میں تو تم سے کوئی کام نہیں کرواؤں گی۔۔مجھے اچھا نہیں لگ رہا
۔۔کلثوم بی بی نے صاف انکار کر دیا کے وہ نور سے کام نہیں کروائے گی
۔۔

تو پھر آپ نے مجھے کیوں بلایا تھا؟نور کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کے کلثوم بی بی
اگر کام نہیں کروانا چاہتی اور پھر کیوں بلایا تھا۔۔

ایسے ہی بہت اچھی لگی تھی تم۔روز آیا کرنا میرے گھر کلثوم مسکراتے
ہوئے اسے کہنے لگی۔۔

نہیں میں کام کے علاوہ نہیں آ سکتی۔۔نور نے فوراً سے کہا

کیوں بیٹا؟کلثوم بی بی نے پوچھا

گھر میں میری ماما اکیلی ہیں وہ بہت بیمار ہیں میرے پاس پیسے تک نہیں کے میں ان کا چیک اپ کرواؤں اور اگر میں کام نہیں کروں گی تو ہم کھائیں گے کیا اور مجھے کرایا بھی دینا ہوتا ہے۔سب کچھ مجھ پے ہے۔۔وہ نم آنکھوں سے اسے بتا رہی تھی اس کی داستان سن کر کلثوم بی بی کی آنکھیں بھی بھر آئیں تھی۔

تم روز کے پیسے لیتی ہو؟ کلثوم بی بی نے پھر پوچھا

ہاں۔۔۔نور کا جواب مختصر تھا۔۔

اچھا ایک کام کرو تم مجھ سے ایسے ہی پیسے لے لیا کرو۔کلثوم بی بی اسے کہہ رہی تھی جس پے وہ فوراً سے نا میں سر ہلانے لگی۔

نہیں نہیں۔میں ایسے نہیں لے سکتی ایسے مجھے لگے گا مجھے کسی نے بھیک دی ہے میں اپنی محنت کا کماتی ہوں۔۔۔نور فوراً بولی اس کی یہ بات کلثوم کو کافی پسند آئی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے کام کر کے ہی لے لینا اب خوش۔۔۔کلثوم بی بی کو مجبوراً یہ بات اسے کہنی پڑھی کیوں کے نور بنا کام کیے پیسے نہیں لینا چاہتی تھی۔۔

شکریہ اچھا بتائیں کیا کرنا ہے؟۔۔نور اب کام کے بارے میں پوچھ رہی تھی کلثوم بی بی بھی اسے سب کام سمجھا دیتی ہے۔۔نور کام کرتے ہوئے کلثوم بی بی سے اس کی بیٹوں کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

یہ کون ہے؟ ثنا جو کب سے کمرے میں ہی تھی اب باہر نکل آئی تھی وہ نور کو دیکھ کر پوچھنے لگی

یہ ہے میری بڑی بیٹی چھوٹی سکول گئی ہے اور ثنا یہ نور ہے میں نے اسے کام کے لیے رکھا ہے یہ بھی آج سے اس گھر کا ایک ممبر ہے۔۔ کلثوم نے جب یہ لفظ کہا کے نور۔ آج سے اس گھر کا ممبر ہے تو ثنا کے تو رنگ ہی اڑ گئے۔۔

اور یلی ممبر۔۔ وہ عجیب سے انداز میں کہتی کچن سے نو دو گیارہ ہو گئی تھی

اب کیا ہوا؟ نور کی آنکھوں میں پھر آنسوں دیکھ کر۔ کلثوم نے پوچھا۔۔

آج تک سب نے نوکرانی سمجھ کر ہی سب سے ملوایا۔ ہے۔ لیکن آپ نے مجھے اس گھر کا ممبر بنا دیا۔۔ وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بول رہی تھی اف یہ

لڑکی بھی نا بات بات پے رونا شروع کر دیتی تھی۔۔ کلثوم بھی نے اسے اپنے گلے سے لگا کر چپ کروا دیا تھا۔ اچانک کلثوم کی نظر نور کی کلائی پے پڑھی تھی جس پے جلنے کے نشان واضح نظر آرہے تھے۔۔ وہ اس کی کلائی اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

یہ کیسے ہوا؟ کلثوم بی بی اس کا ہاتھ تھامے فکر کرنے والے انداز میں پوچھنے لگی تو نور نے اپنا ہاتھ جھٹک دیا۔

کچھ نہیں وہ کھانا بناتے ہوئے جل گیا۔ نور نے جھوٹ بولا تھا وہ اسے سچ نہیں بتانا چاہتی تھی۔

ادھر دیکھو سچ بتاؤ؟ نور کو نظریں چراتے دیکھ وہ پھر پوچھنے لگی۔ نور پھر جھوٹ بول چکی تھی کے کھانا بناتے ہوئے ہی جلی ہے

نہیں یہ کھانا بناتے ہوئے نہیں جلی دیکھو سچ بتاؤ مجھے ماں سمجھتی ہو نا تو پلیز سب سچ بتاؤ۔۔۔۔ کلثوم بی بی سب سچ سنا چاہتی تھی۔۔ نور پھر بھی خاموش تھی۔۔

تمھیں میری قسم ہے بیٹا بولو کیسے ہوا یہ سب ؟ کلثوم اسے کندھے سے پکڑ کر پوچھنے لگی۔ آخر نور اسے سب بتا دیا تھا یہ سن کر کلثوم کی آنکھیں بھر آئی

کتنا ظالم آدمی ہے وہ تم لوگوں پے ظلم کرتا رہا اور تم لوگوں نے کسی کو بتایا تک نہیں کیوں ؟ وہ غصے میں پوچھ رہی تھی کلثوم بی بی کا غصہ دیکھنے لائق تھا

اس شخص نے ہمیں دھمکی دی ہے کے اگر ہم نے کسی کو بتایا یا ہم یہاں سے کہی بھاگے تو وہ ہمیں جان سے مار ڈالتے گا وہ بہت طاقتور آدمی ہے کلثوم بی بی وہ ہمیں نہیں چھوڑے گا۔۔ نور روتے روتے اس کے گلے جا لگی۔۔

رومت بیٹی اس حیوان سے تو اللہ پوچھے گا تمھاری زندگی کوئی نا کوئی ضرور آئے گا جو تمھیں اس حیوان سے بچائے گا جو تم سے بے پناہ محبت کرے گا جو تم پر سے ساری تکلیفیں خود پے لے لے گا۔۔ وہ اسے حوصلہ دے رہی تھی وہ بس حوصلہ ہی دے سکتی تھیں۔۔

ایسا کچھ نہیں ہو گا کلثوم بی بی کسی کو اگر ہماری مدد کرنی ہوتی تو وہ کب کا آ چکا ہوتا مجھ جیسی بدنصیب لڑکی سے کوئی محبت کوئی نہیں کرے گا کوئی میری تکلیفوں کو اپنے اوپر نہیں لے گا۔۔۔ وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔

میری بچی ایسا کیوں کہہ رہی ہوں دیکھنا کوئی نا کوئی آئے گا تمھاری زندگی میں سب اچھا ہو جائے گا تو مت۔۔ وہ اسے اپنے گلے سے لگائے اس کی پیٹھ کو سہلا رہیں تھیں۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ چپ ہو گئی تھی سارا کام حتم کرنے کے بعد وہ گھر کی طرف جا رہی تھی جب کلثوم بی بی نے اسے روک پیسوں کے ساتھ کپڑوں کا ایک جوڑا بھی دے رہی تھی۔ کلثوم بی بی اس کے پھٹتے پرانے کپڑے دیکھ کر دے رہی تھی۔۔

یہ میں نے اپنی بیٹی کے لیے بنائے تھے اسے فٹ ہی نہیں آئے۔۔ شائد تمھاری قسمت میں تھے اس لیے رکھ لو۔۔ کلثوم بی بی اسے کپڑے دیتے ہوئے بتانے لگی۔ کلثوم بی بی نے اس طرح کہا تھا کہ نور کو کپڑے لیتے ہوئے شرمندگی محسوس نا ہو

سوری مگر میں یہ نہیں لے سکتی۔۔ نور نے کپڑے لینے سے منع کر دیا۔۔

کیوں ؟ کلثوم بی بی نے پوچھا۔

ایسے ہی اچھا نہیں لگ رہا۔۔ نور نے ہچکچا کر کہا

ماں سمجھتی ہو نا تو رکھ لو پلیز۔۔۔ کلثوم نے اس کی منت کی۔ اخر نور بھی اس کے ہاتھوں سے کپڑے لے۔ لیتی ہے

اب رونے مت لگنا۔۔۔ نور کی بھیگی آنکھیں دیکھ کلثوم نے مسکرا کر کہا یہ سن نور مسکرائی

گڈیہ ہوئی نا بات ایسے ہی مسکراتی رہا کرو بہت پیاری لگتی ہو

اب میں چلتی ہوں ۔۔وہ مسکرا کر بولی تھی۔

ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔کلثوم بی بی نے مسکرا کر کہا

اللہ حافظ ۔۔۔اسے کہتی نور چلی گئی تھی۔نور جب گھر پہنچی تو اس کی ماں زمین پے پڑھی تھی وہ کافی تڑپ رہی تھی نور انہیں دیکھ چلائی تھی باہر سے کسی کی مدد لے کر وہ اپنی ماں کو ہسپتال لے گئی تھی۔۔ٹیسٹ ہونے کے بعد وہ اب رپورٹس کا ویٹ کر رہی تھی۔تھوڑی دیر بعد اسے دونوں ماں بیٹی کو ڈاکٹر نے اندر بلایا تھا۔۔

آپ نے پہلے کیوں۔نہیں ان کا چک اپ کروایا آپ لوگ بہت لیٹ ہو گے یہ کینسر کے لاسٹ سٹیج پے ہیں۔۔۔ڈاکٹر دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تو نور کے جسم سے جیسے جان ہی نکل گئی ہو۔۔

ک۔ کیا؟ نور نے پوچھا

ہاں اگر آپ انہیں پہلے کے آتی تو شاید یہ بچ جاتی لیکن اب ان کا بچنا مشکل ہے سوری۔۔ ڈاکٹر بار بار انہیں شاکڈ دے رہی تھی دونوں ماں بیٹی اس وقت اندر سے۔ ٹوٹ چکی تھی دونوں واپس گھر۔ لوٹ آئی تھی۔۔ نور اپنی ماں کے ساتھ پلٹے روئے جا رہی تھی ایک آخری سہارا ابھی اس سے چھینے والا تھا مہرین کی حالت بھی دیکھنے لائق تھی اس کی آنکھیں بھی نم تھی وہ اس لئے نہیں رو رہی تھی کے وہ مرنے والی تھی بلکہ وہ اس لئے رو رہی تھی کے اس کے جانے کے بعد نور کا کیا بنے گا کون سہارا دے گا اسے۔۔

ماما آپ کو کچھ نہیں ہو گا آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی پلیز مت روئیں۔ وہ اپنی ماں کے آنسوں پوچھ رہی تھی۔

میری بات سنو نور جلدی سے وہ صندوق کھولو۔۔مہرین نے فوراً کہا تو نور فوراً صندوق کے پاس چلی گئی۔۔

ماما یہ کس کی تصویر ہے؟وہ ہاتھ میں کسی کی تصویر پکڑے پوچھنے لگی یہ صندوق آج نور نے پہلی بار کھولا تھا کیوں کے اس کی چابی صرف مہرین کے پاس تھی

یہ تمھارے پاپا ہیں بیٹا۔مہرین نے مسکرا کر کہا

میری بات سنو تمھارے پاپا مرے نہیں ہیں وہ زندہ ہیں اور لاہور میں ہی کہیں ہیں۔۔مہرین آج تک اس سے یہی کہتی آرہی تھی کے تمھارے پاپا

اس دنیا میں نہیں ہیں لیکن آج وہ اسے اب سچ بتا چکی تھی یہ سن کر نور کافی حیران تھی۔

کیا پاپا زندہ ہیں تو نے تو کہا تھا وہ مر چکے ہیں؟ وہ مہرین کے قریب آ کر بیٹھ گئی وہ لگاتار تصور کو دیکھے جا رہی تھی نور کے سوال پے وہ اسے سب سچ بتا گئی تھی۔۔

میں یہ سب تمھیں اس لئے بتا رہی ہوں تاکہ میرے مرنے کے بعد تم اپنے باپ اور بھائی کے پاس چلی جاؤ مجھے یقین ہے وہ تمھیں ضرور اپنائے گے آخر خون ہو تم ان کا نور وعدہ کرو وعدہ کرو میرے مرنے کے بعد تم لاہور چلی جاؤ گی۔۔ وہ روتے ہوئے اس سے وعدہ مانگ رہی تھی۔

ماما پلیز مرنے کی باتیں نا کریں آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔۔نور نے روتے ہوئے کہا

میری جان مرنا تو سبھی نے ہے اس دینا میں کوئی بھی ہمیشہ کے لیے نہیں آیا سب نے بارہ باری جانا ہے کیا تم نہیں چاہتی کے تمھاری ماما اس تکلیف سے آزاد ہو جائیں۔۔مہرین اسے سمجھا رہی تھی جبکہ وہ آگے سے نا میں سر ہلانے جا رہی تھی

لیکن ماما۔۔نور نے روتے ہوئے کہا تو مہرین اس کی بات کاٹتے ہوئے پھر اس سے وعدہ مانگنے لگی نور نے حود پے قابو پائے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ ہے رکھا تو وہ مسکرانے لگی

گڈاس صندوق میں جہاں تمہارے پاپا رہتے ہیں وہاں کا اڈریس ہے تم وہاں چلی جانا کیوں کے مجھے اس شخص پے بالکل بھروسہ نہیں پتا نہیں وہ تمہارے ساتھ کیا کر بیٹھے گا اس لیے تم فوراً چلی جانا۔۔ وہ پھر اسے سمجھا رہی تھی نور کا کلیجہ اندر سے پھٹ رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ اپنے باپ کے زندہ ہونے پے خوشی منائے یا ماں کے دنیا سے جانے کا غم ۔دوسرے دن صبح نور صبح کا ناشتہ بنا رہی تھی مہرین ابھی تک سو رہی تھی نور ناشتہ بنانے کے ساتھ ساتھ اپنی ماں کو دیکھ اس کی آنکھیں نم ہو رہی تھی۔ وہ ناشتہ بنا چکی تھی کھانا برتن میں ڈال کر وہ اپنی ماں کے قریب چلی گئی۔

ماما اٹھیں ناشتہ کر لیں۔۔ ایک ہاتھ میں کھانا پکڑے وہ اپنی ماں کو جگا رہی تھی۔ لیکن مہرین نہیں جاگی

ماما۔ماما۔۔نور انہیں بازوؤں سے پکڑے ہلا رہی تھی جب نور نے دیکھا کے ماما نہیں ہل رہی تو وہ اس کی سانس چک کرنے لگی سانس چک کرتے ہی کھانے کی پلیٹ بے احتیار اس کے ہاتھ سے چھوٹی تھی۔۔

ماما۔۔وہ فوراََ پیچھے کو ہٹتی اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ پے رکھ اونچی اواز میں رونے لگی مطلب مہرین اس دُنیا سے رُخصت ہو چکی تھی شائد اسے پتا چل گیا تھا کے وہ مرنے والی ہے تبھی اس نے نور کو اس کے باپ کے بارے میں سب سچ بتا دیا تھا۔نور اونچی اواز میں روتے اس سے پلٹی تھی اس کی آوازیں باہر تک جا رہی تھی سبھی لوگ ان کے گھر اکھٹے ہو گے تھے۔حمید بھی آ گیا تھا جب اسے پتا چلا کے نور کی ماں اب اس دینا میں نہیں رہی تو وہ حوش ہو گیا وہ اس لیے حوش تھا کے اب نور کو مجھ سے شادی کرنی ہی پڑے گی کیوں کے اب اس کے پاس کوئی اور راستہ ہی نہیں ہے اب وہ بالکل اکیلی ہے۔۔محلے کی کچھ عورتیں بھی یہاں آ گئی تھی وہ نور کو حوصلہ دے رہی

تھی لیکن وہ تھی کے چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ کچھ ہی دیر میں مہرین کو غسل دلوا کر اس کا جنازہ پڑھا کر اس پاس ہی کے چھوٹے سے قبرستان میں دفن کروا دیا تھا نے نور کافی دیر تک قبر کے پاس کھڑی روتی رہی۔ وہ جس کے لئے محنت کرتی خود بھوکی رہتی لیکن اپنی ماں کا پیٹ بھرتی آج وہ اسے یوں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔ وہ رو رہی تھی جب اسے اپنی ماں کی بات یاد آئی کے میرے مرنے کے بعد تم یہاں سے لاہور چلی جاؤ گی یہ سوچ کر وہ واپس گھر کی طرف بھاگی تھی وہ ابھی گھر پہنچی ہی تھی کے حمید مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا

تم پرشان مت ہونا میں ہوں نا اب سے میں تمھارا خیال رکھا کروں گا۔۔ وہ پھر عجیب سی باتیں کرتا اس کی طرف بڑھنے لگا جب نور نے چیخ ماری

پلیز جائیں یہاں سے جائیں۔۔وہ پوری شدت سے چلائی تھی اس سے پہلے
کے وہ پھر اسے مارتا قدموں کی آہٹ کی آواز سن کر وہ اسے یہ دھمکی دے
کر چلا گیا تھا کے میں بعد میں تجھے بتاؤں گا اب میں دیکھتا ہوں کون تجھے مجھ
سے بچائے گا۔۔اس کے جانے کے بعد وہ کونے میں بیٹھی رونے لگی
۔۔کچھ منٹوں میں وہ اپنے آنسوں صاف کرتی جلدی ایک پنک کلر کا عبایا
پہن صندوق سے اپنے باپ کی تصویر اڈریس اور کچھ پیسے چھوٹے سے پرس
میں ڈال کر یہاں سے بھاگ گئی تھی اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کے وہ
اپنے کپڑے پیک کرے کیوں کے مالک مکان واپس کسی بھی وقت آسکتا
تھا اس لئے وہ بس پیسے اور اڈریس لے کر ہی بھاگ گئی تھی۔۔۔وہ یہاں
سے لاہور جانے والی بس پے بیٹھ گئی تھی اسے اکیلے دیکھ سبھی بہت تنگ
نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی باہر دیکھتے
ہوئے رو رہی تھی اس وقت وہ بہت تکلیف سے گزر رہی تھی

ٹکٹ ٹکٹ او با جی ٹکٹ۔۔ ٹکٹ لینے والے اس کے قریب آیا تو وہ فوراً سے اپنے پرس سے پیسے نکال اسے دینے لگی۔ یوں لمبے سفر کے بعد وہ لاہور پہنچ گئی تھی کافی رات ہو چکی تھی وہ بس سے اتر چکی تھی۔

او میرا پرس بھائی رکیں میرا پرس رہ گیا بھائی۔۔ وہ اپنا پرس گاڑی میں ہی بھول آئی تھی جس میں کچھ پیسے اس کے باپ کی تصویر اور سب سے ضروری گھر کا اڈریس تھا وہ بس کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگی لیکن بس جا چکی تھی وہ تھک ہار وہی زمین پے بیٹھ گئی اس کی سانس پھول رہی تھی مطلب اس کی آخری امید بھی ٹوٹ چکی تھی۔

یا اللہ مدد کر میری اب کیا کروں کہاں جاؤں۔۔ وہ آسمان کی طرف دیکھ کر نم آنکھوں سے بولی تبھی اسے دیکھ کر کچھ لڑکے بائیک روک گے۔

ارے او میڈم یوں اکیلی اکیلی کدھر جا رہی ہو کہو تو ہم چھوڑ دیں ہاں ۔۔۔وہ اس کے ساتھ۔ بتمیزی کرنے لگے تھے یہ دیکھ نور اٹھ کر بھاگی تھی وہ لڑکے بھی اس کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔۔وہ سڑک پار کرنے ہی والی تھی جب وہ ایک چلتی گاڑی کے سامنے آگئی اسے دیکھ گاڑی رک گئی تھی۔۔

او لڑکی مرنا ہے کیا؟ آرزم بڑے غصے میں گاڑی سے باہر نکل آیا تھا مطلب اس گاڑی میں یہ لوگ تھے۔ آج احرام خود ہی گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا آج ساحل نہیں تھا۔

پلیز بھائی مجھے بچا لیں پلیز۔ نور پیچھے دیکھتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی

آرزم سائیں جو بھی ہے ہٹاؤ اسے۔ میں لیٹ ہو رہا ہوں۔۔ احرام نے بے حد غصے میں کہا وہ نور کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن آرزم نور کے آگے کھڑا تھا

ہاں بھائی سائیں۔ دیکھو میرے بھائی بہت غصے میں ہیں تم پلیز ہٹو۔۔ آرزم نے آرام سے دھمی آواز میں اسے آگے سے ہٹنے کو کہا شائد وہ نور پہ غصّہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ آرزم نے کہنے کے باوجود بھی وہ وہی کھڑی تھی

اس کی تو میں۔۔ احرام بڑے غصے میں کہتا گاڑی سے نکل اس کے قریب چلا گیا تھا اس سے پہلے کے احرام۔ اس پے برستا نور اس کے گلے لگ گئی تھی عجیب بات تھی وہ آرزم کے گلے تو نہیں لگی پھر احرام کے کیسے حیر وہ اس کے گلے لگے رونے لگی جس پے آرزم نے اپنے منہ پے ہاتھ رکھ دیا تھا

یہ تو اب گئی۔آرزم نے دھیمی آواز میں کہا

پلیز مجھے بچا لیں پلیز۔۔وہ اس کی قمیض کو مٹھیوں میں جکڑے رو رو کر مدد مانگ رہی تھی احرام اب بالکل حاموش تھا۔وہ اسے اپنے سینے سے لگائے جیسے کسی الگ دینا میں چلا گیا تھا۔جب اسے ہوش آیا تو اس نے اسے ایک جھٹکے میں حود سے الگ کیا اور پھر بولا

کون ہو تم اور کس سے بچائیں ؟وہ پوچھ رہا تھا جس پے نور دوبارہ اس کے گلے لگ گئی تھی

کچھ لڑکے مجھے چھیڑ رہے ہیں۔۔وہ اس سے لپٹے بولی تھی۔اس کے کہنے پے احرام ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن اسے کوئی نظر نا آیا۔۔وہ لڑکے آرزم کو دیکھ کب کا بھاگ چکے تھے

○○○○○○○○○○○○○○○

دیکھو کوئی بھی نہیں ہے ری لیکس ہو جاؤ۔۔وہ پھر اسے حود سے الگ کر رہا تھا لیکن وہ کانپتے وجود سے اس کی قمیض کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئی تھی۔۔

نہیں وہ یہی کہیں ہیں پلیز مجھے بچالیں۔۔وہ ضدی انداز میں بولی تو احرام چلایا

کہانا کوئی بھی نہیں ہے۔۔وہ پوری شدت سے چلایا تو نور ڈر کر اس سے دور ہوئی۔۔جب احرام نے دیکھا وہ مجھ سے ڈر گئی تو نرم لہجے میں اسے سمجھانے لگا

دیکھو کوئی بھی نہیں ہے ری لیکس ہو جاؤ اور ہٹو آگے سے۔۔وہ نرمی سے بولا تو نور وہی کھڑی رونے لگی

کیا ہوا؟ احرام نے دانت پیستے ہوئے پوچھا

پلیز مجھے چھوڑ کر مت جائیں مجھے اپنے ساتھ لے چلیں پلیز۔۔نور نے منت کرتے ہوئے کہا نور کو دیکھ کر آرزم کو بہت دکھ ہو رہا تھا

بھائی سائیں لے چ۔۔آرزم اسے کہہ رہا تھا جب احرام نے اسے آنکھیں دیکھائی تھی

پہلے مجھے یہ بتاؤ تم اکیلی کہاں جا رہی تھی گھر سے بھاگ کر آئی ہو کیا؟ وہ اب نور سے سوال پوچھنے لگا۔ تھا

میں سب بتادوں گی پلیز مجھے لے چلیں پلیز۔۔وہ پھراس کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی۔۔ جس پہ احرام سوچ میں پڑھ گیا

ٹھیک ہے چلو۔۔احرام اسے ساتھ لے جانے کے لئے مان گیانور اپنے آنسوں صاف کرتی ادھر ادھر دیکھتی گاڑی کی پیچھے والی سیٹ پہ بیٹھ گئی تھی گاڑی میں بیٹھتے ہی اس لڑکی نے سکون کی سانس لی تھی۔ تقریباً بیس منٹ بعد جب نور کا ڈر ختم ہوا تو وہ دونوں سے سوالات کرنے لگی۔

آپ کا نام کیا ہے؟ وہ آرزم سے پوچھ رہی تھی۔

آرزم شاہ۔۔آرزم اسے دیکھ کر مسکرا کر بولا تو احرام بڑے غصے میں اس کی طرف دیکھنے لگا

اور آپ کا؟ نور اب احرام سے پوچھنے لگی جس پے آرزم احرام کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا وہ یہی سوچ رہا تھا کے بھائی اسے جواب نہیں دیں گے ۔نور کے سوال پے پہلے تو۔ وہ چپ تھا پھر وہ بول پڑا۔

احرام شاہ۔۔اس نے سریس انداز میں جواب دیا۔ تو آرزم نے فوراً اُس کی طرف دیکھا

کیا بات ہے۔۔ آرزم نے بالکل دھیمی آواز میں کہا

میرا نام نورالعین ہے۔۔وہ مسکرا کر اپنا نام بتا رہی تھی

آپ کہاں رہتے ہیں ؟نور نے پھر سوال کیا آرزم بولنے ہی والا تھا کے احرام پھر فوراً سے بولا

زمین پے۔۔وہ سریس انداز میں ہی بول رہا تھا۔

زمین پے تو سبھی رہتے ہیں آپ کس جگہ رہتے ہیں ؟نور اب اسے غصہ دلا رہی تھی اس کے سوال پے وہ گاڑی روک گیا تھا

دیکھو مجھے زیادہ بولنے والے لوگ بالکل بھی پسند نہیں اب اگر بولی تو میں گاڑی سے اتار دوں گا۔وہ اسے انگلی دیکھاتا غصے میں کہتا گاڑی دوبارہ سٹارٹ کر گیا۔اسے سچ میں زیادہ بولنے والے لوگ پسند نہیں تھے۔اور نا ہی وہ اتنا کسی کے ساتھ فری ہوتا تھا

اوکے اوکے۔۔ نور نے اپنے منہ پے انگلی رکھ دی۔

گڈاب بالکل خاموش رہنا۔۔ وہ نرمی سے بولا تو نور نے سر ہلایا

سنے ؟نور نے اداسی سے کہا تو وہ اسے گھورنے لگا اس پے آرزم نے اپنے منہ پے ہاتھ رکھ گیا

لڑکی تم خاموش نہیں بیٹھ سکتی کیا؟ احرام نے سخت لہجے میں پوچھا تھا

م۔مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ نور نے ڈرتے ہوئے کہا احرام اب۔ خاموش تھا نور کو لگا جیسے وہ اس کی بات کو اگنور کر گیا۔ ہوٹل پے نظر پڑھے ہی احرام نے گاڑی روک دیا تھا۔ اس کے گاڑی روکنے پے آرزم اپنے ناخن چبانے لگا تھا

اب تو یہ پکا گئی۔۔آرزم نے بے حد آہستگی سے کہا

اترو۔۔احرام حود گاڑی سے نکل اسے اترنے کو بول رہا تھا احرام بول تو آرام سے رہا تھا لیکن نور کو اس کے لہجے میں غصہ نظر آرہا تھا

سوری سوری پلیز مجھے مت اتاریں اب نہیں بولو گی وعدہ۔۔اسے لگا احرام اسے اتار رہا ہے اس کے سوری بولنے پہ وہ دانت پیس گیا

اترتی ہو یا؟اب کی دفعہ وہ چلایا تھا تو نور فوراً سے باہر نکل آئی۔احرام آگے آگے بڑھ رہا تھا جبکہ نور وہی کھڑی کچھ سوچ رہی تھی۔

اب آؤ بھی۔۔وہ پلٹتے ہوئے کہنے لگا نور بھی بھاگ کر اس کے قریب چلی گئی تھی جب احرام ہوٹل میں انٹر ہوا تو سبھی اسے دیکھ خوف میں آگے سبھی اس کی جی حضوری کرنے لگے یہ دیکھ نور کافی حیران ہوئی تھی۔

بیٹھو۔۔احرام نے اسے اشارہ کیا نور بھی فوراََ سے بیٹھ گئی

میری بات سنیں آپ کوئی گینگسٹر وینگسٹر تو نہیں اگر ہیں تو ابھی سے بتا دیں ؟وہ بالکل دھمی آواز میں ڈر کر پوچھنے لگی۔

یہی سمجھو۔وہ سریس انداز میں بولا تھا یہ سن کر نور اٹھنے ہی والی تھی جب اس نے اسے آنکھیں دیکھائی نور اب خاموش ہو کر بیٹھ گئی تھی وہ کافی زیادہ ڈر گئی تھی وہ سچ میں اسے گینگسٹر سمجھ رہی تھی یہ گینگسٹر تو نہیں تھا لیکن اس نے گینگسٹرز کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا وہ ان سب سے زیادہ طاقتور تھا۔۔

کھاو۔۔احرام نے اسے کھانے کی طرف اشارہ کیا۔

آ۔آپ پلیز اُدھر دیکھیں نا۔۔نور نے ڈرتے ہوئے کہا اس کا ڈر دیکھ وہ اب ادھر اُدھر دیکھنے لگا اس کے دوسری طرف مڑتے ہی وہ تیز رفتار سے کھانا کھانے لگی تھی

نور کھانا کہی بھاگا نہیں جارہا آرام سے کھاو۔۔وہ دوسری طرف مڑے اس کا نام لے کر بولا تو نور کھاتے ہوئے ہچکیاں لینے لگی یہ دیکھ وہ اسے پانی دینے لگا۔۔

اور کھاو تیزی سے کہا تھا آرام سے کھاؤ۔۔وہ اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھماتے ہوئے بول رہا تھا وہ اس پے ایسے غصّہ کر رہا تھا جیسے وہ اس کی اپنی ہو نور بھی اب آہستہ آہستہ کھانا کھا رہی تھی۔وہ کھانا کھا چکی۔ تھی

بس یا اور ؟احرام نے صاف پلیٹ کو دیکھ کر پوچھا تو وہ فوراً سے منع کر گئی دونوں اب ہوٹل سے۔باہر نکل آئے تھے۔۔

او یہ سچ میں کوئی گینگسٹر ہیں۔۔نور گاڑی کے پیچھے گارڈز کو دیکھ کر بولی تھی احرام گاڑی میں بیٹھ گیا تھا جبکہ نور گاڑی کے باہر ہی کھڑی تھی

کیا ہوا بیٹھو۔۔احرام نے جھک کر اسے دیکھا

م۔۔میں اب چلی جاؤں گی ش۔شکریہ آپ کا۔۔۔۔وہ یہ کہہ کر

بھاگنے ہی والی تھی جب احرام نے اسے آواز لگائی

رکو۔۔وہ غصے میں بولا تو نور منہ کا عجیب پوز بناتے ہوئے وہی رک گئی۔۔

بیٹھو۔۔احرام گاڑی سے باہر نکل کر اسے آڈر دینے لگا وہ ابھی بھی وہی کھڑی اس سے حوف کھا رہی تھی۔

بیٹھو۔۔اس بار وہ چلایا تو نور فوراً سے بیٹھ گئی۔

لگتا ہے تم اونچا سنتی ہو۔۔اسے کہتا وہ گاڑی سٹارٹ کر کے حویلی کی طرف روانہ ہو گیا۔ تھا وہ جو کچھ دیر پہلے یہ اتنے سوال پوچھ رہی تھی اب بالکل خاموش ہو گئی تھی۔۔

تھوڑا بہت بول سکتی ہو۔ نور کو بالکل خاموش دیکھ وہ کہنے لگا اسے لگا وہ اس کے ڈر کی وجہ سے خاموش ہے یہ دیکھ آرزم کو پھر شاکڈ لگا آرزم اب پھر یہی سوچ رہا تھا کے اس سے پہلے بھائی نے تو ایسا کسی سے نہیں کہا۔

سوری مجھے معاف کر دیں پلیز آپ مجھے کچھ مت کرنا پلیز۔ وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑنے لگی۔۔ تو آرزم حیرانی سے اسے دیکھنے لگا وہ سوچ رہا تھا بھائی نے اسے کیا کہا جو اس معافی مانگ رہی ہے۔

کیا بول رہی ہو میں نے کیا کیا ہے ؟ احرام کبھی اسے دیکھتا تو کبھی سامنے دیکھتا بڑے غصے میں اس سے پوچھنے لگا

آپ گینگسٹر ہیں نا؟ نور نے جب یہ سوال کیا تو آرزم کی ہنسی چھوٹ گئی۔

نہیں۔۔وہ انکار کر گیا جس پے نور حوش ہوئی۔ تھی

آپ نے اندر کہا تھا نا میں گینگسٹر ہوں۔اس نے معصومیت سے پوچھا

ایسے ہی بول دیا تھا۔۔وہ اسے بتا رہا تھا یہ سن کر نور نے لمبی سانس لی تھی۔

شکر ہے میں تو ڈر گئی مجھے لگا میں کسی گینگسٹر کے ہاتھے چڑ گئی۔۔وہ مسکرا کر بتا رہی تھی اب وہ پر سکون تھی۔

آپ کی شادی ہو گئی ہے کیا؟نور کے سوال نے اسے کے چہرے کے رنگ ہی بدل ڈالے نور کے اس سوال پے آرزم سائیں پھر ہنسنے لگا

غلطی ہو گئی تو کہہ دیا میں گینگسٹر نہیں ہوں تم خاموش تو تھی۔۔احرام نے غصے والے انداز میں کہا تو وہ اپنا منہ بنا کر باہر دیکھنے لگی۔اب احرام اسے دیکھ رہا تھا

اپنے بارے میں بتاؤ مجھے کون ہو تم اور گھر سے کیوں بھاگی ہو؟وہ اسے یوں اداس بیٹھا دیکھ خود سوال کرنے لگا تو نور نے اسے اپنی ساری داستان بتا دی یہ سن کر احرام کو کافی غصہ آیا تھا اور ساتھ ہی آرزم کو بھی

میرے پاس اڈریس بھی نہیں ہے اور نا ہی پاپا کا پورا نام پتا ہے پک بھی گم ہو گئی۔۔وہ نم آنکھوں سے بولی تو احرام نے اسے سمجھایا کے سب ٹھیک ہو جائے گا یوں کچھ ہی دیر میں۔وہ حویلی پہنچ گے تھے اتنی شاندار حویلی کو دیکھ نور ہکی بکی رہ گئی

واؤ کتنی پیاری حویلی ہے آپ کی اور گارڈن آریا بھی کتنا بڑا ہے۔۔وہ پوری حویلی کا جائزہ لے رہی تھی۔احرام خاموشی سے آگے آگے چل رہا تھا نور بھی اس کے پیچھے پیچھے چل رہی سبھی ڈائننگ ٹیبل پے احرام کے کھانے کا انتظار کر رہے تھے۔سب ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کر رہے تھے جب احرام اور نور کو ایک ساتھ اندر داخل ہوتے دیکھ دلربا نے بشرہ کو کہنی مارا اسے سامنے کی طرف اشارہ کیا تھا

یہ میری مہمان ہے اسی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہیے سمجھے سارہ سائیں اسے گیسٹ روم دیکھا دو۔۔سارہ سے کہتا احرام اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا سارہ بھی نور کو گیسٹ روم کی طرف لے گئی تھی دونوں کافی باتیں کر رہی تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی دوستیں ہوں اسے گیسٹ روم تک چھوڑ وہ واپس آگئی تھی۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں نور بھی فریش ہو کر باہر آگئی تھی اس نے عبایا اتار دیا تھا سرخ قمیض سفید شلوار

سفید ڈوپٹہ ۔۔۔وہ نفاست سے ڈوپٹہ سیٹ کرتی ہلکی ہلکی مسکراہٹ لئے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی صوفے پے بیٹھ گئی تھی وہ کافی شرما رہی تھی ان سب سے ۔۔ سبھی نور کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے سوئے دلربا اور بشرہ کے دلربا تو اسے تنگ نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ احرام کے ساتھ کسی بھی لڑکی کو برداشت نہیں کر سکتی تھی

بیٹا کیا نام ہے تمھارا؟ سکینہ بی بی نے محبت سے پوچھا تو نور نے پیار سے نور العین کہا

بہت ہی پیارا نام ہے تمھارا وہاں کیوں بیٹھی ہو یہاں او ہمارے پاس بیٹھو کھانا کھاو۔۔ سکینہ بی بی نے پیار سے اسے اپنے پاس بلایا تو نور نے صاف انکار کر دیا کے وہ کھانا کھا چکی ہے۔

OOOOOOOOOOOOOOO

ایک تو ہمارا احرام نا کسی بھی ایرے غیرے کو اٹھا کر لے آتا ہے۔۔ دلربا نور کی ڈریسنگ دیکھ کر بشرہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی تو بشرہ بھی فوراً سے بولی تھی۔۔

دیکھیے گا آپ لوگ وہ دن دور نہیں جب یہ حویلی پوری کی پوری غریبوں اور بھیکاریوں سے بھر جائے گی۔۔ بشرہ نے اونچی اواز میں سب سے کہنے لگی یہ سن کر نور کو کافی شرمندگی ہوئی تھی وہ شرمندہ ہوتے ہوئے اپنی نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔

بشرہ بیگم سوچ سمجھ کر بولا کرو۔۔ سکینہ بی بی نے غصے والے لہجے میں کہا اس سے پہلے بشرہ پھر منہ سے زہر اگلتی سامنے سے احرام کو جو وائٹ سوٹ

میں ملبوس کندھے پے شال پھیلائے اپنے سلویز کو فولڈ کرتا آہستہ آہستہ سے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی پرنس آرہا ہو اسے دیکھ سبھی سریس موڈ میں آگے تھے۔۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہ نور کی طرف دیکھتا کرسی پے بیٹھ گیا تھا وہ نور کو بغیر عبائے کے دیکھ رہا تھا۔۔ وہ کھانا شروع کرنے ہی والا تھا جب اسے پیچھے بیٹھی نور کا حیال آیا۔

نور یہاں آو۔۔ وہ بغیر اسے دیکھے پکارنے لگا جس پے سب کھانا چھوڑ اسے دیکھنے لگے

میں ؟نور نے دھمی آواز میں پوچھا

یہاں کسی اور کا نام نور ہے نہیں نا تو تمھیں ہی بلایا ہے یہاں او۔۔ وہ سریس انداز میں بول رہا تھا نور بھی آہستہ آہستہ جھجک سے اس کے قریب کھڑی ہو

گئی نور کو احرام کے قریب کھڑا دیکھ دلربا منہ کے عجیب و غریب پوز بنانے لگی

میں نے کھڑا ہونے کے لیے نہیں کہا بیٹھو وہاں۔۔ وہ اسے دلربا کے پاس والی حالی کرسی کی طرف اشارہ کرنے لگا یہ دیکھ دلربا نے غصے میں اپنے لب بھینچ لیے تھے نور اب اس کے قریب بیٹھ گئی تھی اسے دیکھ سارہ مسکرائی تھی

مجھے پتا ہے تمہارا پیٹ بھرا ہوا ہے لیکن پھر بھی اچھا نہیں لگتا ہم یہاں کھانا کھا رہے ہوں اور تم وہاں اس لیے۔۔ وہ سریس انداز میں کہتا کھانا کھانے لگا تھا دلربا ایک نظر اسے دیکھتی منہ کا عجیب و غریب پوز بناتی بشرہ کو کہنی مار رہی تھی نور بے چاری اپنی نظریں جھکائے اپنی انگلیوں کو دیکھ رہی تھی کچھ ہی دیر میں احرام کھانا کھا چکا تھا۔

تم اب ریسٹ کرو۔۔نور سے کہتا وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا نور بھی گیسٹ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔وہ آرام سے بیڈ پے لیٹ گئی تھی آج کہی سالوں کے بعد اس نرم و ملائم چیز پے سونے کا موقع ملا اس سے پہلے وہ ٹوٹی پھوٹی چارپائی پے سوتی تھی اور کہی سالوں کے بعد اتنا اچھا کھانا بھی کھانے کو ملا تھا۔نور کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی پرنس کی محل میں آ گئی ہو احرام کی۔حویلی بھی کسی پرنس سے کم نہیں تھی اور نا وہ کسی پرنس سے کم تھا نور نے ابھی آنکھیں موندی ہی تھی کے دروازے پے دستک کی آواز سن وہ جلدی سے اپنا دوپٹہ سر پے رکھتی دروازہ کھولنے چلی گئی تھی

آپ ؟دروازے پے احرام کو دیکھ وہ پوچھنے لگی۔

ہاں وہ میں نے سوچا پوچھ آؤں کچھ چاہیے تو نہیں۔ احرام سریس انداز میں پوچھ رہا تھا۔

ارے نہیں نہیں مجھے کچھ نہیں چاہے آ گے ہی آپ نے مجھے اس حویلی میں جگہ دی میرے لیے اتنا کافی ہے میں صبح ہوتے۔ ہی یہاں سے چلی جاؤں گی۔۔ نور بشرہ اور دلربا کی باتوں کا برا مان۔ چکی تھی اس لئے وہ یہ کہہ رہی تھی۔ نور کی بات پے وہ عجیب سا منہ بناتا اندر داخل ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے نور کے جانے کا سن کر اسے کافی برا لگا ہو

کہاں جاؤں گی تم؟ وہ بیڈ پے بیٹھا پوچھنے لگا

کہیں بھی اللہ کی بنائی ہوئی زمین بہت بڑی ہے کہیں بھی اپنا سر چھپا لوں گی۔۔ وہ اپنے۔ جزبات پے قابو پائے آنسوں کو صاف کرتے بولی تھی

تم زمانے کے حالات سے بالکل بھی واقف نہیں ہو نور ایک اکیلی بے بس لڑکی کو دیکھ کر لوگ۔ خیر تم جب تک چاہو یہاں رہ سکتی ہو اوکے۔ وہ اسے سمجھاتا اس کے منہ سے اوکے سنا چاہتا تھا

لیکن۔۔ نور نے کہا

لیکن ویکن کچھ نہیں بولو رہو گی نا؟ وہ شدت سے پوچھ رہا تھا

اوکے۔۔ نور نے فوراً جواب دیا نور بے دھیانی میں اس کے اتنا قریب بیٹھ گئی کے اسے پتا ہی نا چلا جس پے احرام خود ہی اس سے دور ہو گیا تھا وہ اب نارمل ہو کر اس سے سوال کرنے لگی تھی

ویسے تم بولتی بہت ہو اتنے سوال کہاں سے لاتی ہو پولیس بھی اتنے سوال نہیں پوچھتی جتنے تم پوچھتی ہو ؟اب کی بار جبران نے پوچھا

پتا نہیں کہاں سے آتی ہیں سوائے ماما کے میں۔ کسی سے اتنی باتیں نہیں کرتی تھی۔۔وہ نم آنکھوں سے اداسی سے بولی تو احرام نے پوچھا

کیوں نہیں کرتی تھی ؟وہ پوچھ رہا تھا

کوئی کرتا ہی نہیں تھا سبھی مجھ سے دور بھاگتے تھے غریب ہوں نا شائد اس لیے۔انسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا تھا

اچھا سوری میں نے مذاق میں پوچھا تھا سوری۔۔وہ اسے اداس دیکھ کر کہنے لگا۔۔وہ اب مزاق بھی کرنے لگا تھا بڑی بات تھی۔نور۔اب ایک ہی جگہ پے اپنی نگاہیں جمائے تھی جیسے وہ کسی اور دنیا میں چلی گئی ہو۔

کیا ہوا کہا کھو گئی ہو ؟احرام نے اس کے سامنے چوٹکی بجائی تو وہ فوراً سے اپنے حیالوں کی دنیا سے باہر نکل آئی

آج اگر آپ نا ہوتے تو وہ لڑکے مجھے اپنے ساتھ ہی لے جاتے آپ کو پتا ہے بس میں بھی بہت لوگ مجھے گندی نظروں سے گھور رہے تھے۔۔نور نے بے حد۔اداسی سے کہا تو احرام نے لب بند کیے ہی دانت پیس کر اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی

بھول جاؤ جو گیا ہو سو ہو گیا اب میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گا پرومیس۔وہ سخت لہجے میں بولا تو نور مسکرانے لگی حیرانی والی بات یہ تھی کے وہ اسے ایسا کیوں کہہ رہا تھا وہ اب ایسا نہیں ہونے دے گا

اچھا اب کافی رات ہو گئی ہے سو جاو گڈ نائٹ اسے کہتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔نور بھی دروازہ بند کر کے سو گئی۔ تھی۔دوسرے دن شام کو۔ساحل گارڈن ایریا کی طرف جا رہا تھا جب دلربا نے اسے روک لیا اس پے وہ مسکرانے لگا

وہ میں یہ پوچھ رہی تھی کے یہ لڑکی کون ہے کہاں سے آئی ہے اور یہاں سے کب جائے گی؟وہ سخت لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

مجھے نہیں پتا بھائی سائیں کو پتا ہے ویسے تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ ساحل نے حیرانی سے پوچھا۔

وہ نا مجھے اس بے چاری کی بہت ٹنشن ہو رہی ہے۔۔وہ پھیکی مسکراہٹ لئے کہنے لگی۔

تمھیں اور ٹنشن۔؟ ساحل ہنس پڑا۔ ساحل کو پتا تھا دلربا سوائے احرام کے کسی کے لیے ٹینشن نہیں لیتی۔

ہاں تو کیا ہوا خیر جانے دو۔۔وہ ایٹیٹوڈ سے کہتی یہاں سے چلی گئی تھی

ساحل بھی مسکراتے ہوئے گارڈن ایریا کی طرف چلا گیا جو پہلے سے آرزم سارہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں ؟ ساحل بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا

وہ میں سارہ سائیں کو نور کے بارے میں بتا رہا تھا کتنی کیوٹ اور معصوم سی لڑکی ہے وہ گاڑی میں جب بھائی سائیں اسے ڈانٹ رہے تھے تو مجھے اس کے لئے بہت برا فیل ہو رہا تھا مطلب اتنی پیاری معصوم سی لڑکی ہے کسی غصے کرنے کا دل کرتا ہے ۔۔ آرزم اسے بتا رہا تھا

تمھیں بھائی سائیں کا پتا ہے نا وہ جب غصّہ کرتے ہیں تو یہ نہیں دیکھتے کے سامنے کوئی کیوٹ سی معصوم سی لڑکی بیٹھی ہے وہ غصّہ کر کے ہی رہتے ہیں ۔۔ ساحل ۔ آرزم کی نقل اتارنے لگا ۔۔

میں تو کہتی ہو نور کو جتنا بھائی سائیں سے دور رکھیں اتنا ہی اچھا ہے ورنہ پتا نہیں وہ اس کے ساتھ کیا کریں گے ۔۔ سارہ دونوں سے کہہ رہی تھی کے

اچانک سے دور سے آتے احرام پے سب کی نظر پڑھتے ہی سب ایک دوسرے کو خاموش ہونے کا اشارہ کرنے لگے وہ بڑے سریس موڈ میں ان کے قریب بیٹھا تھا وہ تو چوبیس گھنٹے سریس ہی رہتا تھا۔اس کے بیٹھنے کے پانچ منٹ بعد نور بھی مسکراتے ہوئے ان کی طرف آنے لگی

ہائے کیا ہو رہا ہے۔؟سب سے پوچھتی وہ آرزم کے قریب بیٹھ گئی جس پے احرام نے اسے تنگ نظر سے دیکھا تھا

آپ کا کیا نام ہے ؟نور ساحل کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی جس پے آرزم نے پھر اپنے منہ پے ہاتھ رکھ دیا تھا آرزم کو پتا تھا کے بھائی سائیں کے سامنے بولنے کی کسی میں بھی ہمت نہیں ہوتی اور نور تھی کے سوال پے سوال پھینک رہی تھی ۔۔

ساحل۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا

میں۔آپ کو بھائی کہہ سکتی ہوں۔۔نور نے پھر سوال کیا

کیوں نہیں ضرور گڑیا۔۔ساحل کو یہ کسی ڈول سے کم نا لگی اس لیے وہ اسے گڑیا کہنے لگا

آرزم بھائی۔۔نور نے جب اسے بھائی کہا تو اسے جھٹکا لگا جس پے ساحل اور سارہ کی بے اختیار ہنسی چھوٹی تھی وہ اس لیے ہنس رہے تھے کیوں کے آج۔پہلی بار کسی نے اسے بھائی کہا تھا

نور مجھے۔۔اس سے پہلے کے آرزم بولتا وہ بولتے بولتے رک گیا اسے پتا تھا سامنے کون بیٹھا ہے وہ پہلے ہی احرام کے ساتھ انکفرٹیبل محسوس کر رہا تھا وہ

احرام کے سامنے کسی بھی لڑکی سے بات نہیں کرتا تھا اسے اپنے بھائی سائیں کا پتا تھا

کیا ہوا آپ بول نہیں رہے۔۔نور نے مسکرا کر کہا تو آرزم کی جگہ احرام بولنے لگا۔

نور کافی رات ہو چکی ہے اب تمھیں سو جانا چاہیے۔۔احرام نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا تو نور اداس چہرہ لیے اندر کی طرف چلی گئی۔۔اس کے جاتے ہی احرام۔ بھی اندر چلا گیا تھا

سیریسلی اتنے ہینڈسم لڑکے کو بھائی حد ہے۔۔دونوں کے جانے کے بعد آرزم سارہ اور ساحل سے کہنے لگا دونوں پھر ہنسنے لگے تھے۔۔نور پانی پینے کے لئے کچن کی طرف چلی گئی تھی۔۔احرام سیڑھیوں پے قدم رکھتا اپنے

کمرے کی طرف جارہا تھا کے کچن سے کچھ ٹوٹنے کی آواز سن وہ کمرے کی طرف جانے کی بجائے کچن کی طرف چلا گیا۔۔

نور کیا ہوا تمھیں۔۔وہ بوکھلا گیا تھا

کچھ نہیں ہوا کیچپ کی بوتل میرے ہاتھوں پھسل کر ٹوٹ گئ۔۔۔وہ وہی کھڑی اداس ہو کر کہنے لگی

تمھیں پتا ہے میں کتنا۔۔۔۔وہ پھر بولتے بولتے رک گیا تھا

کیا کتنا؟نور نے حیرانی سے پوچھا

کچھ نہیں ہٹو میں صاف کر دیتا ہوں ورنہ کانچ لگ جائے گا۔۔اسے کہتا وہ اب کانچ اٹھانے لگا تھا۔

احرام جی آپ رہنے دیں میں کرلوں گی وہ بھی نیچے جھکتے ہوئے بولی دونوں کے سر آپس میں ٹکرائے تھے۔۔اس پہ نور مسکرانے لگی

رکیں۔۔نور نے دوبارہ احرام کے سر سے اپنا سر جوڑا تھا اس پہ وہ اسے دیکھنے لگا

میں نے سنا ہے ایسے کرنے سے سینگ نہیں اگتے۔۔نور نے مسکرا کر کہا تھا

آپ پلیز ہٹیں میں صاف کر دوں گی۔۔نور اسے منع کر رہی تھی

نہیں میں کر لوں گا۔۔۔وہ بھی ضدی انداز میں بولا تھا

سوری میں نے آپ کا نقصان کر دیا۔۔نور نے اداس ہوتے ہوئے جب کہا تو احرام سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگا

ہاں بہت زیادہ۔۔وہ مذاق کرتے ہوئے بولا تو کانچ اس کی انگلی میں لگ گیا تھا۔۔جس پے نور نے فوراً سے اس کی انگلی پکڑ لی تھی۔

دیکھا آپ سنتے ہی نہیں ہیں اب خون نکل گیا نا۔۔۔وہ اسے ڈانتے ہوئے جلدی سے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر اس کی انگلی میں باندھ دیتی ہے جبکہ احرام اسے یوں اپنے لیے اتنا پریشان ہوتا مسکرانے لگا۔اسے پٹی باندھنے کے بعد وہ خود کانچ اٹھانے لگی تو احرام نے اسے روک لیا تھا

چھوڑ تم صبح میڈ صاف کر لیں گی۔۔وہ اسے منع کرتے ہوئے بولا تھا۔

جاؤ اب سو جاؤ۔۔اسے کہتا وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا جب احرام کچن سے نکلا تو دلربا باہر کھڑی اسے دیکھ مسکرانے لگی وہ عجیب طریقے سے اسے دیکھتا اوپر چلا گیا تھا جب نور کچن سے باہر نکلی تو دلربا کا رنگ زرد پڑ گیا تھا نور اس سے نظریں چرتے گیسٹ روم کی طرف چلی گئی تھی۔

یہ دونوں ایک ساتھ۔۔دلربا نے دانت پیستے ہوئے کہا

اس نور پے تو نظر رکھنی ہی پڑھے گی یہ نا ہو کہی یہ مجھ سے میرا احرام چھین لے۔۔وہ پاؤں پٹختے ہوئے اپنے کمرے کی اور جا چکی تھی دوسرے دن احرام سارہ کو یہ بتا کر افس چلا گیا تھا۔کے نور کا حیال رکھنا نور اور سارہ ایک

دوسرے سے باتیں کر رہی تھی دونوں کو ہنس ہنس کر باتیں کرتا دیکھ بشرہ کو کافی۔ غصہ آیا تھا

سارہ سائیں یہاں آو۔۔ وہ غصے میں اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کرنے لگی سارہ بھی مسکرا کر اپنی ماں کے قریب چلی گئی۔

جی؟ سارہ نے مسکرا کر کہا تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ دوسری طرف لے گئی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے تم اس لڑکی سے اتنا چپک کر باتیں کیوں کر رہی ہو؟ بشرہ نے غصے میں پوچھا

ماما سائیں وہ بھائی سائیں نے کہا تھا نور کا حیال رکھنے کو اس لیے۔۔ سارہ نے ڈرتے ہوئے بتایا

ہاں تمھارے بھائی سائیں کا دل تو بہت بڑا ہے نا ہر کسی ایرے غیرے کو اٹھا کر لے اتا ہے۔ تم اس سے دور نظر آؤ سمجھی۔اس سے کہتی وہ چلی گئی تھی نور اب یہاں سے اٹھ کر سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی وہ ان سے بھی کافی باتیں کر رہی تھی سکینہ بی بی کو نور کافی پسند آئی تھی۔نور سکینہ بی بی کے کمرے سے نکل نیچے آ رہی تھی جب وہ بشرہ سے ٹکرا گئی بشرہ کے ساتھ دلربا بھی تھی۔۔

سوری سوری۔۔نور نے فوراً سے کہا تو وہ سر ملنے لگی

کیا سوری آنکھیں ہیں یا بٹن دیکھ نہیں چل سکتی اور یہ تمھارے باپ کا گھر نہیں ہے جو تم ادھر اُدھر ٹہل رہی ہو۔۔وہ غصے میں اسے کافی کچھ سنا گئی تو نور کی آنکھوں میں آنسوں آ گے

سوری آئندہ دھیان رکھوں گی۔ نور اپنی نظریں جھکا کر بولی تھی۔۔

رہنے دیں حالہ سائیں بے چاری نے پہلی بار ایسا شاندار گھر دیکھا ہو گا ایک تو ہمارے احرام سائیں کا دل اتنا بڑا ہے کسی بھی ایرے غیرے غریب کو اٹھا کر لے اتا ہے آگے ہی اس بے چارے پے اتنا بوجھ ہے۔۔ دلربا بھی اسے سنا رہی تھی جب پیچھے سے احرام کی آواز آئی آج وہ اتنے جلدی کیسے آ گیا تھا وہ تو شام ہو آتا تھا نا پھر۔ احرام کو دیکھ نور نے جلدی سے اپنے آنسوں صاف کیے جبکہ بشرہ اور دلربا اب ٹنشن میں پڑھ چکی تھی کے کہی اس نے ہماری باتیں تو نہیں سن لی۔

یہ گھر تو آپ کا بھی نہیں ہے مسز کرامت سائیں پھر آپ کسی کو کیسے یہ سب بول سکتی ہیں۔۔ وہ دور سے کہتا ان کے قریب آیا تھا مطلب وہ سب

کچھ سن چکا تھا بشرہ بولنا چاہ رہی تھی جب احرام نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ تھا

اور تم نے بالکل سہی کہا میں نے بہت لوگوں کے بوجھ اٹھائے ہیں جیسے کے تمھارا اور اگر اس کا اٹھالیا تو کوئی فرق نہیں پڑتا ویسے دلربا مجھے لگتا ہے اب تمھیں اس گھر سے چلے جانا چاہیے کب تک یوں کسی کے گھر پلتی رہو گی ۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے بولا تو دلربا بشرہ کی طرف دیکھنے لگی۔ بہت اچھا جواب دیا تھا احرام۔ نے دونوں کی باتوں۔ کا وہ اب نور کو لے کر نیچے چلا گیا تھا۔

سوری ۔۔ احرام نے اس سے کہا

کیوں ؟ نور نے پوچھا

اپنی فیملی کی طرف سے حیر تم ان کی باتوں کا برا مت مانا ان کی عادت ہے منہ سے زہر اگلنے کی ویسے وہ تمھاری اتنی بے عزتی کر رہی تھی آگے سے کچھ بولا کیوں نہیں ؟احرام پلٹ کر اسے دیکھنے لگا

وہ آپ کی ماما ہیں بڑی ہیں۔نور اس سے نظریں چھرا رہی تھی

وہ میری سوتیلی ماں ہیں اور اگر کوئی بڑا اپنی حد بھول جائے تو اسے اس کی حد میں لانا پڑتا ہے حیر چلو۔۔اسے کہتا وہ آگے آگے چلنے لگا

OOOOOOOOOOOOOO

کہاں جارہے آپ ؟نور اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی پوچھنے لگی۔

شاپنگ کرنے۔۔وہ آگے آگے چلتے اسے بتارہا تھا

تو میں کس لئے چلوں ؟نور نے رک کر پوچھا تو احرام اس کی طرف پلٹا

تمھاری شاپنگ کرنے۔۔اسے کہتا وہ پھر آگے چلنے لگا

نہیں مجھے شاپنگ نہیں کرنی۔۔نور وہی رکے بولی جس پے احرام پھر اس کی طرف پلٹا تھا

دیکھو کل میری برتھڈے پارٹی ہے اور میں نہیں چاہتا کے میری مہمان ان کپڑوں میں رہے اس لئے اب زیادہ بحث مت کرنا ورنہ۔۔وہ اسے انگلی

دیکھتا ہاتھ سے پکڑ ساتھ لے گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ مول پہنچ چکے تھے ۔۔نور مول کو ہر طرف سے دیکھ رہی تھی اس سے پہلے نا وہ کسی مول میں۔ گئی تھی اور نا ہی ایسا مول کہی دیکھا تھا۔۔ وہ لفٹ کو دیکھ کر ڈر گئی تھی۔۔ ہر کسی کو کسی نا کسی کا فوبیا ہوتا ہے اور نور کو ڈر کا فوبیا تھا۔۔ اگر وہ یہ محسوس کرے کے اسے سانس نہیں آ رہی تو اسے سچ میں سانس نہیں آتی تھی کیوں کے اس نے ڈر کو اپنے اندر پال لیا تھا

کیا ہوا۔۔۔ احرام نے پوچھا

نہیں مجھے ڈر لگتا ہے بند جگہ سے۔۔ نور وہی کھڑی بولی تھی نور کو اندھرے سے بھی بہت ڈر لگتا تھا۔۔

کچھ نہیں ہوگا میں ہوں نا آؤ۔ احرام اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا تھا۔۔ کچھ ہی منٹوں میں وہ اوپر والے فلور پہنچ چکے۔۔تھے۔

پسند کرو۔ احرام نے اسے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

یہ تو بہت مہنگے ہوگے ؟ وہ ایک بلو کلر کے فراک کو دیکھ کر بولی تھی۔

تم پسند کرو پیسوں کی فکر مت کرو۔ احرام جو سن چکا تھا اس سے کہہ رہا تھا ۔۔ نور کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کے کیا پسند کرے

تم پسند کرو تب تک میں ایک کال کر کے آتا ہوں۔ نور سے کہتا وہ ایک سائیڈ پے چلا گیا۔ احرام کے جانے کے بعد وہاں ایک نوجوان لڑکا آگیا تھا جو نور کو اکیلا دیکھ اس کے بالکل قریب کھڑا ہوتا اسے سر سے پاؤں تک

گھورنے لگا۔۔نور اسے دیکھ تھوڑا سائیڈ پے ہو گئی تھی لیکن وہ پھر اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا وہ لڑکا تیکھی مسکراہٹ لئے نور کو چھونے کی کوشش کرنے لگا احرام جو فون کان سے لگائے تھا اچانک پیچھے مڑتے ہی غصے میں آ گیا۔

بعد میں بات کرتا ہوں۔وہ جلدی سے کال کاٹتا ان کی طرف آ گیا۔وہ دانت پیستے ہوئے تیزی سے قدم اٹھاتا اس لڑکے کا ہاتھ پکڑا اسے ایک سائیڈ پے لے جاتا اسے دیوار سے لگاتا اس کا جبڑا۔ پکڑ گیا۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی اسے چھونے کی ہاتھ توڑ کر رکھ دوں گا۔۔وہ بے حد آتشی انداز میں اس سے کہنے لگا جس پے۔اس لڑکے کی سانس گلے میں ہی اٹک کر رہ گئی۔۔

آ۔آپ کی کیا لگتی ہے ؟اس نے بڑی مشکل سے سوال کیا تھا

بیوی ہے میری سنا بیوی دفع ہو جاؤ اور اب تم مجھے کہی دیکھو ورنہ کہیں دیکھنے لائق نہیں چھوڑوں گا۔۔اس کا جبڑا چھوڑ وہ اسے زور سے دھکا دے چکا تھا جس پے وہ لڑکا اپنا وجود لئے یہاں سے بھاگ گیا تھا۔حیرت کی بات تھی احرام نے نور کو اپنی بیوی۔کیوں کہا تھا۔

ہو گیا۔۔؟احرام نور کے قریب کھڑا پوچھنے لگا تو وہ پلٹی۔

دیکھ رہی ہوں۔ایک نظر اسے دیکھ کر کہتی وہ دوبارہ کپڑوں پے اپنی نظریں دوڑانے لگی۔اسے سلو دیکھ آخر احرام خود ہی اپنی پسند کے کچھ ڈریسسز حرید لیتا ہے۔۔

چلو کچھ کھا لیتے ہیں۔ اسے کہتا اسی مول کے اندر ریسٹورنٹ میں چلا گیا سبھی یہاں احرام کو جانتے تھے اور سبھی اسے دیکھ کر حوف زدہ تھے۔۔

بس۔۔ نور دو نوالے کھا کر بولی تھی

کیا چیز ہو تم لڑکی اسی لیے گوشت نہیں لگتا تمھارے ساتھ دیکھو اپنی کلائی ایسا لگ رہا ہے جیسے چڑیا کی ٹانگ ہو۔۔ احرام اس کی کلائی کو پکڑ کر بولا تو نور کی ہنسی چھوٹ گئی تھی

کیا ہوا ہنس کیوں رہی ہو۔ میں نے کوئی لطیفہ سنایا ہے کیا؟ وہ اس کی کلائی چھوڑ چکا تھا۔۔

نہیں وہ بس ایسے ہی۔۔نور نے اپنی ہنسی پے کنٹرول کیا دونوں یہاں سے حویلی کے لیے نکل گے تھے۔۔

آپ مجھے ایک بات بتائیں۔۔اس سے پہلے کے نور سوال کرتی احرام نے بے حد اونچی اواز میں میوزک لگا دیا تھا تاکہ نور خاموشی سے بیٹھ جائے۔ شائد وہ اس پے غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے میوزک لگا دیا تھا پھر جب اس نے اسے اداس دیکھا تو خود سے سوال کرنے لگا باتوں باتوں میں دونوں حویلی پہنچ گئے تھے۔

سنو اندر سب سے کہہ دینا میں رات کو لیٹ آؤں گا اس لیے سب کھانا کھا لیں۔۔اسے کہتا وہ کہی چلا گیا تھا نور بھی شاپر پکڑے گیسٹ روم کی طرف چلی گئی۔ تھی یوں رات ہو چکی تھی سبھی کھانا کھا چکے تھے۔۔رات کے

گیارہ بج رہے تھے نور جاگ رہی تھی اتنے میں احرام بھی آ گیا تھا۔اسے باہر ٹہلتا دیکھ وہ کافی غصے میں آ گیا تھا

تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟ وہ اس کے قریب آتا غصے میں پوچھنے لگا

ہا۔ہاں میں نے سوچا آپ نے کھانا نہیں کھایا ہو گا تو میں۔۔نور کی بات پے وہ غصے میں اس کی کلائی پکڑ گیا تھا

تمھیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے گھر میں نوکر ہیں اور میں کھانا کھا کر آیا ہوں جاؤ اور سو جاؤ۔۔ویٹ یہ تمھاری کلائی کو کیا ہوا؟ احرام کی نظر اس کی کلائی پے پڑھی تھی جس پے ابھی تک اس کے مالک مکان۔کے دیے ہوئے نشان واضح نظر آ رہے تھے۔وہ اس کی کلائی کو ہاتھوں میں۔لئے پوچھ رہا تھا۔۔نور نے سوائے مالک مکان کے اسے سب بتا دیا تھا

یہ وہ کھانا بناتے ہوئے جل گئی تھی۔۔نور نے جھوٹ کہا جبکہ احرام یہ سمجھ گیا تھا کے یہ کھانا بناتے ہوئے تو نہیں جلی اس لیے وہ اس سے سچ۔بولنے کے لئے کہہ رہا تھا۔۔

بولو کیسے جلی؟ وہ پوچھے جا رہا تھا۔آخر احرام کے فورس کرنے پے وہ اسے سب سچ بتا گئی تھی۔۔یہ سن کر احرام کو بہت غصہ آیا تھا وہ کچھ بولا تو نہیں تھا لیکن اس کے چہرے سے ہی لگ رہا تھا کے وہ کتنا غصے میں ہے۔۔وہ اسے ہاتھ سے ہی پکڑے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا اسے بیڈ پے بیٹھا کر وہ لاکر سے ٹیوب نکالنے لگا

ٹیوب۔نکال کر وہ اس سے تھوڑا سا دور ہو کر بیٹھ گیا تھا

اس سے یہ نشان ختم ہو جائیں گے۔۔وہ ٹیوب اس کی کلائی پے لگاتے ہوئے کہنے لگا نور مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

آپ بہت اچھے ہیں۔۔نور نے بڑے پیار سے مسکرا کر کہا تو وہ غصے میں اسے دیکھنے لگا

نہیں نور میں اچھا نہیں ہوں ایسا بھول کر بھی مت کہنا کے آپ اچھے ہیں میں بہت برا ہوں بہت تمھاری سوچ سے بھی زیادہ۔۔وہ غصے میں بولا تھا ۔نور نے کتنے پیار سے کہا تھا کے آپ اچھے ہیں اور احرام اس کا دل توڑ گیا تھا۔۔

آپ ہمیشہ غصے میں ہی ہوتے ہیں کیا؟احرام کے اکھڑے چہرے کو دیکھ کر اس نے سوال کیا۔۔

ہاں میں ایسا ہی ہوں ۔۔ وہ اس کی کلائی پے ٹیوب لگاتے ہوئے ہی بولا تھا ۔۔

توحود کو چینج کریں نا مسکرائیں حوش رہیں دو دن کی زندگی ہے بندے کو مسکراتے رہنا چاہیے ۔۔ نور نے جب مسکرا کر کہا تو احرام اسے دیکھنے لگا ۔۔ وہ اسے بتا رہی تھی کے وہ بھی ہنس سکتا ہے مسکرا سکتا ہے ۔۔ لیکن اسے کون بتائے کے یہ سید احرام شاہ ہے جس نے اپنی مسکراہٹیں اور حوشیاں کب کی حود سے دور کر دی ہیں جو صرف نفرت کرنا جانتا ہے پیار نہیں

جاؤ اب سو جاؤ ۔۔ وہ ٹیوب ٹیبل پے رکھتے ہوئے اسے کہنے لگا نور بھی کمرے سے نکل گئی تھی دوسرے دن صبح ۔۔۔ آج حویلی کو سجایا جا رہا تھا آج سید احرام شاہ کا جنم دن تھا لاہور کے بڑے بڑے لوگ آنے تھے پورا

دن سجاوٹ کرنے کے بعد شام ہو چکی تھی وائٹ شلوار قمیض پہنے اوپر بلو رنگ کا کوٹ پہنے شیشے کے سامنے کھڑا وہ حود کو دیکھ رہا تھا وہ بہت حوبصورت لگ رہا تھا آج وہ قیامت ڈھا رہا تھا اتنے میں۔ نور بنا اجازت کے اندر داخل ہوئی تھی لیکن اس کے بنا اجازت کے آنے پے وہ کچھ نا بولا تھا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ آپ کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔۔ نور اسے سر سے پاؤں تک دیکھ اس کی تعریف کرنے لگی تو وہ پلٹا

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔ وہ شکریہ ادا کرنے کی بجائے اسے پرانے کپڑوں میں دیکھ کر پوچھنے لگا

ہاں بس ہونے والی تھی سوچا آپ کو دیکھ آؤں بہت پیارے لگ رہے ہیں قسم سے آج تو لڑکیاں فدا ہی ہو جائیں گی آپ پے۔۔وہ جب یہ مسکرا کر بولی تو احرام کا چہرہ غصے والا ہو گیا تھا

یہ کیا کر رہی ہو۔۔؟احرام نے فوراً پوچھا نور اس کے بازوؤں کے سلیوز پیچھے کرتی ایک تاویز باندھنے لگی۔۔

یہ مجھے ماما نے دیا تھا تاکہ مجھے کسی کی نظر نا لگے اس کی مجھ سے زیادہ آپ کو ضرورت ہے تاکہ آپ کو کسی کی بھی نظر نا لگے۔۔نور نے جب تاویز باندھتے ہوئے یہ کہا تو احرام مسکرانے لگا اس کے مسکراتے ہی اس کے بائیں گال پے گہرا ڈمپل نمایاں ہوا تھا جو صرف اس نے مسکرانے پے ہی پڑتا اج وہ کافی سالوں بعد مسکرا رہا تھا۔احرام تاویز وغیرہ پے یقین نہیں رکھتا تھا لیکن پھر بھی اس نے نور کے ہاتھوں تاویز باندھوا لیا تھا

ایک بار پھر مسکرائیں۔اسے مسکراتے دیکھ وہ پھر اسے مسکرانے کا کہہ رہی تھی جس پے احرام دوبارہ مسکرانے لگا تھا۔

مسکراتے ہوئے کتنے پیارے لگ رہے ہیں ایسے ہی مسکراتے رہا کریں نا ۔۔نور کی نظر اس کی سمائل پے ہی تھی سچ میں یہ شحص مسکراتے ہوئے قیامت ڈھا رہا

اور آج ایک راز بھی کھل گیا۔۔نور اب اس کے ڈمپل کی طرف دیکھ کر بولی تھی

کیسا راز ؟احرام نے سریس انداز میں پوچھا

یہی کے آپ کے پاس ایک عدد ڈمپل بھی ہے ڈمپل بوئے۔۔نور نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ پھر مسکرانے لگا نور اس کے ڈمپل پے انگلی گھسانے ہی والی تھی کے احرام نے اس کی کلائی پکڑلی تھی۔۔

چلو جاؤ تم اب تیار ہو جاؤ مہمان آتے ہوں گے۔۔وہ مسکرا کر کہتا اس کا ہاتھ چھوڑ گیا تھا نور بھی اب تیار ہونے نیچے چلی گئی تھی احرام جب تیار ہو کر نیچے آیا تو سامنے دلربا بلیک کلر کی ساڑھی میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی دلربا کو پتا تھا بلیک احرام کا فیورٹ کلر ہے اسی لیے اس نے جان بوجھ کر بلیک ہی پہنا تھا دلربا کو دیکھ اس کا مسکراتا چہرہ موڈ میں تبدیل ہو گیا تھا

ماشاءاللہ میرا شیر بہت پیارا لگ رہا ہے۔۔سکینہ بی بی اس کے قریب جاتی اس کے ماتھے کو چوم کر بولی تو احرام کی مسکراہٹ دیکھ وہ حیران رہ گئی۔۔

کیا میں حواب دیکھ رہی ہوں۔ میرا شیر مسکرا رہا ہے۔۔ سکینہ۔بی بی جلدی سے پیسے منگوا کر احرام کی مسکراہٹ کا صدقہ اتارنے لگی آہستہ آہستہ سبھی مہمان آنا شروع ہو گئے تھے حویلی جتنی باہر سے حوبصورت لگ رہی تھی اتنی ہی اندر سے بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی پرنس کی برتھڈے ہو۔۔احرام اپنی دادی سے باتیں کر رہا تھا جب سکینہ بی بی پیچھے دیکھتے ہوئے مسکرانے لگی

ماشاءاللہ۔۔سکنہ بی بی نے مسکراتے ہوئے کہا تو احرام پلٹا سامنے سے نور بلو کلر کا فراک پہنے آ رہی تھی وہ بالکل پری جیسی لگ رہی تھی معصومیت ٹپک رہی تھی اس کے چہرے سے۔۔اسے دیکھ احرام جیسے دیکھتا ہی رہ گیا

کیسی لگ رہی ہوں۔نور دونوں کے قریب آکر پوچھنے لگی تو احرام نے مسکرا کر تعریف کی اس سے آج سے پہلے کسی کی بھی تعریف نہیں کی تھی۔۔

ہماری تو میچنگ ہو گئی احرام جی۔۔نور اپنے فراک کو اور احرام کے کوٹ کو دیکھ کر معصومیت سے بولی جس پے احرام بے اختیار مسکرایا تھا۔۔وہ اب صرف نور کے سامنے ہی مسکراتا تھا باقیوں کے سامنے تو وہ سریس روپ اپنا لیتا تھا

اوایم جی اس لڑکی نے احرام کی میچنگ کرلی۔۔دلربا نور کی فراک کو دیکھ۔ کر غصے میں حود سے کہنے لگی۔۔

حالہ سائیں دیکھیں اسے پکا یہ احرام نے لے کر دیا ہو گا افف یہ تو میرے احرام کے پیچھے ہی پڑھ گئی ہے اسے سبق سکھانا ہو گا۔۔دلربا دور کھڑی نور

کے کپڑوں کو دیکھ کر جل رہی تھی جس پے بشرہ نے اسے صبر رکھنے کو کہا تھا

بھائی سائیں کیسا لگ رہا ہوں میں۔۔آرزم دور سے پوچھتا احرام کے قریب آیا تھا

ٹھیک لگ رہے ہو۔۔احرام نے کہا

واؤ کتنی پیاری لگ رہی ہے لائک ڈول۔۔آرزم نے نور کو دیکھ کر کہا تو احرام اسے گردن سے پکڑے اپنے قریب لایا۔

تمھاری بہن ہے وہ بھی بری نظر مت ڈالنا۔۔وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تھا احرام کو پتا تھا آرزم ہر لڑکی سے فلرٹ کرتا ہے اسے

بہت جلدی ہر لڑکی سے محبت ہو جاتی ہے جبکہ ساحل صرف دلربا سے محبت کرتا تھا

جی بھائی سائیں۔۔آرزم فوراً بولا تو احرام مسکرا کر اسے چھوڑ گیا اسے چھوڑنے کے بعد وہ اپنے بازو پے ہاتھ رکھے مسکرانے لگا جہاں نور نے تاویز بندھا ہوا تھا۔

کیا بات ہے کہی محبت تو نہیں ہو گیا تمھیں اس سے۔۔احرام کو یوں مسکراتا دیکھ دلربا اس کے قریب آگئی۔

محبت اور مجھے بالکل بھی نہیں مجھے کسی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے سمجھی۔وہ تیکھی مسکراہٹ لئے غصے میں اس سے کہنے لگا

اچھا ہے کرنا بھی نا کیوں کے تم صرف میرے ہو یو آر او نلی مائن ۔۔ وہ اس کے کان میں بولی تو احرام اس سے دور ہٹا

تم پھر بھول رہی ہو کس سے بات کر رہی ہو لاسٹ وارنگ دے رہا ہوں مجھ سے دور رہنا ۔۔ اسے انگلی دیکھتا وہ یہاں سے چلا گیا دلربا پھر اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی ۔

دل تو کرتا ہے اس لڑکی کی جان لے لوں ۔۔ دلربا اس کے پیچھے پیچھے چلتے جب یہ بولی تو وہ فوراً سے پلٹ کر غصے میں اسے دیوار سے لگتا اسے جبڑے سے پکڑ گیا

حبر دار جو اسے چھوا بھی تو جان لے لوں گا۔۔ وہ اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہنے لگا وہ تو کہہ رہا تھا اسے نور سے کوئی لینا دینا نہیں پھر وہ ایسا کیوں کہہ رہا تھا۔

سنو دلربا تم مجھے اس لڑکی کے قریب بھی نظر نا آؤ اگر تمھارا سایہ بھی اس کے قریب دیکھا تو آئی پر ومیس تمھارے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گا ۔۔اسے دھمکی دیتا وہ جا چکا تھا دلربا اس سے حوف کھا کر بھاگ گئ تھی۔۔ سب لوگ اگے تھے احرام اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ باتیں کر رہا تھا۔

احرام سائیں ہمیشہ کی طرح آپ کی یہ پارٹی پے شاندار ہے پورے لاہور میں کوئی بھی آپ کی پارٹی کو بیٹ نہیں کر سکتا۔ ایک شحص مسکرا کر

تعریف کرنے لگا جس پے احرام نے شکریہ ادا کیا تھا۔۔ایک لڑکا نور کے قریب کھڑا تھا احرام یہ دیکھتے ہی اس کی جانب بڑھا

ہائے میرا نام احمد ہے اور آپ کا۔۔؟ وہ لڑکا اپنا ہاتھ آگے بڑھائے نور کو اپنا نام بتانے لگا نور بھی بے دھیانی میں ہاتھ آگے کرنے ہی والی تھی جب احرام نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔

آپ ان کا نام جان کے کیا کریں گے ان کا نام وام چھوڑیں آپ پارٹی انجوئے کریں۔۔۔احرام دانت پیستے ہوئے شیطانی مسکراہٹ لئے کہتا اس لڑکے کا ہاتھ زور سے دبا رہا تھا

اوکے اوکے۔۔وہ فوراً سے اپنا ہاتھ چھڑا کر۔ بھاگا تھا

تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو سارہ سائیں کے پاس جا کر کھڑی ہو جاؤ۔۔احرام نے سختی سے کہا تو وہ سارہ کے قریب چلی گئی احرام دوبارہ اپنے مہمانوں کے پاس چلا گیا تھا

یار کیا لڑکی ہے سو ہاٹ۔وہی لڑکا پھر نور کو دیکھ کر لب دبا کر اپنے دوست سے کہنے لگا احرام یہ سن چکا تھا۔احرام اب اس کا ہاتھ پکڑ اسے تنہائی میں لے گیا تھا۔

کیا کہا تھا تم نے بہت ہاٹ ہے کیا؟احرام ابھی پیار سے پوچھنے لگا

اچھا وہی بلو کلر کے فراک۔والی ہاں بہت ہاٹ ہے۔۔لڑکے نے لب دبا کر جب یہ کہا تو احرام دانت پیستے ہوئے اسے کچن کی جانب لے گیا۔

کتنی ہاٹ ہے؟ احرام چولہا اون کرتے ہوئے پوچھنے لگا تو وہ لڑکا ڈر گیا۔

سوری۔۔ لڑکے نے فوراً سے کہا

بولو کتنی ہاٹ ہے؟ احرام نے غصے میں پوچھا وہ پھر معافی مانگنے لگا

بولو۔۔ احرام نے چلا کر پوچھا

ب۔۔ بہت۔۔ لڑکے کا پورا جسم کانپ رہا تھا احرام اس کا ہاتھ آگ پے رکھ گیا

اس سے بھی زیادہ یا کم۔۔ نور کے لیے اس کی آنکھوں میں جنوں صاف نظر آرہا تھا

معاف کر دیں پلیز چھوڑ دیں۔۔وہ اپنی غلطی کی معافی مانگ رہا تھا لیکن احرام نے اسے نا چھوڑا تبھی ساحل احرام کو ڈھونڈتے ہوئے یہاں آ گیا وہ یہ سب دیکھ احرام کو روکنے لگا

بھائی سائیں یہ کیا کر رہے ہیں آپ پلیز چھوڑیں اسے۔۔ساحل اس کی منت کرنے لگا آخر وہ اسے چھوڑ۔چکا تھا

تم مجھے باہر نظر نا آؤ گیٹ آؤٹ فرام ہیر۔۔احرام۔اس لڑکے کی طرف دھاڑا تھا وہ اس سے حوف زدہ ہو کر بھاگ گیا تھا

کیا کیا اس نے؟ساحل نے پوچھا

کچھ نہیں۔۔وہ اپنا کوٹ سیٹ کرتا باہر نکل گیا۔کچھ ہی دیر میں وہ کیک کاٹ چکا تھا آج کی عالی شان پارٹی حتم ہو چکی تھی۔۔احرام اپنے کمرے میں چلا گیا تھا وہ اپنا کوٹ اتار کر بیڈ پے پھینک سگریٹ جلا کر ٹہلنے لگا تھا

بہت ہاٹ ہے بہت ہاٹ ہے۔۔اس لڑکے کے یہ الفاظ اسے بار بار تنگ رہے تھے غصے میں وہ سگریٹ کو۔نیچے پھینک پاؤں سے مسلنے لگا

یہ مجھے کیا ہو گیا تھا یا اللہ پلیز رحم کر مجھے عشق کا نشہ مت لگانا میں اس لڑکی کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا پلیز اسے مجھ سے دور ہی رکھنا۔۔وہ رونے والے انداز میں دعا مانگ۔رہا تھا احرام کو پتا تھا کے اگر نور میری زندگی میں شامل ہوئی تو وہ بہت پچھتائے گی وہ اس کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ حود کو نور سے دور رکھنے کی سوچنے لگا تھا۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○○

دوسرے دن جب دلربا نے دیکھا کے احرام افس چلا گیا ہے تو نور کے کمرے کی طرف چلی گئ تھی۔ جب وہ اندر داخل ہوئی تو نور اسے دیکھ اٹھ گئ۔

وہ مجھے تم سے کچھ کہنا تھا۔۔ دلربا اس کے قریب جاتے ہوئے کہنے لگی تو نور نے پوچھا

وہ میری نا ایک دوست کی برتھڈے پارٹی ہے میں جا رہی تھی سوچا تمھیں بھی لے چلوں ویسے بی تم بور ہو رہی ہو گی چلو گی کیا؟ پتا نہیں اب اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا اسے احرام نے نور سے دور رہنے کی دھمکی بھی دی

تھی لیکن پھر بھی وہ نامانی اور اب وہ اسے اپنے ساتھ پتا نہیں کون سی پارٹی میں لے جارہی تھی۔

لیکن میں کیسے اچھا نہیں لگتا ایسے بن بلائے کہی جانا۔۔نور نے نرمی سے کہا تو وہ اسے فورس کرنے لگی۔

ارے ارے کچھ نہیں ہوتا پلیز منع مت کرنا چلو دلر باز بردستی اس کا ہاتھ پکڑ مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے گئی تھی۔۔کچھ ہی دیر میں وہ اپنی دوست کے گھر پہنچ گئی تھی۔گاڑی سے نکل وہ اسے اندر لے گئی وہ گھر میں سب سے یہ بول کر آئی تھی کے وہ شاپنگ کرنے۔جارہی ہے۔۔اندر کافی زور وشور سے میوزک لگا ہوا تھا سبھی لڑکے اور لڑکیاں ناچ رہے تھے۔ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اسے کسی کلب میں لے آئی ہو

یہ کیسی جگہ ہے۔۔نور پورے گھر کا جائزہ لے رہی تھی بعض لڑکے نور کو سر سے پاؤں تک گھورتے ہوئے اپنے نچلے لب کو دانتوں تلے دبا رہے تھے نور بہت انکفرٹیبل محسوس کر رہی تھی۔۔

بیٹھو۔۔دلربا نے اسے بیٹھا کر خود ایک سائیڈ پے کھڑی ڈرنک کرنے لگی۔

اللہ اللہ ان سب نے کیا پہننا ہوا ہے کیسے لڑکیاں اور لڑکے ڈانس کر رہے ہیں۔یہ دلربا آپی مجھے کہاں لے آئیں یا اللہ معاف کرنا۔۔نور سبھی کو دیکھ کر اپنے کان کو ہاتھ لگاتی دھمی آواز میں خود سے کہہ رہی تھی۔۔یہاں کا ماحول کسی کلب سے کم نا تھا۔احرام کام میں۔بیزی تھا وہ سبھی فائلز کو کھول کر بیٹھا تھا اتنے میں سارہ کا فون بجا تھا

ہیلو بھائی سائیں میری گاڑی کا ٹائر پنچر ہو گیا ہے آپ پلیز گاڑی بھجوا دیں
۔۔سارہ جو یونیورسٹی گئی تھی فون پے احرام سے کہنے لگی۔

رحمان چاچا سے کہو وہ لے آئیں گے۔۔وہ اسے کہتا فائلز کے صفحے پلٹنے لگا

بھائی سائیں وہ کہہ رہے ہیں میں دلربا اور نور کو کہیں لے آیا ہوں اس لیے
۔۔سارہ کی بات پے وہ غصے میں اٹھا جلدی سے اس کی کال کاٹی اور افس
سے باہر نکل آگیا وہ غصے میں گاڑی میں بیٹھا کان میں بلوٹوتھ لگا کر رحمان
چاچا کا نمبر لگانے لگا۔۔

ہیلو آپ۔جس جگہ ہیں وہاں کی لوکیشن سینڈ کریں۔۔وہ تیز رفتار سے
گاڑی ڈرائیو کرتا کہنے لگا چند سیکنڈوں میں رحمان چاچا اسے جگہ کی لوکیشن
سینڈ کر چکے تھے۔

دلربا تو تو آج گئی۔۔وہ بری طرح سے کان سے بلوٹوتھ نکالتا گاڑی کی سپیڈ بڑھا چکا تھا۔۔

ایف یو ڈانٹ مائنڈ میرے ساتھ ڈانس کر سکتی ہیں کیا ایک لڑکا۔ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے نور کے قریب آیا تو نور نے صاف انکار کر دیا۔۔

او کم اون بے بی کچھ نہیں ہوتا۔۔نور کے منع کرنے کے باوجود وہ زبردستی اس کا ہاتھ پکڑنے لگا۔۔

ہیے چھوڑا سے۔۔ گرجدار آواز پے سبھی دروازے کی طرف پلٹے تھے سامنے سے احرام کافی غصے سے آرہا تھا احرام کو دیکھ دلربا کی حوف سے دھڑکنیں تیز ہوئی تھی اس لڑکے کو یوں نور کا ہاتھ پکڑے دیکھ احرام نے

پوری شدت سے اس کے سینے پے پاؤں مارا تھا جس سے وہ پیچھے کانچ کے ٹیبل پے جا گرا تھا یہ دیکھ نور اپنے منہ پے ہاتھ رکھتی اٹھ کھڑی ہو گئی ۔دلربا دبے پاؤں اس کی نظروں سے چھپتی بھاگ رہی تھی جب احرام نے اسے روک لیا تھا

تمھاری اتنی ہمت میرے منع کرنے کے باوجود تم اس کے قریب آئی اسے یہاں۔۔لے آئی۔وہ اب بھاگ کر اسے بالوں سے پکڑ گیا تھا نور یہ سب دیکھ کر کافی ڈر گئی تھی آج وہ احرام کو ایک الگ احرام کے روپ میں دیکھ رہی تھی۔۔

احرام پلیز۔۔دلربا چلائی تھی

احرام نہیں احرام سائیں کہو۔ بالوں میں ایک زوردار جھٹکا دیتے ہوئے وہ بولا تھا

احرام سائیں پلیز مجھے چھوڑ دیں۔ دلربا کا پورا وجود حوف سے لرز رہا تھا۔

احرام جی پلیز انہیں چھوڑ دیں۔ نور نے جب یہ کہا تو وہ فوراً سے اسے چھوڑ گیا

اگر نور نے نا روکا ہوتا تو آج تجھے اوپر پہنچا چکا ہوتا۔ وہ اس کے کان میں غراتا نور کا ہاتھ بری طرح سے پکڑتا باہر نکل گیا تھا۔

چاچا گاڑی لے چلیں وہ پیدل ہی آئے گی یہی اس کی سزا ہے۔۔ رحمان چاچا سے کہتا وہ نور کو گاڑی میں بیٹھا کر حویلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا

احرام جی۔۔ نور نے کہا

تم کیوں اس کے ساتھ آئی کیوں ؟ وہ دلربا کا غصہ اب اس پے نکال رہا تھا

وہ زبردستی مجھے اپنے ساتھ لے آئیں تھیں۔۔ نور کے جواب پے وہ اپنا ہاتھ سٹیرنگ پے مارنے لگا تو نور ڈر کر پیچھے ہوئی

میری بات غور سے سننا تم میری مہمان ہو مہمان اور میں نہیں چاہتا کے میری مہمان کے ساتھ کچھ بھی غلط ہو میں نے کہا تھا تم سے یہاں کے لوگ بہت عجیب ہیں ان سے بچ کر رہنا آئندہ اگر گم مجھے بنا بتائے دلربا یا کسی کے ساتھ بھی گئی تو میں نا تمھاری دونوں ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔ وہ غصے میں اسے سمجھانے والے انداز میں کہنے لگا

احرام جی س۔۔ نور پھر کچھ بولنا چاہ رہی تھی۔ جب احرام نے اسے خاموش رہنے کو کہہ دیا تھا

ششش بالکل خاموش ابھی میرا موڈ بہت حراب ہے یہ نا ہو میں تمھیں کچھ کہہ دوں۔ وہ اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہنے لگا نور اس وقت اس سے حوف کھا رہی تھی کچھ ہی دیر میں وہ حویلی پہنچ گیا تھا۔۔ گاڑی سے نکلتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔۔ نور۔ بھی اس کے پیچھے پیچھے بھاگی تھی۔ وہ اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی سگریٹ پینے لگا تھا

آپ پلیز سگریٹ مت پیے سگریٹ صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہوتی۔۔ نور نے دھواں اڑاتے ہوئے جب یہ کہا تو احرام اسے دیکھنے لگا۔

ٹھیک ہے نہیں پیوں گا لیکن تم بھی وعدہ کرو کے آج کے بعد بغیر مجھے بتائے کہی نہیں جاؤ گی۔ احرام جو اٹھ چکا تھا سگریٹ کو اپنے پاؤں تلے ملستے ہوئے کہنے لگا۔ اس نے نور کے کہنے پے سموکنگ کرنی چھوڑ دی تھی یہ بڑی بات تھی۔۔

مجھ سے غلطی ہو گئی آج کے بعد آپ سے پوچھ کر ہی جاؤں گی سوری معاف کر دیں۔۔ نور نے معافی مانگتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے معاف کیا۔۔ احرام نے فوراً سے کہا

شکریہ۔۔ مسکراتے ہوئے کہتی وہ باہر چلی گئی تھی دوسرے دن شام ہونے کے قریب تھی نور سارہ کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب بشرہ دونوں کے سر پے سنوار ہو گئی تھی۔

میں نے تم سے کیا کہا تھا بات سمجھ نہیں آتی کیا اور تم میری بیٹی سے دور رہو مہمان تو صرف تین دن کے ہوتے ہیں نا تم تو اپنا بوریا بستر یہی پے ڈالنا چاہتی ہو سنو لڑکی میرے بیٹے سے دور رہنا وہ بھولا ہے پتا نہیں کیسے تم جیسی کے بہکاوے میں آ گیا۔۔ بشرہ نور پے غصہ ہو رہی تھی سارہ اپنی ماں کو خاموش کروا رہی تھی لیکن وہ تھی کے نور کو سنائے جا رہی تھی۔ نوکر یہ سب دیکھ اور سن رہا تھا

پتا نہیں اس کے ماں باپ نے اسے کیا سیکھایا ہے یہی سکھایا ہو گا لڑکوں پے دورے کیسے ڈالنے ہیں۔۔ بشرہ اپنے ناک کو پھولائے بڑے ہی ایٹیٹوڈ سے بولی تو نور چیخی تھی۔۔

دیکھیے آپ مجھے جو مرضی کہتی رہیں لیکن میرے ماں باپ کے بارے میں کچھ مت کہیں۔نور کی آنکھ سے آنسوں ٹوٹ کر گرا تھا

بڑی کوئی بد تمیز لڑکی ہو اور ڈھیٹ بھی اگر تھوڑی بھی غیرت باقی ہے نا تو نکل جاؤ یہاں سے ابھی اسی وقت۔بشرہ نے چلا کر کہا تو نور کی آنکھوں میں آنسوں اگے

ماما سائیں۔سارہ اسے روک رہی تھی لیکن بشرہ میں تو صبر نام کی کوئی چیز ہی نہیں تھی نور روتے ہوئے یہاں سے بھاگی تھی سارہ نے نور کو روکنا چاہا لیکن بشرہ سارہ پے چلائی تھی۔۔

ماما سائیں بھائی سائیں سے کیا کہیں گی آپ ؟سارہ کو اس وقت کافی ٹینشن ہو رہی تھی

کہہ دیں گے ہمیں کچھ بھی نہیں پتا۔بشرہ کے ماتھے پے زرا بھی ڈر نا تھا کے احرام کیا کچھ کر سکتا ہے۔نور کو یہاں سے گے ایک گھنٹہ ہونے والا تھا سکینہ بی بی سارہ سے نور کے بارے میں پوچھ رہی تھیں جس پے سارہ اپنی ماں کے ڈر سے جھوٹ بولی تھی کے پتا نہیں۔۔اتنے میں احرام بھی اندر داخل ہوا تھا۔وہ یہاں سے سیدھا گیسٹ روم کی طرف چلا گیا تھا وہاں نور کو نا پا کر وہ باہر آکر سارہ سے پوچھنے لگا سارہ اب ڈر رہی تھی۔۔

ب۔بھائی سائیں مجھے نہیں پتا میں نے اسے نہیں دیکھا۔سارہ جلدی سے کہتی یہاں۔سے چلی گئی تھی اتنے میں نوکر اس کے قریب آتا اپنی نظریں جھکائے اسے سچ کچھ بتا گیا تھا یہ سن کر اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔تھا وہ بنا کچھ سے کچھ کہے بھاگتا باہر نکالا تھا۔جلدی سے گاڑی سٹارٹ کرتا وہ نور

کوڈھونڈنے چلا گیا تھا اس کی حالت دیکھنے لائق تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی عاشق اپنی محبوبا کو ڈھونڈنے نکلا ہو۔۔

اگر نور کو کچھ بھی ہوا تو مسز کرامت سائیں میں آپ کو نہیں چھوڑوں گا۔۔وہ وحشت زدہ ہوتا ہوا خود سے کہہ رہا تھا وہ آدھے لاہور کو ڈھونڈ چکا تھا لیکن اسے نور کا نام نشان تک نا ملا۔۔آخر وہ بس اڈے پے چلا گیا تھا ایک ایک منٹ میں اس کی بے تابی بڑھ رہی تھی وہ باغی بن رہا تھا وہ گاڑی سے اتر کر ایک ایک بس کو اندر سے چیک کرنے لگا وہ سبھی بسوں کو چیک کر چکا تھا نور کسی میں نہیں تھی بس ایک آخری بس بچی تھی جب وہ اس بس کے اندر داخل ہوا تو اس کی نظر آخر پے پڑتے ہی اس کی جان میں جیسے جان آئی ہو نور بس کی لاسٹ والی سیٹ پے بیٹھی تھی۔۔احرام پے نظر پڑتے ہی نور ڈرتے ہوئے۔ایک سائیڈ پے ہوئی احرام بڑے غصے سے اس کا ہاتھ پکڑ بس سے باہر لے آیا۔ تھا

کہاں جارہی تھی ؟احرام اسے دونوں کندھوں سے پکڑے ایک جنون سے پوچھ رہا تھا

پتا نہیں۔۔نور کے پاس جیسے جواب ہی نا تھا

تمھیں پتا بھی ہے میرا کیا حال ہوا ہے جب میں پتا لگا تم کہیں چلی گئی ہو پورا لاہور تلاش کیا ہے میں نے جان یہاں اٹکی ہوئی تھی کہا تھا نا مجھے بنا بتائے کہی بھی مت جانا۔۔احرام فکر کرنے والے انداز میں اسے کہہ رہا تھا احرام کی ایسی حالت دیکھ یہ بات تو طے تھی کے اسے نور سے محبت ہو گئی تھی ورنہ وہ اس طرح کسی کے لئے نہیں تڑپا تھا کبھی اس نے کسی کے لئے فکر نہیں دیکھائی تھی۔

آنٹی نے میری بہت بے عزتی کی میرے ماما پاپا کے لیے بارے میں بتا بھلا کہا مجھے کہا یہاں سے چلی جاؤ اس لیے میں آگئی پلیز آپ مجھے مت رکیں جانے دیں مجھے ویسے بھی میں آپ کی کچھ بھی نہیں لگتی۔۔نور واپس بس کی طرف جانے والی تھی جب احرام نے اس کا ہاتھ پکڑا اپنے قریب لایا تھا

کون کہتا ہے تم میری کچھ نہیں لگتی لگتی ہو بہت کچھ لگتی ہو۔۔وہ اپنے دھڑکتے دل اور لمبی لمبی سانسیں لیتے ہوئے اسے بتا رہا تھا جبکہ نور کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

کیا مطلب ؟نور نے فوراً سے پوچھا

م۔میں میرا مطلب مہمان ہو میری اور سید احرام شاہ کا مہمان اس کے لئے بہت خاص ہوتا ہے اس لیے۔۔وہ بات کو بڑے اچھے طریقے سے بدل گیا وہ بات کو بدلنا جانتا تھا

چلو اب۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ گاڑی کی طرف بڑھنے لگا جس پے نور نے پھر اپنا ہاتھ چھڑا لیا

مجھے نہیں جانا وہاں جہاں میری ہر وقت بے عزتی ہوتی رہے۔۔نور جانے سے پھر انکار کر گئی جس پے اب احرام کو غصہ آنے لگا تھا۔

نور کسی کی ہمت نہیں جو تمھیں کچھ کہے گا میں ہوں نا چلو۔۔وہ اپنے غصے پے کنٹرول کیے پھر اس کا ہاتھ پکڑ گیا نور وہی کھڑی تھی جس پے وہ دانت

پیستے ہوئے اسے زبردستی گاڑی میں ڈال گیا تھا۔اور کچھ ہی دیر میں وہ حویلی بھی پہنچ گیا تھا۔حویلی پہنچتے ہی وہ بشرہ کو پکارنے لگا۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی نور کو یہاں سے بھیجنے کی کہا تھا میں نے یہ میری مہمان۔ہے مہمان۔۔احرام کافی غصے سے بشرہ سے بات کر رہا تھا بشرہ اس کی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی جبکہ کرامات سائیں خاموشی سے یہ سب سن کر رہا تھا وہ کہتا بھی۔کیا وہ اپنے بیٹے سے اچھی طرح سے واقف تھا

۔۔

آخری بار کہہ رہا ہوں اب اگر کسی نے میرے فیصلے کی حلاف ورزی کی تو اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔وہ بشرہ سے کہتا سیدھا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا بشرہ بھی غصے میں اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔

دیکھا آپ نے کیسے وہ اس لڑکی کی وجہ سے میری بے عزتی کر رہا تھا پتا نہیں اور کیا دیکھنے کو ملے گا۔۔ بشرہ کمرے میں داخل ہوتے ہی کرامت سے کہنے لگی۔

اف بیگم آپ کو بھی نا کیا ضرورت تھی اس لڑکی کو یہاں سے جانے کا کہنے کی آپ جانتی بھی ہیں احرام کو پھر بھی۔۔ کرامت اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا

پتا نہیں کیسے کوئی اس سر پھرے کے ساتھ رہے گی۔ کرامت شاہ سے کہتی وہ بیڈ پے بیٹھ گئی۔

بشرہ بیگم وہ میرا بیٹا ہے کوئی سر پھرا نہیں۔۔۔ کرامت نے غصے میں کہا تو وہ بھی بڑے موڈ میں اسے دیکھنے لگی۔۔ آج اسے نیند ہی نہیں۔ آ رہی تھی وہ

اپنے ماں باپ کو بہت یاد کر رہی تھی اتنے میں دروازے پے دستک کی آواز سن وہ دروازہ کھولنے چلی گئی

اندر آسکتا ہوں ؟احرام نے پوچھا

ارے کیا بات کر رہے ہیں یہ آپ کا ہی گھر ہے۔نور نے مسکرا کر کہا۔

ہاں گھر تو میرا ہی ہے لیکن ایسے کسے کے کمرے میں بغیر اجازت کے جانا اچھا نہیں لگتا اس لیے۔۔وہ اندر آچکا تھا

سوئی نہیں ؟احرام اس کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر پوچھنے لگا

آپ بھی تو نہیں سوئے۔۔نور جواب دینے کی بجائے سوال کرنے لگی تو وہ مسکرا کر نیچے دیکھنے لگا

میری تو نیندیں ہی اڑ گئی ہیں۔وہ مسکرا کر بولا تھا

کیا؟نور کو پھر اس کی بات کی سمجھ نا آئی تھی

میرا مطلب آج کل کام کی وجہ سے بس جاگنا پڑتا ہے۔۔وہ پھر بڑے اچھے طریقے سے بات بدل گیا۔

احرام جی۔۔نور اب کچھ کہنا چاہتی تھی

جی۔۔وہ پہلی بار اتنے پیار سے بولا تھا۔۔ہائے اس کا پیار سے جی کہنا قیامت ڈھا گیا

مجھے میرے پاپا ڈھونڈ کر دے دیں پلیز۔۔نور پھر نم آنکھوں سے اسے اپنے باپ کو ڈھونڈنے کی منت کرنے لگی

مل جائیں گے۔ویسے ان کا نام کیا ہے ؟احرام نے نام پوچھا

ندیم۔۔نور نے جب یہ کہا تو وہ کسی سوچ میں پڑھ گیا یہ نام سنتے ہی وہ دانت پیسنے لگا۔ناجانے کیا وجہ تھی جو اس نام کو سنتے ہی وہ غصے میں آگیا تھا

پورا نام کیا ہے ؟احرام نے جلدی سے پوچھا

پورا نام پتا نہیں۔۔۔نور نے مختصر کہا تو وہ تھوڑا ری لیکس ہوا تھا۔۔

اچھا وہ مل جائیں گے ہم انہیں ڈھونڈنے کی پوری کوشش کریں گے۔۔احرام کی بات پے نور مسکرائی تھی

اب تم سو جاؤ۔۔بس یہی کہتا کمرے سے نکل گیا تھا اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ سامنے پڑا گلاس توڑ کر اب سگریٹ نکال گیا تھا وہ سگریٹ جلانے ہی لگا تھا جب اسے نور سے کیا ہوا وعدہ یاد آیا تو وہ سگریٹ کو مٹھیوں میں مسل گیا احرام اب شیشے کے سامنے کھڑا اپھر حود کو بڑے غصے سے دیکھ رہا تھا۔

اف یہ مجھے کیا ہو رہا ہے اتنی بے چینی اتنی بے سکونی کہی مجھے نور سے عشق۔۔اوگارڈ اب مجھے ہر حال میں حود پے قابو پانا ہو گا۔میں اب اس سے

دور ہی رہو گا دور۔۔وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے حود سے ہی کہہ رہا۔وہ اب نور سے دور رہنے کی ٹھان چکا تھا نور کو یہاں ایک ہفتے سے زائد دن ہو گے تھے۔وہ۔یہاں کافی حوش رہنے لگی تھی۔شام کا وقت تھا۔۔۔

میری بات سنو اگر نور نے میرے بارے میں پوچھا تو بول دینا سائیں کام کر رہے ہیں اور ان کا حکم ہے کے کوئی بھی انہیں تنگ نا کرے۔احرام نوکر کو آڈر دیتا لائبریری کی طرف بھاگا تھا ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ نور سے چھپنے کی کوشش کر رہا ہو اس نے کہا تھا کے وہ اب نور سے دور رہے تھا شائد اس لیے وہ یہ کر رہا تھا۔۔نور مسکراتے ہوئے اوپر کی طرف جا رہی تھی

سنے احرام جی کو دیکھا ہے کیا وہ کہاں ہیں؟نور سامنے سے آتے نوکر سے احرام کے بارے میں پوچھنے لگی۔۔

و۔وہ سائیں کام کر رہے ہیں اور ان کا حکم ہے کے کوئی انہیں تنگ نا کرے ۔۔نوکر اسے احرام کا حکم سنا رہا تھا

کہاں ہیں ویسے وہ۔نور نے مسکرا کر پوچھا

وہ لائبریری میں ہیں آپ پلیز وہاں مت جانا ورنہ میری خیر نہیں۔۔اس کی منت کرتا نوکر چلا گیا تھا نور بھی ضدی تھی وہ احرام کا حکم سننے کے باوجود لائبریری کی طرف چلی گئی تھی۔۔احرام لائبریری میں بیٹھا فون سے لگا تھا جب دروازے پے دستک کی آواز سن وہ غصے میں آگیا

کون ہے کہا تھا میں بیزی ہوں مجھے کوئی ڈسٹرب نا کرے۔۔احرام نے غصے میں کہا

احرام جی میں ہوں۔۔احرام نے جب نور کی آواز سنی تو وہ فوراً اپنا فون چھوڑ کرسی پے بیٹھ جلدی سے بک کو کھول کر اسے اندر آنے کی پرمیشن دے گیا ۔۔نور بھی مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی

آپ مجھ سے ناراض ہیں کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے کیا؟۔بے دھیانی میں نور اس کے قریب اس کے اتنے قریب بیٹھ گئی کے اسے حو دپتا نا چلا وہ کچھ دونوں سے نوٹس کر رہی تھی کے احرام اس سے اکھڑا اکھڑا اور دور رہنے لگا ہے اب اسے کیا پتا کے احرام ایسا کیوں کر رہا ہے

۔ن۔۔نہیں تو میں کیوں ناراض ہوں۔گا۔۔وہ اسے دیکھے بغیر کہنے لگا

تو آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کرتے کیوں مجھ سے دور دور بھاگتے ہیں ۔نور نے اداسی سے شکایت کرنے والے انداز میں کہا ایسا لگ رہا تھا جیسے احرام اس کا اپنا ہو۔۔اب کی دفعہ احرام نے اسے دیکھا۔

نور ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے وہ کام کی وجہ سے تھوڑا ڈسٹرب ہوں اور کچھ نہیں۔۔اسے بتاتا وہ دوبارہ بک کی طرف دیکھنے لگا

اچھا سچی مجھے لگا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔احرام نے کلئر کر دیا تھا اس لئے وہ خوش ہوئی تھی

نہیں بس یہی وجہ ہے اس لیے۔۔وہ بکھرے موڈ کے ساتھ اسے سمجھا رہا تھا

احرام جی؟ نور مسکراتے ہوئے کہتی اپنی انگلیوں کو مسلنے لگی

ہاں۔۔احرام نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

وہ۔۔مجھے نا آپ سے ایک بات کرنی تھی۔ لیکن آپ برا مان جائیں گے اس لئے۔۔نور کافی زیادہ شرما رہی تھی اس کی بات پے احرام بک بند کر اسے دیکھنے لگا

بتاؤ کیا بات ہے؟ اس نے بے قراری سے پوچھا

مجھے نا آپ سے محبت۔۔نور نے شرماتے ہوئے جب یہ کہا تو احرام کی آنکھوں میں وحشت اتر آئی وہ فوراً سے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر گیا

نہیں نور ایسامت کہنا پلیز۔۔احرام سختی سے کہتا اٹھ کھڑا ہو گیا

لیکن کیوں۔۔؟نور نے بے تابی سے پوچھا تو وہ وحشت زدہ ہوتا اسے کندھوں سے پکڑ گیا

مجھے نفرت ہے محبت ہے نفرت آئی ہیٹ لو آئی ہیٹ لو میری زندگی میں آؤ گی تو بہت پچھتاؤ گی بہت روگی واپس نہیں جا پاؤ گی میں تمھاری زندگی جہنم بنادوں گا سنا تم نے جہنم مجھ سے دور رہو نور ورنہ میں تمھیں برباد کردوں گا برباد۔۔۔وہ پوری شدت سے اس پے چلاتا اسے اپنا وحشی روپ دیکھا رہا تھا اس پے اس کی آنکھیں آنسوں سے بھیگ گئیں تھیں

جاؤ یہاں سے جاؤ۔۔وہ اسے چھوڑ چکا تھا نور روتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگی تھی

سنو۔۔وہ غصے میں بولا تو نور وہی رک گئی۔

مجھے بھول جانا بھول جانا مجھے۔۔وہ چلا چلا کر۔بول رہا تھا اس پے نور فوراً سے دروازہ کھولتی باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔نور پے غصہ کرنے کے بعد احرام نے ٹیبل پے رکھی سب بکس کو نیچے پھینک دیا تھا

کیوں۔۔کیوں میں جتنا اس سے دور جانے کی کوشش کرتا ہوں وہ اتنا ہی میرے قریب چلی آتی ہے۔اگر میں بے قابو ہو گیا تو نور کو مجھ سے دنیا کی کوئی طاقت الگ نہیں کر پائے گی میں حود بھی نہیں اس سے پہلے میں بے۔قابو ہو جاؤ مجھے نور کو اس کے باپ کے پاس بھیجنا ہو گا ہاں میں آج ہی اس کے باپ کو ڈھونڈتا ہوں نور کا یہاں سے چلے جانا ہی ٹھیک ہے ورنہ اس

کے ساتھ میں۔۔۔۔وہ اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے خود سے کہہ رہا تھا۔وہ اب اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

oooooooooooooooooo

۔۔کچھ دیر بعد سبھی شام کے کھانے کے لئے ڈائنگ ٹیبل پے بیٹھ گئے تھے نور بھی یہی تھی تقریباً بیس منٹ گزر چکے تھے لیکن احرام ابھی تک نہیں آیا تھا بشرہ کو اب غصّہ آنے لگا تھا

اف کوئی جاؤ اور کہو اس سے آئے مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔بشرہ نے عجیب سے انداز میں کہا

میں بلالاتی ہوں نے۔۔نور فوراً سے اٹھی جس پے بشرہ سمیت دلربا حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

او تو اب یہ جائے گی میری احرام کو بلانے۔۔۔دلربا نے بشرہ کے کان میں سرگوشی کی نور بھی احرام۔کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی باوجود اپنی بے عزتی کے۔۔

احرام جی احرام جی۔۔نور کمرے کے باہر کھڑی دروازہ پیٹنے لگی

کیا ہوا۔اندر سے احرام کی نم آواز آئی

نیچے سب آپ کا ویٹ کر رہے ہیں پلیز آجائیں۔۔نور نے منت کرتے ہوئے کہا

مجھے بھوک نہیں ہے جاؤ تم۔ یہاں سے۔۔احرام نے سخت لہجے میں کہا تھا

لیکن کیوں۔۔نور نے ضدی انداز میں پوچھا۔

نور پلیز جاؤ کہانا مجھے بھوک نہیں ہے۔۔احرام چلایا تھا۔۔نور بھی ڈر کر دروازے سے دور ہو گئی تھی۔۔احرام کا غصہ دیکھ کر نور کی بھی بھوک مر گئی تھی وہ ڈائنگ ٹیبل کی طرف جانے کی بجائے گیسٹ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔ تھوڑی دیر بعد جب احرام کا غصہ ختم ہوا تو وہ نیچے چلا گیا تھا

نور کہاں ہے ؟احرام نے نور کو نا پا کر پوچھا

بیٹا وہ تو تمھیں بلانے گئی تھی نا۔ سکینہ بی بی نے اسے بتایا

آپ لوگ کھانا شروع کریں میں آتا ہوں۔۔سب سے کہتا وہ گیسٹ روم کی طرف چلا گیا تھا

ن۔نور نور۔۔وہ باہر کھڑا دروازہ بجانے لگا اندر سے کوئی آواز نہیں آئی۔۔

نور تم نے کھانا کیوں۔نہیں کھایا؟وہ پوچھ رہا تھا۔۔اندر سے پھر کوئی جواب نہیں آیا اور آتا۔بھی کیسے نور تو سو گئی تھی

نور نور۔۔وہ اب دروازے پے پاؤں مارتا غصے میں اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔

یہ لڑکی بھی نا بہت ضدی ہے۔۔وہ ٹہلتے ٹہلتے خود سے کہنے لگا۔۔وہ پھر گیسٹ روم کی طرف چلا گیا تھا۔

نور نور۔۔وہ پھر اسے آوازیں دینے لگا۔۔

شائد سو گئی ہے۔۔دھمی آواز میں کہتا وہ دوبارہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔وہ بنا کھائے لیٹ گیا تھا اسے بہت بے چینی ہو رہی تھی وہ ساری رات جاگتا نور کے بارے میں ہی سوچتا رہا۔دوسرے دن دوپہر کو جب احرام حویلی آیا تو آگے ایک عورت جس کے ہاتھ میں کچھ لڑکوں کی تصوریں تھی دیکھ سکینہ بی بی سے پوچھنے لگا۔

دادی سائیں یہ عورت کون ہے؟وہ اپنی دادی کے قریب بیٹھ پوچھنے لگا

اسے میں نے نور کے لیے کوئی اچھا سا لڑکا دیکھنے کے لیے بلایا ہے۔۔ سکینہ بی بی نے جب یہ کہا تو احرام غصے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

آپ جائیں یہاں سے فوراً اور دوبارہ مجھے یہاں نظر نا آئیں۔احرام اس عورت پے چلایا تو وہ ڈر کر بھاگ گئی

یہ کیا بد تمیزی ہے احرام؟ سکینہ بی بی غصے سے اٹھی

معاف کیجئے گا دادی سائیں لیکن نور سے پوچھے بغیر آپ کیسے اس کا رشتہ طے کر سکتی ہیں۔۔احرام نے اپنے غصے کو دبائے رکھا وہ اپنی دادی سے بد تمیزی نہیں کرنا چاہتا تھا

میں نے اس سے پوچھ کر یہ سب کیا ہے۔۔ سکینہ بی بی نے جب یہ کہا تو احرام کی دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی اس نے ایک لمبی سانس لیتے ہوئے کہا

نور مان گئی۔ ؟احرام بڑی اداسی سے پوچھنے لگا جس پے وہ ہاں میں سر ہلانے لگی احرام کو دیکھ لگ رہا تھا کے وہ جل رہا ہے۔۔

یہاں کوئی اسے پسند نہیں کرتا مجھے اس بچی پے بہت ترس آتا ہے اس لیے میں نے سوچا میں اس کا کہی اچھی جگہ رشتہ طے کر دوں۔ میں نے لڑکے کی تصویر دیکھی ہے بہت پیارا ہے انجینئر ہے۔ سکینہ بی بی۔ مسکرا اسے کر بتا رہی تھی یہ سن کر احرام کے چہرے پے عجیب تاثرات نمایاں ہو رہے تھے وہ بنا ان سے کچھ کہے نور کی طرف چلا گیا تھا

نور میری بات سنو جو دادی سائیں نے تمھارے لیے رشتہ دیکھا ہے وہ تمھیں پسند ہے کیا سچ سچ کہنا؟ وہ بہت غصے میں اس کے قریب کھڑا پوچھنے لگا اس کے پوچھے والے انداز میں جلن تھی۔۔

ہا۔ہاں۔وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے اداسی سے بولی تو احرام نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی

تم نے لڑکے کو دیکھا ہے کیا؟ احرام نے پھر پوچھا تو وہ نا میں سر ہلانے لگی

وا بغیر دیکھے تم رشتے کے لیے مان گئی دیکھو اگر تم راضی نہیں ہو تو مجھے بتا دو میں سب سنبھال لوں گا کوئی بھی تمھارے ساتھ زبردستی نہیں کرے گا ۔۔کہو نور بس ایک بار کہو تم یہ رشتہ نہیں کرنا چاہتی پھر میں۔سب کچھ سنبھال لوں گا سب سے لڑ جاؤں گا۔۔نور سے کہتا وہ اب اپنے دل میں کہہ

رہا تھا۔۔وہ تو یہی چاہتا تھا نا کے نور یہاں سے چلی جائے پھر وہ ایسا کیوں کر رہا تھا

دادی سائیں نے میرے لیے جو لڑکا پسند کیا ہے وہ ٹھیک ہی ہو گا۔۔نوریہ کہہ کر پلٹ گئی۔۔یہ سن کر احرام دانت پیستے ہوئے یہاں سے نکل گیا۔ تھا

پوچھ لیا؟احرام کو اپنے کمرے کی طرف جاتا دیکھ سکینہ بی بی نے پوچھا احرام بڑے غصے سے اپنے کمرے کی طرف بھاگا تھا اب سکینہ بی بی اس عورت کو جسے احرام نے بھاگا دیا تھا فون کر کے لڑکے کی فیملی کو یہاں لانے کا کہنے لگیں۔۔اور کچھ ہی دیر میں لڑکے کی فیملی یہاں پہنچ گئی تھی ان کی حویلی کو دیکھ کر منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔۔احرام اپنے کمرے میں بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا جب دروازے پے دستک کی آواز سن وہ دروازہ کھولنے اٹھ گیا تھا

بھائی سائیں دادی سائیں آپ کو بلا رہی ہیں وہ نیچے نور کے رشتے کے لیے لڑکے والے آئے ہیں تو۔۔اسے بتاتی سارہ فوراً سے نیچے چلی گئی تھی جبکہ وہ دانت پیس کر دیوار پہ مکا مارنے لگا آخر وہ ایسا کیوں کر رہا تھا اگر اسے نور سے محبت ہو گئی تھی تو اسے بتا دیتا وہ تو بڑی آسانی سے اپنی چیز کو حاصل کر لیتا تھا پھر اب کیا ہوا اسے۔۔وہ غصے میں ہی نیچے چلا گیا تھا احرام بڑے ایٹیٹوڈ سے کرسی پہ بیٹھا تھا وہ اپنے زرا زراسی مونچھوں کو تاؤ دیتا لڑکے کو گھورنے لگا اس وقت اس کا دل چاہ رہا تھا کے وہ لڑکے کو اس کی فیملی کے ساتھ یہی دفن کر دے۔۔احرام یہ بھی سوچ رہا تھا کے میں نے اسے کہی تو دیکھا ہے لیکن۔اسے یاد ہی نہیں آ رہا تھا۔

لڑکی آ گئی۔سکینہ بی بی سامنے سے آتی نور کو جو کافی پیاری لگ رہی تھی اور نظریں جھکائے یہی آ رہی تھی دیکھ مہمانوں سے کہنے لگی۔۔احرام بھی پلٹا

تھا نور کو دیکھ وہ بے اختیار مسکرانے لگا نور جب لڑکے کے سامنے بیٹھی تو احرام کو کافی غصہ آیا تھا لیکن وہ غصہ پی گیا تھا

ماشاءاللہ دادی سائیں لڑکی تو تو بہت پیاری ہے۔۔ لڑکے کی ماں نور کا کو دیکھ کر سکینہ بی بی سی سے کہنے لگی

ہاں میری نور چاند کا ٹکرا ہے۔ سکینہ بی بی نے مسکرا کر کہا یہاں احرام کو چھوڑ سبھی بہت حوش تھے۔۔ سب کو یوں حوش دیکھ احرام کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا لڑکا نور کی طرف دیکھ مسکرا رہا تھا اور یہ دیکھ احرام کا خون گھول رہا تھا احرام کے بس میں ہوتا تو وہ اسے ابھی یہی مار ڈالتا

مجھے تم سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے۔ احرام اس لڑکے سے کہتا اٹھ گیا وہ لڑکا بھی احرام کے پیچھے پیچھے چلا گیا احرام گارڈن آریا کی طرف چلا گیا تھا

جی ؟ لڑکا احرام کے قریب کھڑا ہوا

نام کیا ہے تمھارا ؟ احرام ٹہلتے ٹہلتے پوچھنے لگا

ج۔جی محسن۔۔وہ لڑکا اس سے ڈر رہا تھا اور ڈرتا بھی کیوں کے اسے ان کے بارے میں سب پتا تھا اور احرام کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرنا کوئی آسان بات تھوڑی تھی۔

سو محسن تو کیا تمھیں نور پنسد آئی ؟ احرام کے سوال پے وہ اپنی نظریں جھکا کر مسکرا کر ہاں میں سر ہلانے لگا جس پے وہ اسے مکا مارنے ہی والا تھا کے خود کو روک گیا

اور کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لیں۔۔ محسن نے مسکرا کر کہا تو احرام بس کہہ کر اندر کی طرف چلا گیا احرام اندر داخل ہوا تو سکینہ بی بی اس کے منہ میں لڈو ٹھوس گئی تھی۔

مبارک ہوا نہیں ہماری نور پسند آئی کل نور کیا اور محسن کا نکاح ہے۔۔اس خبر نے اس کی آدھی جان نکال دی تھی وہ غصے سے نور کو دیکھتا کمرے کی طرف بھاگا تھا۔

تم اتنا مسکرا کیوں رہی ہو؟ دلربا کو خوش دیکھ ساحل نے پوچھا

نور یہاں سے جانے والی ہے اس لیے۔۔ دلربا سامنے کی طرف دیکھ کر بولی تھی ساحل کو اس کی بات زرا بھی سمجھ نا آئی

مطلب ؟اسے سمجھ نا آئی تو وہ پوچھنے لگا

کچھ نہیں۔۔دلربا نے بکھرے لہجے میں کہا

دیکھو نا میری بہن کا بھی رشتہ ہو گیا ہے تم بھی اب مان جاؤ۔۔۔ساحل کی بات پے وہ بڑے غصے سے اسے گھورنے لگی

پہلی بات میں صرف احترام سے محبت کرتی ہوں اور دوسری بات یہ نور کب سے تمھاری بہن بن گئی ؟اس نے بکھرے لہجے میں ہی پوچھا

تمھیں چھوڑ میں سبھی کو اپنی بہن مانتا ہوں۔۔ساحل نے مسکرا کر کہا ساحل کی بات سن کر وہ سانس خارج کرتے ہوئے یہاں سے چلی گئی تھی۔

ماماسائیں پلیز دلربا سے کہیں نا میرا بیٹا تم سے بہت محبت کرتا ہے پلیز ۔ساحل بشرہ سے منت کر رہا تھا

اس لڑکی کی آنکھوں پے احرام کی محبت کی پٹی بندھی ہوئی ہے جب وہ اترے گی تبھی وہ تمھاری ہو گی۔۔بشرہ اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی سچ تو یہ تھا کے وہ اپنے بیٹے کا ساتھ دینے کی بجائے دلربا کا ساتھ دے رہی تھی وہ یہ سب اپنے مطلب کے لیے کر رہی تھی۔وہ اپنے مطلب کے سوا کبھی کسی کا ساتھ نہیں دیتی تھی

تو کیا میں اسے کیڈنیپ کر کے نکاح کرلوں۔۔ساحل کی بات پے بشرہ نے اس کی پیٹھ پے تھپڑ مارا

ہر گز نہیں۔۔ صبر سے کام لو۔۔ وہ مسکرا کر بولی تو ساحل بھی مسکرانے لگا۔ دوسری طرف احرام کی یہ سوچ سوچ کر جان جا رہی تھی کے کل نور کا نکاح ہے اور ساتھ ہی وہ اپنے دماغ پے زور ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا کے میں نے محسن کو کہاں دیکھا ہے وہ یہ سوچتے سوچتے ہی سو گیا تھا

۔۔ دوسرے دن دن کے تین بجے تھے نور اور محسن کے نکاح کی تیاریاں کی جا رہی تھی دلربا تو بہت زیادہ حوش تھی۔ احرام آج افس نہیں گیا تھا وہ یہی تھا اور کل کی نسبت اس کا موڈ کچھ زیادہ ہی حراب تھا نور کو سارہ تیار کر رہی تھی۔۔ احرام پھر صوفے پے بیٹھا محسن کے بارے میں سوچ رہا تھا تبھی اسے سب یاد آ گیا۔

ہاں میں نے اس شخص کو کسی لڑکی کے ساتھ ہسپتال میں دیکھا تھا۔ میں نور کی زندگی کے ساتھ کسی کو بھی نہیں کھیلنے دوں گا۔۔ وہ دھمی آواز میں حود

سے کہتا حویلی سے نکل گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ محسن کے گھر پہنچ گیا تھا اسے دیکھ سبھی دھنگ رہ گے تھے سبھی اس کی جی حضوری کرنے لگے تھے

سائیں آپ یہاں کوئی کام تھا کیا؟ لڑکے کا باپ احرام سے پوچھنے لگا

ہاں کام ہے اور بہت ضروری ہے۔ احرام بڑے ایٹیٹوڈ میں صوفے پر بیٹھا دونوں ٹانگیں ٹیبل پے پھیلائے تھا

دلہے راجا کو بلائے گا۔۔ احرام اس کے باپ سے کہنے لگا اتنے میں محسن حود ہی باہر آگیا تھا وہ نکاح کے لئے بالکل تیار تھا

کیا بات ہے دلہے راجا تو کافی ہینڈ سم لگ رہے ہیں۔۔ احرام اسے سر سے پاؤں تک گھورتے ہوئے بولا تو وہ مسکرانے لگا

آپ سے بہت کم ہوں۔۔ محسن جیسے شرما رہا تھا

بیٹھو۔۔احرام نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کو کہا

میں تم سے ایک بات پوچھوں گا مجھے سچ سچ بتانا ورنہ۔۔احرام نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا تو محسن کی سانس جیسے گلے میں ہی اٹک گئی ہو

ج۔جی پوچھیے۔۔اس کی حالت اب ٹائٹ ہوتی نظر آرہی تھی اور ساتھ ہی اس کے ماں۔باپ کی بھی۔

ایک ماہ پہلے ہسپتال میں جس کی باہوں میں باہوں ڈالے تم بیٹھے تھے وہ کون تھی تمھاری بہن تو نہیں ہے اور ہوتی تھی تو کوئی ایسی بہن کے ساتھ

چپک کر نہیں بیٹھتا۔۔؟احرام کے اس سوال پے محسن اور اس کے ماں باپ کے پسینے چھوٹنے لگے تھے آخر ایسا کیا راز تھا جو یہ لوگ ان سے چھپا رہے تھے

ک۔کب؟ محسن نے پوچھا تو احرام اپنی گن نکال گیا جس پے پھر سے اس کی فیملی کے پسینے چھوٹنے لگے تھے۔

ایک ماہ پہلے یاد ہے یا اچھے سے یاد کرواؤں جب تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لاڈ پیار کر رہے تھے میں وہی کھڑا تھا مجھے کچھ کام تھا اس لئے میں بھی اسی ہسپتال گیا تھا جہاں تم۔گے تھے اب سچ سچ بتاؤ وہ لڑکی کون تھی؟ آہستہ آہستہ اور نرمی سے بولتے وہ اب احرام شاہ بن گیا تھا اس کے سوال پے سبھی خاموش تھے یہ دیکھ احرام فوراً سے اٹھ کر گن محسن کی کنپٹی پے رکھ گیا، تھا جس پے اس کے ماں باپ چلائے اور کہنے لگے ہم سب بتاتے

ہیں اسے چھوڑ دیں جس پے احرام دوبارہ اسی اسٹائل سے صوفے پے بیٹھ گیا،،

وہ لڑکی اس کی بیوی تھی دراصل وہ ماں نہیں بن سکتی تھی اور ہمیں وارث چاہیے تھا اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کے ہم محسن کی دوسری شادی کروائیں گے اور بچہ ہونے کے بعد اس پے کوئی الزام لگا کر اسے چھوڑ دیں گے ہمیں معاف کر دیں سائیں اولاد کی لالچ میں ہم نے یہ کیا۔۔ لڑکے کی ماں روتے ہوئے احرام کے قدموں میں، جھک گئی احرام یہ سن کر غصے سے اٹھا تھا

شرم کریں آپ لوگ شرم اگر ایسا کوئی آپ کی بیٹی کے ساتھ کرتا تو دل تو چاہ رہا ہے ابھی کے ابھی میں تم سب کو یہی دفن کر دوں۔۔ بہت شوق ہے

ناولاد، کا تواڈاپڈ کر لو یا جس سے شادی کروں گے اگر اسے چھوڑا تو تو دینا سے رحصت ہو جائے گا۔۔۔احرام کی بات پے سبھی ہاں میں سر ہلانے لگے

اگر تم لوگ چاہتے ہو کے میں تم۔سب کو نا ماروں تو لگاؤ فون میری دادی سائیں کو اور کہو کے ہم یہ نکاح نہیں کرنا۔چاہتے کوئی بھی بہانا بنا دو لیکن منع کر دو جلدی۔۔وہ غصے میں انہیں دھمکی دیتا پھر صوفے پے بیٹھ گیا تھا لڑکے کا باپ ڈر کے مارے سکینہ بی بی کو کال کرنے لگا وہ کال کر انہیں یہ کہنے لگا کے میرا بیٹا کسی اور کو پسند کرتا ہے اس لیے اب یہ نکاح نہیں ہو گا ہمیں معاف کر دیں۔۔اس پے سکینہ بی بی کافی غصہ بھی ہوئی تھی اور انہیں دھمکی بھی دی تھی کے اب کبھی ہمیں اپنی شکل مت دیکھانا

ہو گیا۔۔لڑکے کے باپ نے کہا تو احرام مسکرانے لگا۔۔احرام ان لوگوں کا سچ سکینہ بی بی س کو بتا سکتا تھا لیکن اسے پتا تھا کے وہ یہی سوچیں گی کے میں

یہ سب جان بوجھ کر کر رہا ہوں اس لیے وہ ان لوگوں سے کہنے لگا کے تم لوگ منع کر دو اور آخر ان لوگوں نے منع کر دیا تھا

گڈ اور ہاں اگر مجھے پتا چلا کے تم لوگوں۔۔نے کسی لڑکی کے ساتھ زیادتی کی ہے تو میں تم لوگوں کا وہ حال کروں گا کے سوچ بھی نہیں سکتے۔۔اخری بار انہیں دھمکی دیتا وہ یہاں سے نکل گیا تھا اس کے جانے پے محسن کی فیملی نے سکون۔کا سانس لیا۔ تھا احرام جب حویلی پہنچا تو سکینہ بی بی نے اسے سب سچ بتا دیا وہ اب جان بوجھ کر غصّہ کر رہا تھا وہ سیدھا نور کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا نور بیڈ پر اداس بیٹھی تھی شائد وہ رو رہی تھی احرام جب کمرے میں داخل ہوا تو نور روتے ہوئے اس کے گلے جا لگی یہ بھی نا دیکھا کے وہ ایک غیر محرم کے گلے لگی ہے۔۔

نور۔۔احرام نے اسے حود سے الگ کیا۔۔۔

ایسا میرے ساتھ ہی کیوں ہوتا ہے۔۔۔نور روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی جب عین۔ نکاح کے وقت کوئی منع کر دے تو اس لڑکی کے دل پے کیا بیتتی ہے وہ بس اسی کو پتا ہوتا ہے مانا اس رشتے میں نور دل سے راضی نہیں تھی لیکن پھر بھی اسے کافی دکھ ہوا تھا

نور تم بالکل بھی وہ شخص ڈیزرو نہیں کرتی تھی تم۔۔وہ بولتے بولتے رکا نور اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی۔اس کے چہرے کی طرف دیکھ وہ پھر آنسوں بہانے لگی

نور پلیز چپ ہو جاؤ۔۔احرام نے منت کی لیکن وہ روئے جا رہی تھی۔

کہانا چپ۔۔وہ چلایا تھا اس کے چلانے پے نور ڈر کر اس سے دور ہٹی اف اس شخص کا غصہ بھی نا ضرور ایک نا ایک دن کسی کی بھی جان لے لے گا وہ نور کی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا تھا۔نور کو ڈرتا دیکھ وہ اب نرمی سے بولنے لگا

دیکھو رونے کا کوئی فائدا نہیں اور اچھا ہی ہوا یہ سب نکاح سے پہلے پتا چل گیا اگر بعد میں پتا چلتا تو بہت برا ہوتا اب رو مت۔۔اسے حوصلہ دیتا وہ کمرے سے نکل باہر گارڈن آریا کی طرف چلا گیا تھا دلربا کو جب پتا چلا کے اب نور کا نکاح نہیں ہو گا تو وہ بہت پرشان ہو گئی تھی۔

میرا انا ایک چھوٹا ہے حواب ہے تین بچے ہوں اور سب کی ماما الگ الگ ہوں۔۔آرزم گارڈن ایریا میں بیٹھا گلاس منہ کے ساتھ لگائے مسکرا کر بولا تو ساحل ہنسنے لگا

تمھارا یہ حواب نا بھائی سائیں اچھی طرح سے پورا کریں گے بچو۔ ساحل نے ہنس کر کہا اتنے میں دونوں احرام کو یہی آتا دیکھ فوراً سے کھڑے ہو گے احرام نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

نور سسٹر کے لیے بہت برا لگا مجھے وہ شخص دل کرتا ہے اس کی جان لے لوں۔۔ آرزم احرام سے کہہ رہا تھا لیکن احرام اس وقت نور کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کا ان دونوں پے ذرا بھی دھیان نہیں تھا آرزم کے منہ سے نور سسٹر سن کر ساحل کی ہنسی چھوٹ گئ تھی وہ اس لیے ہنس رہا تھا کے آج تک اس نے کسی بھی لڑکی کو سسٹر نہیں کہا تھا وہ سبھی سے فلرٹ کرتا تھا۔ اور اس کا کام ہی بس فلرٹ کرنا تھا احرام نے کافی بار اسے سمجھایا تھا کے یہ سب چھوڑ دو لیکن وہ ہر بار یہی کہہ کے بات ٹال دیتا کے اب نہیں کرتا۔۔

کیا ہوا تم کیوں ہنسے ؟آرزم ساحل سے پوچھے لگا۔

تم نے نور کو سسٹر کہا اس لیے یہ سب کب سے ہوا۔۔ساحل نے جب یہ سوال کیا تو وہ احرام کی طرف دیکھنے لگا

اب اتنا بھی ٹھرکی نہیں ہوں میں اسے اپنی بہن مانتا ہوں۔۔وہ بتا تو ساحل کو رہا تھا لیکن دیکھ احرام کی طرف رہا تھا جو اس وقت گم سم تھا

ویری گڈ اچھی سوچ ہے۔۔ساحل نے مسکرا کر کہا۔

بھائی سائیں کہاں گم ہیں احرام کو یوں اداس پرشان دیکھ ساحل نے پوچھا

کچھ نہیں۔۔وہ اپنے حیالوں کی دنیا سے باہر نکل آیا تھا سامنے پڑا جوس کا ڈبا اٹھا کر وہ گلاس میں ڈالنے لگا تو دونوں کافی گھبرا گے دونوں لڑکے ایک دوسرے کو اشارہ کرنے لگے احرام نے ابھی گلاس منہ کے ساتھ لگایا کہ تھا کے ساحل اسے روک لیا تھا

بھائی سائیں یہ سیب کا جوس ہے۔۔وہ کافی گھبرایا ہوا۔بولا تھا

تو۔احرام کہتا پھر گلاس منہ سے لگانے لگا ساحل نے پھر اسے روکا پتا نہیں وہ کیوں اسے روک رہے تھے۔

بھائی سائیں آپ کو تو سیب کا جوس بالکل بھی پسند نہیں اس لیے۔۔ساحل نے ڈرتے ہوئے کہا وہ دعا کر رہا تھا کے احرام یہ چھوڑ دے۔

ہاں لیکن آج پی ہی لیتا ہوں ۔۔اسے کہتا وہ گلاس منہ کے ساتھ لگا گیا یہ دیکھ دونوں گھبرا گے آرزم تو اپنے ناخن چبانے لگا تھا احرام نے ابھی تین ہی سیپ پیے کے وہ گلاس کو حود سے دور کر گیا ......

ooooooooooooooo

یہ اس کا ٹسیٹ کچھ ۔یہ تو شراب وہ حود سے کہتا اب غصے میں اٹھتا گلاس توڑ گیا تھا مطلب اس کے بھائیوں نے سیب کے جوس کے ڈبے میں شراب ۔ ڈال رکھی تھی تا کہ احرام کو پتا نا چلے کیوں کے احرام نے انہیں سختی سے یہ سب کرنے کے لیے منع کیا تھا۔

تم دونوں کی ہمت کیسے شراب پینے کی منع کیا تھا نا پھر۔۔وہ وحشت زدہ ہوتا دونوں کو ایک ساتھ گریبان سے پکڑ گیا دونوں۔ایک دوسرے پے الزام لگا رہے تھے۔

مجھے بھی شراب پلا دی حبیسو۔۔وہ غصے میں انہیں تھپڑ مارنے ہی والا تھا جب پیچھے سے نور کی آواز سن وہ رک گیا نور یہی آ رہی تھی جب احرام نے اسے وہی رکنے کا اشارہ کیا

شکر کرو نور کی وجہ سے بچ گے ہو ورنہ ابھی تم دونوں کے ٹوٹے ٹوٹے کر ڈالتا۔وہ ان کے کان کے قریب غراتا نور کی طرف چلا گیا تھا۔۔

اب کیا کریں گے اگر بھائی سائیں نے نشے کی حالت میں کچھ الٹا سیدھا کر دیا تو؟ ساحل فکر مند ہوتا آرزم سے کہنے لگا

ارے یار تین ہی سیپ لئے ہیں نے کچھ نہیں ہو گا نہیں۔۔۔آرزم نے بڑے آرام سے کہا تھا

کیا ہوا؟احرام حود پے قابو پائے بولا۔

آپ نے شراب پی ہے؟نور اس سے تھوڑا دور ہٹی۔

ہاں وہ میرے نالائق بھائیوں نے غلطی سے پلا دی خیر یہ سب چھوڑوں بتاؤ کیا بات ہے؟وہ۔غصہ کرنے والے انداز میں کہنے لگا

وہ مجھے وہی ٹیوب چاہیے تھی۔۔ نور نے فوراً کہا تو وہ اسے لے کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔ ٹیوب نکال کر اسے دینے لگا نور ٹیوب لے کر جانے ہی والی تھی جب احرام نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا

سنو۔۔۔ احرام نے خمار بھری آواز میں کہا لگ رہا تھا شراب کا اثر اس پے ہو رہا تھا

جی۔۔؟ نور پلٹتے ہوئے پوچھنے لگی جس پے احرام نے پہلے سانس خارج کی اور پھر لمبی سانس لی وہ اپنے سر کو جھٹک رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وہ نور کو دیوار سے لگائے اپنے حصار میں لے گیا تھا

کیا ہوا کہی محبت تو نہیں ہو گئی مجھ سے؟ نور مذاق کرنے والے انداز میں پوچھنے لگی جس پے وہ بے اختیار سا مسکرایا تھا

محبت نہیں عشق کرنے لگا ہوں ہاں بالکل سہی سنا تم نے
تمہیں دیکھتے ہی میرے دل کی دینا بدل گئی تم نے میرا دل چرا لیا تھا تبھی
سے میں تمہیں پسند کرنے لگا تھا لیکن جب یہ بات میرے ذہین میں بات
آئی کے میں تمہاری زندگی برباد کردوں گا تمہیں کھو دوں گا تب میں تم
سے دور ہونے لگا خود پے قابو پانے لگا تھا دعا کرنے لگا تھا کے تم سے عشق نا
ہو لیکن میں لیٹ ہو گیا دعا مانگنے میں مجھے محبت نہیں ڈائرکٹ عشق ہو گیا
عشق جب تم بنا مجھے بتائے ناراض ہو کر گھر سے چلی گئی تھی نا تبھی مجھے تم
سے عشق ہو گیا تھا مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا ہے میں اپنے عشق پے
کنڑول کر لیتا لیکن۔ جب تم نے کہا تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو تو میرے
عشق کی آگ بھڑک اٹھی تم نے غلطی کی ہے نور میرے قریب آ کر اور
اس سے بھی بڑی غلطی کی ہے مجھے یہ بتا کر کے تم بھی مجھ سے محبت کرتی
ہو۔۔ نا تم میرے قریب آتی اور نا مجھے تم سے عشق ہوتا اب تمہیں مجھ

سے کوئی جدا نہیں کر پائے گا نور کوئی نہیں۔میں نے پہلے اس لیے تمھیں نہیں بتایا کیوں کے مجھے لگا تم مجھے غلط سمجھو گی اس لیے لیکن میرے عشق نے مجھے مجبور کر دیا تمھیں سب سچ بتانے کو میں تمھیں اپنی زندگی بنانا چاہتا ہوں۔پلیز میری بن جاؤ سائیں کی بن جاؤ بہت خوش رکھوں گا میں تمھیں کبھی تکلیف نہیں ہونے دوں گا پلیز اس سائیں کی زندگی میں آ جاؤ۔۔وہ مکمل۔طور پے مدہوش سا ہوتا خمار بھری آواز میں اس سے اپنے دل کی بات کہہ رہا تھا جبکہ نور یہ سن کر بالکل شاکڈ رہ گئی تھی اور یہ سب شراب کی وجہ سے ہوا تھا اگر اس نے شراب نا پی ہوتی تو وہ کبھی بھی نور کو اپنے دل کی بات نا بتاتا۔۔

احرام جی آپ کو ریسٹ کرنی چاہیے۔ہم صبح بات کرتے ہیں۔نور کو لگا شائد یہ سب شراب کی وجہ سے ہو رہا ہے وہ جا رہی تھی جب احرام نے پھر اس کا ہاتھ پکڑ اپنے قریب کیا تھا

کہاں کی ریسٹ مجھے کوئی ریسٹ نہیں چاہیے مجھے صرف تم چاہیے۔۔۔وہ یہ کہتا بے قابو سا ہوتا اس کے لبوں پے جھکنے ہی والا تھا کے اچانک ہی ہوش میں آتے وہ حود اس سے دور ہو گیا۔ تھا۔۔

سوری سوری وہ پتا نہیں کیسے۔احرام نے بڑی مشکل سے حود کو ہوش میں لایا۔ تھا

احرام جی آپ ریسٹ کریں۔ جلدی سے کہتی وہ کمرے سے نکل گئ تھی جبکہ احرام غصے میں ڈریسنگ ٹیبل سے سب سامان توڑ گیا تھا۔

یہ کیا کرنے والا تھا میں جس سے عشق کرتا ہوں اسے کے ساتھ جس کی وجہ سے میں لوگوں کو جان سے مار دیتا ہوں میں بھی وہی۔ نور میرے

بارے میں کیا سوچ رہی ہو گی کے میں ایسا ہوں۔۔وہ حود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

کیسے چھوا میں نے اسے کیسے میں حود کو بھی اجازت نہیں دیتا اسے چھونے کی پھر کیوں۔۔پوری شدت سے۔چلاتا شیشے پے مکا مارا اسے توڑا دیا خون اس کے ہاتھ سے نکل رہا تھا لیکن اسے اپنی کوئی پروا نا تھی۔۔وہ غصے میں ہی نیچے چلا گیا تھا

سنو میرا کمرہ صاف کر و دو۔۔وہ نوکر سے کہتا اب نور کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

نور دروازہ کھولو فوراً۔۔وہ باہر کھڑا دروازہ پیٹ رہا تھا

احرام جی آپ پلیز جائیں یہاں سے۔۔نور اندر سے بولی

کھولتی ہو یا میں توڑ دوں۔۔وہ دھمکی دیتے ہوئے دوبارہ دروازہ پیٹنے لگا اس وقت وہ بالکل نارمل لگ رہا تھا۔

ٹھیک ہے پھر میں دروازہ توڑنے لگا ہوں۔۔غصے میں کہتا وہ دروازے کو توڑنے ہی والا تھا نور نے فوراً سے دروازہ کھول دیا تھا

میری بات سنو سوری یار وہ پتا نہیں کیسے میں معافی مانگتا ہوں۔وہ اندر داخل ہوتے ہی معذرت کرنے لگا

کوئی بات نہیں مجھے پتا ہے آپ نشے میں ہیں۔۔۔نور نے نرمی سے کہا اور پلٹ گئی۔

نور میری بات سنو۔۔وہ۔اسے کندھے سے پکڑا اپنی طرف متوجہ کرنے لگا جب نور کی نظر اس کے خون سے بھرے ہاتھ پے پڑھی۔تو وہ پریشان سی ہو گئی

احرام جی یہ کیسے ہوا۔۔نور نے فوراً سے پوچھا تو وہ مسکرانے لگا اس کے مسکراتے ہی اس کے گال کا ڈمپل گہرا ہوا

اس نے تمھیں چھونے کی گستاخی کی تھی اس لئے اسے سزا دی۔۔وہ اپنے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے بولا تو نور نے فوراً سے اپنا ڈوپٹہ پھاڑ کر اس کے ہاتھ میں باندھ دیا۔اس کے ڈوپٹہ باندھتے ہی وہ اپنے ہاتھ کو چومنے لگا وہ ڈوپٹے کو چوم رہا تھا

ہو گیا اب میری بات سنو اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو تو محسن سے نکاح کے لئے مانی کیوں۔۔۔وہ بے تابی سے پوچھنے لگا۔

کیوں کے۔میں دادی سائیں کی بات کو ٹال نہیں سکتی تھی آپ لوگوں نے مجھے اس گھر میں رہنے کی جگہ دی اس لیے میں نے ان کی بات مان لی تھی اور ویسے بھی آپ نے تو کہہ دیا تھا کے تم مجھ سے محبت نہیں کرتے اس لیے۔۔نور اپنی نظریں جھکائے بولی تو احرام نے اسے کندھے سے پکڑ لیا

وہ میں نے اس لیے کہا تھا کیوں کے میں تمھیں کھونا یا تکلیف پہنچانا نہیں چاہتا تھا نور تمھیں پتا ہے میں محبت سے بھاگ رہا تھا نفرت کرتا تھا کیوں کے آج تک میں نے جس سے بھی محبت کی وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے اور میں نہیں چاہتا تھا کے تم سے محبت کر کے تمھیں بھی کھو دوں پہلے میری امی پھر میرا دوست جسے میں جان سے بھی زیادہ محبت کرتا تھا جس جس سے

محبت کی وہ سب مجھے چھوڑ کر چلے گے اس لئے مجھے محبت سے ہی نفرت ہو گئی میں نے اپنے دل کو پھتر دل بنا لیا تھا تا کہ مجھے کبھی محبت نا ہو کبھی کوئی احساس جذبات نا آئیں لیکن جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو حود کو ہی بھول گیا ہوں بس تم ہی تم ہر جگہ نظر آتی ہو میں اب تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا مجھ سے یہ دوری بالکل بھی برداشت نہیں ہوتی میں تمھیں اپنا بنانا چاہتا۔ ہوں اپنے دل کی دھڑکن بنانا چاہتا ہوں۔۔ وہ اسے کندھے سے پکڑے سب سچ بتا رہا تھا مطلب یہی وجہ تھی اس۔ شخص کی اس لیے وہ محبت سے نفرت کرتا تھا اور شائد اس لیے بھی کیوں کے وہ نہیں چاہتا تھا کے وہ کسی کی زندگی جہنم بنا دے کیوں کے اسے پتا تھا کے میرے ساتھ کوئی بھی لڑکی نہیں رہ سکتی۔ جہاں اس کے بھائی اس سے حوف کھاتے تھے وہاں اور کوئی کیسے رہ سکتا تھا۔

سو مس نور میں سید احرام شاہ آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں کیا آپ میری زندگی بنیں گی۔۔ وہ اب گھٹنوں کے بل بیٹھتا اپنا ہاتھ آگے کی طرف کیے نور کو پروپوز کر رہا تھا جس پے وہ مسکراتے ہوئے فوراً سے ہاں میں سر۔ ہلانے لگی۔۔۔

شکریہ۔۔ وہ نور کا ہاتھ چومتا اب دونوں لڑکوں کو مولوی صاحب کو یہاں لانے کا بول گیا دونوں وجہ پوچھ رہے تھے وہ بس ان سے اتنا کہہ کال کاٹ گیا کے جو کہا ہے وہ کرو

احرام جی۔۔ نور نے کہا اور وہ اس کے لب پے اپنی انگلی۔ رکھ گیا

ابھی کچھ مت کہنا پلیز۔۔ وہ جیسے اس کی منت کر رہا ہو اس کا ہاتھ پکڑ وہ باہر لے گیا۔

یہاں بیٹھو میں ابھی آیا۔ نور کو صوفے پے بیٹھا کر وہ سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

دادی سائیں۔۔ احرام دروازے پے کھڑا ہوا

آجاؤ۔۔ سکینہ بی بی نے مسکرا کر کہا احرام فوراً سے آتا ان کی گود میں اپنا سر رکھ گیا احرام انہیں نور کے بارے میں سب بتا دیا کے میں نور سے عشق کرنے لگا ہوں اس سے نکاح کرنا۔ چاہتا ہوں۔۔

بہت اچھا کیا تم نے بیٹا اگر تم نور سے نکاح کرنے کا نا کہتے تو شاید میں خود ہی اس کا نکاح تم سے کروا دیتی۔۔ سکینہ بی بی اس کے فیصلے پے بے حد خوش تھی۔

آپ نے سچ کہا تھا دادی سائیں میری زندگی میں کوئی شہزادی آئے گی نور وہی شہزادی ہے میری شہزادی مجھے عشق ہو گیا ہے دادی سائیں میں نے کہا تھا کے اگر مجھے محبت ہوئی تو میں حود کو مار ڈالوں گا اب کیسے۔ دادی سائیں میں نور کے ساتھ جینا چاہتا ہو ہر حال ہر قیمت پے وہ لڑکی آپ کے پوتے کی جان بن گئی ہے دادی سائیں۔۔۔ احرام انہیں سب بتا دیا تھا جس پے وہ بس مسکرا رہیں تھیں

میں مرنے سے پہلے تمھارا گھر بسا ہوا دیکھنا چاہتی تھی۔۔ وہ اب ایموشنل ہو گئیں تھیں۔

کچھ نہیں ہو گا آپ کو۔۔ احرام نے سر اٹھا کر کہا۔ وہ انہیں لے کر باہر نیچے چلا گیا باہر جا کر سبھی کو آوازیں لگانے لگا سبھی اس کی آواز پے دوڑے چلے

آئے تھے۔۔ دلربا بشرہ کو کہنی مار یہ پوچھ رہی تھی کے اس نے ہمیں کیوں بلایا ہے جس پے بشرہ نے اسے کہا کے مجھے نہیں پتا خود ہی پوچھ لو

میں سید احرام شاہ آج ابھی اور اسی وقت نور سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اسے اپنا نام دینا چاہتا ہوں میں نور سے بے پناہ عشق کرتا ہوں۔۔ وہ اپنی بڑی کرسی پے بیٹھا ٹانگ پے ٹانگ رکھے اونچی اواز میں ہر ایک کو سنا رہا تھا یہ سن سبھی کے منہ کھولے کے کھولے رہ گئے تھے جبکہ دلربا کے ٹانگوں سے جیسے جان ہی نکل گئی ہو وہ اب رو دینے والی تھی

بس یہی سننے کو رہ گیا تھا۔۔ بشرہ اپنے ماتھے پے ہاتھ رکھے بولی۔۔ جبکہ دلربا کی تو جیسے سانسیں ہی کسی نے چھین لی ہوں وہ بشرہ کی منت کر رہی تھی کے کوئی احرام کو روکو لیکن بشرہ نے اسے یہ کہا تھا کے میں احرام کو روک اپنے لیے کوئی مصیبت نہیں کھڑی کرنا چاہتی تم خود ہی اسے رکو

۔۔دلربا بہت پریشان تھی وہ سوچ رہی تھی ایسا کیا کرے۔کچھ ہی دیر میں دونوں لڑکے مولوی صاحب کو لے کر حویلی پہنچ گے۔تھے

آج چاہے آندھی آئے یا طوفان یہ نکاح ہو کر ہی رہے گا۔۔احرام دلربا سمیت سبھی کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔۔نکاح شروع ہو چکا تھا دلربا کی دھڑکنیں بڑھ رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسوں کی بھاڑ نکل رہی تھی ساحل اسے نوٹ کر رہا تھا۔قبول ہے قبول ہے قبول ہے یہ تین لفظ احرام نے ادا کر دیے تھے اور سائین پے کر دیے تھے اس سے نکاح قبول کروانے کے بعد مولوی صاحب اب نور سے نکاح قبول کروا رہے تھے جس پے وہ احرام کو دیکھنے لگی تو احرام نے غصے سے اسے اشارہ۔کیا نور بھی قبول ہے کے تین لفظ ادا کر چکی تھی۔۔نکاح۔ہو چکا تھا احرام حد سے زیادہ خوش تھا سبھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے لگے تھے دلربا روتے ہوئے اپنے کمرے

کی طرف بھاگی تھی۔ جس سے سارا زمانہ ڈرتا تھا آج نور اس شخص کی زندگی میں شامل ہوگئی تھی اس کی جان بن گئی تھی۔

ساحل سائیں مولوی صاحب کو باہر تک چھوڑ آؤ۔۔ ساحل سے کہتا احرام نور کو سب کے سامنے اپنی گود میں اٹھا کر اوپر کی طرف چلا گیا تھا وہ بہت زیادہ خوش لگ رہا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے چھوڑ گیا

thank you angel for coming into my life

۔ وہ اسے اپنے حصار میں لئے مسکراتے ہوئے ہوئے کہہ رہا تھا

اب آپ اس سائیں کی جان اس کی زندگی بن گئی ہیں۔۔ وہ۔ پھر مسکراتے ہوئے بول رہا تھا

آج سے تو میرا امیں تیرے نام ہوا
تیرے بعد اس دل میں کوئی نا آئے گا یہ عشق تم پے ہی تمام ہوا۔اس کے ماتھے کو چومتا وہ اسے اٹھا کر بیڈ پے لے گیا

میری بن کر کیسا لگ رہا ہے ؟احرام اس کی تھوڑھی پکڑ کر پوچھنے لگا۔

اچھا۔۔نور جیسے اس سے ڈر رہی تھی۔

آج میں بہت خوش ہوں بہت۔۔اللہ کا جتنا شکریہ ادا کروں کم کے انہیں نے تم جیسی پری کو میرے نصیب میں لکھا دیا۔میں اب یہ دوری برداشت کر پاؤں گا۔۔بے چینی سے کہتا وہ اس کے لبوں پے جھکنے ہی والا تھا کے

اچانک سے دروازے پے دستک کی آواز سن کر وہ غصے میں دروازہ کھولنے چلا گیا۔ دروازے پے سارہ لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی

کیا ہوا؟ احرام بڑے غصے سے اس سے پوچھ رہا تھا

بھائی سائیں وہ دلربا اپنے ہاتھ کی نس کاٹنے لگی ہے پلیز اسے کچھ کہیں نا ورنہ وہ خود کو مار ڈالے گی۔۔۔۔ سارہ ایک ہی سانس میں اسے بتانے لگی

لگتا ہے آج اس کی عقل ٹھکانے لگانی ہی پڑھے گی۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے کہتا غصے میں دلربا۔ کی طرف چلا گیا۔ تھا

آج دلربا بھائی سائیں کے ہاتھوں سے گئی۔۔ سارہ۔ احرام کے پیچھے پیچھے چلتے خود سے کہہ رہی تھی

دلربا پلیز چھوڑ دو اسے پلیز۔۔ ساحل دلربا کی منت کر رہا تھا دلربا چاقو اپنی کلائی پے رکھے انہیں حود کو مارنے کی دھمکی دے رہی تھی۔۔

دلربا۔۔۔احرام بڑے غصے میں چلاتا سبھی کو اگنور کرتا دلربا کے قریب جانے لگا تو وہ چلائی

احرام میرے قریب مت انا ورنہ میں حود کو مار ڈالوں گی۔ وہ چاقو اپنی کلائی پے رکھے غصے میں بولی تو احرام غصے میں اس سے چاقو چھین فوراً سے اس کی کلائی پے چلانے لگا وہ اس کی نس کاٹ چکا تھا اس پے سبھی چلائے تھے

میں دھمکی نہیں دیتا سیدھا کر ہی دیکھتا ہوں بہت شوق تھا نا مرنے کا مرو اب۔۔ وہ کافی غصے میں بولا دلربا اپنی کلائی پکڑے نیچے بیٹھ گئی۔۔ کمرے

میں اس وقت بشرہ سارہ آرزم اور ساحل موجود تھے سبھی اس سے حوف زدہ تھے وہ جو کہتا تھا کر کے ہی دیکھاتا تھا۔۔

اور تم سب کان کھول کر سن لو اب اگر کسی نے مجھے ڈسٹرب کیا تو اس کی تو ایک ہی کلائی کاٹی ہے تم سب کی دونوں ہی کاٹ دوں گا۔۔ وہ سفاک انداز میں کہتا کمرے سے نکل گیا ساحل اور سبھی بھاگ دلربا کے قریب چلے گئے ۔۔ وہ جلدی سے اسے اٹھا کر ہسپتال لے گے۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOOO

کہاں گے تھے آپ؟ نور احرام کو اندر آتا دیکھ پوچھنے لگی تو وہ زبردستی والی سمائل دیتا اس کے قریب بیٹھ گیا

یہاں کسی کا سکریو ڈھیلا پڑھ گیا تھا بس وہی ٹھیک کرنے گیا تھا اچھی طرح سے ٹھیک کر کے آیا ہوں۔۔ وہ اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے اسے بتا رہا تھا

نور تم نے مجھ جیسے پھتر دل کو جینا سیکھایا ہے۔۔ نور وعدہ۔ وعدہ کرو مجھ سے۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے آندھی آئے طوفان آئے جو۔ بھی ہو تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی پلیز ورنہ سچ میں میں مر جاؤں گا۔۔۔ وہ ایک جنون سے اسے کہہ رہا تھا۔

نہیں جاؤں گی چھوڑ کر وعدہ۔۔ اس کا جنون دیکھ کر وہ فوراً سے بولی تھی۔ ۔ کچھ دنوں کی نسبت نور کو آج احرام کچھ الگ لگ رہا تھا

تم جاؤ بھی تو میں تمھیں نہیں جانے دوں گا تم قیامت تک اس سائیں کی بن کر رہو گی اس کی دل کی دھڑکن بن کر رہی گی میری جان بن کر رہو گی نور اگر تمھیں کسی نے بھی مجھ سے جدا کیا تو وہ سمجھو گیا۔۔ وہ ایک جنون سے اسے بتا رہا تھا اس کی آنکھوں میں حود کے لئے اتنی محبت دیکھ اسے کلثوم بی بی کی کہی ہوئی بات یاد آگئی کے تمھاری زندگی میں بھی کوئی آئے گا جو تمھیں اپنی جان سے زیادہ چاہے گا اور احرام تو حد سے بھی زیادہ اس سے عشق کرنے لگا تھا۔ اتنا عشق کوئی کسی سے کر سکتا ہے ہاں کر سکتا ہے احرام سائیں جیسا شخص کر سکتا ہے۔۔

تم پر دنیا حتم ہوتی ہے میری تم سے آگے جہاں نہیں میرا۔ وہ مسکرا کر بولا۔ تھا

احرام وہ۔نور نے پھر کچھ بولنا چاہا تو وہ اس کے لب پے اپنی انگلی رکھ اسے خاموش کروا گیا۔

جو کہنا ہے کل آج کی رات میں یوں باتیں کر کے برباد نہیں کرنا چاہتا اب مجھ سے یہ دوری برداشت نہیں ہو گی۔۔وہ خمار بھری آواز میں کہتا اس کے بالوں کو کھول اسے بیڈ پے گرا گیا تھا

یوں ہی ہمیشہ میرے قریب رہنا۔کان میں سرگوشی کرتا وہ اس کے گلے سے دیورانما ڈوپٹہ نکالتا اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں جکڑے وہ اس کے لبوں کو نرمی سے اپنے لبوں کی قید میں لے گیا تھا۔۔اس کے لبوں کو چومتا وہ اب گردن پے اپنے گرم لمس چھوڑنے لگا دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسے اپنے سینے سے لگائے اس کے پور پور کو سیراب کرنے لگا تھا تقریباً رات کے بارہ گیارہ بجے دلربا کو واپس حویلی لایا گیا تھا اس کی کلائی پے پٹی

بندھی ہوئی تھی اور وہ کافی زیادہ ویک بھی لگ رہی تھی ساحل اسے کمرے میں چھوڑ آیا تھا کمرے میں جاتے ہی وہ بیڈ پے سے تکیے اٹھا اٹھا پھینکنے لگی تھی۔

اچھا نہیں کیا نور تم نے آج تمھاری وجہ سے احرام نے مجھے مارنا چاہا تم نے مجھ سے میرا احرام چھین لیا میں تمھیں نہیں چھوڑوں گی۔وہ بیڈ پے لیٹی دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی

کیا کچھ نہیں کیا احرام کو پانے کے لیے یہاں تک کے اس پے تاویز پے کرواتی رہی لیکن کوئی فائدا مطلب اب وہ میرا نہیں جن باہوں میں مجھے ہونا چاہیے تھا وہ لڑکی ہے نہیں نہیں۔۔وہ اپنے دونوں کان پے ہاتھ رکھے چلائی تھی۔دوسرے دن صبح کے آٹھ بج رہے تھے نور اس کی باہوں سے لپٹے تھی وہ جاگ چکی تھی وہ اب اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی

کہاں جارہی ہیں بیگم ؟ وہ جاگ چکا تھا اس پے نور ہلکا سا مسکرائی تھی وہ اسے اپنے قریب کرتا پھر اس کی خشبو میں کھو گیا تھا

احرام جی مجھے اٹھنا ہے۔۔ نور نے آہستگی سے کہا تو وہ اسے دیکھنے لگا

کیوں ؟ وہ غصّہ کرنے والے انداز میں پوچھنے لگا۔

وہ اتنا ٹائم ہو گیا ہے نا اس لیے
اور آپ بھی اٹھیں اور فریش ہو جائیں۔ ناشتہ کرنے نیچے جانا ہے۔ نور نے پیار سے کہا تو۔ وہ بنا کچھ کہے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا تھا

تمھارے لبوں سے زیادہ میٹھی چیز آج تک میں نے نہیں چکھی۔۔۔وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے بولا تھا

نور میری زندگی میں آنے کے لیے شکریہ میری۔بنے کے لیے شکریہ مجھے اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لانے کے لیے شکریہ۔۔وہ اس کے ماتھے گالوں کو چومتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

آئی لو یو سو سوچ۔۔۔وہ یہ۔ کہہ کر پھر اس کے لبوں پے اجھکا تھا لبوں سے گردن تک کا سفر طے کر وہ پھر اپنی شدتیں اس پے لٹانے لگا تھا۔۔یہ وہی احرام تھا جو کسی بھی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا اور آج اسی لڑکی کو اپنی زندگی بنا لیا تھا اس نے

احرام جی پلیز اٹھیں نا۔۔۔نور نے پھر اٹھنے کی نام کوشش کی۔

رکو۔ تھوڑی دیر میرے قریب رہو۔۔ وہ۔اس پہ اپنی شدت لٹاتے ہوئے بولا تھا۔

اٹھ جائیں نا آپ کو کام پہ بھی تو جانا ہے۔۔ نور نے کام کی بات کر کے اسے غصہ دلا دیا تھا

کوئی پاگل ہی ہو گا جو اپنی نئی نویلی دلہن کو چھوڑ کر کام پہ جائے گا۔۔ وہ اس سے الگ ہوتا بیڈ پہ ٹیک لگائے بولا تھا۔۔

دو تین دن تک کوئی افس نہیں احرام نے اسے صاف لفظوں میں بتایا۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن اٹھیں مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ نور نے اب اداس سا چہرہ بنا لیا تھا

اچھا ویٹ میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر چلتے ہیں۔ اسے کہتا وہ اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا تھا۔۔ جب وہ فریش ہو کر باہر آیا تو نور واش روم کی طرف چلی گئی تھی وہ بھی فریش ہو کر باہر آئی تھی۔۔ وہ نور کا ہاتھ پکڑ کر نیچے۔ چلا گیا۔ سبھی روز کی طرح ڈائنگ ٹیبل پے اس کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے احرام نور کا ہاتھ پکڑے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا دونوں کو ایک ساتھ دیکھ دلربا کے دل پے چھریاں چل رہی تھی اس نے بڑی مشکل سے خود پے قابو پایا تھا۔ ساحل سے دلربا کی یہ تکلیف دیکھی نہیں جا رہی تھی نور کو اپنے قریب بیٹھا کر وہ خود ناشتہ کرنے کی بجائے اسے کھلانے لگا اس پے سکینہ بی بی سارہ ساحل اور آرزم مسکرائے تھے جبکہ دلربا یہ دیکھ کر

یہاں سے کمرے کی طرف چلی گئی تھی بشرہ تو دونوں کو تنگ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

ماشاءاللہ اللہ پاک ایسے ہی دونوں کو رکھے۔۔نور کے لیے احرام کا پیار دیکھ سکینہ بی بی نے دعا کی کچھ ہی دیر میں دونوں ناشتہ کر چکے تھے احرام نور کا ہاتھ پکڑے واپس اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔وہ نور کو بیڈ پے بیٹھا کر اپنے حصار میں لیتا اس کے گال پے اپنے لب رکھے چومنے لگا نور اس کے سینے پے سر رکھے تھی۔۔

احرام جی۔۔؟نور نے بے حد معصومیت سے کہا

آپ کے اس معصومانہ انداز پے میں صدقے بولیں۔۔۔وہ اس کے گالوں کو چومتے ہوئے بولا تھا

میں آپ کو کیا کہوں احرام جی یا احرام سائیں؟ نور کے سوال پے وہ مسکرانے لگا

جو آپ کا دل کرے وہی کہو اگر تم مجھے احرام بھی کہو گی تو بھی چلے گا لیکن احرام صرف تمھارے لیے باقیوں کے لیے احرام سائیں۔۔۔وہ مسکرا کر اسے کہنے لگا جس پے وہ ہلکا سا مسکرائی تھی

اچھا ٹھیک ہے میں پھر آپ کو احرام جی ہی کہوں گی۔۔نور نے مسکرا کر کہا تو وہ اس کے ماتھے کو چومنے لگا۔

نور تم مجھ سے محبت کرتی ہو نا بولو۔۔؟ وہ اس کا چہرہ تھامتے ہوئے پوچھنے لگا

۔

ہاں کرتی ہوں میں آپ سے محبت آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟نور یہ سوچ رہی تھی احرام بار بار یہ سوال کیوں کر رہے ہیں

اچھا لگتا ہے جب تم کہتی ہو تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔احرام نے مسکرا کر کہا

اچھا چھوڑیں مجھے نیچے جانا ہے۔۔۔نور نے آرام سے کہا

نہیں میرے پاس ہی رہو۔۔وہ بچے کی طرح ضدی انداز میں بولا تھا۔

احرام جی پلیز چھوڑیں نا۔۔نور نے پھر ضد کی تو احرام یکدم غصے میں آیا۔

تمھیں ایک بار میں بات سمجھ نہیں آتی جب کہا کے میرے پاس رہو۔تو کیوں دور جارہی ہو۔۔۔وہ اس کا چہرہ۔تھامتے ہوئے غصے میں کہنے لگا

احرام جی کیا کر رہے ہیں؟نور فوراً بولی۔۔

ابھی کچھ بھی نہیں کیا اگر مجھ سے دور گئی تو بہت کچھ کر گزروں گا۔۔وہ غصے میں ہی اسے بتا رہا تھا۔نور کو۔دیکھ لگ رہا تھا جیسے ابھی رو دینے لگے لگی

چھوڑنے کے لیے تو نہیں نکاح کیا تھا۔میری جان۔۔۔وہ غصے میں ہی اسے بتا رہا تھا

سن لو آج کے بعد یہ لفظ مجھے چھوڑیں نا سنو کیوں کے یہ سن کر مجھے بہت غصہ آجاتا ہے اور پھر۔۔۔یہ کہتے وہ رک گیا تھا۔

دیکھو کوشش کرنا مجھے غصہ مت دلانا کیوں کے تم پے غصہ کرنا مجھے زرا بھی اچھا نہیں لگتا سمجھی۔۔وہ اس کے گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے بولا تھا۔

میرا سر بہت درد کر رہا ہے دبادو۔وہ اس کی گود میں سر رکھے بولا تھا۔نور بھی اس کا سر دبانے لگی تھی۔

تمھارے ہاتھوں میں کتنی شفا ہے فوراً سے آرام آگیا۔وہ ہنس کر بولا نور اسے دیکھ۔زبردستی ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

اچھا میں تھوڑی دیر ریسٹ کر لوں تب تک تم نیچے سے گھوم پھر او اور جب میری آنکھ کھلے تو میڈم آپ مجھے میری آنکھوں کے سامنے نظر آئیں ان آنکھوں کو بس تم نظر آؤ اور کوئی نا۔۔اسے بے حد اپنے قریب کرتے

ہوئے وہ بولا تھا نور کا تو شرما شرما کر برا حال ہو رہا تھا آخر وہ اس کے گال کو چوم کر اسے چھوڑ گیا تھا۔ اس کا بس چلتا تو وہ کبھی اسے اپنی نظروں سے اوجھل نا ہونے دیتا لیکن ہائے یہ کم بخت نیند بھی نا اس کے آڑے رہی تھی۔۔ نور بھی اب نیچے کی طرف چلی گئی تھی۔ وہ سیدھا کچن کی طرف گئی تھی

نور سائیں آپ یہاں کچھ چاہیے تھا کیا؟ دو عورتیں اس دیکھ اپنی نظریں جھکا کر بولی تو نور مسکرا کر ان کے قریب کھڑی ہو گئی۔

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہے آپ دونوں کے نام کیا ہیں؟ نور نے مسکرا کر پوچھا۔

میرا رضیہ اور اس کا رقیہ۔۔ عورت نے نظریں جھکائے ہی جواب دیا

آپ میری طرف کیوں نہیں دیکھ رہی؟نور نے پوچھا

سائیں ہم نظریں ملا کر بات نہیں کر سکتے۔۔دونوں نے ایک ساتھ کہا تو نور دونوں کو تھوڑھی سے پکڑ ان کا سر اونچا کیا

کیوں کیوں نہیں ملا سکتیں؟نور نے ضدی انداز میں پوچھا

سائیں ہمیں اجازت نہیں۔دونوں پھر ایک ساتھ بولی

میں آپ کو اجازت دے رہی ہو میری طرف دیکھیں۔نور نے مسکرا کر کہا تو دونوں اس کی طرف دیکھنے لگی

گڈ اچھا کیا بنا رہی ہیں آپ دونوں ؟ وہ ہانڈی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی دونوں عورتیں دوپہر کے کھانے کا بندوست کر رہی تھی

جی وہ ہم دوپہر کا کھانا بنا رہی ہیں۔۔

اچھا میں مدد کروں کیا؟ نور نے پوچھا جس پے دونوں ڈرتے ہوئے نا میں سر ہلا گئی

سائیں اگر احرام سائیں کو پتا چلا کے آپ کام کر رہی ہیں تو وہ ہمیں نہیں چھوڑیں گے پلیز۔ دونوں اس کی منت کر رہی تھی جبکہ نور مسکرا رہی تھی

تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟ دلربا بھی کچن میں داخل ہوئی اس کی آواز پے نور پلٹی

وہ میں ان کی مدد کر رہی تھی۔۔وہ اسے بتا رہی تھی یہ سن کر دلربا مسکرانے لگی

کیا سچ میں اب اس گھر کی بہو۔کام کرے گی احرام کو پتا چلا تو بہت غصہ کرے گا۔۔وہ اس کے قریب آکر کھڑی ہو گئی

کچھ نہیں کہیں گے وہ اچھا یہ آپ کے ہاتھ کو کیا ہوا؟نور کی نظر اس کی کلائی پے جس پے پٹی بندھی ہوئی تھی دیکھ کر پوچھنے لگی وہ فوراً سے اپنا ہاتھ پیچھے کر گئی تھی

وہ۔ جل گئی تھی تو اس لئے حیر یہ بتاؤ شادی کے بعد کی زندگی کیسے ہوتی ہے ؟ وہ اپنے چہرے کے عجیب و غریب پوز بناتی پوچھنے لگی جس پے نور مسکرا کر نیچے دیکھنے لگی

بہت اچھی۔۔اس نے شرما کر کہا تو وہ غصے میں اپنی مٹھیاں بھینچ گئی۔

اچھاا۔اچھی ب۔بات ہے میں چلتی ہوں۔وہ اپنے پیچھے سے آئل کی بوتل اٹھاتی یہاں سے نکل گئی تھی۔۔

بڑی آئی تجھ سے میں نے احرام کو واپس نا لیا تو کہنا احرام میرا تھا اور میرا ہی رہے گا۔ حود سے کہتی وہ کچن کے دروازے کے باہر آئل گرانے لگی یقیناً وہ یہ سب نور کے لیے کر رہی تھی

نور باہر آنا ذرا۔۔ دلربا نے اونچی اواز میں کہا تو نور بھاگتی ہوئی باہر آئی اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اس کا پاؤں پھسل گیا تھا نور کی چیخ بے ساختہ گونجی تھی دلربا اب اسے اٹھانے کا ناٹک کرنے لگی تھی۔۔ احرام اس کی آواز پے سیڑھیوں پر سے بھاگتا ہوا آیا تھا۔۔

کیا ہوا اسے نور دور ہٹو تم۔۔ وہ بھاگتا ہوا اس کے قریب آتا دلربا کو اس سے دور کر گیا

احرام جی میرا پاؤں۔۔ نور اپنے پاؤں پے ہاتھ رکھے تھی اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی ایک نظر دلربا پے ڈال وہ نور کو اپنی گود میں اٹھا کر اوپر چلا گیا تھا۔

بہت لاپروالڑکی ہو تم کہاں تھا تمھارادھیان۔۔ وہ اس کے پاؤں کی موچ دور کرتے ہوئے غصے میں کہنے لگا جس پے نور کی چیخ نکلی تھی اس کی موچ ٹھیک ہو گئی تھی۔

وہ پتا نہیں کیسے وہاں آئل گر گیااور میراپاؤں۔۔ نور نے جب اسے بتایا تو وہ غصے میں ہی کمرے سے نیچے چلا گیا جس جگہ آئل گراتھاوہ وہی چلا گیا وہ آئل کو دیکھ رہاتھاجب اس کی نظر دروازے کے پاس پڑھے ایک چھوٹے سے ایرنگ پے پڑھی۔ وہ اس کو اٹھا کر دیکھنے لگا وہ سوچ رہاتھا یقیناً یہ دلربا کا ہی ہو گا وہ غصے میں ہی دلربا کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔

لگتا ہے رات کو دی ہوئی چوٹ میری بھول گئی کہو تو پھر وہی حال کروں ۔ کہا تھا نور سے دور رہنا کہا تھا اسے کچھ مت کرنا تو کیوں کیا ایسا کیوں اسے

گرایا۔۔۔وہ اسے بالوں سے پکڑے پوچھنے لگا۔اس کا غصہ دیکھ کر دلربا کی بولتی ہی بند ہو گئی تھی

میں نے۔۔دلربا کے گلے سے ابھی لفظ نکلا ہی تھا کے احرام اس کے بال چھوڑ اس کا گلہ دبانے لگا۔

حبر دار جو مجھ سے جھوٹ کہا تو جان نکال لوں گا وہ اس کے گلے پے دباؤ ڈالتے ہوئے دھاڑا تھا

میں نے ایسا نہیں کیا میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔وہ بڑی مشکل سے بولی تھی

اچھا تو پھر تمھارے اس جھمکے نے یہ سب کیا کیا بولو؟وہ اسے اس کا جھمکا دیکھنے لگا جس پے وہ کان پے ہاتھ رکھ گئی تھی

مجھے نہیں پتا یہ وہاں کیسے آیا میں سچ کہہ رہی ہوں احرام ۔۔ وہ سچ بولنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اسے پتا تھا اگر وہ اپنے منہ سے کہے گی کے ہاں میں نے ہی یہ سب کیا ہے تو احرام ابھی اسی یہاں گھاڑ دے گا

احرام نہیں احرام سائیں کہو مجھے احرام صرف میری دادی اور نور کہہ سکتی ہیں اور کوئی نہیں ۔۔ وہ اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے بتانے لگا اتنے میں ساحل بھی کمرے میں داخل ہوا تھا وہ یہی سوچ رہا تھا کے اب دلربا نے ایسا کیا کر دیا

بہت سمجھایا تمھیں لیکن نہیں آج میں تمھیں ۔۔ وہ پھر اپنا پن نما چاقو نکل اس کی گردن پے رکھ گیا

احرام سائیں پلیز۔۔وہ چلائی تھی۔۔

پلیز مائی فٹ لاسٹ بار پھر سمجھا رہا ہوں مجھے بھول جاؤ اور میری نور سے دور رہنا اسی میں تمھاری بھلائی ہے ورنہ میں پتا ہے کیا کروں گا۔ تمھیں زندہ ہی کیمیکل میں ڈال دوں گا جس سے۔ تمھاری ہڈیاں بھی نہیں ملیں گی سمجھی۔۔اب تم مجھے اس سے پانچ قدم کی دوری پے نظر آؤ ورنہ زندہ دفنا دوں گا۔۔وہ غصے میں کہتا جا ہی رہا تھا کے پیچھے سے آواز آئی

۔۔

نور میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں میں خوبصورت ہوں پڑھی لکھی ہوں ۔۔دلربا کی بات سن کر وہ دانت پیستے ہوئے پلٹا۔۔جس پے ساحل اسے خاموش رہنے کا اشارہ۔کرنے لگا

نور کا نام بھی لیا تو چمڑی ادھیڑ دوں گا۔ وہ دو قدم آگے بڑھتے ہوئے بولا تھا

اور سننا چاہتی ہے میری نور میں ایسا کیا ہے میری نور باکردار ہے باحیا ہے اور ایک باکردار باحیا عورت ہزار خوبصورت عورتوں سے بہتر ہوتی ہے سمجھی۔۔ وہ اس کے قریب غرایا تھا

لیکن میں تم سے محبت کرتی ہوں نہیں جی پاؤں گی تمھارے بغیر۔۔۔ دلربا نے روتے ہوئے کہا اسے اس وقت اسے احرام کا کوئی ڈر نہیں تھا دلربا کی باتیں سن ساحل کا دل چھلنی چھلنی ہو رہا تھا۔

بکواس بند کرو ورنہ ابھی جان لے لوں گا۔ مرنا چاہتی ہو تو شوق سے مرو مجھے کوئی پرواہ نہیں بلکہ ایک کام کرتے ہیں میں ہی تمھیں مار دیتا ہوں سارا قصہ ہی ختم ہو جائے گا۔۔ غصے میں کہتا وہ چاقو اس کی گردن پے رکھے

چلانے ہی والا تھا کے ساحل نے اس کے آگے منت کی وہ دلربا کے لیے تڑپ رہا تھا جتنا احرام۔نور کے لیے تڑپ رہا تھا

چھوڑو مجھے آج میں اس کو مار ڈالوں گا۔احرام کا غصہ دیکھنے لائق تھا

بھائی سائیں میں بھیک مانگتا ہوں اسے چھوڑ دیں پلیز۔۔وہ اس کے قدموں میں گر کر اپنی ایک طرف محبت کی بھیک مانگنے لگا

اگر پیاری ہے نا یہ تو سمجھا دو اسے مجھ سے دور رہے ورنہ اس کا وہ حال کروں گا کے اسے اپنے پیدا ہونے پے افسوس ہو گا۔۔وہ غصے میں ساحل سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

کیوں حود کو مروانا چاہتی ہو کیوں۔اگر تمھیں کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا۔۔وہ رونے والے انداز میں اس سے کہہ رہا تھا۔

یہ سب اس نور کی وجہ سے ہوا ہے اس نے میرا احرام چھین لیا میں اسے نہیں چھوڑوں گی احرام کو تو میں پا کر ہی رہوں گی اس کے لئے چاہیے نور کو۔ہی اپنے راستے سے کیوں نا ہٹنا پڑے نور کو جانا ہو گا ان کی زندگی سے وہ صرف میرا ہے صرف میرا۔۔۔دلربا پاس پڑا کانچ کا گلاس سامنے کی طرف پھینکتے ہوئے بولی تھی جس پے ساحل غصے میں کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔

کہاں گے تھے آپ؟احرام کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ نور نے پوچھا

اب درد تو نہیں ہو رہا؟ وہ اس کا سوال اگنور کر گیا جس پے نور نے نا میں سر ہلایا تھا

سنو کچھ دنوں بعد ہم ناہنی مون پے چلیں گے وہاں صرف تم اور میں ہوں گے وہاں کوئی ہمیں ڈسٹرب نہیں کرے گا۔۔ وہ اس کے قریب بیٹھتا اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے بتانے لگا یہ سن کر نور کا چہرہ حوشی سے کھل کھلا یا تھا۔ اچھا میں دادی سائیں کے پاس سے ہو کر آیا۔۔ وہ اب سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا اس نے جانے کے بعد نور ڈریسنگ ٹیبل والا لاکر کھولنے لگی وہ ایک ایک کر کر سبھی ڈائریاں نکالنے لگی وہ ڈائریاں کافی زیادہ حوبصورت تھی۔۔ نور حوش ہو کر ان کے صفے پلٹنے لگی۔۔ لیکن یہ ڈائری پوری کی پوری حالی تھی اسی طرح اس نے باقی سب ڈائریاں چک کی تھی اور وہ بھی اس ڈائری کی طرح حالی۔ ہی تھی یہ دیکھ نور کو حیرانی ہوئی

احرام یہ سب تو خالی ہیں کیوں ؟ احرام دوبارہ کمرے میں داخل ہوا تو نور اسے پوچھنے لگی

تم ہی ان میں رنگ بھر دو جیسے میری زندگی میں بھر دیے ہیں وہ اپنا سر اس کے کندھے پے رکھے بولا تھا۔اس پے نور مسکرائی

ایک پیارا سا کس دے دو۔۔وہ اپنے گالوں کی طرح اشارہ کرنے لگا

نہیں میں نہیں دوں گی۔۔نور نے مذاق کرنے والے انداز میں کہا تو احرام اسے بالوں سے پکڑ گیا

نانا ایسا نہیں کہتے میری جان شرافت سے کس دے دو ورنہ میں نے خود لیا تو وہ طریقہ تمھیں اچھا نہیں لگے گا۔۔وہ سریس انداز میں کہہ رہا تھا اس کی اس حرکت پے نور کافی ڈر گئی تھی۔

م۔میں مذاق کر رہی تھی۔۔نور اپنے بالوں کو چھڑاتے ہوئے بولی تھی

لیکن میں مذاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔وہ اس کے کان میں بولا

چلو اب جلدی سے کس دے دو۔وہ ضدی انداز میں بولا تھا

احرام میرے بال مجھے درد ہو رہا ہے۔۔نور نے التجا کی

کس می۔۔وہ دانت پیستے ہوئے بولا تو نور جلدی سے اسے کس کر گئی جس پے وہ اس کے بال چھوڑ اس کے گال چوم کر اسے چھوڑ گیا تھا۔۔

oooooooooooooooo

احرام جب واشروم کی طرف گیا تو نور کمرے سے سیدھا نیچے چلی آئی تھی وہ کچن کی طرف چلی گئی تھی وہ پھر انہی دو عورتوں سے باتیں کرنے لگی تھی ۔۔وہ ان سے باتیں کر رہی تھی جب احرام اسے ڈھونڈتا ڈھونڈتا یہاں آگیا۔ تھا وہ دونوں کو باہر جانے کا اشارہ کرنے لگا تھا دونوں اس کے حکم کے مطابق یہاں سے نکل گئیں تھیں۔۔وہ مسکراتا ہوا نور کے قریب جا کھڑا ہوا

مجھے اکیلا چھوڑ کر تم یہاں۔ کیوں آئی بے بی۔۔؟ وہ اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب لے آیا تھا

آہاں مجھ سے چھپ رہی تھی کیا؟ وہ اس کے گال پے لب رکھے پوچھنے لگا تو نور فوراً سے نا میں سر ہلانے لگی

تو کیا کھانا بنانے آئی تھی سائیں کی بیوی اور کھانا نوکر کس لئے رکھے ہیں ۔۔ وہ اس کے گال پے اپنے لب رگڑتے ہوئے پوچھنے لگا

نہیں وہ میں ایسے ہی آگئی تھی۔۔ اس نے ڈر کر کہا

اچھا میں کمرے کی طرف جا رہا ہوں دو منٹ میں وہاں پہنچو۔ اس کے کان میں سرگوشی کرتا بری طرح سے اس کے کان کی لو کو کاٹتا وہ اب کچن سے

نکل گیا تھا۔اس کے جانے کے ایک منٹ بعد وہ بھی کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو کمرہ حالی تھا۔

یہ۔کہاں چلے گے اب۔۔۔وہ حالی کمرہ دیکھ کر۔بولی تھی اپنی کمر پے کسی کا لمس پا کر جب وہ پلٹی تو احرام اسے دیکھ کر۔مسکرانے لگا

ڈر گئی کیا؟وہ حمار بھری آواز میں نے پوچھنے لگا

نہیں تو میں کیوں۔ڈروں گی۔۔نور ڈر گئی تھی بس وہ اسے بتانا نہیں چاہتی تھی۔۔

تمھاراا احرام تمھیں ڈرنے بھی نہیں دے گا۔۔پھر سرگوشی کرتا وہ اسے اٹھا کر بیڈ پے لے گیا۔ہائے اس شخص کو ہر وقت رومانس ہی سوجھتا تھا۔

مجھے اپنے گلے کا تاویز بنا لو میں ہر وقت تمھارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔۔ وہ اس کے کان کے قریب غراتا۔ اسے اپنی باہوں میں بھرے آنکھیں موند گیا۔۔ دوپہر کے کھانے کا وقت ہو گیا تھا نور گھڑی کی طرف دیکھ کر اسے ہلا۔ رہا تھی جو شاید اس کی قربت میں میٹھی نیند میں اتر گیا تھا

احرام۔ ؟نور نے بڑے پیار اسے پکارا تو وہ فوراً سے جاگا نور اب اسے احرام کہہ رہی تھی کیوں اس نے اسے سختی کہا تھا کے مجھے صرف احرام ہی کہو کیوں کے اپنے نام کے ساتھ وہ جی بالکل بھی نہیں سننا چاہتا تھا

کیا ہوا؟ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

کھانا نہیں کھائیں گئے۔۔ نور کو بہت بھوک لگی تھی۔۔

بھوک تو لگی ہے اور بہت سخت قسم کی لگی ہے۔۔ وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بول رہا تھا مطلب وہ اسے صاف اشارہ دے رہا تھا۔۔

اچھا تو پھر چلیں نا نیچے سب ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے وہ اٹھنا چاہ رہی تھی مگر احرام اسے مظبوطی سے پکڑے تھا

نہیں مجھے کھانا نہیں کھانا۔۔ وہ پھر اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولنے لگا

تو پھر؟ نور۔ اس کی ہیزل گرین آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔ نور نے ابھی پوچھا ہی تھا کے احرام اس کا چہرہ تھام کر اس کے لبوں کو اپنی لبوں کی قید میں لے چکا تھا۔۔ وہ بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ اٹھی تھی

بس کھالیا۔۔ وہ اس کے لبوں کو آزاد کر۔ چکا تھا۔۔

احرام مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔ نور نے جب اداس ہو کر کہا تو وہ اپنے گال اس کے لبوں کے قریب لے گیا

تم بھی کھالو۔۔ وہ شرارتی انداز میں بولا تھا

احرام مجھے سچ میں بھوک لگی ہے۔۔ نور نے اس کے کان میں کہا۔۔

اچھا اچھا چلو۔۔ وہ فوراً سے اٹھتا اس کا ہاتھ تھام کر نیچے چلا گیا تھا۔

احرام کا جب سے اس لڑکی کے ساتھ نکاح ہوا ہے وہ تو کمرے سے ہی نہیں نکلتا۔۔ دلربا بشرہ سے کہہ رہی تھی جب دونوں کی نظر سامنے سے آتے

نئے جوڑے پے پڑھی تھی پھر نور کے ہاتھ احرام کے ہاتھوں میں۔ دیکھ دلربا پھر جل بھن گئی تھی۔ دلربا کھانا کھا کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی ساحل بھی اس کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔

تم؟ دلربا نے غصے میں پوچھا

ہاں وہ مجھے۔۔ ساحل نے اپنی اپنی بات شروع بھی نہیں کی تھی کے وہ اسے چپ کروا گئی۔

مجھے پتا ہے تم کیا کہنا چاہتے ہو لیکن میرا ہر بار کی طرح وہی جواب ہے نو نو نو ۔۔ بڑے ہی نخرے سے کہتی وہ اپنے بیڈ پے بیٹھ گئی تھی

اب جاؤ یہاں سے پلیز۔۔ ساحل کو ابھی تک یہی کھڑا دیکھ وہ چلائی تھی ساحل بھی غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتا کمرے سے نکل گیا تھا اس بے چارے نے تو ابھی تک اپنے دل کے دروازے اس کے لئے کھول کے رکھے تھے لیکن دلربا ہر بار اسے الٹا سیدھا سنا کر اس کا دل توڑ دیتی تھی۔۔

ارے ارے کیا ہو گیا ہے۔۔۔ ساحل آرزم سے ٹکرا گیا تھا

خیر تو ہے اتنے غصے میں میں کچھ ہوا ہے کیا؟۔ ساحل کے بکھرے موڈ کو دیکھ آرزم نے پوچھا

دعا کرو مجھے کچھ ہو جائے۔۔ ساحل نے نم آنکھوں سے کہا تھا اس کی بات پے آرزم حیرانی سے اسے دیکھنے لگا

اللہ نا کرے کیا ہو گیا ہے یار۔ آرزم اس کا چہرہ تھامتے ہوئے بولا تھا آج پہلی بار وہ ساحل کی آنکھوں میں آنسو دیکھ رہا تھا

کیا میں پیارا نہیں ہوں کیا مجھ میں کوئی نقص ہے۔۔؟ ساحل نے نم آنکھوں سے پوچھا

ایسا کیوں بول رہے ہو تم بہت پیارے ہو میرے بھائی بہت اور اس سے زیادہ تم دل کے بہت اچھے ہو دلربا نے کچھ کہا ہے کیا؟۔۔وہ اس کے آنسوں صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگا

یار اسے مجھ سے زیادہ کوئی محبت نہیں کر سکتا کتنی بار اسے سمجھایا ہے لیکن وہ ہے کے ابھی تک بھائی سائیں کے حواب دیکھ رہی ہے جبکہ اسے پتا ہے

کے اب ان کا نکاح ہو گیا ہے اور وہ نور سے کتنی محبت کرتے ہیں۔۔وہ ٹوٹے دل سے اسے بتا رہا تھا

تم اس لڑکی کے لیے رو رہے ہو جسے تمھاری تکلیف تمھارے آنسوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا تم اسے بھول جاؤ۔۔آرزم نے اسے مشورہ دیا وہ مشورہ جس پے وہ کبھی عمل نہیں کرتا

کبھی نہیں کبھی نہیں۔۔وہ غصے میں چلایا تھا

سنو میں بات کرتا ہوں۔دلربا سے۔آرزم نے اسے سمجھایا تو وہ فوراً نا میں سر ہلانے لگا

کوئی فائدا نہیں ۔۔ وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر چلا گیا تھا ۔۔ اپنے بھائی کو یوں تکلیف میں دیکھ آرزم سے رہانا گیا تو وہ دلربا کے کمرے کی طرف چلا گیا

دیکھو دلربا میں تمھیں پیار سے سمجھا رہا ہوں میں ساحل کی آنکھوں میں بالکل بھی آنسوں برداشت نہیں کر سکتا وہ تم سے اتنی محبت کرتا ہے اور تم بات بات پے اس کا دل توڑ دیتی ہو۔ آرزم کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی اس پے برس پڑا

تم مجھ پے یوں۔ چلا نہیں سکتے آرزم سائیں۔ دلربا غصے میں اٹھی

ابھی تم نے میرا چلانا دیکھا ہی کہاں ہے میڈم میں تو ابھی پیار سے سمجھا رہا ہوں۔ تم اس چیز کے پیچھے بھاگ رہی ہو جو تمھاری کبھی نہیں ہو سکتی۔ میں نے جب بھی ساحل کو دیکھا ہنستا ہوا دیکھا ہے اور آج تمھاری وجہ سے وہ رو

رہا ہے تمہاری وجہ سے وہ تکلیف میں ہے۔۔آرزم سخت لہجے میں اسے بتا رہا تھا وہ بھی سخت نظروں سے اسے گھور رہی تھی

میں نے کہا تھا کے مجھ سے محبت کرے۔۔دلربا ایٹیٹوڈ سے بولی تھی

پاگل لڑکی محبت پوچھ کے نہیں کی جاتی وہ بس ہو جاتی ہے۔آرزم دو قدم آگے بڑھتے ہوئے غصے میں بولا تھا

مجھے تم سے بحث کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں دلربا میں بس اتنا کہہ کے جا رہا ہوں کے اگر تم ساحل سے پیار سے بات نہیں کر سکتی تو اسے ہرٹ بھی مت کرنا ورنہ احرام سائیں بعد تمھارا حال پوچھیں گے پہلے کہیں میں ہی نا کچھ کر دوں۔مت بھولنا کے ہم احرام سائیں کے بھائی ہیں۔۔آرزم نے

ایک زبردست دھمکی دیتے ہوئے اسے سمجھایا جس پے دلربا کے ماتھے پے بل پڑھنا شروع ہو گے تھے۔۔

ت۔۔تم مجھے دھمکی دے رہے ہو؟آرزم نے ابھی دروازہ کھولا ہی تھا کے پیچھے سے دلربا کی دبی ہوئی آواز آئی۔جس پے وہ مسکرا کر پلٹا تھا

نانامیں دھمکی نہیں دیتا میڈم سیدھا کر کے ہی دیکھتا ہوں۔۔پھر غصے میں کہتا وہ کمرے سے چلا گیا تھا آج دلربا نے آرزم کی آنکھوں میں ساحل کے لیے پیار اور حود کے لئے غصہ دیکھا تھا۔۔نور۔ادھر اُدھر ٹہل رہی تھی جب۔اس کی نظر ایک لڑکی پے پڑھی وہ یہاں صفائی کر رہی تھی اچانک اس کے چہرے پے اس کی نظر پڑھتے ہی نور اس سے پوچھنے لگی۔۔

یہ کیسے لگی آپ کو؟اس لڑکی کے منہ پے زخموں کے نشان آنکھوں کے نیچے نیلاہٹ دیکھ کر نور نے پوچھا نور کے سوال پے وہ کافی گھبرا گئی تھی

سائیں وہ و۔۔وہ۔یہ۔مم۔میں گری تھی تو اسی وجہ سے۔۔۔اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ واضع تھی جیسے وہ کچھ چھپا رہی ہو

گرنے سے تو یہ نہیں ہوتا آپ سچ کہہ رہی ہیں؟نور سمجھ گئی تھی کے یہ گرنے سے نہیں ہوا نور کے دوبارہ سوال نے اس لڑکی کو خاموش کر دیا تھا

بتائیں نا پلیز۔۔؟نور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پے رکھتے بولی تو اس لڑکی کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے۔

ارے آپ کیوں رو رہی ہیں؟نور اس کے آنسوں صاف کرنے لگی

مجھے میرے شوہر نے مارا ہے وہ بات بات پے مجھے مارنے لگتے ہیں۔۔وہ روتے ہوئے بتانے لگی یہ سن کر نور کو بہت غصہ آیا تھا

اللہ معاف کرے کیسا شوہر ہے آپ اپنے گھر والوں کو بتائے ناتا کہ وہ اس سے پوچھیں۔۔نور نے غصے میں کہا

نہیں نہیں سائیں انہوں نے مجھے دھمکی دی ہے کے اگر میں گھر والوں سے کہوں گی تو وہ مجھے تلاق دے دیں گے اور میں کہاں جاؤں گی۔۔وہ گھبرائے ہوئے بول رہی تھی اس کا ڈر صاف بتا رہا تھا کے اس کا شوہر سچ میں کوئی ظالم شخص ہے

تو آپ اس شخص سے تلاق لے لیں نا ایسے شخص کے ساتھ کون رہنا پسند کرے گا جو اپنی بیوی کو جانوروں کی طرح مارے پیٹے۔۔۔ نور نے پھر غصے میں کہا

میں تلاق لے کر کہاں جاؤں گی سائیں میری بہنیں جوان ہیں اگر میں تلاق لے کر اپنے گھر چلی گئی تو میری وجہ سے میری بہنوں کے رشتے بھی نہیں ہوں گے سب کہیں گے ان کی بڑی بہن تلاق شدہ ہے میں نہیں چاہتی کے میری وجہ سے میری بہنوں۔ کے رشتوں میں رکاوٹ آئے۔ اسی لئے مجبوراً مجھے ان کے ساتھ رہنا پڑھ رہا اور وہ جو کماتے ہیں سب شراب پے لگا دیتے ہیں اس لئے مجبوراً مجھے کام کرنا پڑھ رہا ہے۔۔ وہ اپنے گرتے ہوئے آنسوں کو صاف کرتی ساتھ ساتھ کام کر رہی تھی اس سے پہلے نور پھر اس سے کچھ پوچھتی سارہ اسے پکارتی اس کے قریب آئی۔ تھی

بھائی سائیں آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔۔سارہ اسے احرام کا بتاتی چلی گئی تھی نور بھی کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

آپ ایک منٹ بھی مجھ سے دور نہیں رہ سکتے۔۔نور کمرے میں داخل ہوتے ہی بولی تھی اسے آتا دیکھ۔وہ مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا

بالکل بھی نہیں ایک منٹ کیا ایک سیکنڈ بھی نہیں رہ سکتا میں تمھارا دیوانا ہو گیا ہوں اسی لیے تو کہتا ہوں مجھے اپنے گلے کا تاویز بنالو۔اس کے گال کو نرمی سے کاٹا وہ اس کا ہاتھ پکڑا اسے بیڈ پے بیٹھا کر اس کے بالوں کی حشبو اپنے سینے میں اُترتے لگا۔۔نور پرشان سی بیٹھی تھی۔

کیا ہوا جانم سائیں ؟وہ اس کا اکھڑا موڈ دیکھ کر پوچھنے لگا اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگتا جب وہ نور کو یوں اداس و پرشان دیکھے۔۔

آپ کو پتا ہے نیچے نا ایک لڑکی کام کرتی ہے اس کا شوہر نا اسے بات بات پے مارتا پیٹتا بے چاری بہت پریشان تھی مجھے بہت برا لگا اس کے لئے کاش ہم اس کی کوئی مدد کرتے۔ وہ اداسی سے اسے بتا رہی تھی وہ بھی بڑے غور سے اس کی باتیں سن رہا تھا

جو مرد جانوروں کی طرح اپنی بیوی کو مارتے پیٹتے ہیں نا میں انہیں مرد ہی نہیں سمجھتی۔۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اللہ نے مجھے آپ جیسا محبت کرنے والا اچھا اور نیک شوہر دیا۔۔ نور کی بات پے وہ مسکرایا تھا

نور میں بہت گناہگار انسان ہوں پلیز مجھے نیک بول کر اور گناہگار مت بناؤ ۔احرام نے نرمی سے کہا

کیوں نا کہوں آپ ہیں اچھے اور نیک۔ اور میں اللہ کا جتنا۔ شکریہ ادا کروں کم ہے۔۔ وہ اس کے گرد اپنے بازو حائل کرتی مسکرا کر بولی تو وہ دوبارہ اس کے گال چومنے لگا۔۔ دوسرے دن احرام حویلی سے باہر گیا تھا وہ جلدی ہی واپس آگیا تھا۔۔ وہ جب اپنے کمرے میں داخل ہوا تو نور اپنی گود میں تکیہ رکھے بیڈ پے بیٹھی تھی وہ غصے میں اس کے قریب بیٹھ گیا تھا نور اسے دیکھ رہی تھی اور وہ اس کی گود میں تکیے کو۔۔ تکیے کو دیکھتے دیکھتے وہ جیب سے لائٹر نکال گیا نور کی گود سے بری طرح سے تکیہ کھینچ وہ زمین پے پھینک گیا جلتے ہوئے لائٹر سے وہ تکیے کو آگ لگا گیا آگ کے شعلے دیکھ نور گھبرا کر کر پیچھے ہٹی۔ تھی اب کون سا جن پڑھ گیا تھا اسے

احرام یہ کیا کیا آپ نے ؟ نور اپنے سینے پے ہاتھ رکھے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کی حرکت پے فوراً بولی تھی وہ مسکرا کر اٹھ گیا تھا

اس نے گستاخی کی تھی اس نے میری جگہ لی تمھاری گود میں صرف میرا سر ہونا چاہیے میری جگہ کوئی بھی نہیں لے سکتا کوئی بھی نہیں۔ تم صرف میری ہو تم پے احرام شاہ کا حق ہے۔۔۔ وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب تر کرتا وحشت زدہ ہوتا کہنے لگا اف کیا دیوانگی تھی اس شخص کی۔

احرام آپ۔۔ نور کے بولنے پے وہ اس کے منہ پے ہاتھ رکھ گیا

جو میری جگہ لے گا اس کا یہی حال ہو گا جانم سائیں۔۔ وہ اس کے کان میں غراتا اس کی کان کہ لو کو کاٹتا پیچھے ہٹا تھا

ریڈی ہو جاؤ ہمیں کہی۔ جانا ہے۔۔ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے بولتا واشروم کی طرف چلا گیا تھوڑی ہی دیر میں دونوں ریڈی ہو کر مارکیٹ کی طرف چلے گے تھے۔ احرام راستے میں فون کرنے کے لیے رکا تو ایک

بھیک مانگے والی عورت کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی وہ احرام کو پہنچان نا سکی۔۔

بیٹا کچھ دے دو۔۔ وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھائے بولی تو احرام نے اسے ویٹ کرنے کا اشارہ کیا۔ وہ کال کاٹ اس سے محاطب ہوا تھا۔۔

بیٹا تمھاری بیوی بہت پیاری ہے۔۔ عورت نے جب یہ کہا تو احرام فوراً سے اپنی جیب سے سارے پیسے نکال نور کا صدقہ اتار کر اس عورت کو دے گیا یہ دیکھ نور حیران رہ گئی۔۔

آپ نے سب پیسے اسے دے دیے اتنے میں کچن کا سارا سامان آجاتا۔ نور کی اس بات پے وہ مسکرائے بنا رہ نا سکا وہ گاڑی سٹارٹ کرتا۔ چلا گیا تھا کچھ ہی دیر میں وہ ایک بہت بڑے جیولر کی شاپ پے پہنچ گے تھے۔

ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟ نور اس سے پوچھ رہی تھی

تمھیں منہ دیکھائی کا تحفہ نہیں دیا تھا نا اس لیے پسند کرو۔۔۔وہ مسکرا کر بولا تو نور نیکلسوں کی طرف دیکھنے لگی وہ باری باری سبھی کو دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا پسند نہیں آیا کیا؟ وہ اس کے قریب آتا پوچھے لگا

سبھی بہت پیارے ہیں؟ نور نے حوش ہو کر کہا تو وہ فوراً سے اس شاپ کے مالک کے قریب چلا گیا۔

مجھے ابھی اسی وقت یہ شاپ خریدنی ہے اور ہاں تمھیں اس سے پانچ پرسنٹ زیادہ ملے گا۔۔۔وہ جب اس شاپ والے کے قریب جاتے بولا تو وہ سوچ میں پڑھ گیا وہ احرام شاہ سے اچھی طرح سے واقف تھا

ٹھیک ہے۔۔شاپ والے نے کہا احرام فوراً سے اپنی جیب سے چک نکال اس پے اپنی مرضی کی رقم لکھتا اس کے ہاتھ میں تھما گیا۔تھا

جانم سائیں اب سے یہ شاپ آپ کی ہوئی۔۔وہ مسکراتا ہوا نور کے پاس آیا
یہ سن کر وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی

کیا ہماری کیسے۔۔؟نور کو بالکل بھی سمجھ نا آیا اسے لیٹ ہی بات سمجھ آتی تھی۔جب اس نے پوچھا تو احرام نے اسے بتادیا کے میں نے یہ شاپ حرید لی صرف تمھارے لیے۔وہ اسے کہہ رہی تھی کے آپ نے ایسا کیوں کیا وہ

مسکرا کر اس کے سوال کو اگنور کرتا اپنی مرضی کا نیکلس اٹھا کر اس کے گلے میں پہنانے لگا۔

بہت پیارا ہے ؟ وہ نیکلس کو دیکھ کر بولی۔

تم سے زیادہ کوئی بھی چیز پیاری نہیں۔ وہ مسکرا کر بولا تھا

احرام آپ نے حامخواہ اتنے پیسے خرچ کیے۔۔ وہ نیکلس۔ نکالتے ہوئے بولی تو وہ اسے نیکلس نکالنے سے منع کر گیا

نور مجھے تمھاری خوشی سب سے زیادہ امپورٹنٹ ہے اگر میں تمھیں خوش نہیں رکھ سکتا تو میرے پیسے کمانے کا کوئی فائدا نہیں۔۔ اس نے دو ٹوک کہا۔ چند ہی منٹوں میں وہ اسے لے کر واپس حویلی کی طرف چلا آیا۔۔

^^^^^^^^^^^^^^

کافی خرچا کروا دیا میں نے آپ کا۔۔وہ مسکرا کر بولی تھی

ہاں ہوا تو ہے۔ لیکن کوئی بات نہیں میں آج رات کو اپنے پیسے وصول کر لوں گا۔۔وہ شرارتی انداز میں کہتا اسے اشارہ دے گیا تھا نور کو پھر بھی سمجھ نا آئی تو وہ مسکرانے لگی۔۔۔

احرام مجھے پاپا کی بہت یاد آرہی ہے آپ پلیز انہیں ڈھونڈیں نا۔۔وہ بے حد اداس چہرے سے اسے کہنے لگی اس پہ احرام نے ہلکے سے دانت پیسے تھے

نورمل جائیں گے وہ تم مت پریشان ہو۔۔وہ اسے یوں اداس دیکھ کر غصے میں بولا تھا

لیکن احرام کب۔۔؟وہ پھر پوچھنے لگی اسے حد سے بھی زیادہ اپنے باپ کی یاد ستا رہی تھی وہ ان سے ملنے کو تڑپ رہی تھی۔۔

بس نور اب میں مزید اس ٹاپک پے کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔وہ۔اسے آنکھیں دیکھتے ہوئے بولا تو وہ خاموش ہو کر ونڈا سکرین سے باہر دیکھنے لگی۔

اب بالکل بھی خاموش رہنے کے لیے تو نہیں کہا کچھ تو بولو۔۔نور کو خاموش دیکھ کر وہ بولا تھا نور ونڈو سے۔باہر دیکھ رہی تھی۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔وہ باہر دیکھتے ہوئے بولی تو احرام اس کا ہاتھ پکڑ کر چومنے لگا۔

میری جان ہونا ایسے ناراض نہیں ہوتے نا۔۔وہ اس کا ہاتھ چومتے ہوئے ہی بولا تھا۔

آپ نے ہی کہا تھا حاموش ہو جاؤ تو ہو گئی۔۔نور نے شکایت کرنے والے انداز میں کہا تو احرام۔پھر اس کا ہاتھ چومنے لگا۔

اچھا سوری بولو جو بولنا ہے۔وہ اس کے ہاتھ کو چومے جارہا تھا

نہیں اب میرا موڈ نہیں ہے بات کرنے کو جب ہوا تب کروں گی۔وہ پھر ضدی انداز میں کہہ رہی تھی یہ سن کر وہ غصے میں آگیا تھا

کہانا بات کرو ایسے تم مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتی۔۔احرام نے سخت لہجے میں کہا تھا۔احرام کی انگلیاں نور کی کلائی پے دھنس رہی تھی اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی۔

احرام پلیز چھوڑیں مجھے۔۔نور اپنی کلائی آزاد کرواتے ہوئے بولی تھی

شکریہ۔وہ مسکرا کر کہتا اس کی کلائی چومتا ہوا اس کا ہاتھ چھوڑ گیا تھا۔اچانک سے نور کی نظر سڑک کے کنارے پے جہاں ایک۔بچی اپنی ماں کے ساتھ بیٹھی تھی یہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گے تھے اسے اب اپنی ماں کی یاد آنے لگی تھی۔۔وہ احرام سے چھپ کر آنسوں بہا رہی تھی اسے پتا تھا اب اگر احرام نے مجھے روتا ہوا دیکھا تو پھر وہ جنونی بن جائے گا۔۔کچھ ہی دیر میں دونوں حویلی پہنچ گے تھے

احرام یہاں آنا۔۔احرام نور کے ساتھ اندر جا رہا تھا جب سکینہ بی بی نے اسے پکارا وہ نور کو اندر بھیج کر ان کی طرف چلا گیا تھا۔۔نور اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب اس کی نظر اسی لڑکی جسے اس کا شوہر مارتا پیٹتا تھا ہے پڑھتے ہی وہ اس کے قریب چلی گئی تھی

سائیں۔نور کو دیکھ وہ لڑکی فوراً سے۔بولی آج وہ۔ مسکرا رہی تھی۔۔

کیا بات ہے آج آپ مسکرا رہی ہیں مجھے بھی بتائیں؟نور اس کے کھل کھلاتے چہرے کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی

سائیں پتا نہیں کیسے لیکن اب میرے شوہر مجھ سے اتنے اچھے سے بات کرنے لگے ہیں میرا احیال رکھنے لگے ہیں ایک ہی دن میں وہ بدل گے۔اس لڑکی نے جب اسے بتایا تو نور مسکرانے لگی

یہ تو بہت اچھی بات ہے نا اللہ کا شکر ہے کے اب وہ آپ کے ساتھ اتنے اچھے سے پیش آنے لگے ہیں۔۔۔نور نے مسکرا کر کہا

ہاں نا کوئی معجزہ ہی ہوا ہے لیکن انہیں کافی چوٹ آئی ہے جیسے کسی سے لڑ کے آئے ہوں۔۔اس بات پے نور حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔اس لڑکی کے شوہر کی عقل کسی اور نے نہیں بلکہ احرام نے ٹھکانے لگائی تھی اسی نے اس کے شوہر کو ڈرایا دھمکایا تھا کے اب اگر وہ اپنی بیوی کو مارے گا یا پیٹے گا تو وہ اسے زندہ دفن کر دے گا احرام نور کو یوں اداس نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے اس نے یہ سب کیا

ہو سکتا ہے حیر میں بہت حوش ہوں کے اب وہ آپ کے ساتھ ٹھیک ہو گے ہیں۔۔نور نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی مسکرانے لگی۔۔

سائیں آپ بہت اچھی ہیں۔۔وہ لڑکی فوراً سے بولی تو نور کی مسکراہٹ میں دگنا اضافہ ہوا

آپ بھی بہت اچھی ہیں۔۔نور نے جب اس کے کندھے پے ہاتھ رکھا تو وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔۔اس وقت نور کو اپنا وقت یاد آ گیا تھا وہ بھی تو ایسے ہی سب کے گھروں میں کام کرتی تھی۔۔نور مسکراتے مسکراتے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی احرام بھی کمرے میں داخل ہوا تھا کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ نور کو اپنی گود میں بیٹھا کر اس کے کھل کھلاتے چہرے کی طرف دیکھنے لگا

ماشاءاللہ ماشاءاللہ میری جان مسکرا رہی ہے۔۔ کس وجہ سے اتنا بلش کر رہی ہو؟ وہ اسے اپنے حصار میں لئے پوچھ رہا تھا نور بھی اسے سب بتا گئی کے اب اس لڑکی کا شوہر اسے بالکل بھی نہیں مارتا۔۔ اسے یوں خوش دیکھ وہ مسکرانے لگا

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ وہ مسکرا کر کہتا اس کے ماتھے پے لب رکھ گیا
۔۔

تین دن گزرنے گزر چکے تھے

۔احرام صوفے پے بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا جب نور کمرے میں داخل ہوتے اس کے قریب بیٹھ گئی۔۔ وہ بھی مسکرا کر اسے دیکھنے لگا

آج آپ کام پے نہیں جائیں گے کیا؟ نور اس کے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی اس نے کا فون ہاتھ میں اٹھالیا تھا۔

تھوڑی دیر تک جاؤں گا۔ احرام نے جواباً کہا نور نے جب اس کا فون اون کیا تو وہ مسکرائی تھی۔

آپ نے میری تصویر لگائی ہے۔۔ نور نے مسکرا پوچھا احرام نے فون کی لاک سکرین پے اس کی تصویر لگائی تھی۔

اب کیا کروں کام پے تو تم ساتھ ہوتی نہیں اس لیے تمھاری تصویر سے ہی دل بہلا لیتا ہوں۔۔ اس نے بھی مسکرا کر کہا تھا اس کی بات پے وہ مسکرا کر دوبارہ فون سے لگ گئی۔

میں تو ایسے ہی چیک کر رہی تھی لیکن یہ تو کھل گیا آپ نے پاسورڈ بھی میرے نام سے لگایا ہے۔۔وہ فون کا لاک کھولتے ہوئے حوش ہو کر بتانے لگی۔۔

کیا سچی میں مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔۔وہ شرارتی انداز میں بولا تو نور نے مسکرا کر کوشنز اس کی طرف پھینکا تھا

بتائیں نا پلیز۔۔نور نے ضدی انداز میں پوچھا کھڑکی سے ہلکی ہلکی بارش کو دیکھ نور فوراً اس کے قریب چلی گئی۔

مجھے بارش بہت پسند ہے۔۔نور اپنا ہاتھ کھڑکی سے باہر نکال کر بولی تھی احرام بھی مسکراتا ہوا اس کے قریب تر کھڑا ہو گیا

آپ کو بھی بارش پسند ہے کیا؟ وہ پانی کی بوندوں کو اپنی ہتھیلیوں پے محسوس کر رہی تھی۔

مجھے تم پسند ہو۔۔ وہ اس کے کندھے پے سر رکھ گیا

بتائیں نا پلیز۔۔ نور نے ضدی انداز میں پوچھا

کہا نا تم۔۔ وہ شرارتی انداز میں کہنے لگا

احرام۔۔ نور نے ضدی انداز میں اس کا نام لیا

اچھا بابا بتاتا ہوں ہاں مجھے بارش بہت پسند ہے باہر بارش ہو رہی جیسے ابھی ہو رہی ہے تنہائی میں بیٹھے ہوں فون پے میوزک لگا ہو ہاتھ میں گرم گرم

چائے کا کپ ہو۔ تو مزہ ہی آجائے۔۔ لیکن اب مجھے ہر چیز سے زیادہ تم پسند ہو۔ اب میری ایک ہی پسند ہے اور وہ ہو تم صرف تم۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بتا رہا تھا جس پے نور نے شرما کر اپنے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں پے رکھ لیے تھے۔

ہائے میری بیوی شرماتی بھی ہے مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔۔ وہ اس کے ہاتھ اس کے چہرے سے ہٹاتے ہوئے بولا تو نور مسکرانے لگی تھی۔

اچھا اب آپ کام پے جائیں۔ احرام کا رومینٹک موڈ دیکھ نور نے فوراً سے کہا

توبہ توبہ کیسی بیوی ہو تم مجھے یہاں سے بھگا رہی ہو۔ میرا یہاں رہنا اچھا نہیں لگتا کیا احرام کی بات پے نور نے ایک عجیب سا منہ بنا لیا تھا

اللہ معاف کرے میں کیوں آپ کو بھگاؤں گی میں تو صرف کام پے بھیج رہی ہوں نا۔۔وہ جلدی سے بولی تو احرام کی ہنسی چھوٹ گئی۔ تھی

تم مجھے زبردستی بھیج رہی ہو نا تو اسے بھگانا ہی کہتے ہیں تم۔ان لڑکیوں سے کچھ سیکھو جو اپنے شوہروں کے ساتھ ٹائم سپنڈ کرنے کے لیے کسی نا کسی بہانے سے انہیں روک لیتی ہیں۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسے بتا رہا تھا

اچھا اگر میں بھی آپ کو روک لوں تو کام کون کرے گا اور اگر آپ کام نہیں کریں گے تو ہم لوگ کھائیں گے کیا۔۔؟نور نے عجیب سے انداز میں کہا

ڈانٹ وری میں تمھیں کبھی بھوکا نہیں مرنے دوں گا بہت پیسے ہیں میرے پاس۔۔ مسکراتے ہوئے کہتا وہ اپنے لبوں کو اس کے چہرے کے قریب لایا تھا کچھ ہی دیر میں وہ کام کے لیے تیار ہو گیا تھا

اللہ حافظ۔۔ احرام اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہتا دروازے کے قریب کھڑا ہوا وہ باہر نکلنے ہی والا تھا کے پھر مسکراتے ہوئے پلٹا تھا وہ نور کو دیکھ رہا تھا

کیا ہوا؟ نور نے پوچھا

ایک کس مل سکتی ہے۔۔ احرام نے آہستگی سے پوچھا تو نور مسکرانے لگی

مطلب آپ ابھی تک کس کے لیے رکے تھے۔۔وہ اس کے قریب چلی گئی تھی۔۔

ہاں اب جلدی ان سے کس کر دو۔احرام نے بے تابی سے کہا

اور اگر نا کروں تو۔۔۔اسے نا کر کے وہ ایک بار پھر غلطی کر رہی تھی۔۔

تو میرے آفس جانے کا ارادہ بدل جائے گا اور پھر میں اپنے طریقے سے کس لوں گا۔۔اس نے ابھی کہا ہی تھا کے نور نے جلدی سے اسے کس کر دیا تھا اس پے وہ مسکراتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گیا تھا۔۔

سیکھیں کچھ اپنے بیٹے سے کیسے وہ اس لڑکی کے لیے ہم سے لڑتا ہے اور ایک آپ ہیں کے میرے حق میں بولتے ہی نہیں۔بشرہ احرام کو گاڑی میں بیٹھتا دیکھ منہ پھولائے اپنے شوہر سے شکوہ کر رہی تھی۔

بیگم تمھیں پتا ہے میں اس کے آگے کچھ بھی نہیں بول سکتا میں کیا کوئی بھی اس کے آگے نہیں بول سکتا آپ پلیز اس لڑکی کو کچھ مت کہنا ورنہ احرام پتا نہیں کیا سلوک کرے گا آپ کے ساتھ۔۔وہ اسے سمجھا رہا تھا جس پے بشرہ کو کافی غصہ آ رہا تھا

ایک دن آئے گا جب میں یہاں حکمرانی کروں گی۔بشرہ نے دانت پیستے ہوئے کہا

حواب میں۔۔ کرامت شاہ دھمی آواز میں کہتا کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔ نور اپنے کمرے میں بور ہو رہی تھی تو وہ نیچے چلی آئی وہ اب سارہ کے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔ سارہ آج یونیورسٹی نہیں گئی تھی وہ بیڈ پے الٹی لیٹی تکیے پے دونوں ہاتھ رکھے مسکرا کر فون پے کسی کو ٹیکسٹ کر رہی تھی جب دروازے پے دستک کی آواز آئی تو وہ بوکھلا کر جلدی سے اپنا فون تکیے کے نیچے چھپا کر اپنا حلیہ سیٹ کرتی دروازے کی طرف چلی گئی تھی۔۔

تم؟ نور کو دیکھ کر وہ مسکرانے لگی۔۔

ہاں میں وہ بور ہو رہی تھی تو اس لئے اندر آسکتی ہوں کیا؟ نور نے معصومیت سے پوچھا تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے آئی

یہ گھر تمھارا ابھی ہے پوچھنے کی کیا ضرورت۔۔سارہ نے مسکرا کر کہا دونوں اب ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگی تھی۔۔سارہ سے گپیں مارنے کے بعد نور اب سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔وہ جب اجازت لے کر اندر داخل ہوئی۔تو سکینہ بی بی بیڈ پے لیٹی ہاتھوں میں ایلبم پکڑے تھی۔۔

آؤ بیٹا۔سکینہ بی بی نے مسکرا کر کہا نور مسکرا کر ان کے پاؤں والی سائیڈ پے بیٹھ گئی۔تھی

کیا دیکھ رہی ہیں؟نور ہلکا سا مسکرائی۔

بیٹا میں بچوں کے بچپن کی تصویریں دیکھ رہی تھی پرانا وقت یاد کر رہی تھی۔۔سکینہ بی بی نے جب کہا تو نور۔دونوں ٹانگیں اوپر کر کے بیٹھ گئی۔

کیا آں احرام جی کی بھی تصویریں ہیں کیا؟ نور نے خوشی سے پوچھا تو سکینہ بی بی اسے احرام کی بچپن کی تصویریں دیکھانے لگی

ہاہا احرام جی کتنے کیوٹ لگ رہیں ہیں۔۔ نور اس کی تصویر دیکھ کر ہنس پڑھی

تمھیں پتا ہے بیٹا احرام جب پیدا ہوا تھا نا تو وہ چوری ہو گیا تھا۔۔ سکینہ بی بی کی بات پے نور حیران ہو گئی

کیسے؟ اس نے بے تابی سے پوچھا

جس دن احرام کی امی کی ڈیلیوری تھی اسی وقت وہاں ایک اور عورت کی بھی ڈیلیوری تھی ان کا بچا بہت پیارا تھا وہ اور احرام دونوں کو ایک ہی کمرے

میں رکھ دیا تھا نے تو وہ اپنے بچے کو چھوڑ احرام کو لے گے میں نے اپنے پوتے کو دیکھ لیا تھا اس لئے جب میں نے احرام کی جگہ دوسرے بچے کو دیکھا تو میں چلائی وہ تو اللہ کا شکر ہے کے وہ لوگ اتنے دور نہیں گے اور ہمیں اپنا احرام مل گیا ورنہ آج اس کی جگہ کوئی اور ہوتا۔ وہ مسکراتے ہوئے اسے احرام کے بچپن کا قصہ سنا رہیں تھیں۔۔ نور بھی اپنی تھوڑھی کے نیچے ہاتھ رکھے ان کی باتیں سن کر مسکرا رہی تھی

ایک اور بات جب احرام چھٹی جماعت میں تھا نا تو ایک دن روتے ہوئے میرے پاس آیا میں نے پوچھا کیا ہوا ہے تو کہنے لگا میری ٹیچر یں ہیں وہ مجھے کہتی ہیں تم کتنے پیارے ہم سے شادی کر لو اور تو اور اس کی بڑی کلاس۔ کی لڑکیوں نے اسے اپنا کرش بنایا ہوا تھا ہاہا۔ سکینہ بی بی یہ بتاتے ہوئے ہنس پڑھی تو نور بھی مسکرانے لگی۔

ہائے اللہ میرے احرام جی کے پیچھے اتنی لڑکیاں پاگل تھی۔نور نے شرما کر کہا

تھی نہیں آج بھی ہیں۔۔وہ اسے بتا رہیں تھیں یہ سن کر وہ مسکرا بھی رہی تھی اور جل۔ بھی رہی تھی۔۔ہر بار کی طرح سبھی احرام کے آنے کا ویٹ کر رہے تھے۔۔وہ نور کے ساتھ سیڑھیوں سے اتر رہے تھے آج احرام کے ہاتھ میں نور کا ہاتھ نہیں تھا۔

بھائی سائیں اور نور سائیں ساتھ میں کتنے پیارے لگ رہے ہیں نا لائک پرنس اینڈ پرنسز۔سارہ آرزم کے کان میں مسکرا کر بولی تو وہ ہاں میں سر ہلانے لگا۔کھانا کھانے کے بعد دونوں کمرے کی طرف چلے گئے تھے ۔نور ڈریسنگ شیشے کے سامنے کھڑی حود کو دیکھ رہی تھی۔احرام جب

واشروم سے نکلا تو اس کی نظر ڈسٹبین میں پڑھے ٹشو جس پے خون لگا تھا دیکھ کر بوکھلا گیا۔

نور میری جان میرا ابچا بتاؤ کہاں لگی ہے دیکھاو مجھے۔۔وہ فوراً سے اس کے قریب جاتا بے چین ہوتا پوچھنے لگا

کچھ بھی نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں۔۔نور نے پیار سے جواب دیا۔

نہیں میرا ابچا تمھیں چوٹ لگی ہے بتاؤ کہاں لگی ہے۔۔؟وہ بھی پیار سے پوچھنے لگا

وہ چھوٹا سا کٹ لگ گیا تھا بس۔۔ نور نے اپنی انگلی دیکھاتے ہوئے کہا تھا جس پے بنڈ تیج لگا ہوا تھا مطلب احرام کی پہلے اس کی انگلی پے نظر نہیں پڑھی تھی اور نا ہی ڈسٹبین پے

میں صدقے دھیان سے کاٹا کرو نا کہاں ہوتا ہے تمھارا دھیان بالا وجہ میری انگلی کو کٹ لگا لیا۔۔ وہ اس کی انگلی کو چومتے ہوئے بولا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بچے سے لاڈ پیار کر رہا ہو وہ۔ نور کے معاملے میں بالکل ہی بچا بن جاتا تھا یہ شخص۔

آئندہ دھیان سے کاٹوں گی۔۔ وہ اپنی انگلی چھڑاتے ہوئے بولی

پورے دھیان سے آنکھیں کھول کر کاٹنا آئندہ میں۔ تمھارے وجود پے کوئی چوٹ نا دیکھوں۔۔ وہ ایک بار پھر اس کی انگلی کو چومتے ہوئے دھمکی

دینے والے انداز میں بولا تھا۔۔ مسکرا کر اسے اٹھا کر وہ بیڈ پے لے گیا تھا اس کی قربت میں آتے ہی نور جمائی لینے لگی۔

نور حبر دار جو سوئی تو۔۔ وہ اسے انگلی دیکھتے ہوئے بولا تھا

بہت نیند آئی ہے۔۔ نور نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا تو احرام اسے جبڑے سے پکڑے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا

میری بات غور سے سننا نور جان اپنی یہ جو نیندیں ہیں نا یہ دن کو پوری کر لیا کرنا جتنا سونا ہے دن کو سو لیا کرنا کیوں کے اب تمھیں ہر رات جاگنا ہے رات صرف میری ہو گی سمجھی۔۔ وہ۔اس کے چہرے پے انگلیاں پھیرتے ہوئے سخت لہجے میں سمجھا رہا تھا

کیوں رات کو کیوں جاگنا پڑے گا رات تو سونے کے لیے ہوتی ہے نا۔۔؟

اس کی معصوم سے سوال پے وہ اسے چھوڑ اپنے ماتھے کو دبانے لگا

فٹ بال کھیلنے کے لیے۔۔احرام کی بات پے وہ آگے کی طرف جھکی۔۔

مطلب ؟اس نے پوچھا

کچھ نہیں تمھیں سمجھانا ہی بیکار ہے بس جو میں نے کہہ دیا کہہ دیا جتنی نیندیں ہیں دن کو پوری کر لینا اگر تم مجھے رات کو سوتے ہوئے نظر آئی تو اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔اخری بار اسے دھمکی دیتا وہ بے اختیار اس کے لبوں پے جھکا تھا۔وہ اس کی قربت میں اپنی اس کے نازک وجود پے شدت لٹا رہا تھا جب اس کی چیخ نکلی تھی۔۔

کیا ہوا؟ اسے یوں چلاتا دیکھ وہ پوچھنے لگا نور نے جب چھت کی طرف اشارہ کیا تو احرام کا قہقہہ بے ساختہ نکلا تھا چھت پے چھپکلی تھی۔ مطلب نور چھپکلی سے ڈر گئی تھی

ہائے نور دیکھو تو وہ کیسے تمھیں گھور رہی ہے۔۔ احرام کے دماغ میں شرارت سوجی تو وہ اسے اور ڈرانے لگا چھپکلی بالکل نور کے اوپر ہی تھی۔۔

ا۔ احرام پلیز نا۔۔ وہ ڈرے ہوئے بولی

لگ رہا ہے ابھی تم پے چھلانگ لگا دے گی۔ احرام نے جب یہ کہا تو نور ڈر کر اس کے سینے سے لگے اس کی شرٹ مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی۔۔ یہ دیکھ وہ مسکرا اٹھا وہ یہی چاہتا تھا کے نور ڈرے اور میرے سینے سے لپٹ جائے۔۔

مجھے بہت ڈر لگا رہا ہے۔احرام پلیز آپ اسے بھگائے نا۔۔وہ آنکھیں بند کیے کہہ رہی تھی

میں ہوں نا پھر کیوں ڈر رہی ہو۔۔وہ اس کے سر پے ہاتھ پھیرتے ہوئے سمجھانے لگا

ارے ارے اسے مت دیکھو اسے دیکھو گی تو اور ڈر لگے گا۔۔نور سر اٹھا کر اسے دیکھنے ہی والی تھی کے احرام اس کے گرد اپنا حصار مزید تنگ کر گیا۔۔ساری رات وہ یوں ہی چھپکلی کے ڈر سے احرام کی باہوں سے لپٹے ہوئے تھی۔دوسرے دن احرام تیار ہو کر کام پے جا رہا تھا نور اس کے پیچھے پیچھے نیچے چلی آئی تھی جب احرام ڈائننگ ہال میں آیا تو وہاں ایک شخص اپنی بیٹی کو گود میں اٹھائے نڈھال کھڑا تھا اس کے ساتھ اس اور شخص بھی

تھا۔احرام نے انہیں اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا اور حود اپنی بڑی کرسی پے ٹانگ پے ٹانگ رکھے بیٹھ گیا۔نور اس کے قریب ہی کھڑی تھی۔

کیا ہوا اسے ؟۔احرام نے پوچھا تو وہ شخص اپنی بچی کو اس کے قدموں میں رکھ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔اس پے احرام آگے کی طرف جھکا نور یہ سب دیکھ اپنے منہ پے ہاتھ رکھ گئی تھی۔

سائیں میں لوٹ گیا برباد ہو گیا۔وہ آدمی اونچی اواز میں روتے ہوئے اپنا دکھ بیان کر رہا تھا احرام نے اسے اوپر اٹھنے کا اشارہ کیا وہ بھی روتے ہوئے اٹھ گیا۔

ہوا کیا ہے اسے ؟احرام نے سریس انداز میں پوچھا۔

سائیں یہاں کے زمین دار نے میری بچ۔۔ وہ آدمی اپنی بات مکمل کر رہا تھا جب احرام نے اسے حاموش رہنے کا اشارہ کیا اسے حاموش کروا کر وہ پیچھے کی جانب پلٹا۔

نور کمرے میں جاؤ فوراً۔۔احرام نے سخت لہجے میں آڈر دیا جس پے نور فوراً سے کمرے کی طرف بھاگی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کے نور یہ سب سنے ۔۔اسے بھیجنے کے بعد وہ اس آدمی کو اپنی بات مکمل کرنے کا کہنے لگا

سائیں یہاں کے زمین دار۔نے میری بچی کی عزت لوٹ اسے مار ڈالا سائیں میں برباد ہو گیا مجھے انصاف دلائیں سائیں۔ وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر انصاف کی دھائی کرنے لگا یہ سن کر احرام کی آنکھوں بچی کو دیکھ کر آنسوں اور خون جما ہونا شروع ہو گیا تھا وہ پوری طیش سے اٹھا تھا یہ بچی صرف سولہ سال کی تھی جسے اس درندے نے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا تھا ان لوگوں کو پتا

تھا کے احرام کی عدالت میں ہر حال میں انصاف مل کر ہی رہتا تھا اس لئے وہ اپنی بچی کو لے کر یہی۔ آ گے

مجھے اس شخص کے پاس لے چلیں میں اسے نہیں چھوڑوں گا اور ہاں آپ پرشان مت ہوں آپ کو ضرور انصاف ملے گا۔ وہ بے حد غصے میں کہتا دروازے سے نکل گیا۔۔ احرام لڑکی کے باپ کو لے کر ساتھ میں آرزم اور ساحل دونوں کو لے کر اس زمین دار کے ہاں روانہ ہو گئے تھے۔ کچھ ہی لمحے میں سب اس زمین دار کے ہاں پہنچ گے تھے۔ احرام جب اس زمین دار کے گھر پہنچے تو اس کے گارڈز اسے دیکھ اپنا سر جھکا گئے احرام بے حد غصے میں ہاتھ میں گن پکڑے تیزی سے قدم اٹھاتا دروازے کو زور سے۔ پاؤں مارتا اندر داخل ہوا تھا جب وہ اندر داخل ہوا تو وہ زمین ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے کچھ لڑکیوں کے ساتھ ناچ رہا تھا یہ دیکھ احرام ایک خوفناک

آواز میں اسے پکارتا تیزی سے اس کے قریب جاتا اسے ایک زوردار مکا مار گیا تھا لڑائی دیکھ وہ لڑکیاں وہاں سے بھاگ گئی تھی

حبیس آدمی تم نے ایک بچی کو مار ڈالا میں۔۔احرام دوسرا مو کا اسے مارنے والا تھا جب اس زمیں دار کے پیچھے سے دو لڑکیاں جنہوں نے یونی فام پہنا ہوا تھا اسے پاؤں مار نیچے گرا گئیں۔۔یہ دیکھ احرام بے حد غصے میں مو کا بنا کر انہیں مارنے والا تھا کے اپنا ہاتھ روک گیا

تم حسینائیں گھر کی چار دیواری میں ہی سوٹ کرتی ہیں یوں مردوں کے ساتھ لڑنے میں نہیں اور تم کتے ہیں تو انہیں بلا تیری یہ حسینائیں احرام شاہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔۔احرام نے دانت پیستے ہوئے ہاتھ سے لڑکیوں کو جانے کا کہا وہ لڑکیاں ڈھیٹھوں کی طرح پھر اس پے وار کرنے لگی

۔۔دونوں احرام کو گریبان سے پکڑ چکی تھی یہ دیکھ ساحل اور آرزم ان کی طرف بھاگے جب احرام نے انہیں وہی رکنے کا اشارہ کیا تھا

مجھے ہاتھ اٹھانے پے مجبور مت کرنا میں عورت ذات کی عزت کرتا ہوں تم چھوکریاں میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔۔احرام انہیں وارن کر رہا تھا لیکن وہ لڑکیاں باز نا آئیں آخر وہ دونوں کو ایک ساتھ زوردار تھپڑ مار گیا تھا وہ دوسرا مارنے ہی والا تھا کے وہ بھاگ گئیں وہ اب اس زمین دار جو اس کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا تھا احرام اسے مارے جا رہا تھا جب وہ اس کے قدموں میں گرا تو احرام نے بری طرح سے اس کا ہاتھ کچلا تھا۔

احرام شاہ ہر چیز معاف کر سکتا ہے لیکن زنا نہیں اس کی کوئی گنجائش نہیں ۔۔وہ پستول سے اس کے دونوں ہاتھ پے فائر کر چکا تھا وہ شخص تڑپا تھا کچھ ہی دیر میں پولیس بھی یہاں۔ پہنچ گئی تھی

کوٹ کچہری کے چکر کاٹنے سے بہتر ہے اس کا انکاؤنٹر کر دو

شان شوٹ ہیم۔احرام نے شان سے کہا تو وہ فوراً اُس کے سینے کو چھلنی کر گیا۔آج پھر ایک شخص کو وہ اس دنیا سے بھیج۔چکا تھا۔وہ زنا کرنے والوں کو اسی وقت مروا دیتا تھا۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

احرام غصے میں اپنے کپڑے جھاڑتا یہاں سے نکل گیا تھا نور دلربا کے کمرے کے قریب سے گزر رہی تھی کمرے سے فون کی آوازیں آنے پے وہ رک گئی دروازہ کھولا ہی تھا وہ دلربا کو پکار رہی تھی کے آپ کا فون بج رہا ہے لیکن دلربا کہی نظر نا آئی۔اخر نور اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی نور نے

ابھی اس کا فون اٹھایا ہی تھا کے دلربا دروازے سے چلاتے ہوئے اس کے قریب آئی

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرا فون اٹھانے کی۔۔وہ اس سے فون چھین چکی تھی

سوری میں وہ آپ کو بلا رہی تھی تو۔۔نور نے معذرت کرتے ہوئے کہا تو وہ اس کی کلائی کو سختی سے پکڑ گئی

احرام نے تمھیں سڑک سے اٹھا کر اس حویلی کی مالکن کیا بنا دیا تم تو حود کو بہت کچھ سمجھنے لگی۔آئندہ میری اجازت کے بغیر میرے کمرے میں مت آنا۔وہ غصے میں اسے کہنے لگی دلربا کی انگلیاں اس کی کلائی پے دھنس رہی تھی۔۔

سوری۔۔نور کی آنکھیں بھر آئی

جاؤ اب یہاں سے۔۔وہ اس کی کلائی کو چھوڑ چکی تھی نور روتے ہوئے
یہاں سے بھاگی تھی

بڑی آئی۔۔دلربا اپنا فون آن کرتے ہوئے بولی تھی اتنے میں بشرہ بھی اس
کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

کیا ہوا اتنا غصّہ ؟بشرہ نے مسکرا کر پوچھا

میری اجازت کے بغیر وہ میرے کمرے میں گھس کر میرا فون اٹھا رہی تھی ۔بشرہ کو بتاتی وہ بیڈ پے بیٹھ گئی بشرہ بھی۔ٹانگ پے ٹانگ رکھے اس کے قریب بیٹھ گئی تھی

کون ؟بشرہ نے پوچھا

یہاں میری دشمن کون ہو سکتی ہے افکورس نور۔۔وہ غصے میں کہتی اپنا فون سائیڈ پے رکھ گئی۔۔

اگر تم نے احرام کا دل جیت لیا ہوتا تو آج اس نور کی جگہ تم ہوتی وہ نور نہیں اپنے بیٹا کا ساتھ دینے کی بجائے میں نے تمھارا ساتھ دیا حیراب کسی نا کسی طرح اس لڑکی کو گھر سے احرام کی زندگی سے نکال دو تا کہ یہ حویلی میری اور احرام تمھارا ہو۔۔بشرہ نے مسکرا کر کہا وہ دلربا کا ساتھ اس لیے دے

رہی تھی کیوں کے دلربا نے اسے کہا تھا کے آپ احرام کو میرا بنائے میں اس کی ہوتے ہی یہ حویلی آپ کے نام کروا دوں گی۔۔

انشاللہ حالہ سائیں انشاءاللہ میں اس نور کو احرام کی نظر میں اتنا گراؤں گی کے وہ حود ہی اسے چھوڑ مجھے اپنا لے گا۔۔ وہ بشرہ کے ہاتھ میں تالی بجاتے ہوئے ہنس کر بولی تھی۔ شام ہونے کے قریب تھی آج احرام جلدی گھر آ گیا تھا۔۔ وہ جب اپنے کمرے میں داخل ہوا تو نور۔ کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔ احرام آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا جھٹ سے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا اس کی گردن پے لب رکھ گیا جس پے نور کی دل کی دھڑکن تیز ہوئی وہ پلٹی تو احرام اس کے بالوں میں اپنا منہ چھپا گیا

آپ ؟ نور نے مسکرا کر پوچھا

ہاں میری جان میں کیا دیکھ رہی تھی باہر۔؟ وہ اس کے گالوں کو چومتے ہوئے پوچھنے لگا

ک۔کچھ نہیں ایسے ہی بور ہو رہی تھی تو۔۔ وہ اپنا وجود چھڑوا رہی تھی جب احرام نے اسے آنکھیں دیکھائی وہ رک گئی تو وہ نارمل موڈ میں آگیا

ارے بور ہو رہی تھی تو مجھے بلا لیتی میں تمھاری بوریت دو کر دیتا جانم سائیں ۔۔ وہ اب اس کی کلائی کو چومنے لگا جس پے دلربا کی انگلیوں کے نشان واضح تھے نشان دیکھتے ہی وہ وحشت میں آگیا۔

یہ کیسے ہوا بتاؤ میرے علاوہ کس نے تمھیں چھوا۔۔ وہ اس کی کلائی کو چومتا ایک جنون سے پوچھ رہا تھا جس پے نور کافی گھبرا گئی تھی

احرام۔۔ کسی نے ن۔۔ نور نے صاف ستھرا جھوٹ بولا تو وہ اسے اپنی غصے سے لال آنکھیں دیکھانے لگا

بولو کس نے کیا یہ؟ وہ اب اسے جبڑے سے پکڑ چکا تھا

و۔ وہ دلربا آپی۔۔ نور نے جب یہ لفظ کہا تو وہ بوکھلا سا گیا نور کو چھوڑ کر وہ نیچے کی طرف بھاگا تھا۔۔ وہ غصے میں سیدھا دلربا کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔

تمھاری اتنی ہمت کے تم نے میری نور کو چھوا کہا تھا اس سے پانچ قدم کی دوری بنائے رکھنا اور تم نے اس کی کلائی پے اپنی ان انگلیوں کے نشان چھوڑے۔۔ وہ اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے بالوں سے پکڑے اور زور سے جھٹکے دیتے ہوئے پوچھنے لگا دلربا اس پے چلائی تھی۔

جو تم نے کیا تمھیں اس کی سزا ملے گی انہیں ہاتھوں سے تم نے اسے چھوا تھا نا انہیں ہاتھوں سے اب دیکھوں میں کیا کرتا ہوں۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ اسے کچن کی طرف لے گیا دلربا اونچی اواز میں چلا کر سبھی کو بلا رہی تھی اس کی چلانے کی آوازیں سن سبھی کچن میں چلے گے تھے۔۔وہ سبھی کو اگنور کرتا چولہے کو جلانے لگا شائد وہ اس کے ساتھ بھی وہی کر رہا تھا جو پارٹی میں اس لڑکے کے ساتھ کیا تھا اس نے۔۔

احرام کیا کر رہو ہو بیٹا چھوڑو اسے۔۔سکینہ بی بی نے اس کی منت کی

بھائی سائیں پلیز چھوڑ دیں اسے پلیز۔ساحل بھی اس۔کی منت کر رہا تھا

ششش خاموش سب خاموش اس نے میری نور کو چھوا ہے اس کی کلائی پے اس کی انگلیوں کے نشان ہیں میں اسے اس کی سزا دینا چاہتا ہوں تا کہ آگے کوئی بھی نور کو چھونے یا اسے تکلیف پہنچانے سے پہلے اس سائیں کے بارے میں سوچے کے وہ کیا کر سکتا ہے۔پورے وحشی انداز میں کہتا وہ دلربا کا ہاتھ آگ پے رکھ گیا وہ چیخی تھی چلائی تھی لیکن احرام نے اسے نا چھوڑا یہ منظر دیکھ بشرہ سارہ اور آرزم کچن سے بھاگ گے تھے جبکہ ساحل اور سکینہ بی بی اس کی منت کر رہی تھی۔۔

میرے بچے چھوڑ دے اسے معاف کر دے۔اس سے پہلے کے وہ اس کے قدموں میں جھکتی احرام اسے چھوڑ گیا دلربا کا ہاتھ کافی حد تک جل گیا تھا وہ روتے چلاتے درد سے تڑپتے کچن سے بھاگی تو ساحل اس کے پیچھے چلا گیا ۔۔احرام بھی غصے میں اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔احرام کا غصہ دیکھ

کر نور بیڈ کے کنارے کھڑی ہو گئی وہ کافی ڈر رہی تھی اس سے وہ سوچ رہی تھی آخر احرام نے کیا کیا ہو گیا دلربا کے ساتھ۔۔

نور یہاں آؤ۔۔اس نے نارمل موڈ میں اسے اپنے قریب آنے کا کہا وہ ڈری سہمی ہوئی اس کے قریب آکر کھڑی ہو گئی نور جب اس کے قریب کھڑی ہوئی تو وہ اسے کھینچ اپنی گود میں بیٹھتا اس سے لپٹ گیا۔۔

کوئی تمھیں نہیں چھو سکتا نور تمھیں چھونے کا حق صرف احرام شاہ کا ہے تمھیں پیار کرنے کا حق صرف میرا ہے تم اس سائیں کی ہو صرف میری ہو ۔۔اس سے الگ ہوتا وہ اسے بتا رہا تھا اس کا جنون دیکھنے لائق تھا کچھ ہی لمحوں میں اس کا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا۔

احرام وہ صبح جو بچی زمین پہ پڑھی تھی اسے کیا ہوا تھا؟ نور اس سے پوچھ رہی تھی جب احرام نے اسے بتانے سے انکار کر دیا

پلیز بتائیں نا؟ نور نے ضدی انداز میں کہا

ایک بار میں بات سمجھ نہیں آتی کیا تم ان سب سے دور رہو نور۔۔ وہ اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لے جاتا غصے میں بولا تو وہ ڈر کے پیچھے ہٹی

احرام آپ پلیز مجھ پہ نا چلایا کریں مجھے آپ سے بہت ڈر لگتا ہے جب آپ مجھ پہ چلاتے ہیں۔۔ نور نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو وہ اسے کھینچ اپنے قریب لے آیا

میری جان میں کب چلایا؟ وہ اس کے گال پے اپنے لب رکھے خود پے کنٹرول کرتے ہوئے بولا تھا

ابھی چلائے نا۔۔نور نے اسے یاد دلایا

اچھا سوری اب نہیں چلاتا تم بھی میری بات سن لیا کرو تو میں نہیں چلاتا اوکے۔۔وہ اس کے بالوں کو پیچھے کرتا اس کے ماتھے کو چومتا پھر اس کے دونوں گالوں کو چومتا فوراً اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لے گیا تھا۔

تمھاری قربت میں آتے ہی میں بے قابو سا ہو جاتا ہوں ایسا کیا سحر کیا ہے تم نے مجھ پے۔۔اس کے لبوں سے اپنے لب ہٹا کر وہ اس سے پوچھنے لگا تو وہ شرما کر اس کے سینے میں اپنا منہ چھپا گئی۔۔

اب گڈ نیوز سنو ہم کل شام کو ہم ہنی مون پے جا رہے ہیں۔۔وہ بڑے پیار سے اسے بتا رہا تھا یہ حبر سن کر نور حوش ہوئی

پیکنگ کر لینا۔۔وہ اس کے سر کو چُومتے ہوئے بولا تھا

کون سی جگہ جا رہے ہیں ؟وہ اپنا سر اٹھا کر پوچھنے لگی

نیدر لینڈ۔۔ایک دو بار گیا تھا میں مجھے بہت اچھی لگی تھی یہ جگہ۔۔۔احرام نے مسکرا کر کہا تھا۔

احرام یہ ہنی مون کا مطلب کیا ہوتا ہے ؟نور نے معصومیت سے پوچھا

ہنی مون ٹریپ نئے شادی شدہ جوڑے کے لیے ہوتا ہے جہاں وہ سب سے دور اکیلے میں ٹائم سپنڈ کرتے ہیں جہاں انہیں کوئی بھی ڈسٹرب نہیں کرتا۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ڈمپل دیکھاتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا تھا جس پے نور اس کے مسکراتے ہی اس کے ڈمپل پے انگلی گھسا گئی تھی اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا۔اتنے میں دروازے پر دستک کی آواز سن وہ دروازے کی طرف بڑھا تھا

بھائی سائیں دادی سائیں نے آپ کو بلایا ہے۔۔سارہ اس سے کہتی چلی گئی تھی۔احرام بھی سکینہ بی بی سے ملنے چلا گیا۔۔

جی دادی سائیں ؟احرام نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا

بیٹھو۔سکینہ بی بی اکھڑے موڈ میں لگ رہی تھیں۔

کیا ہوا آپ نے بلایا تھا۔ احرام نے پوچھا

تم نے دلربا کے ساتھ جو کیا بہت غلط کیا۔۔ سکینہ بی بی بڑے غصے میں بولی تو احرام اٹھ کھڑا ہوا

میں نے بالکل ٹھیک کیا میں نے اسے کہا تھا کے نور سے دور نظر آؤ لیکن اس نے اسے تکلیف دی اسے تو میں نے بہت کم اذدی دل تو چاہ رہا تھا اسے پورا کا پورا آگ میں ڈال دوں۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے کافی غصے میں کہہ رہا تھا

احرام کیا ہو گیا بیٹا اتنا جنون۔۔ سکینہ بی بی نے اسے ڈانتا۔

یہ تو کم ہے دادی سائیں اگر کوئی بھی نور کو تکلیف پہنچائے گا تو میں اسے زندہ زمین میں گھاڑ دوں گا۔ وہ پھر سخت لہجے میں انہیں نور کے لیے اپنا جنون دیکھا رہا تھا

احرام ہوش کے ناخن لو۔۔ وہ پھر اسے سمجھانے لگی

دادی سائیں اس میں میری کوئی غلطی نہیں میں تو نور سے محبت نا ہونے کے لیے دعائیں مانگ رہا تھا دعا کر رہا تھا کے وہ میری زندگی میں نا آئے ورنہ بہت برا ہو گا لیکن پھر بھی مجھے اس سے عشق ہو گیا اور اب جو ہو گا میں اس کا زمہ دار میں نہیں جسے اپنی زندگی پیاری ہوئی وہ نور سے دور رہے گا ۔سکینہ بی بی احرام کی آنکھوں میں نور کے لیے جنون دیکھ رہیں تھیں ۔دوسری طرف دلربا اپنا جلا ہوا اتھ۔ لئے اپنے کمرے میں حود کو لاک کیے دھاڑیں مار مار کے رو رہی تھی ساحل ابھی تک وہی کھڑا اسے دروازہ

کھولنے کے لیے کہہ رہا تھا لیکن وہ غصے میں اسے جانے کا کہہ رہی تھی ساحل بھی اداس چہرہ لیے گارڈن ایریا کی طرف چلا گیا تھا گارڈن ایریا میں آرزم پہلے سے موجود تھا۔ دونوں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے تھے جب سارہ بڑے غصے میں یہاں آئی تھی۔۔

بھائی سائیں آپ میرے فون سے میری دوست کا نمبر نکال کر اسے گپیں مار رہے تھے؟ سارہ نے بڑے غصے میں آرزم سے پوچھا جس پے وہ اپنے دانت دیکھانے لگا

ن نا۔۔ آرزم بولا تو سارہ نے اس کی بات کاٹی

جھوٹ مت بھولیے گا بھائی سائیں میں نے حود اس کے فون میں آپ کا نمبر دیکھا ہے۔۔ سارہ کی بات پے وہ ساحل کی طرف مڑا

او ہیلو تمھاری دوست خود خوش ہو کر مجھ سے باتیں کرتی ہے او کے۔ آرزم نے سختی سے کہا

بے شک اب آپ اسے بات نہیں کریں گے ورنہ میں آپ کی شکایت احرام بھائی سائیں سے کر دوں گی۔۔ اسے سختی سے کہتی وہ واپس اندر کی طرف بھاگی اس کے جانے پے وہ اس کی نقل اتارنے لگا آرزم سائیں اور باز آجائے ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ دوسرے دن شام کا وقت تھا نور واشروم کی طرف جا رہی تھی جب احرام نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا تھا

ایسے دور مت جایا کرو نا پلیز۔ احرام نے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا تھا۔

احرام میں تیار ہونے جارہی۔۔نور حود کو چھڑا رہی تھی۔۔

اچھا اچھا جاؤ۔ وہ اس کے گالوں کو چومتے ہوئے بولا تھا۔۔اس کے چھوڑنے پے نور بھاگی تھی کچھ ہی دیر میں دونوں تیار ہو گے تھے آج احرام سائیں نے بلیک جینز۔ وائٹ ٹی شرٹ اور اوپر ہاف بلیک جیکٹ پہنی تھی وہ جتنا شلوار قمیض میں قیامت ڈھاتا۔ تھا اتنا ہی اس لباس میں بھی قیامت ڈھا رہا تھا کچھ ہی دیر میں دونوں سب سے مل کر دروازے پے کھڑے ہو گے دونوں کو ایرپورٹ تک ساحل چھوڑنے جارہا تھا۔

نور سائیں بیگ مجھے دے دیں۔۔ ساحل نے جب یہ کہا تو احرام اسے گردن سے پکڑا اپنے قریب لایا تھا

بھابی سائیں کہو۔۔ وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہیں بولا تھا۔۔

بھابھی سائیں بیگ ۔۔ وہ احرام سے نظریں چراتا نور سے بیگ لے کر گاڑی میں ڈالتا خود ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھ گیا نور اور احرام پیچھے ہی بیٹھے تھے احرام نور کا ہاتھ اپنے ہاتھوں ۔میں لیے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگائے اسے دیکھنے لگا ان کی گاڑی کے نکلنے کے بعد ہی دوسری گاڑی جس میں گارڈز تھے نکلے تھے ۔۔ یوں دونوں ایرپورٹ سے جہاز میں بیٹھ گے تھے ۔نور کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہیں تھی ۔۔ نور کھڑکی کی سائڈ پے بیٹھی ایکسائٹڈ ہو کر ۔ باہر دیکھ ۔رہی تھی ۔

احرام دیکھیں نا سب مکان چیونٹیوں جتنے لگ رہے ہیں ۔۔ نور اس کی طرف دیکھتے ہوئے بتانے لگی ۔تو وہ بھی مسکرا کر اس کے بال جو اس کے ماتھے پے گرے تھے پیچھے کرنے لگا

ہاں میں دیکھ رہا ہوں۔۔احرام نے مسکرا کر کہا تھا۔

احرام مجھے ڈر لگ رہا ہے۔نور اس اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ مسکرانے لگا

میری جان کچھ نہیں ہوتا۔۔احرام نے اسے پیار سے کہا لیکن وہ ڈر رہی تھی

میم کچھ لیں گی۔۔ایر ہوسٹیج نور سے پوچھنے لگی

میری بات سنیں اگر جہاز کا انجن کام نا کرے تو آپ لوگ کیا کرتے ہیں۔؟
نور نے جب یہ سوال کیا تو احرام اپنی آنکھوں پے ہاتھ رکھ گیا

نور۔۔۔احرام نے دھمی آواز میں اسے کہا

بولیں نا؟نور نے پھر سوال کیا جس پے وہ ایر ہو سٹیج خاموش کھڑی تھی۔۔

مطلب۔ نہیں نہیں مجھے میرا پیراشوٹ چاہیے پلیز احرام ان سے کہیں نا میرا اور آپ کا پیراشوٹ لا کے دیں۔۔نور ایر ہو سٹیج کو یوں۔خاموش کھڑا دیکھ کسی ضدی بچے کی طرح ضدی کرتی احرام سے کہہ رہی تھی

وہ پہلی بار بیٹھی ہے اس لیے۔۔احرام ایر ہو سٹیج سے کہہ رہا تھا۔

اٹس او کے سر۔۔اس سے کہتی وہ ایر ہو سٹیج چلی گئی تھی۔

کیا ہو گیا ہے نور سب ہم پے ہنس رہے ہیں۔۔احرام نے اسے سختی سے کہا

لیکن۔۔نور کے لیکن پے وہ۔اس کی بات بری طرح سے کاٹ گیا۔

بالکل خاموش اب اگر بولی۔ تو میں خود تمھیں یہاں سے پھینک دوں گا ۔۔ وہ اسے دھمکی دینے والے انداز میں کہہ رہا تھا جس پہ وہ فوراً سے خاموش ہو گئی تھی۔ اسے یوں ڈرا ہوا اور خاموش دیکھ وہ مسکرایا تھا

گڈ ایسے ہی بیٹھی رہو۔۔ پھر اسے سختی سے کہتا وہ مسکرانے لگا۔۔ یوں لمبے سفر کے بعد دونوں نیدرلینڈ کے شہر ہارلیم پہنچ گئے تھے احرام نے کپل ہوٹل بک کروایا تھا۔ دونوں کمرے کی طرف جا رہے تھے جب ایک آدمی چابی اور بیگ اس کے ہاتھ سے لے کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

کتنا بڑا اور پیارا ہوٹل ہے۔۔ نور ہر طرف دیکھتے ہوئے احرام سے کہنے لگی۔ وہ بھی مسکرا کر اس کے گال پہ چوٹکی کاٹ گیا تھا

دونوں جب کمرے میں داخل ہوئے تو وہ کمرہ پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔ ہر طرف گلاب کے پھول لگے تھے۔۔ نور کمرے میں داخل ہوتے ہی احرام کو گھورنے لگی

یہ میرا پلین نہیں تھا سچی۔۔ وہ نور کو اپنی طرف گھورنے پے بولا تھا

کیسا لگا آپ کو روم سر امید ہے پسند آیا ہو گا۔۔ ہوٹل کا مینیجر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھنے لگا

بہت پیارا ہے شکریہ۔۔ احرام نے مسکرا کر کہا

شکریہ سر اگر کچھ ضرورت ہو تو بتائے گا۔۔ احرام سے کہتا وہ چلا گیا تھا۔۔ احرام مسکراتے ہوئے نور کی طرف بڑھ رہا تھا کے دروازے پے

دستک کی آواز سن کر وہ پلٹا۔۔احرام نے جب دروازہ کھولا تو وہی شخص جس نے ان کے بیگ کمرے میں رکھے تھے وہ اور ان کے ساتھ دو اور کپل کھڑے تھے۔۔

کیا ہوا؟احرام ان سے پوچھ رہا تھا۔۔

سوری ڈسٹرب کرنے کے لیے لیکن وہ مجھ سے ایک چھوٹی سی غلطی ہو گئی تھی وہ آپ کو ان کا کمرہ اور انہیں آپ کا کمرہ دیکھا دیا تھا۔۔اس شخص نے جب یہ کہا تو احرام غصے میں آگیا تھا

دھیان کہاں ہوتا ہے آپ لوگوں کا ٹھیک طرح سے کام کیا کریں نا۔وہ غصے میں بولا تو نور اس کے قریب آئی تھی۔

احرام کیا ہو گیا ہے کوئی بات نہیں بھائی ہو جاتا ہے آپ ہمیں ہمارا کمرہ دیکھا دیں۔۔نور احرام کے کان میں سرگوشی کر اس شخص سے کہنے لگی۔۔

سوری سر آئیں میں آپ کو آپ کا کمرہ دیکھا دوں۔۔وہ شخص ان سے معذرت کرنے لگا تھا۔وہ لڑکی نور کی طرف دیکھ مسکرا کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔نور بھی سمائل پاس کرتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

سر میم یہ ہے آپ کا کمرہ۔۔وہ شخص انہیں ان کا کمرہ دیکھا کر چلا گیا تھا۔۔

واؤ یہ کمرہ تو اس کمرے سے زیادہ پیارا ہے اور اس میں کھڑکی بھی ہے ۔۔وہ احرام سے کہتی بھاگ کر کھڑکی کے پاس چلی گئی تھی۔۔جبکہ احرام کا موڈ تو حراب ہو چکا تھا لیکن یہ کمرہ سچ میں پہلے والے کمرے سے زیادہ پیارا تھا یہ کمرہ بھی گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا۔۔

احرام آئیں یہاں دیکھیں باہر کا منظر یہاں سے کتنا پیارا نظر آ رہا ہے۔۔وہ کھڑکی کے پاس کھڑی اسے اشارہ کرنے لگی وہ بھی اداس چہرہ لیے اس کے قریب کھڑا ہوا تھا

اب تو غصہ چھوڑ دیں دیکھیں کتنا پیارا کمرہ ہے۔۔وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تو احرام اسے کھینچ کر اپنے قریب لے آیا تھا لیکن اس کا موڈ ابھی بھی حراب ہی تھا

قسم سے بہت غصہ آ رہا ہے دل کر رہا ہے ان کو۔۔وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے نور اپنا ہاتھ اس کے منہ پے رکھ چکی تھی۔

بس نا پلیز۔۔وہ ہاتھ رکھے بولی تو احرام اس کے ہاتھ کو چومنے لگا۔۔

میرا غصہ ایسے ختم نہیں ہو گا نا۔۔ وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بولا تھا وہ پھر اسے اشارہ دے رہا تھا

تو کیسے ختم ہو گا۔۔؟ وہ معصومیت سے بولی تو احرام اسے مزید اپنے سینے سے لگا گیا۔۔

ایک عدد کس سے۔۔ وہ خمار آلودہ لہجے میں بولا تو نور اسے گھورنے لگی۔۔

کس کر دو میرا غصہ ختم ہو جائے گا ورنہ پتا نہیں میں غصے میں کیا کر بیٹھوں ۔۔۔ وہ بے چینی سے بولا تھا۔۔۔ نور کے پاس سوائے اس کے اور کوئی آپشن نا تھا اس لئے وہ اپنے لب اس کے گالوں کے قریب لے جا ہی رہی تھی کے وہ اسے روک گیا تھا۔

یہاں نہیں۔ یہاں۔۔ وہ اپنے لبوں کی طرف اشارہ کر رہا تھا یہ سن کر نور کی دل۔ کی دھڑکنیں اور بھی تیز ہوئی تھی۔

یہاں نہیں نا پلیز۔۔۔ نور فوراً سے کہا تو احرام غصے میں اسے گھورنے لگا

کرو جلدی سے۔ وہ غصے میں بولا تھا

پلیز نا احرام یہاں نہیں کر سکتی۔۔ وہ پھر سے منت کرنے لگی۔۔

کس می نور۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے بولا تھا۔ نور کو احرام کی انگلیاں اپنی کمر پے دھنستی محسوس ہوئی تھی۔۔

احرام۔۔وہ آہستگی سے روہانسا آواز میں گوئی۔۔

نور آئی سیڈ کس می۔۔وہ چلایا تو نور۔نے جلدی سے اپنے لب اس کے لبوں پے رکھ دیے تھے۔وہ بھی اس کی کمر کو چھوڑ اس کا چہرہ تھام چکا تھا۔۔

بس اب جب بھی دیکھو کے میں غصے میں ہوں ایسے ہی مجھے کس کر دیا کرو میرا غصہ چھو منتر ہو جائے گا۔۔وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے سمجھانے لگا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔ

تھوڑی دیر ریسٹ کرنے کے بعد نور اور احرام ہوٹل کے۔ باہر گارڈن ایریا میں چلے گئے تھے۔۔احرام کو ایک کال آگئی تھی تو وہ سائڈ پے چلا گیا تھا۔

ہائے پہچانا آپ غلطی سے ہمارے کمرے میں آگے تھے۔۔وہ لڑکی نور کو اکیلے دیکھ کر اس کے قریب آئی تھی۔۔

اوہاں۔۔نور نے مسکرا کر کہا

میرا نام سوفیا ہے اور آپ کا؟ وہ اب نام پوچھ رہی تھی

نور۔۔اس نے مسکرا کر کہا تھا اتنے میں احرام آگیا تھا وہ غصے میں نور کا ہاتھ پکڑ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

حد ہے کیسا شخص ہے۔ سوفیا اپنے شوہر کے قریب کھڑی۔ بڑبڑانے لگی

کیا ہوا؟اس کا شوہر پوچھنے لگا اس شخص کا نام شہر یار تھا۔

وہ جو غلطی سے ہمارے روم میں آگے تھے اسی لڑکی سے بات کر رہی تھی تو اس کا شوہر غصے میں اس کا ہاتھ پکڑ اپنے ساتھ لے گیا میں کون سا اسے کھا جاتی۔۔۔ سوفیا غصے میں اسے بتا رہی تھی۔۔

تو تمھیں کیا ضرورت تھی ایسے ہی جان پہچان بڑھانے کی۔ شہریار اسے ہی سنانے لگا

پتا نہیں مجھے وہ بہت اچھی لگی تو بس اس لئے۔۔ سوفیا نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ احرام نور کا ہاتھ پکڑ گارڈن کے آخری کونے پے کھڑا تھا سوفیا جو

اپنے شوہر کے ساتھ دور کھڑی تھی دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔ باہر کا نظارہ کرنے کے بعد دونوں اندر چلے گئے تھے۔۔

کیسی لگی جگہ ؟ احرام پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لئے پوچھنے لگا۔

بہت پیاری ہے۔۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر بولی تھی احرام کی نظر نور کے لبوں پے تھی وہ بنا رکے اس کے لبوں پے جھکنے ہی والا تھا کے نور دو قدم پیچھے ہٹی تھی اس کی اس حرکت نے احرام کو اچھا خاصا غصہ دلا دیا تھا۔۔۔

تم مجھے یوں روک نہیں سکتی نور۔۔ وہ اسے دیوار سے لگائے بتا رہا تھا۔۔ بس اتنا کہہ کر وہ اس کے لبوں پے اجھکا تھا۔۔

نور پھر سمجھا رہا ہوں جب میں تمھارے قریب آؤں یوں مجھ سے دور مت جانا تمھاری یہ حرکت مجھے بہت غصہ دلاتی ہے۔۔۔وہ اسے اپنے حصار میں لئے کہہ رہا تھا نور بھی کافی ڈری ہوئی تھی۔

تم میری ہو صرف میری اور مجھے میری نور کے قریب جانے سے دنیا کی کوئی بھی طاقت روک نہیں سکتی تم بھی نہیں سمجھی۔۔یہ کہہ کر وہ اس کے گالوں کو چومتا ایک بار پھر اس کے لبوں پہ شدتیں لٹانے لگا تھا

میں تھوڑی دیر ریسٹ کر لوں پھر کھانا کھانے نیچے۔چلیں گے اوکے ۔۔اس کے ماتھے پہ بوسہ دے کر وہ بیڈ کی طرف چلا گیا تھا۔۔

ایک کام کرو تم بھی چلو تمھیں اپنی۔باہوں میں بھر کر بہت پیاری اور میٹھی نیند آتی ہے۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر بولا تو نور بہانا بنا گئی۔

و۔۔وہ مجھے بہت گرمی لگ رہی ہے تو میں شاور لے لوں۔۔اس کے بہانے پے وہ ہنس پڑا تھا

کیا بات کر رہی ہو اتنی سردی میں تمھیں گرمی لگ رہی۔بے بی بہانا تو ڈھنگ کا بناتی۔۔وہ ہنستے ہوئے بول رہا تھا اس کی ہنسی نور کی جان لے رہی تھی

س۔سچی میں مجھے گرمی لگ رہی ہے۔۔وہ ڈرتے ہوئے کہنے لگی لیکن اس۔بار احرام ہنسا نہیں تھا۔

چلو ٹھیک ہے جاؤ۔اسے کہتا وہ بیڈ پے لیٹ گیا تھا نور بھی واشروم کی طرف چلی گئی تھی۔۔نور نے احرام کو دیکھانے کے لیے شاور آن کر دیا تھا اور حود

۔۔وہ شیشے میں اپنے چہرے کو جس معصومیت پے احرام مر مٹا تھا دیکھنے لگی تھی اس کے چہرے پے احرام کے عشق کا نور صاف نظر آرہا تھا اس کے عشق سے وہ اور زیادہ کھل رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واشروم سے۔ باہر آئی تو احرام سو رہا تھا۔۔وہ آہستہ سے قدم اٹھاتی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔وہ ایک نظر کھڑکی سے باہر دیکھتی تو ایک نظر احرام کو

۔۔

پتا نہیں انہیں اچانک سے کیا ہو جاتا ہے۔۔وہ کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے حود سے کہہ رہی تھی۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی نیند پوری کر۔چکا تھا۔نور جو ابھی تک کھڑکی کے پاس کھڑی تھی اس کی طرف چلا گیا تھا۔

کیا دیکھ رہی ہو؟ وہ اس کے کندھے پے اپنے لب رکھے پوچھنے لگا۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔وہ پلٹی تھی

شاور لے لیا تھا اب تو نہیں نا گرمی لگ رہی۔۔وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا

ن۔۔نہیں اب نہیں لگ رہی۔۔وہ فوراً سے۔بولی تھی۔۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر کھانا کھانے نیچے چلیں گے۔۔اسے کہتا وہ واشروم کی طرف چلا گیا تھا۔چند منٹوں میں وہ فریش ہو کر نور کو لے کر نیچے چلا گیا تھا۔۔دونوں کھانا کھا رہے تھے جب سوفیا اور شہریار بھی ان کے ساتھ والے ٹیبل پے آبیٹھے تھے سوفیا ابھی بھی نور کو دیکھ مسکرا رہی تھی شائد اسے نور کچھ زیادہ ہی پسند آگئی تھی۔۔ان کے ٹیبل کے تھوڑا دور بیٹھا ایک شیخ جو دیکھنے میں ساٹھ سال کا لگ رہا تھا کافی دیر سے نور کی طرف دیکھ کر۔مسکرا رہا تھا۔۔نور کے لیے اس شخص کی نیت حراب ہو چکی تھی۔۔نور

اور احرام بھی کھانا۔ ختم کر چکے تھے احرام جوں ہی کاؤنٹر کے قریب آیا تو وہ شیخ بھی اس کے قریب۔ چلا گیا۔۔

سنو مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔وہ شیخ احرام کے کندھے پے ہاتھ رکھے عربی بولنے والے انداز میں کہنے لگا تو احرام پلٹا تھا

سوری مجھ سے۔۔ وہ پلٹتے۔ ہوئے پوچھنے لگا

ہاں تم سے۔۔ شیخ نے فوراً سے کہا

کیا بات کرنی تھی بتائیں۔۔؟ احرام نے پوچھا

نہیں یہاں نہیں اکیلے میں۔ کمرہ نمبر پچیس میں میں تمھارا انتظار کروں گا لازمی آنا۔۔ وہ اس سے کہتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔احرام بھی نور کو کمرے میں چھوڑ کر اس شخص سے ملنے۔ چلا گیا تھا۔۔

شکریہ۔۔۔وہ احرام سے کہتا اسے اندر لے گیا تھا

کیا بات کرنی تھی آپ نے ؟احرام کھڑے کھڑے ہی پوچھنے لگا جس پے اس شیخ نے اسے صوفے پے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا احرام بھی صوفے پے بیٹھ گیا تھا۔وہ ہاتھ میں دو گلاس پکڑے احرام کے قریب کھڑا ہو گیا تھا صاف نظر آرہا تھا کے ان گلاسوں میں۔ شراب تھی۔

ڈرنک۔۔وہ گلاس احرام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہنے لگا

سوری میں ڈرنک نہیں کرتا احرام نے صاف انکار کیا

اٹس اوکے۔۔۔وہ اس کے حصے کا گلاس ساتھ والے ٹیبل پے رکھتا سامنے والے صوفے پے بیٹھ گیا تھا۔۔

آپ بتائیں کیا کام تھا؟احرام نے پھر پوچھا

تم مجھے۔نہیں جانتے میں تمھیں نہیں جانتا۔۔لیکن ایک چیز نے مجھے تم سے ملنے پے مجبور کر دیا۔۔وہ شخص شراب پیتے ہوئے اسے بتا رہا تھا جبکہ۔ احرام کو اس کی باتوں کی زرا بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

دیکھیں آپ صاف صاف کہیں کیا کہنا چاہتے ہیں؟احرام نے سخت لہجے میں پوچھا تھا

میں بہت طاقتور آدمی ہوں۔ جس چیز پے میری نظر پڑھ جائے پھر وہ میری نظروں سے۔ بچ نہیں سکتی اور میری نظر تمھاری بیوی پے پڑھ چکی ہے اور مجھے وہ چاہیے۔ میں۔ بڑے پیار سے تم سے صرف ایک رات کے لیے تمھاری بیوی مانگ رہا ہوں۔ بدلے میں تم مجھ سے ڈھیر سارے پیسے لے لینا اور اگر تم نے منع کیا تو تمھاری آنکھوں کے سامنے میں تمھاری بیوی کو اپنے بستر کی زینت بناؤں گا۔۔ وہ شخص ہنستے ہوئے کہنے لگا اس کی بات پے احرام نے بے حد غصے میں اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔ یہ شیخ سچ میں بہت طاقتور تھا یہ نہیں تھا کے وہ اپنی بیوی کے ساتھ یہاں ہنی مون پے آیا تھا وہ یہاں اپنے شکار کے لئے ہی آیا تھا اس سے پہلے وہ کئی لڑکیوں کو اپنے بستر کی زینت بنا کر ان کی زندگیاں برباد کر چکا تھا اور اب وہ نور کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانا چاہتا تھا لیکن اسے یہ پتا نہیں۔ تھا کے سامنے بیٹھا شخص کون ہے۔۔

تو کیا حیال ہے کب بھیجو گے اسے میرے پاس ۔۔اس شیخ نے جب مسکرا کر پوچھا تو احرام نے ۔بنا دیر کیے بنا کچھ کہے اسے کالر سے پکڑ زور سے اس کا سر دیوار سے مارنے لگا

کیا بکواس کر رہا تھا تو میری بیوی کے لئے ۔۔اس شخص کی روح اس سے چھین نالوں جو میری بیوی کی طرف گندی نظر سے بھی دیکھے ۔۔وہ اس کا سر دیوار پے مارتے ہوئے غصے میں بول رہا تھا چار بار سر دیورا پے مارنے کے بعد وہ اب اس کا سر کانچ کے ٹیبل پے مارنے لگا خون سے اس شیخ کا چہرہ تر ہو گیا تھا کانچ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس شیخ کے چہرے پے چھب گئے تھے ۔۔یہ بتانا مشکل تھا کے وہ زندہ تھا یا مر گیا تھا آج اس کا ہنی مون مرڈر مون بن گیا تھا۔

تھو۔۔بے غیرت آدمی۔اس پے تھوکتا وہ۔ باہر نکل گیا تھا احرام جوں ہی کمرے سے نکلا تھا تو وہاں ایک ویٹر پہنچ گیا تھا وہ صوفے پے پڑھے شیخ کو جس کی حالت دیکھنے لائق تھی دیکھ چلاتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔۔احرام اپنے کمرے کی طرف جا ہی رہا تھا کے اپنے فون پے آرزم کی کال دیکھ غصے میں آ گیا تھا۔

جب منع کیا تھا کے مجھے کال مت کرنا کوئی بھی تو کیوں کی۔؟ وہ کال پک کرتے ساتھ ہی اس پے برس پڑھا۔۔

میں نے بس حیرت معلوم کرنے کے لیے کال کی تھی بھائی۔سائیں سوری ۔۔دوسری طرف سے آرزم کی کانپتی آواز آئی۔۔اس سے پہلے کے احرام اسے کچھ کہتا پیچھے سے چلانے کی آوازیں آنے لگی تھی وہ ویٹر سب کو کمرے میں لے گیا تھا سب لوگ اکھٹے ہو گے تھے۔۔

یہ پیچھے سے کس کی آوازیں آرہی ہیں ؟احرام چلانے کی آوازیں سن چکا تھا

ایک بہت ہی گھٹیا زلیل انسان سے مل کر آیا ہوں۔۔احرام نے بالکل دھمی آواز میں کہا آرزم سمجھ چکا تھا احرام نے اسے سب بتادیا تھا یہ سن کر آرزم کو بھی کافی غصہ آیا تھا

توکیاوہ مرچکا ہے ؟احرام نے پوچھا

دل تو کر رہا تھا اسے مار ہی دوں لیکن میں اپنا ہنی مون حراب نہیں کرنا چاہتا تھا حیر میں اب رکھتا ہوں اب مجھے کال مت کرنا۔۔وہ غصے میں کہتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

~~~~~~~~~~

احرام جب کمرے۔میں داخل ہوا تو نور کمرے میں نہیں تھی یہ دیکھ وہ اور بھی زیادہ غصے میں آگیا۔ تھا۔احرام غصے میں ہی اسے ڈھونڈنے باہر نکل گیا۔نور جو چلانے کی آواز سن کر کمرے سے باہر نکل گئی وہ سوفیا کے قریب کھڑی باتیں کر رہی تھی۔۔

نور۔۔۔احرام دور سے ہی چلایا تو نور پلٹی۔۔وہ غصے میں اس کے قریب چلا گیا تھا۔۔۔وہ غصے میں بے رحمی سے اس کا ہاتھ پکڑا اپنے ساتھ لے گیا جبکہ سوفیا انہیں جاتا دیکھ رہی تھی۔۔

کمرے سے باہر کیوں آئی۔؟ وہ کمرے کی طرف جاتے ہوئے بنا اسے دیکھے پوچھنے لگا
~~~~~~~~~~

اف احرام کیا بتاؤں۔۔وہ بول رہی تھی جب احرام نے بے اختیار اس کی بات کاٹی تھی

میں نے پوچھا کمرے سے باہر کیوں۔آئی؟ وہ اس کی۔ بات کاٹتے ہوئے غصے میں بولا تھا

وہ باہر سے چلانے کی آواز آئی تو میں ڈر گئی تھی آپ بھی نہیں تھے تو اس لئے دیکھنے چلی گئی۔۔وہ آہستہ آہستہ اسے بتانے لگی دونوں کمرے میں پہنچ گئے تھے احرام نے کمرے میں داخل ہوتے ہی نور کو بری طرح سے محاطب کیا تھا

آگ لگ جائے آندھی آجائے طوفان آجائے کوئی مر ہی کیوں نا جائے۔ لیکن میری اجازت کے بغیر تم کمرے سے کہی نہیں جاؤ گی سمجھ آئی یا نہیں ۔۔؟ وہ اسے کندھے سے پکڑ جھنجھوڑتے ہوئے پوچھنے لگا۔

بولو نور سمجھ آئی یا نہیں؟ وہ پھر غصے میں پوچھنے لگا تھا

آ۔آگئی آگئی۔۔ وہ فوراً سے بولی تو احرام نے اسے چھوڑ دیا تھا

گڈ۔۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا تھا۔احرام اب اپنا غصہ کنڑول کرنے کے لیے ماتھے پے ہاتھ رکھے بیڈ پے بیٹھ گیا تھا۔

آپ کو پتا ہے اس شخص کو کسی نے بہت بری طرح سے مارا ہے اتنی بری طرح سے نا پوچھیں۔۔ وہ بھی احرام کے قریب بیٹھ کر اسے بتا۔رہی تھی

وہ آگے سے چپ تھا۔ وہ اسے کیا بتاتا کے یہ سب میں نے کیا ہے وہ اسے بتا کر ڈرانا نہیں چاہتا تھا یہ نہیں تھا کے وہ۔ سب سے چھپ کر یہ کام کرتا تھا وہ سرے عام یہ کرتا تھا بس وہ نور کو بتا کر اسے ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔

جس نے بھی انہیں مارا وہ کوئی حیوان ہی ہوا ہوگا ایک حیوان اور درندہ ہی ایسا کر سکتا ہے ان کی فیملی کو جب پتا چلے گا کتنی تکلیف ہوگی انہیں جب اس شخص سے بھی کوئی اپنا چھین جائے گا نا تب اسے پتا چلے گا کے جب کوئی اپنا دور ہوتا ہے تو کتنی تکلیف۔۔ اس سے پہلے کے وہ اپنی بات مکمل کرتی احرام غصے میں چلاتے ہوئے اٹھا تھا نور کی بات ادھوری ہی رہ گئی تھی۔

کیا بکواس کر رہی ہو تمھیں کیا کوئی کسی کو مارے نا مارے تم کیسے کسی کو بدعا دے سکتی ہو وہ پھر غصے میں اسے کندھے سے پکڑ چکا تھا وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔ احرام کو اسی بات پے غصہ آیا تھا جب نور نے کہا کے جب

اس کا کوئی اپنا چھین جائے گا تب اسے پتا چلے گا اور اس شیخ کی حالت تو احرام نے کی تھی نا اور احرام کے نزدیک اس کا اپنا اور عزیز تو نور ہی تھی اور وہ نور کو کسی بھی قیمت پے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔

مم۔میں نے بد عا تو نہیں دی میں تو بس ایسے ہی کہا۔۔وہ ڈرتے ہوئے۔کہنے لگی

جو بھی ہو آج کے بعد تمھارے منہ سے میں یہ نا سنو اور آج کے بعد مجھے بتائے بغیر تم کہی نہیں جاؤ گی ورنہ سچ میں میں تمھاری دونوں ٹانگیں توڑ کے رکھ دوں گا سنا تم نے۔وہ غصے میں اپنا فیصلہ سنا گیا۔

پانچ منٹ بعد جب احرام کو احساس ہوا کے وہ کچھ زیادہ ہی غصہ کر گیا اس پے تو وہ اس کے قریب چلا گیا وہ کھڑکی کے پاس کھڑی باہر دیکھ رہی تھی۔۔

نور۔۔وہ اس کے قریب کھڑا بولا تو وہ پلٹی۔۔

جان سوری میں کیا کروں تم کام ہی ایسا کر دیتی ہو کے۔پلیز تم ایسا کوئی کام نا کیا کرو جس پے میرا دماغ گھوم جائے اور میں تم پے غصہ ہوں۔وہ اس کے گلے لگے معافی مانگنے والے انداز میں بول رہا تھا۔

معاف کر دو۔۔وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا نور خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے احرام کو آخر کیا ہو جاتا ہے کبھی وہ نارمل موڈ میں ہوتے اور پھر یکدم سے غصے میں آجاتے ہیں اب نور کو کون بتائے کون سمجھائے کے یہ شخص ایسا ہی ہے

بولو نا معاف کیا یا نہیں۔۔وہ بے تابی سے پوچھنے لگا جس پے نور نے ہاں میں گردن ہلائی تھی۔۔

شکریہ سویٹ ہارٹ۔۔یہ کہہ کر وہ اسے کھینچ اپنے بے حد قریب لے آیا وہ اپنے بے تاب لبوں کی پیاس بجھانے کے لئے اس کے لبوں پے جھکنے ہی والا تھا کے اس کے فون نے اس کے کام میں رکاوٹ پیدا کی لیکن وہ اپنے فون کو اگنور کر مدہوش سا ہو گیا تھا۔

احرام آپ کا فون بج رہا ہے۔۔نور کو فون کی آواز کافی چبھ رہی۔ تھی۔

چھوڑو۔۔وہ مدہوشی سے بولا تھا۔

اٹھالیں ناشائد کوئی ضروری کال ہو۔۔نور نے جب کہاتو وہ غصے میں فون کی طرف بڑھافون پے ساحل کا چمکتانام دیکھ وہ اور بھی زیادہ غصے میں آگیا تھا۔اس نے کال پک نہیں کی تھی وہ کال کاٹ کر واپس اس کی طرف آیا تھا ۔

کون تھا؟نور پوچھنے لگی

رونگ نمبر تھا۔۔اسے کہتا وہ اس کے لبوں پے اجھکا تھا۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھاکر بیڈ پے لے گیا۔۔اسے بیڈ پے چھوڑ وہ اپنی شرٹ کاکے اوپر کے دو بٹن کھولنے لگاجس پے نور کو پتا چل گیا تھا کے احرام کے ارادے نیک نہیں ہیں۔۔اپنی شرٹ کے بٹن کھول وہ مسکراتے ہوئے نور پے اجھکا۔

تمھاری قربت میں کتنا سکون ہے۔۔ایک کیلینگ سمائل دیکھاتا وہ نور کے کندھے سے زرا سی شرٹ سرکا گیا جس پے نور کی دھڑکنوں میں تیزی اتر آئی تھی۔احرام نے ابھی اپنے لب اس کے نازک کندھے پے رکھے ہی تھے کے فون نے ایک بار پھر اسے غصہ دلا دیا تھا۔۔وہ بے حد غصے میں اٹھ گیا تھا

کوئی مر گیا ہے جو بار بار مجھے تنگ کر رہے ہو؟وہ کال پک کرتے ہوئے ایسا چلایا کے پیچھے نور گھبرا گئی وہ گھبراتے ہوئے اپنا کندھا ڈھانپ گئی تھی۔

وہ آرزم سائیں نے بتایا تو پوچھنے کے لئے کال کی آپ دونوں ٹھیک ہو؟ دوسری طرف سے ساحل کی کانپتی لڑکھڑاتی آواز آئی تھی

میں۔اور نور بالکل ٹھیک ہیں۔سنا میرے ہوتے ہوئے اسے کچھ بھی نہیں ہو گا اور اب اگر تم سب نے دوبارہ کال کر کے ڈسٹرب کیا تو وہاں آکر زندہ ہی دفن کر دوں گا۔۔۔غصے میں کہتا وہ کال کاٹ گیا فون ٹیبل پے رکھ وہ مسکراتے ہوئے نور کے قریب چلا گیا۔۔

ڈونٹ وری بے بی تم مت ڈرنا

وہ میرے نالائق بھائی بار بار مجھے تنگ کرتے ہیں اس لیے انہیں سمجھا رہا تھا میرا یہ غصہ یہ حیوانی روپ صرف دوسروں کے لیے ہے تمھارے لیے نہیں۔۔وہ اسے ڈرا ہوا دیکھ کہتا پھر اس کے کندھے سے شرٹ سرکا کر اپنے لب رکھ گیا جس پے نور نے اپنی آنکھیں موندلی کندھے سے لبوں کا سفر سیکنڈوں میں طے ہوا تھا یوں دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کے پورے وجود پے حاوی ہو چکا تھا۔

مٹ کے بھی نہیں مٹتی یہ پیاس ایسا کیا سحر کیا ہے مجھ پے۔۔وہ اس کے گیلے لبوں کو اپنے انگھوٹے سے ملستے ہوئے ایک بے تاب سے انداز میں پوچھنے لگا

دوسرے دن صبح ہوتے ہی جب نور کی آنکھ کھولی تو وہ احرام کی باہوں سے نکل کر اٹھ گئی۔۔نور نے جب پردے ہٹائے تو وہ خوشی سے اچھل پڑھی باہر برف پڑھ رہی تھی۔۔

احرام احرام۔۔نور خوشی سے چلائی۔تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

کیا ہوا؟وہ بھاگتا اس کے قریب آیا۔۔

مجھے کچھ نہیں ہوا باہر دیکھیں برف پڑھ رہی ہے۔۔وہ اسے باہر کی طرف اشارہ کر رہی تھی وہ بھی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تھا

یہ تو سرپرائز ہو گیا۔۔وہ باہر دیکھتے ہوئے کہنے لگا

شکر ہے میں گرم کپڑے ساتھ لائی ہوں ورنہ ٹھنڈ سے کانپ رہے ہوتے ۔۔وہ اس کے ساتھ جوڑتے ہوئے کہنے لگی

میں تمھیں ٹھنڈ سے کانپنے دیتا۔ بھلا۔۔وہ اس کے گالوں پے کس کرتے ہوئے بولا تھا

باہر چلیں۔۔نور کافی ایکسائٹڈ لگ رہی تھی۔۔

ابھی نہیں پہلے ہم ناشتہ کر لیں پھر آرام سے چلیں گے۔۔وہ واشروم کی طرف جاتے ہوئے بول رہا تھا۔کچھ ہی دیر میں دونوں فریش ہو کر ناشتہ

کرنے نیچے چلے گئے تھے۔۔ برف کی ایکسائٹمنٹ میں نور نے ناشتہ بھی کم کیا تھا۔۔ آخر وہ اسے لے کر باہر چلا گیا تھا برف جو تیزی سے برسے جا رہی تھی رک گئی تھی۔۔ باقی لوگ بھی برف کو انجوئے کرنے باہر چلے گئے تھے۔ باہر جاتے ہی نور برف میں اچھلنے لگی۔۔ وہ کافی حوش تھی۔۔ اتنے میں سوفیا بھی مسکراتے ہوئے اس کے قریب آئی تھی سوفیا کو دیکھ کر۔ احرام کا مسکراتا چہرہ غصے والے چہرے میں بدل گیا پتا نہیں اسے اس کا ساتھ کیا دشمنی تھی جو اسے دیکھ۔ کر وہ غصے میں آجاتا تھا۔۔ لیکن اس بار وہ نور کو وہاں سے نہیں لے گیا وہ دور کھڑا ہی دیکھ رہا تھا۔

ہائے۔۔ شہریار احرام کے پاس کھڑا بولا تو احرام اسے دیکھ کر کچھ نا بولا وہ بے چارہ کافی شرمندہ ہوا تھا۔

کتنا اچھا ویو ہے نا قدرت نے ہر طرف سفید چادر بچھا دی ہے۔۔ شہر یار اپنے چاروں اور دیکھتے ہوئے اسے بتا رہا تھا احرام ابھی بھی خاموش ہی تھا

آپ کہاں سے آئے ہیں؟ شہر یار نے پوچھا۔۔

پاکستان سے۔۔ شکر ہے یہ شخص بولا

اوواؤ ہم بھی پاکستان سے آئے ہیں۔۔ شہر یار نے خوشی سے بتایا۔۔ جبکہ احرام کی نظریں تو نور پہ تھی جو سوفیا کے ساتھ باتیں کر رہی تھی۔۔

کتنی خوشی کی بات ہوتی ہے نا جب کوئی اپنا ایک انجان ملک میں مل جائے۔۔ شہر یار بولے جا رہا تھا۔۔

ہمم۔۔احرام نے بس اتنا ہی کہا تھا۔۔سوفیا نے جب نور کا ہاتھ پکڑا تو احرام نے غصے میں اپنی۔ مٹھیاں بھینچ لی۔۔پتا نہیں اسے کیا ہو رہا تھا۔۔

نور بچ کے۔۔سوفیا نور پے برف پھینکتے ہوئے بولی تھی یہ دیکھ احرام غصے میں اس کے قریب آیا تھا

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔وہ نور کے کپڑے جھاڑتے ہوئے سوفیا پے چلایا تو وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔شہریار۔ بھی ان کے قریب چلا آیا تھا

احرام ہم کھیل رہے تھے۔۔نور نے اسے گھورا۔

مجھے یہ کھیل پسند نہیں چلو اندر۔۔غصے میں کہتا وہ اس کا ہاتھ پکڑ اندر لے گیا سوفیا بے چاری وہی بت بنے کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو ہم کھیل ہی تو رہے تھے بلا وجہ آپ نے اس لڑکی کی انسلٹ کر دی کیا سوچ رہی ہو گی وہ۔۔۔ نور کو بھی احرام کی یہ حرکت پسند نا آئی۔۔

جو سوچتی ہے سوچنے دو لیکن تمھارے اتنے قریب میں کسی کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ واشروم لے گیا۔

احرام وہ لڑکی ہے۔۔ نور نے پھر اسے گھور کر کہا

بے شک۔۔ وہ لڑکی ہو میں کسی کو بھی تمھارے اتنے قریب نہیں دیکھ سکتا ۔۔۔ وہ اس کے ہاتھ ہاتھ دھلا رہا تھا

یہ کیا کر رہے ہیں؟۔وہ حیرانی سے پوچھنے لگی

اس لڑکی نے انہیں چھوا تھا اس لئے۔ تمھارے وجود پے صرف میرا حق ہے اگر تمھیں کوئی چھو سکتا ہے تو وہ صرف میں ہوں۔ کسی کی آنکھوں کی بھی کیا مجال کہ میرے علاوہ تمہیں دیکھیں تمھیں دیکھنے کی پرمیشن بھی لوگوں کو مجھ سے لینی ہو گی۔۔وہ سخت لہجے میں اسے کہتا واشروم سے۔ باہر نکل گیا تھا نور اب بھی وہی کھڑی تھی جیسے اسے کوئی شاکڈ لگا ہو۔۔دس منٹ بعد۔نور بیڈ پے اداس بیٹھی تھی احرام بھی اس کے قریب بیٹھ گیا تھا

۔۔

تم خاموش اچھی نہیں لگتی۔وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگا

آپ پلیز اس لڑکی کو سوری بول دیں۔۔نور نے جب یہ کہا تو احرام نے اس کی ہاتھ چھوڑ دیے۔۔

تمھارا دماغ حراب ہے کیا میں اور اس سے معافی مانگوں ہو ہی نہیں سکتا ۔۔وہ غصے میں کہتا دوسری جانب دیکھنے لگا تھا

احرام پلیز نا میری حاطر۔۔نور مزید اس کے قریب آئی۔

نور کہا نا نہیں۔۔وہ سخت لہجے میں بولا تو نور اس کا بازو پکڑ گئی۔۔

آپ تو پیار کے بڑے بڑے دعوے کرتے رہتے ہیں اور میرے لیے اتنا نہیں کر سکتے۔۔وہ جیسے ناراض سی ہو گئی۔

میرے پیار کو اس کے بیچ مت لانا۔۔ وہ غصے میں اسے دیکھنے لگا

تو پلیز نا میری خاطر سوری بول دیں پتا نہیں آپ کی اس حرکت کی وجہ سے وہ کتنا ہرٹ ہوئی ہوں گی۔۔ نور نے پھر ضدی انداز میں کہا تھا

ہوتی ہے تو ہوتی رہی نا مجھے کیا۔۔ اس نے بڑے آرام سے کہا

کسی کا دل توڑنا اچھی بات نہیں ہوتی احرام اور ویسے بھی سوری بول دینے سے کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں ہو جاتا۔۔ نور کی اس بات نے احرام کو اپنی طرف گھورنے پے مجبور کر دیا تھا

پلیز پلیز۔۔ وہ معصومیت سے کہتی ہاتھ جوڑ گئی۔۔

اوکے فائن۔۔وہ غصے میں اٹھا جس پے نور بھی حوش ہو کر اٹھ گئی تھی۔۔

اب سید احرام شاہ معافی بھی مانگنے گا پتا نہیں اس لڑکی کی محبت میں اور کیا کیا کرنا پڑے گا مجھے۔۔وہ سوفیا کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے دھمی آواز میں حود سے کہہ رہا تھا

کیا بول رہے ہیں؟نور نے صرف اس کی پھوس پھساہٹ سنی تھی

کچھ نہیں۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔۔دونوں سوفیا کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر دروازہ کھٹکھٹا رہے تھے۔۔سوفیا بھی دروازہ کھول چکی تھی۔۔

ہائے اندر آسکتے ہیں۔۔نور نے مسکرا کر کہا تو سوفیا انہیں اندر بلا لیتی ہے نور اور احرام کو دیکھ شہریار جو بیڈ پے لیٹا تھا اٹھ گیا تھا

وہ یہ کچھ کہنا چاہتے ہیں آپ سے۔۔نور احرام کی طرف جو ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اسے دیکھتے ہوئے سوفیا سے کہنے لگی۔۔

کیا؟ سوفیا نے پوچھا

احرام۔۔نور نے اسے کہنی ماری تو وہ سامنے کی طرف دیکھنے لگا۔۔

باہر جو کیا اس کے لئے سوری۔۔وہ بکھرے لہجے میں زمین کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا وہ سوفیا کو نہیں دیکھ رہا تھا

اٹس اوکے۔۔سوفیا فوراً سے بولی۔۔

چلیں۔۔احرام نور کی طرف دیکھنے لگا۔

چلیں۔۔ مسکرا کر کہتی وہ کمرے سے چلی گئی تھی۔۔

لگتا ہے اس کی بیوی نے اسے فورس کیا ہو گا تبھی وہ یہاں آیا تھا ورنہ اس کے معافی مانگنے والے انداز سے لگ رہا تھا کے وہ حود سے یہاں نہیں آیا تھا ۔۔دونوں کے جانے کے بعد شہریار سوفیا سے کہنے لگا

چھوڑیں مجھے کیا۔۔ سوفیا نے بکھرے ہوئے انداز میں کہا

اب تو حوش ہو نا؟ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھنے لگا

ہاں۔۔نور مسکرائی۔۔

اسی خوشی میں ایک کس دے دو۔۔وہ اس کے قریب جاتے ہوئے بولا تو نور پیچھے دیوار سے جا لگی۔۔

کرونا۔۔وہ اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا تھا۔نور بھی فوراً سے اسے کس کر دیا تھا احرام نے اسے آزاد کر دیا تھا احرام کی باہوں سے نکل پانا کوئی آسان بات تھوڑی تھی۔دونوں کو یہاں پانچ دن ہو چکے تھے اور آج شام کو ہی ان کی پاکستان واپسی تھی آج دونوں دوپہر کا کھانا کھانے دوسرے ہوٹل چلے گئے تھے احرام نے کب کا آڈر دے دیا تھا لیکن ابھی تک کھانا نہیں آیا تھا۔

اف مجھے بہت بھوک لگی ہے اگر کھانا نا یا تو میں کیا کروں گی۔۔وہ اپنا پیٹ پکڑ کر معصومیت سے بولی تو احرام مسکرانے لگا

مجھے کھا جاؤ۔۔۔وہ اپنا چہرہ اس کے قریب لے گیا

سوری لیکن میں کچا گوشت نہیں کھاتی۔نور نے ایک ادا سے کہا

کچا زیادہ مزے کا ہوتا ہے ایک بار ٹرائی تو کرو ایک بار کھاؤ گی نا تو بار بار دل کرے گا۔۔۔وہ ہنستے ہوئے بولا تھا اتنے میں کھانا بھی آ گیا تھا۔۔

شکر ہے۔۔نور اب کھانے پہ ٹوٹ پڑھی تھی۔۔

آرام سے کھاؤ ورنہ ہڈی گلے میں ہی اٹک جائے گی۔احرام نے شرارتی انداز میں کہا تھا کچھ ہی دیر میں دونوں کھانا کھا کر ہوٹل روانہ ہو گئے

تھے۔۔شام بھی ہونے کے قریب تھی نور اپنا اور احرام کا سامان پیک کر رہی تھی۔

احرام میں ان سے مل آؤں۔۔وہ جو صوفے پے ٹانگ پے ٹانگ رکھے بیٹھا تھا نور اس کے قریب چلی گئی۔

کن سے ؟اس نے پوچھا

وہی جن کا اور ہمارا کمرہ چینج ہو گیا تھا۔۔نور دھمی آواز میں بولی۔ تھی

کس لیے جاؤ گی کوئی ضرورت نہیں۔۔وہ صاف انکار کرتے ہوئے بولنے لگا۔۔

احرام ایسا تو مت کہیں نا اب کون سا دوبارہ ان سے ملاقات ہو گی پلیز آخری بار۔۔ وہ پھر ضد پے اتر آئی تھی۔۔ جس پے وہ اسے گھورنے لگا تھا

ٹھیک ہے تین منٹ ہیں جاؤ۔۔ اسے کہتا وہ اٹھ کھڑا ہوا نور بھی بنا بحث کیے چلی گئی تھی۔۔ وہ بھاگتی ہوئی کمرے کے باہر کھڑی دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔۔

وہ ہم جا رہے ہیں تو سوچا آپ سے مل لوں۔۔ وہ باہر کھڑی جلدی سے بولی تھی۔۔

او۔ شکریہ۔۔ سوفیا اس کے گلے لگے کہنے لگی شکر ہے یہاں احرام نہیں تھا ورنہ اس بار وہ نور کو شاور کے نیچے ہی کھڑا کر دیتا۔۔

زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گی اللہ حافظ۔۔۔نور بس اتنا ہی کہہ کر واپس چلی آئی تھی۔۔

واہ ٹائم سے پہلے ہی آ گئی۔۔احرام مسکراتے ہوئے کہا

ہمم۔۔وہ بنا اسے دیکھے بیگ اٹھانے لگی۔۔

رکو میں کسی کو بلاتا ہوں وہ اٹھا لے گا۔۔وہ اس سے بیگ لے چکا تھا وہ کسی کو کال کرنے لگا تھا۔دو منٹ بعد وہی شخص جو پہلے بھی ان کے بیگ لے آیا تھا دروازے پے کھڑا تھا

ہمارے بیگ گاڑی میں رکھوا دو۔۔۔احرام نے آڈر دیا تو وہ ان کے بیگ اٹھا کر ان کے پیچھے پیچھے چل دیا تھا۔۔۔

ooooooooooooo

لمبے سفر۔کے بعد دونوں پاکستان پہنچ گے تھے۔۔احرام چہرے پے غصے والے آثار لائے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا گارڈن ایریا کی طرف جارہا تھا۔۔

بہت تنگ کیا ہے تم لوگوں نے مجھے دل تو کرتا ہے ابھی تم دونوں کو مار ڈالوں۔۔وہ دونوں لڑکوں کے سامنے جاتے ہوئے غصے میں بولا تھا۔وہ دونوں اس سے معافی مانگ رہے تھے

دودن گزرنے کے بعد۔شام کا کھانا کھانے کے بعد نور میڈم ٹی وی کے سامنے بیٹھ گئی تھی احرام بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا

دیکھیں ناوہ ہیرو کتنا پیارا ہے۔۔نور کا سارا دھیان اس وقت ٹی وی پے تھا جبکہ احرام صوفے پے سر رکھے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا

مجھ سے بھی زیادہ۔۔وہ اس کا ہاتھ اپنی داڑھی پے لگاتے ہوئے غصے میں پوچھنے لگا

نہیں۔آپ سے زیادہ تو نہیں۔۔وہ فوراً سے بولی تھی

آج کے بعد میں ان لبوں سے اپنے سوا کسی اور کے لیے تعریف نا سنو سمجھی ۔۔وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بتاتا نرمی سے انہیں اپنی قید میں لیتا چوم کر چھوڑ گیا تھا

چلو بند کرو ٹی وی اب۔۔وہ اس کے ہاتھ سے ریموٹ چھین چکا تھا

احرام بس دو منٹ۔۔نور نے دوبارہ اس سے ریموٹ لے لیا تھا۔

کہا نا بس چلو۔۔۔وہ اب غصے والے انداز میں کہتا خود ہی ٹی وی بند کرتا اسے گود میں اٹھا کر بیڈ پے چھوڑ اس کے اوپر اجھکا۔ تھا اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں جکڑے وہ اس کے نازک چہرے پے شدت لٹا رہا تھا

احرام مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے ؟نور کے سوال پے وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے دیکھنے لگا

بولو جان سائیں ؟وہ اپنی انگلیوں سے اس کے چہرے پے لائنیں بنانے لگا جس سے نور کو گدگدی سی ہو رہی تھی

آپ کو مجھ میں کیا اچھا لگا؟ نور نے مسکرا کر پوچھا

مجھے تمھاری معصومیت نے مار ڈالا ہاں نور مجھے تمھارے چہرے نے نہیں تمھاری اس معصومیت نے قتل کیا ہے یہی وجہ ہے کے میں حود پے قابو نا پا سکا۔ ہزاروں۔ حوبصورت چہرے ٹھکرا کر آخر کار اس معصوم چہرے پے دل ہار بیٹھا۔ وہ پھر۔ اپنی انگلیوں سے اس کے نازک کومل چہرے پے لائنیں بناتے ہوئے بتا رہا تھا جس پے نور اس کے سینے میں اپنا منہ چھپا گئی تھی۔۔

اچھا مجھے ایک اور بات کرنی تھی۔۔ وہ اس کے سینے سے اپنا منہ ہٹا کر کہنے لگی

ایک کیا ہزار باتیں پوچھ لینا لیکن ابھی نہیں ابھی یہ ٹائم باتوں کا نہیں ہے
۔۔اسے سمجھاتا وہ اس کے چہرے پے جھکنے ہی والا تھا جب نور نے ہاتھ سے
اس کا چہرہ پیچھے کیا۔ تھا

یہ کیا حرکت ہے ؟احرام نے فوراً سے اس۔ کا ہاتھ پکڑ لیا

پلیز سن لیں نا۔۔نورا تنے پیار سے بولی کے اس کا غصہ چھو منتر ہو گیا

اچھا ٹھیک ہے لیکن لاسٹ بار بولو اب جلدی۔۔؟

وہ احرام میں نا سارا دن بور ہوتی رہتی ہوں تو اگر آپ اجازت دیں تو میں
کھانا بنا لیا کروں پلیز پلیز منع مت کریے گا۔۔وہ منت کرتے ہوئے اس کی
تھوڑھی کو پکڑ گئی۔۔

کیا پاگل واگل ہو گئی ہو کیا سائیں کی بیوی اور کھانا نیور۔۔وہ اس کی منت کرنے کے باوجود انکار کر گیا تھا

احرام پلیز نا پلیز پلیز ورنہ میں آپ سے نہیں بات کرتی۔۔نور پوری طرح سے بچہ بن گئی تھی

کیوں نہیں کرتی بات میں تمھیں ایسے ناراض ہونے دوں گا۔۔وہ اب غصے میں اسے بتا رہا تھا

پھر مان لیں نا پلیز۔۔اب کی دفعہ وہ اس کے گال کو چوم گئی جس پے وہ بے اختیار مسکرایا تھا۔۔

نور میری جان تم اتنے لوگوں کا کھانا کیسے بناؤ گی۔ ؟احرام کو اس بات کی فکر تھی کے وہ اتنے لوگوں کو کھانا کیسے بنائے گی

بنالوں گی۔۔ نور نے فوراً سے جواب دیا

ٹھیک ہے ایک شرط پے پرمیشن ملے گی۔۔ احرام نے شرط پیش کی

کیسی شرط؟ نور نے پوچھا

میں تمہارے وجود پے کوئی نشان نا دیکھوں اگر مجھے تمہارے وجود پے کوئی نشان نظر آیا تو آج کے بعد تم کام نہیں کرو گی۔۔ وہ سخت لہجے میں اسے بتا رہا تھا اور وہ مان گئی تھی۔۔ دوسرے دن جب احرام کی آنکھ کھولی تو

نور اس کے قریب نہیں تھی وہ بوکھلا سا گیا تھا وہ اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے کچن کی طرف چلا گیا تھا۔

اف تم یہاں ہو میں تو ڈر ہی گیا تھا۔۔وہ دونوں عورتوں کو کچن سے جانے کا اشارہ کرتا اس کے قریب جاتا اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لئے کہنے لگا

میں ناشتہ بنا رہی تھی۔۔نور مصروف انداز میں بتا رہی تھی

صدقے پھر میں ویٹ کر رہا ہوں جلدی سے ناشتہ بنا کر کمرے میں آجانا مجھے تکلیف مت دینا کے میں حود تمھیں لے جاؤ۔اس کے گال کو بے دری سے چومتا اسے وارن کرتا وہ کچن سے چلا گیا تھا۔۔آخر نور جلدی سے سب کے لیے ناشتہ بنا کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔

بہت بڑی غلطی کر دی جو تمھیں کام کھانا بنانے کی پرمیشن دے دی اتنا انتظار کرایا۔ تم نے۔۔وہ بے قابو سا ہوتا اس کے گردن پے اجھکا

احرام وہ۔۔نور کی بات پے وہ اسے آنکھیں دیکھتا دوبارہ اس کی گردن پے اپنے لب رکھ گیا

تمھیں پتا ہے مجھے انتظار کروانے والے لوگ بہت زہر لگتے ہیں۔۔وہ اس کے کان میں کہتا اس کے گال کو چومنے لگا

آئندہ حیال رکھنا۔۔پھر اسے وارن کرتا وہ فریش ہونے کے بعد اسے لے کر نیچے چلا گیا تھا۔۔اج۔ڈائنگ ٹیبل پر دلربا نہیں تھی۔۔

میں نے سنا ہے ناشتہ نور نے بنایا ہے؟سکینہ بی بی نے مسکرا کر پوچھا

جی دادی سائیں اسی نے بتایا ہے سن۔ ہی نہیں رہی تھی کہہ رہی تھی اج سے کھانا میں ہی بنایا کروں گی اس لیے اجازت دے دی۔۔۔وہ بھی مسکرا کرا نہیں کہتا کھانا۔ کھانے لگا بشرہ تو کھانے کو عجیب نظر سے دیکھ رہی تھی

۔۔

نور سائیں ناشتہ بہت اچھا بنا ہے۔۔ سارہ ناشتہ کرتے ہوئے اسے بتا رہی تھی جس پے بشرہ نے غصے میں لمبی سانس لی تھی یہ سن کر احرام بھی جلدی سے ناشتہ کرنے لگا تھا

واؤ سچ میں ناشتہ تو بہت مزے کا بنا ہے تمھارے ہاتھ میں تو جادو ہے ۔۔۔وہ کھانا چباتے ہوئے کہہ رہا تھا جس پے نور مسکرانے لگی تھی وہ اس سے کچھ پوچھنا چاہ رہی تھی لیکن سب کو دیکھ خاموش ہو گئی تھی

پوچھو؟ احرام نے پوچھا جس پے نور پھر حیرانی سے اسے دیکھنے لگی وہ یہی سوچ رہی تھی کے میں نے تو کچھ کہا ہی نہیں پھر۔۔

میں نے تو کچھ نہیں کہا؟ نور نے پوچھا تو وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا

احرام شاہ ہوں میں اڑتی ہوئی چڑیا کے پر گن سکتا ہوں۔ خیر بولو کیا بات ہے؟۔۔ وہ کھانا چباتے ہوئے دوبارہ پوچھنے لگا

وہ میں پوچھ رہی تھی آپ کو کھانے میں کیا پسند ہے؟ نور سب سے شرماتے ہوئے آہستہ سے پوچھنے لگی

تمھیں کیا پسند ہے؟ وہ الٹا اسی سے سوال کرنے لگا

مجھے تو سب پسند ہے۔۔۔وہ مسکرا کر بولی تھی

جو تمھیں پسند ہے وہ مجھے پسند ہے اور جو تمھیں پسند نہیں وہ مجھے پسند نہیں ۔۔اب کی دفعہ وہ بشرہ کی طرف دیکھتے ہوئے غصے والے انداز میں نور سے کہہ رہا تھا۔۔ناشتہ کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔کچھ ہی لمحوں میں وہ کام پے جانے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔۔

اگر اتنا امپورٹنٹ کام نہیں ہوتا تو میں کبھی تمھیں یوں چھوڑ کر نا جاتا ۔۔۔وہ دونوں ہاتھ اس کی کمر پے رکھے اپنے لبوں کو اس کے ماتھے پے رکھ اسے بتا رہا تھا۔۔

کس دو تا کہ میں جلدی سے جاؤں۔۔وہ اپنا ڈمپل والا گال اس کے لبوں کے قریب لے جاتا کہنے لگا جس پہ نور نے فوراً سے اس کے گال کو چوم لیا تھا

سنو ہو سکتا ہے آج میں لیٹ ہو جاؤ تم کھانا کھا لینا اور سو نا مت ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اپنی تھکن اور نیند دن کو پوری کر لینا کیوں کے رات کو تم میری تھکن اترو گی۔۔ایک ادا سے کہتا وہ جا چکا تھا۔دلربا اپنے کمرے میں بے حد اداس بیٹھی تھی۔۔اسے احرام کی جدائی کھائے جا رہی تھی۔۔غصے میں وہ سب کچھ توڑ پھوڑ چکی تھی۔

ارے ارے یہ کیا کر رہی ہو تم ؟ بشرہ جب اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو دلربا سب توڑ پھوڑ رہی تھی۔۔اس وقت وہ کسی گھائل شیرنی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔

حالہ سائیں میں ہار گئی اور وہ نور جیت گئی اب کبھی مجھے میرا احرام نہیں ملے گا کبھی نہیں۔۔ وہ روتے ہوئے بشرہ۔ کے گلے لگ گئی

کچھ نہیں ہوا ابھی بازی ابھی بھی ہمارے ہاتھ میں ہے احرام۔ ابھی بھی تمھارا ہو سکتا ہے۔ وہ اسے سمجھا رہی تھی

سچ میں کیا؟ دلربا اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگی

ہاں سچ میں احرام ابھی بھی تمھارا ہی ہے اور تمھیں اس نور سے اسے واپس لینا ہو گا۔ تم یوں یار نہیں مان سکتی۔۔ وہ اور اسے بھڑکا رہی تھی بشرہ یہ سب صرف اپنے مطلب کے لیے کر رہی تھی۔۔

میں قسم کھاتی یوں میں اپنے احرام کو واپس پا کر ہی رہوں گی۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے غصے میں کہہ رہی تھی شائد وہ احرام کی دی ہوئی چوٹ بھول گئی تھی تبھی وہ یہ کہہ رہی تھی۔۔نور سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔وہ بیڈ پے بیٹھی ہاتھ میں تسبیح پکڑے تھی۔۔

او میری بچی۔۔سکینہ بی بی نے مسکرا کر اسے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا نور بھی مسکرا کر ان کے قریب بیٹھ گئی۔

احرام چلا گیا ہے کیا؟ سکینہ بی بی نے پوچھا

ہاں چلیں گے ہیں۔۔نور نے مختصر کہا

دادی سائیں مجھے ایک بات بتائیں احرام جی بچپن سے ہی ضدی غصے والے ہیں یا ابھی سے ؟نور کی بات پے وہ مسکرائی تھیں۔

پہلے وہ کم ضدی اور غصے والا تھا لیکن۔جب سے اس کا دوست اس سے جدا ہوا ہے وہ ایسا ہو گیا ہے لیکن بیٹا وہ دل کا بہت اچھا ہے۔۔وہ اس کے گال پے ہاتھ رکھ بتا رہیں تھیں

مجھے پتا ہے وہ بہت اچھے ہیں نور ان کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھے مسکرا کر بولی تھی۔۔شام کو جب احرام گاڑی سے نکلا تو اس کی شرٹ ساری خون سے بھری ہوئی تھی وہ راستے میں کسی کا ایکسڈنٹ ہو گیا۔تھا تو وہ اسے ہسپتال لے گیا تبھی اس کی شرٹ پے خون لگ گیا تھا۔۔وہ جلدی سے اپنی شرٹ اتار کر جیب سے لائٹر نکال اسے زمین پے پھینک اسے آگ۔لگا گیا وہ نہیں چاہتا تھا کے نور یہ سب دیکھ پرشان ہو جائے وہ اپنی نور کو پرشان ہوتے

ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا وہ ننگاہی کمرے کی طرف چلا گیا تھا وہ جب کمرے میں داخل ہوا تو نور سو رہی تھی یہ دیکھ وہ کافی غصے میں آگیا تھا اسے نے اسے کہا بھی تھا کے سونا مت لیکن نور اا سے بھی زیادہ ضدی تھی۔اب وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا الماری سے شرٹ نکال کر پہن چکا تھا۔۔وہ اب جلدی سے نور کے قریب چلا گیا تھا احرام نے جب نور کو اپنے قریب تر کیا تو وہ جاگ گئی

آپ کب آئے ؟نور نے فوراً سے پوچھا

بس ابھی آیا ہوں شکر ہے تم جاگ گئی ورنہ میں حود ہی تمھیں جگانے والا تھا ۔۔وہ اس کی گود میں اپنا سر رکھے کہنے لگا

آخر ایسا کون سا کام تھا جو آپ اتنا لیٹ۔آئے ہیں ؟نور کے سوال پے وہ اسے دیکھنے لگا

مردوں کو سو کام ہوتے ہیں اب کیا بتاؤں اچھا یہ بتاؤ تم نے کھانا کھا لیا تھا یا پھر میرے ہی انتظار میں تھی۔۔؟وہ بات بدلتے ہوئے پوچھنے لگا

کھا لیا تھا۔۔وہ بھی فوراً سے بولی۔۔

گڈ گرل۔احرام نے اس کے گال پے چوٹکی کاٹی تھی۔۔

چلو اب لیٹ جاؤ۔۔وہ خود لیٹتے ہوئے بولا

آپ کھانا نہیں کھائیں گے کیا؟نور بیٹھے ہوئے ہی پوچھنے لگی

یار بہت بھوک لگی ہے۔اس دیکھ لگ رہا تھا کے وہ شرارت کر رہا۔ ہے

ٹھیک ہے میں کھانا لے آتی ہوں۔۔اس سے کہتی وہ جا ہی رہی تھی کے احرام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

کیا؟نور نے ہاتھوں سے اشارہ کیا

مجھے کھانے کی نہیں کسی اور کی بھوک لگی ہے۔۔وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے پھر اشارہ دینے لگا

نہیں پلیز۔۔وہ پیچھے ہٹی جب احرام اسے کمر سے کھینچ اپنے قریب لے آیا تھا

نا نہیں کہتے نا جان۔۔وہ مدہوش سا ہوتا اس کے لبوں کو اپنی لبوں کی گرفت میں لے چکا تھا۔دوسرے دن صبح کے دس بج رہے تھے احرام اپنے کیبن میں بیٹھا نور کی طرف کال کر رہا تھا۔۔

مجھے مس کر رہے تھے کیا؟وہ کال پک کرتے فوراً بولی تو احرام مسکرانے لگا

۔میں دن میں جتنی بار سانس لیتا ہوں اس سے کہی گناہ زیادہ میں تمھیں یاد کرتا ہوں تمھیں یاد کرنے کے علاوہ میرے پاس کوئی کام ہی نہیں۔۔وہ فون پے ان کا نام چومتے ہوئے کہنے لگا۔

کیا کر رہی ہو؟وہ پوچھنے لگا

کچن میں ہوں۔۔دوسری طرف سے آواز آئی۔۔

اچھاٹھیک ہے میں اب رکھتی ہوں۔۔وہ فون رکھنے والی تھی تواحرام نے۔
اسے روک لیا تھا

ویٹ آئی لویو۔۔احرام نے مسکرا کر کہا۔

چلواب تم بھی کہو آئی لویوٹو۔۔وہ ضدی انداز میں کہنے لگا جبکہ نور خاموش
تھی۔۔

نہیں کہوں گی۔۔وہ شرارتی انداز میں بولی تھی۔۔

کہو۔۔وہ غصے میں بولا

نہیں۔۔وہ پھر شرارتی انداز میں بولی نور تو شرارت کر رہی تھی لیکن اس وقت احرام زرا بھی شرارت کے موڈ میں نہیں تھا

نور کہو ورنہ میں وہی آجاؤں گا اور اگر میں آگیا تو اپنے طریقے سے کہلواؤں گا۔۔۔وہ اسے دھمکی دینے والے انداز میں بولا تھا

بے شک۔۔۔وہ مسکرا کر۔بولی

ٹھیک پھر میں آرہا ہوں۔۔۔یہ کہہ وہ کال کاٹ گیا

اللہ جی اب کیا کروں احرام تو غصے میں آگئے ہیں اف مجھے بھی کیا ضرورت تھی اس وقت شرارت کرنے کی اب کیا کروں۔۔وہ کافی گھبرا گئی تھی اب

وہ احرام سے بچنے کی ترغیب سوچ رہی تھی۔۔۔پتا نہیں اس کے دماغ میں کیا حیال آیا کے وہ بھاگ کر کمرے کی طرف چلی گئی جلدی سے وہ وضو کر کے جائے نماز ہاتھ میں پکڑ کر بیٹھ گئی احرام کی گاڑی کی آواز سن کر وہ جلدی سے جائے نماز بچھا کر نماز ادا کرنے لگی تھی جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو نور نماز ادا کر رہی تھی۔۔وہ بھی غصے میں ہی صوفے پے بیٹھ گیا تھا۔۔نور کو پتا چل گیا تھا کے احرام آچکا ہے اور یقیناً وہ کافی غصے میں ہو گا اس لیے وہ آہستہ آہستہ سے نماز ادا کر رہی تھی۔۔

جلدی کرو نور۔۔وہ دو منٹ انتظار کرنے کے بعد بولا تھا

یہ کون سے وقت کی نماز ادا کر رہی تھی؟ وہ صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھنے لگا

و۔۔وہ میں نفل ادا کر رہی تھی۔۔وہ کافی ڈری ہوئی تھی

اچھا کیا بات ہے اتنی نیک بیوی ملی ہے مجھے حیر کیوں مجبور کیا مجھے آنے پے ۔۔وہ اس کے قریب جاتے ہوئے بول رہا تھا

مم۔میں نے کیا کیا؟نور کو اس وقت احرام سے کافی ڈر لگ رہا تھا

مجھے نا سننا پسند نہیں نور میں صرف ہاں اور ہاں سننا پسند کرتا ہوں۔۔اسے اپنے حصار میں لئے وہ اس کے لبوں کو چومنے لگا۔۔

مجھے آئی لو یو نا بول کر تم نے غلطی کی ہے اور تمھاری غلطی کی سزا میں تمھیں اپنے طریقے سے دوں گا۔۔وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے بولا تھا

ک۔ کیا کرے گے آپ؟اس وقت وہ کانپ رہی تھی

بس دیکھتی جاؤ۔۔اتنا کہہ وہ اسے اپنی گود میں اٹھا کر بیڈ پے چھوڑ گیا۔۔نور کا ڈر سے برا حال ہو رہا تھا۔۔وہ مسکراتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا شرٹ کے بٹن تھے جو کھول ہی نہیں رہے تھے

جو میرے کام میں رکاوٹ پیدا کرے گا اس کا یہی حال ہو گا۔۔وہ اپنی شرٹ کے بٹنوں کو توڑتے ہوئے بولا تھا بٹن ٹوٹ کر زمین پے پڑھے تھے

دل دھڑکنوں روح سب پے تم نے قبضہ کر لیا ہے ہر چیز پے تم چھا گئی ہو ۔۔وہ اپنے لبوں کو اس کے چہرے کے قریب لے جاتے ہوئے بولا تھا۔وہ اس کے لبوں کو سہلاتے اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا نور چلائی تھی لیکن اس وقت اسے آزادی ملنی مشکل تھی۔۔

جن سے محبت ہوتی ہے نا ان کی ہر غلطی کوتاہی معاف کی جاتی ہے تمھاری جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو پتا نہیں اس کا کیا حال ہوتا۔ آج کے بعد ایسی غلطی نا کرنا ورنہ اگلی بار اس سے بھی الگ سزا دوں گا۔۔ وہ دور ہٹتے ہوئے بولا تھا۔۔

آپ کام پے نہیں جائیں گے واپس۔ نور نے ڈرتے ہوئے پوچھا تو وہ نا میں سر ہلانے لگا جس پے نور حود کو کونسے لگی

OOOOOOOOOOOOOO

دوسرے دوپہر ہونے سے پہلے ہی احرام حویلی کے لیے روانہ ہو گیا تھا ۔جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو نور ٹی وی کے سامنے بیٹھی تھی۔۔

آپ اتنے جلدی؟ وہ ٹی وی بند کر کے اس کے قریب آئی تھی

یہ آنکھیں ترس گئی تھی تمھیں دیکھنے کے لیے اس لیے آیا۔ ہوں۔۔ وہ اس کے گالوں پے جھکتے ہوئے کہنے لگا

سنو آج دوپہر کا کھانا ہم اپنے ہوٹل میں کھائیں گے اس لئے جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ احرام نے مسکرا کر اسے کہا تو وہ چینجینگ کرنے چلی گئی۔۔ چند منٹوں میں وہ تیار ہو کر شیشے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی۔۔

دیکھیں نا احرام یہ شیشہ کیسا ہے اس میں۔ میں انتی بری دیکھائی دے رہی ہوں۔۔۔ وہ خود کو شیشے میں دیکھتی احرام سے کہنے لگی۔۔۔

اس شیشے کی اتنی مجال کے یہ میری بیوی کو مایوس کرے۔۔۔وہ بے حد غصے میں شیشے کو مکا مارتے ہوئے بولا تھا جس سے شیشے کے سو ٹکڑے ہوئے تھے۔یہ دوسری بار اس نے شیشہ توڑا تھا

یہ کیا کیا آپ نے ؟نور چلائی تھی احرام کے ہاتھ سے کافی خون نکل رہا تھا نور جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس سے سفید پٹی نکال احرام کے ہاتھ پے باندھنے لگی تھی

آپ پاگل ہو گے ہیں کیا میں ایسے ہی کہہ رہی تھی۔۔وہ پٹی باندھتے ہوئے کہہ رہی تھی

اس شیشے نے تمھیں مایوس کر کے گستاخی کی ہے اس لیے میں نے یہ سب کیا اور اگر کوئی بھی میری بیوی کو مایوس کرے گا تو اس کا حال بھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔وہ عجیب سی مسکان لیے کہہ رہا تھا

احرام قسم سے میں کبھی بھی آپ کو سمجھ نہیں پاؤں گی۔۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی

ہاہا مجھے سمجھ پانا کسی کے بس کی بات نہیں ہے بیوی۔۔وہ بھی مسکرا کر اٹھ گیا تھا

اب میں کس میں اپنا چہرہ دیکھوں گی۔۔۔نور نے شیشے کے ٹکڑوں کو دیکھتے۔ہوئے پوچھا

میری آنکھوں میں دیکھ لینا میری آنکھوں کو اپنا آئینہ بنالو یہ کبھی تمھیں مایوس نہیں کریں گی ان آنکھوں کی ٹھنڈک ہو تم۔۔۔اسی ہاتھ سے جس سے اس نے شیشہ توڑا تھا نور کے چہرے پے پھیرتے ہوئے رومینٹک موڈ میں کہنے لگا

نہیں نا آپ کی آنکھوں میں۔میں پوری نظر نہیں آؤں گی نا۔۔وہ شرارتی انداز میں کہہ رہی تھی

اچھا بابا میں ساحل اور آرزم سے کہہ کر نیا شیشہ لگوا دوں گا چلو اس سے پہلے میرا ارادہ بدل جائے۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہہ کہتا۔اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔کچھ ہی دیر میں دونوں ہوٹل پہنچ چکے تھے۔۔نور کی نظر ایک کپل پے پڑھی تھی جو لڑائی کر رہے تھے انہیں لڑتا دیکھ وہ وہی رک گئی تھی

جبکہ احرام یہ سوچ کر آگے بڑھ رہا تھا کے نور میڈم میرے پیچھے پیچھے آ رہی ہیں

جلدی۔۔۔وہ پلٹتے ہوئے بولا تھا

یہ کہاں چلی گئی اب۔۔وہ واپس باہر کی طرف آگیا تھا۔

نور۔۔۔احرام اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا

آپ کو پتا ہے وہ دونوں بہت لڑ رہے ہیں ایک دوسرے کو گالیاں بھی دے رہے ہیں لڑکی اس سے تلاق مانگ رہی ہے۔۔نورا سے بتا رہی تھی

اچھا جی۔۔احرام نے مسکرا کر کہا دونوں اندر داخل ہو چکے تھے۔احرام کے اندر داخل ہوتے ہی سب اس کی جی حضوری کرنے لگے ہوٹل کے علاوہ بھی سب اس سے اچھی طرح سے واقف تھے۔وہ کھانے کا آڈر دے چکا تھا

تمھیں پتا ہے بعض مرد عورت کی خوبصورتی پے مرتے ہیں تو بعض حیا پے اور میرا حال یہ ہے کے میں آپ کی معصومیت پے مر۔مٹا۔۔وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے پیار سے بتا رہا تھا نور نے کچھ بولی نہیں تھی وہ بس مسکرا رہی تھی۔کھانا بھی چکا تھا دونوں نے کھانا شروع کر دیا تھا اتنے میں دو لڑکے اندر داخل ہوتے ہی ان کے پیچھے والے ٹیبل پے بیٹھ گے احرام کی پشت ان کی طرف تھی جبکہ نوران کے سامنے بیٹھی تھی۔۔دونوں وہاں بیٹھی سبھی لڑکیوں۔کو گندی نظر سے دیکھ رہے تھے

ارے انہیں چھوڑو سامنے دیکھو

تو کتنی ہاٹ لڑکی بیٹھی ہے دونوں لڑکوں میں۔سے ایک لڑکا جو بڑی عجیب نظروں سے نور کو دیکھ رہا تھا اپنے دوست سے کہنے لگا احرام تک ان کی آواز نہیں پہنچی تھی ورنہ پتا نہیں وہ ان کے ساتھ کیا کرتا

یار پہلے کھانا تو کھالو دیکھ لیں گے اسے بھی بھاگی تھوڑی نا جارہی ہے

۔دوسرا لڑکا فوراً سے بولا تھا

کیسے کھاؤں کھانا جب سامنے اتنی ہاٹ لڑکی بیٹھی ہو۔۔وہ عجیب سے انداز میں کہہ رہا تھا۔نور۔جو کھانا کھا چکی تھی اٹھ کر واشروم جارہی تھی اسے جاتا دیکھ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیے۔۔

سوری۔۔نور نے کہا دونوں اس سے جان بوجھ کر ٹکرائے تھے ایک لڑکے کا فون گر گیا تھا نور جب ان کا فون اٹھنے لگی تو وہ دونوں بھی نیچے جھک گے تھے

اٹس اوکے۔۔دونوں فون کو چھوڑ اس کے ہاتھ کو چھوتے ہوئے بولے تھے احرام یہ سب دیکھ رہا تھا نور بھی جلدی سے واشروم کی طرف چلی گئی تھی دونوں وہی کھڑے اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے کے ساتھ لگانے لگے

آئے ہائے کیا خشبو ہے۔۔ایک لڑکے نے اپنے ہاتھ کو سونگھتے ہوئے کہا ۔جب وہ دونوں باہر نکل رہے تھے تو احرام بھی ان کے پیچھے چلا گیا تھا۔۔

احرام کہاں چلے گئے۔۔وہ جب باہر آئی تو احرام نہیں تھا وہ اپنی جگہ پے بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔ تقریباً پندرہ منت بعد وہ واپس آیا تھا

کہاں چلے گے تھے آپ؟اسے آتا دیکھ وہ اٹھ گئی تھی

وہ یار ایک کام پڑھ گیا تھا اس لئے چلو۔۔اس کا ہاتھ پکڑ وہ باہر نکل گیا۔۔کچھ ہی دیر میں دونوں حویلی پہنچ گے تھے۔۔نور اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اتنے میں آرزم اور ساحل ہاتھ میں شیشہ پکڑے اندر داخل ہوئے تھے

شکر ہے۔۔نور شیشہ دیکھتے ہوئے بولی تھی۔احرام جب واشروم سے باہر آیا تو نور کو ننگے سر دیکھ کافی غصے میں آگیا تھا

کتنا وقت لگے گا۔۔احرام دونوں سے پوچھنے لگا

بس پانچ منٹ۔۔دونوں ایک ساتھ بولے۔

پانچ منٹ بعد۔

ہو گیا بھائی سائیں۔۔ساحل نے مسکرا کر کہا

ٹھیک ہے تم دونوں جا سکتے ہو۔۔احرام نے بے رخی سے کہا وہ دونوں بھی کمرے سے چلے گے تھے۔دونوں کے جانے کے بعد وہ غصے میں نور کے قریب آیا تھا

میرے سامنے بے شک ننگے سر گھومتی رہو لیکن کسی اور کے سامنے مجھے تمھارا سر ننگا نظر آیا تو بہت برا ہو گا۔۔وہ دھمی آواز میں کہتا اس کے سر پے ڈوپٹہ رکھ گیا تھا

لیکن وہ تو میرے بھائی ہیں نا۔۔نور نے ڈوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے کہا

سگھے تو نہیں ہیں نا۔۔احرام نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

وہ میرے بھائی ہیں اور میں نہیں چاہتا کے میری بیوی میرے بھائیوں کے سامنے اپنے بالوں کی نمائش کرے سمجھی۔۔وہ پھر اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تھا۔۔نور بھی اداس ہو کر صوفے پے بیٹھ گئی تھی احرام بھی اس کے قریب بیٹھ گیا تھا۔۔

ناراض ہو گئی ہو کیا؟ وہ اس کے کندھے پے اپنا سر رکھتے ہوئے بولا تھا۔نور نے نا میں گردن ہلائی تھی۔۔

نور۔ عورتیں مردوں کا غرور ہوتی ہیں اور تم میرا احرام شاہ کا غرور ہو میری طاقت ہو۔ اگر میں نے کچھ غلط کہا ہو تو بتاؤ ایک مرد کبھی نہیں چاہے گا کے اس کی بیوی کسی اور کے سامنے اپنی نمائش کرے۔۔ وہ اسے اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے بولا تھا

میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا۔ وہ اداسی سے بولی تھی

مجھے پتا ہے تم نے کچھ نہیں کہا میں بس بتا رہا ہوں فریش رہا کرو یار میں ایسے لوگ بالکل بھی پسند نہیں تو ہر وقت منہ لٹکائے بیٹھے رہتے ہیں۔۔ اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہتا وہ اٹھ کر باہر چلا گیا تھا۔ دوسرے دن صبح کے سات بجے تھے نور احرام کے قریب سے اٹھ رہی تھی جب اس نے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا

آپ جاگ رہے ہیں؟نور اس کے بالوں کو پیچھے کرتی پوچھنے لگی۔۔

ہاں۔۔وہ اس کے گالوں کو چومتا پیچھے ہٹا تھا۔

اچھا چھوڑیں جانے دیں مجھے ناشتہ بنانا ہے۔۔وہ اس کے سینے پے وزن ڈالتے ہوئے اٹھ رہی تھی

کس دے کر جاؤ۔۔۔وہ اپنی آنکھیں موندے بولا تو نور نے جلدی سے اسے کس کر دیا تھا احرام بھی اسے چھوڑ چکا تھا فریش ہونے کے بعد احرام کچن کی طرف چلا گیا تھا وہ پھر دونوں عورتوں جو نور کی مدد کر رہی تھی انہیں یہاں سے جانے کا اشارہ کر نور کے قریب چلا گیا

احرام کیا کر رہے ہیں۔نور نے پوچھا احرام اسے کمر سے پکڑے تھا

سٹاپ کرو۔۔احرام نے آڈر دیا

کیوں؟وہ حیرانی سے بولی

کہاناسٹاپ کرو۔۔دوسرے آڈر پے کام کرنا بند کر گئی تھی نور کواپنی طرف متوجہ کرتاوہ اسے کے لبوں پے اجھکا تھااس کے لبوں کواپنی لبوں کی قید میں کیے ہی وہ اسے کمر سے پکڑا اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔

روز تم مجھے بنا کر کھلاتی ہو آج میں بناؤں گا صرف تمھارے لیے۔۔اس کے گالوں پے اپنے دانت گھاڑتے ہوئے کہتاوہ اسے اٹھا کر شیلف پے بیٹھا چکا تھا۔۔

میں بھی دیکھتی ہوں میرے میاں کیسا ناشتہ بناتے ہیں آج۔۔وہ شیلف پے بیٹھی مسکرا کر بولی تھی۔

جتنا تم اچھا بناتی ہوں اس سے اچھا تو نہیں بنا پاؤں گا لیکن پوری کوشش کروں گا کے اچھا ہی بنے۔وہ مصروف انداز میں بولا تھا۔۔وہ کام کرتے ہوئے نور کے ساتھ شرارتیں بھی کر رہا تھا۔۔وہ انڈا پھینٹتے ہوئے نور سے باتیں کر رہا تھا جب اس کا فون بجنے لگا تھا اور فون کے بجنے پے وہ کافی غصے میں آگیا تھا

اٹھالیں نا۔۔نور نے پیار سے کہا تو وہ غصے میں فون نکال کان سے لگا گیا

بعد میں بتاتا ہوں۔۔بس اتنا۔کہہ کر وہ کال کاٹ گیا تھا

کون تھا؟ نور شیلف سے اترتے۔ ہوئے پوچھنے لگی

وہ ایسے ہی بس۔۔ احرام اس۔ سے کچھ چھپا رہا تھا تھوڑی ہی دیر میں ناشتہ بھی بن چکا تھا۔۔

جلدی سے کھاو اور بتاو کیسا بنا ہے؟ احرام اس کے کھانے کا انتظار کرنے لگا

ہمم بہت اچھا بنا ہے آپ شیف کے ٹیسٹ میں پاس ہوئے۔۔ نور نے ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے مسکرا کر کہا

شکریہ جج صاحبہ۔۔ احرام نے بھی مسکرا کر کہا وہ اب کمرے کی طرف چلا گیا تھا

بولو کیا کہہ رہے تھے ؟ وہ فون پے انسپکٹر شان سے پوچھ رہا تھا

سائیں میں کہہ رہا تھا کے دو لڑکوں کی انگلیاں کسی نے کاٹ دی ان کی فیملی آئی ہے کہہ رہی ہے اگر آپ نے ہمیں انصاف نا دلایا تو ہم احرام سائیں کے پاس جائیں گے۔ شان اسے بتا رہا تھا جس پے وہ غصے میں آ گیا تھا

انہیں کوئی انصاف نہیں ملے گا سمجھے۔۔ احرام نے غصے میں کہا

کیوں سائیں ؟ شان حیران تھا

کیوں کے ان کا یہ حال میں نے کیا ہے ان کے گندے ہاتھ میری بیوی کے وجود کو چھو گئے تھے تو میں کیسے برداشت کرتا اس لیے میں نے ان کی انگلیاں ہی کاٹ دی۔۔ میں نے تو بس انگلیاں کاٹی تھی دل تو کر رہا تھا انہیں

وہی زندہ دفنادوں۔۔۔عجیب سی وحشت لئے وہ اسے بتارہا تھا۔جس پے شان نے فوراً سے کال کاٹ دی تھی۔دوسرے دن شام کا کھانا کھانے کے نور فوراً سے کچن کی طرف چلی گئی وہ فریزر سے برف کا پانی نکال کر پینے لگی جب پیچھے سے آواز آئی تو وہ پلٹی

نور تمھارا دماغ حراب ہوگیا ہے کیا اتنی سردی میں برف کا پانی پی رہی ہو؟ احرام نے سختی سے منع کیا تھا۔

کچھ نہیں ہوگا۔۔نور نے بے فکری سے کہا اور پانی پینے لگی

اچھا کچھ نہیں ہوگا ٹھیک ہے جب بیمار پڑھی نا میڈم

تو میں پوچھوں گا۔۔اسے کہتا وہ باہر نکل گیا۔۔باہر گارڈن ایریا میں آرزم فون پے کسی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا

ہاں میری جان میں آؤں گا آؤں گا بابا۔۔وہ فون پے کسی سے گپے مار رہا تھا جب اچانک کسی نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھا وہ اب ڈر چکا تھا اسے لگا احرام نے اسے رنگے ہاتھ پکڑ لیا ہے اس کے ماتھے سے اب۔ پسینا نکلنا شروع ہو گیا تھا اس کی دل کی دھڑکنیں تیز ہو چکیں تھی۔

دیکھو میں نہیں جانتا تمھیں رونگ نمبر ہے۔وہ جلدی سے کہتا کال کاٹتا پلٹا تو اپنے سامنے ساحل کو دیکھ اب لمبی سے سانسیں بھرتا اسے کے سینے پے اپنا فون دے مارا

ڈرا دیا مجھے۔مجھے لگا بھائی سائیں ہیں۔۔وہ لمبی سانس لیتے ہوئے بولا تو ساحل ہنس پڑا

ہاں دیکھنا ایک دن ایسے ہی تمھیں بھائی سائیں رنگے ہاتھوں پکڑیں گے پھر تم لاکھ بہانیں بنانا۔ وہ تمھیں نہیں چھوڑیں گے۔۔ ساحل اسے سمجھا رہا تھا کے وہ یہ سب چھوڑ دے لیکن یہ آرزم تھا جو ہر بار یہی کہہ کے اپنی جان چھڑا لیتا کے اب۔ نہیں کرتا۔ احرام سکینہ بی بی کے کمرے میں ان کے پاس بیٹھا باتیں کر رہا تھا جب نور ڈر اور حوف کی۔ کیفیت میں یہاں آ دھمکی تھی اسے ڈرا ہوا دیکھ وہ فوراً سے پوچھنے لگا

وہ کمرے میں گھس آیا ہے احرام وہ کمرے میں گھس آیا ہے۔۔ نور یہی رٹ لگائے تھی جس پے احرام۔ اس کا ہاتھ تھامے کمرے کی طرف جانے لگا

کون ہے وہ جو احرام شاہ کے گھر میں گھس آیا ہے آج میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔وہ اسے ہاتھ سے پکڑے بے حد غصے میں کہتا کمرے میں داخل ہوا تھا

کہاں ہے وہ۔۔احرام اس سے پوچھنے لگا جب نور نے بیڈ کی طرف اسے اشارہ کیا۔۔

نور سریسلی یار۔۔ایک چھوٹے سے چوہے جسے دیکھ نور ڈر چکی تھی دیکھ احرام اسے کہتا بیڈ پے بیٹھ گیا نور ایک چھوٹے سے چوہے جو خود ان سے ڈر رہا تھا ڈر کر کمرے سے بھاگ گئی تھی

احرام یہ چھوٹا چوچو یہاں کیا کر رہا ہے؟وہ اس چوہے کو دیکھتی ہوئی اس کے قریب بیٹھ گئی

تم سے ملنے آیا ہے۔۔احرام نے سریس انداز میں کہا

کیا۔۔نور نے کہا

مجھے کیا پتا یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔وہ اسے کہتا اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا

یقیناً اس کی فیملی بھی یہی کہی ہو گی آپ اسے بھگائیں نا۔نور اس کے ساتھ چپکتی ڈرتے ہوئے بول رہی تھی

نور وہ خود چلا جائے گا نا کسی معصوم کو مجھ سے قتل کروانا۔۔اسے کہتا وہ اب اٹھ چکا تھا نور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی وہ کافی ڈر رہی تھی

تم کیا چاہتی ہو میں اسے مار دوں۔۔وہ اسے اپنے سامنے کرتا پوچھنے لگا جس پے وہ معصوم سا چہرہ بنائے نا میں سر ہلانے لگی

پھر کیوں ڈر رہی ہو ری لیکس ہو جاؤ وہ تمھیں کچھ نہیں کرے گا وہ تو حود تم سے ڈر رہا ہے۔۔احرام کی بات پے وہ چوہے کو گھورنے لگی

اوکے اوکے میں اب نہیں ڈرتی۔وہ آرام سے بیڈ پے لیٹے ہوئے بولی تو احرام بھی مسکرا کر اس کے قریب چلا گیا۔

تمھیں اندازہ نہیں ہے کے تمھاری یہ حرکتیں میرے جذبات جگا دیتی ہیں جنہیں قابو میں کرنا میرے لئے بہت مشکل ہو جاتا ہے احرام نے آہستہ سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالا نور کو اس کی انگلیوں کے لمس اپنی کمر پے

محسوس ہوئے تو وہ فوراً سے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں دبوچ گئی جب احرام کا لمس اسے اپنی گردن پے محسوس ہوا تو وہ اسے سے لپٹ گئی تھی۔۔

oooooooooooo

۔ صبح کے آٹھ بج رہے تھے احرام جو سویا ہوا تھا اٹھ چکا تھا وہ فریش ہو کر کچن کی طرف چلا گیا تھا۔۔اسے پتا تھا اس کی بیوی اسے کچن میں ہی میسر ہو گی اس لیے وہ وہی چلا گیا تھا

یار آج مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے۔۔وہ اس کے گالوں پے اپنے لب رکھے بولا تھا۔

کیوں ؟نور نے دھمی آواز میں پوچھا اس کا گلہ کافی حراب تھا۔۔

تمھارے گلے کو کیا ہوا ہے۔۔اس نے فوراً سے پوچھا

نور تمھیں تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے اور پیو برف کا پانی منع کیا تھا رات کو لیکن۔کیا کہا تھا تم نے کچھ نہیں ہو گا بولو کچھ ہوا یا نہیں۔۔وہ اس کے ماتھے پے ہاتھ رکھے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہنے لگا

احرام۔۔نور نے آرام سے کہا

کیا یار چلو۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ کمرے میں لے گیا اسے بیڈ پے بیٹھا کر وہ کچھ ڈھونڈنے لگا تھا

ماشاءاللہ میرے بچے کو تو ایک سو دو کا بخار ہے اور پیو برف کا پانی۔۔وہ تھرما میٹر اس کے منہ سے نکلتے ہوا کہنے لگا

میں بیمار ہوں اور آپ لڑ رہے ہیں۔۔وہ حراب آواز کے ساتھ بولی تھی

لڑ نہیں رہا بتا رہا ہوں جب کوئی کسی بات سے منع کرتا ہے تو اس کی بات مان لینی چاہیے لیکن نہیں میڈم نے تو اپنی ہی کرنی ہے۔۔ حیرا اٹھو ہسپتال چلتے ہیں۔۔۔ سخت لہجے میں کہتا وہ اب آرام سے بولنے لگا تھا۔۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی۔۔نور نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا

میں بھی دیکھتا ہوں کیسے نہیں جاؤ گی چلو اٹھو۔۔وہ اسے بیڈ سے اٹھاتے ہوئے کہنے لگا

احرام پلیز نا میں نہیں جاؤں گی میں حود ہی ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔نور اس کا ہاتھ جھٹک چکی تھی

اچھا حود ہی ڈاکٹر بن گئی ہو ایسے کوئی ٹھیک نہیں ہوتا چلو اٹھو۔۔۔وہ اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا

احرام۔۔نور نے اونچی اواز میں کہا

بس نور بنا نخرہ دیکھائے اٹھ جاؤ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔وہ اسے انگلی دیکھتے ہوئے بولا تھا نور بھی ضدی تھی وہ اس کی دھمکی کے باوجود بھی وہی بیٹھی رہی۔۔

نور۔۔نور ایسے نہیں مانو گی پھر ٹھیک ہے۔۔کندھے سے اسے ہلاتا وہ اسے اپنی گود میں اٹھا چکا تھا۔۔جس پے وہ چلائی تھی

احرام چھوڑیں مجھے پلیز۔۔نور چلا رہی تھی لیکن احرام نے اسے نا چھوڑا۔۔

احرام میں نے پرانے کپڑے پہنے ہیں۔۔نور بہانا بناتے ہوئے رونے والے انداز میں بولی تھی

کوئی بات نہیں ہم وہاں کسی کو اپنے کپڑے دیکھانے نہیں تمھارا چک اپ کروانے جارہے ہیں۔۔وہ نرمی سے کہنے لگا وہ گاڑی کا دروازہ کھول اسے بیٹھا کر حود بھی بیٹھ گیا تھا

احرام دو منٹ دے دیں میں چینج کر کے آتی ہو۔۔نور نے پھر منت کی

بالکل بھی نہیں جب میں کہہ رہا تھا اٹھو تب تمھارے نخرے ہی نہیں ختم ہو رہے تھے اب خاموشی سے بیٹھو۔۔ وہ چلایا تو نور خاموش ہو گئی تھی۔۔ احرام بھی گاڑی سٹارٹ کر ہسپتال کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ اج وہ بنا گارڈ کے ہی نکلا تھا

آپ بہت برے ہیں احرام گاڑی روکیں مجھے نہیں جانا۔۔ وہ ابھی تک باز نہیں آئی تھی

نور چپ ہو کر بیٹھو ورنہ چلتی گاڑی سے ہی پھینک دوں گا۔۔ وہ اونچی اواز میں چلایا تھا کچھ ہی دیر میں دونوں ہسپتال پہنچ گئے تھے۔ ہسپتال میں اتنی رش نہیں تھی اس لئے دونوں کا نمبر جلدی آگیا تھا۔۔ اور ہوتی بھی تو احرام کو کوئی روک سکتا تھا

انہیں تو بہت تیز بخار ہے ۔۔ڈاکٹر نور کا ٹمپریچر چیک کرتے ہوئے کہنے لگی۔

جی کل رات میرے منع کرنے کے باوجود بھی انہوں نے پوری برف کے پانی کی بوتل پی لی تھی۔احرام نور کی طرف دیکھتے ہوئے ڈاکٹر سے کہنے لگا

چلیں نیکسٹ آپ حیال رکھنا۔۔دونوں سے کہتی وہ میڈیسن لکھنے لگی تھی۔۔ تھوڑی ہی دیر میں احرام میڈسن لے کر حویلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔۔

چلو جلدی سے ناشتہ کرلوں پھر میں میڈیسن دوں۔وہ ہاتھ میں ٹرے پکڑے اندر داخل ہوا تھا احرام اپنے ہاتھوں سے اسے کھلا۔رہا تھا۔ناشتہ کروانے کے بعد وہ اسے میڈسن کھلانے لگا تھا

اف اس کی تو بہت بری سمیل ہے میں نہیں پیوں گی۔۔وہ اپنا ناک پکڑتے ہوئے انکار کر گئی

پینی تو پڑھے گی چلو جلدی سے منہ کھولو۔۔وہ چمچ اس کے منہ کے قریب لے گیا

نہیں پلیز۔۔نور نے منت کی تھی لیکن احرام کو اپنی طرف غصے سے دیکھتا دیکھ فوراً سے منہ کھول چکی تھی۔

ویری گڈ میرا بچا۔۔۔وہ اس کے لبوں پے لگی سیرپ صاف کرنے لگا

افف بہت ہی کڑوی دوائی ہے یہ۔۔۔نور نے عجیب سامنہ بناتے ہوئے بتایا

کڑوی ہے لیکن اس سے آرام آجائے گااور ہاں تھوڑی دیر بعد یہ گولی بھی لے لینا۔۔وہ گولیاں ٹیبل پے رکھتے۔ہوئے بولا تھاتنے میں آرزم اجازت لے کر اندر آتا اسے نیچے چلنے کو کہنے لگا احرام جب نیچے گیا تو وہاں ایک فیملی کافی رو رہی تھی

جی کیا ہوا؟ احرام نے سب سے پوچھا

سائیں ہمارا سب لوٹ گیا۔۔میرے بیٹے کا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا میں اسے قریب ہی ہسپتال لے گئی وہاں کا ڈاکٹر قصائی نکلا اس نے میرے بیٹے کی دونوں کیڈنیاں نکال لی۔۔میرا بیٹا اب نہیں رہا کون ہمارا سہارا بنے گا اب وہ

ڈاکٹر نہیں جلاد ہے جلاد۔۔وہ عورت روتے ہوئے اسے اپنا حال بیان کر رہی تھی۔۔یہ سن کر احرام کا اپنے غصے میں پے قابو پانا مشکل ہو گیا تھا۔۔

میں آپ کا بچا تو واپس نہیں لا سکتا لیکن آپ کے بچے کے قاتل کو سزدلوا کر ہی رہوں گا وعدہ کرتا ہوں۔۔وہ اس کی فیملی کو حوصلہ دیتے ہوئے کہتا ان سے ہسپتال کا نام پوچھ دونوں لڑکوں کو اس ڈاکٹر کی ساری انفارمیشن لینے بھیج دیا تھا۔کچھ ہی گھنٹوں میں ساحل جس کا ہسپتال تھا۔اسی ڈاکٹر کا نمبر لے آیا تھا۔اس ڈاکٹر کا نام جہانگیر تھا وہی سب کی کیڈنیاں اور دل نکال لیتا تھا۔وہ یہ سب پیسوں کی خاطر کرتا تھا احرام بھی غصے میں۔اسے کال کرنے لگا تھا۔

ہیلو کون ؟دوسری طرف اسی آواز آئی۔

تیری موت۔احرام اونچی اواز میں چلایا تھا احرام۔نے اسے اپنے بارے میں بالکل بھی نہیں بتایا کے میں کون ہوں۔۔

کیا بکواس ہے کون ہو تم اور کیوں مجھے فون کیا۔۔۔وہ ڈاکٹر بھی غصے میں آ گیا۔۔

تو ڈاکٹر نہیں جلاد ہے جلاد لوگ تمھارے پاس اپنے پیاروں کو لے کر آتے ہیں اس امید سے کے تم انہیں بالکل ٹھیک کر دو گے اور تم ان کی کیڈنیاں اور دل نکال لیتے ہو صرف چند پیسوں کی خاطر۔۔۔احرام نے غصے میں اسے کہا۔۔

ہاہا تمھیں پتا چل گیا خیر دیکھو تم جو بھی ہو میرے ساتھ کام کرو خوب پیسا کماؤ گے قسم سے اس کاروبار میں بہت پیسا ہے بہت ہم راتوں رات امیر بن

جائیں گے ہم اور مجھے امیر بنا ہے بہت امیر میں چاہتا ہوں میں یہاں کا سب سے امیر آدمی بنو۔۔۔وہ اونچی اواز میں قہقہ لگاتے ہوئے کہنے لگا اس کی بکواس سن کر احرام نے غصے میں چلایا تھا

بکواس بند کر لوگوں کی زندگیاں ان سے چھین کر تو امیر ہونا چاہتا ہے ۔۔اب بھی موقع دے رہا ہوں سدھر جا اور اپنا جرم قبول کر لے ورنہ تجھے مجھ سے کوئی بھی نہیں بچا پائے گا کوئی بھی نہیں۔۔احرام نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا تو وہ ہنس پڑا۔۔

کبھی نہیں مجھے کوئی بھی امیر ہونے سے نہیں روک سکتا سمجھے۔۔۔یہ کہہ کر وہ کال کاٹ چکا تھا۔۔

احرام غصے میں دونوں لڑکوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنا گیٹ اپ چینج کر کے

شان کو پہلے سے ہی اس ہستپال میں آنے کا کہہ

ہسپتال چلا گیا تھا۔ اپنے نمبر کے مطابق۔۔ وہ اندر چلا گیا تھا۔۔ وہ پیٹ درد

کا بہانا بنا کر اکیلا ہی اندر چلا گیا تھا۔ وہی ڈاکٹر اس کا الٹرا ساؤنڈ کرنے لگا

احرام غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر آپ کچھ بول نہیں رہے۔۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے دھمی آواز

میں پوچھنے لگا۔۔

مجھے آپ کا جلدی سے اوپریشن کرنا ہوگا آپ کا اپینڈس کا مسلہ ہے

۔۔ ڈاکٹر۔ نے صاف جھوٹ بولتے ہوئے کہا جبکہ کے احرام کا ایسا کوئی

مسلئہ نہیں تھا اور یہ بات احرام کو پتا تھی کیوں کے وہ خود ہی بہانا کر رہا تھا

۔۔

کیوں تاکہ میرا ابھی دل اور کیڈنی نکال سکو۔۔احرام کی بات سن کر ڈاکٹر دو قدم پیچھے کو ہٹا۔۔

کون ہو تم ؟ڈاکٹر ڈرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

موت کا کوئی نام نہیں ہوتا۔۔وہ اپنی نکلی داڑھی اور مونچھیں نکال کر بولا تو وہ ڈاکٹر اسے دیکھ حیران رہ گیا

سائیں آپ۔۔ڈاکٹر نے فوراً سے کہا جس پے احرام نے اسے گریبان سے پکڑ اپنے قریب کیا تھا

بے غیرت آدمی شرم نہیں آئی ایسا گھٹیا کام کرتے ہوئے اسی لیے تو ڈاکٹر بنا تھا تاکہ لوگوں کو کاٹ کر ان سے پیسے کمائے

اب اوپر جا کر سب کی کیڈنیاں اور دل نکالنا۔۔ وہ چیر پھاڑ دینے والے انداز میں بولا تھا جس پے وہ ڈاکٹر اپنے کیے کی معافی مانگنے لگا تھا۔۔

شان شان۔۔ احرام غصے میں چلایا تو شان باقی پولیس والوں کو لے کر اندر داخل ہوا تھا

لے جاؤ اسے اور ہاں مجھے بہت جلدی اس کی پھانسی کی حبر مل جانی چاہیے ورنہ میں حود انصاف کرنے والا ہوں اور میر اانصاف تم جانتے ہو۔۔ وہ اس ڈاکٹر کو شان کی طرف دھکا دیتے ہوئے بولا وہ ڈاکٹر بڑی تنگ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ دوسرے دن احرام اپنے آفس میں کرسی پے بیٹھا نور کو

کال کر رہا تھا اسے نور کی بڑی یاد ستا رہی تھی اور یاد تو اسے روز ہی ستاتی ہے بس آج کچھ زیادہ ہی وہ اسے مس کر رہا تھا

پتا نہیں کہاں ہے جو فون ہی نہیں اٹھا رہی۔۔وہ فون کان سے لگائے کہہ رہا تھا

پک اپ دی فون نور۔۔اس بار وہ غصے میں بولا تھا اس نے کوئی پانچ بار کال کی تھی لیکن آگے سے کوئی ریسپونس نہیں آ رہا تھا۔۔وہ غصے میں ہی حویلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔۔وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا کچھ ہی منٹوں۔میں وہ حویلی پہنچ گیا تھا وہ کافی غصے میں گاڑی سے نکلتا اندر بھاگا تھا۔

کہاں ہے تمھارا فون ؟وہ کچن میں داخل ہوتے ہوئے پوچھنے لگا

کیوں ؟نور جو کام میں مصروف تھی اس سے محاطب ہوئی۔

کہاں ہے فون ؟ وہ غصے میں پوچھنے لگا۔

ک۔کمرے میں ہے۔۔نور نے ڈرتے ہوئے کہااور وہ غصے میں کمرے کی طرف چلا گیانور بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔کمرے میں جاتے ہی وہ اس کا فون اٹھا کر توڑنے لگا۔۔

احرام۔۔نور دروازے پے کھڑی چلائی تو وہ ماتھے پر سے اپنی لٹیں ایک سائڈ پے کرتا اس کے قریب آیا۔

بہت کالیں کی میں نے لیکن آگے سے کوئی ریسپونس ہی نہیں یہ فون میں نے کس لئے دیا تھا بات کرنے کے لیے نا اب جب یہ فون میری تم سے

بات ہی نا کروائے تو اس کا کیا فائدا اس۔ لئے توڑ دیا۔۔ وہ وحشی مسکراہٹ لئے اسے بتا رہا تھا

احرام فون سائلنٹ پے تھا اس لئے مجھے پتا نہیں چلا۔۔ نور نے رونے والے انداز میں کہا

اٹس اوکے بے بی۔ جو ہونا تھا ہو گیا اسے میں نے پکا سائلنٹ پے کر دیا۔۔ وہ اس کے چہرے پے اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا تھا۔۔

جو چیز تمھیں مجھ سے دور رکھے گی نا اس کا حال بھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔ وہ بیڈ پے بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔ ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔ احرام جو اپنے آفس کی طرف جا رہا تھا ابھی گاڑی سے نکلا ہی تھا کے اس پے فائرنگ شروع ہو گئی تھی اس کے گارڈز نے بھی فائرنگ شروع کر دی تھی وہ اب اسے شحص

کے پیچھے بھاگے تھے۔ جس نے احرام پے فائر کیا تھا۔احرام زمین پے پڑھا تھااسے تین گولیاں لگی تھی یہ دیکھ دونوں لڑکے چلاتے ہوئے اس کے قریب آئے تھے

بھائی سائیں بھائی سائیں۔دونوں اس کے گال تھپتھپارہے تھے۔۔احرام ابھی ہوش میں تھاوہ نور نور پکارتا بے ہوش ہو گیا تھادونوں لڑکے جلدی سے اسے گاڑی میں ڈال کر وہ وہاں سے روانہ ہو گے۔تھے۔ساحل احرام کا سراپنی گود میں رکھے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے سینے سے نکلتا خون روکنے کی کوشش کررہا تھالیکن خون تھاجو پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔۔

جلدی چلاو۔۔ساحل نے غصے میں کہاتو آرزم نے گاڑی کی سپیڈ بڑھا۔دی ۔کچھ ہی دیر میں وہ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔آرزم پہلے گاڑی سے نکل کر اسٹیچر لینے اندر چلا گیا تھا۔۔اسٹیچر پے احرام کو لیٹا کر وہ اندر چلے گئے

تھے۔۔ساحل اور آرزم ڈاکٹر ڈاکٹر چلا رہے تھے ان کے چلانے کی آواز سن دو ڈاکٹر اور کچھ نرسسز باہر نکل آئے تھے۔۔

ہمارے بھائی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ورنہ۔ ہم تمھیں نہیں چھوڑیں گے۔۔۔دونوں ڈاکٹر سے کہہ رہے تھے جس پے سب ڈرتے ہوئے فوراً احرام کو آپریشن تھیٹر لے گئے تھے۔

ہمیں ہمارا بھائی بالکل ٹھیک چاہیے۔آرزم نے چلا کر کہا تھا۔دونوں باہر ویٹ کرنے لگے تھے اندر احرام کا آپریشن شروع ہو چکا تھا۔۔ڈاکٹر احرام کی گولیاں نکال رہا تھا جبکہ مشین پے احرام کی سانسوں کی لائینیں آہستہ آہستہ سیدھی ہوتی جا رہی تھی۔۔ڈاکٹر نے احرام کے جسم سے تین گولیاں نکالی تھی۔مشین پے نظر پڑھتے ہی نرس ڈاکٹر کو مشین کی طرف اشارہ کرنے لگی لائینیں آہستہ آہستہ سیدھی ہو رہی تھی۔۔ڈاکٹر بھی اب جلدی

سے اپنے دونوں ہاتھ احرام کے دل پے رکھ کر اسے دبا رہا تھا وہ ساتھ ساتھ مشین کی طرف بھی دیکھ رہا تھا۔ اس نے چار بار کوشش کی تھی لیکن لائنیں ویسی ہی تھی۔

انہیں کسی بھی طرح بچانا ہو گا ورنہ ان کے بھائی ہمیں نہیں چھوڑیں گے ۔۔نرس سے کہتا وہ پھر اس کے دل پے ہاتھ رکھے اسے دبانے لگا اس بار احرام نور کا نام لیتے ہوئے اچھلا تھا مشین پے جو لائنیں سیدھی ہو رہی تھی اب آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی تھی یہ دیکھ ڈاکٹر نے سکون کا سانس لیا تھا آپریشن تو کامیاب ہو گیا تھا لیکن احرام بے ہوش ہو چکا تھا ڈاکٹر جب باہر نکلا تو دونوں نے اسے گھیر لیا تھا

کیسا ہے ہمارا بھائی جلدی بولو ؟ آرزم پھر غصے میں آ گیا۔

گولیاں ہم نے نکال لی ہیں وہ اب حطرے سے باہر ہیں لیکن وہ بے ہوش ہیں اور انہیں ہوش جب آئے گا کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔اسے کہتا ڈاکٹر فوراً سے وہاں سے چلا گیا تھا۔

سب کو احرام بھائی سائیں کے بارے میں بتا دینا چاہیے ؟آرزم ساحل سے کہہ رہا تھا۔۔نور اپنے کمرے میں بیٹھی تھی تبھی۔اس کا فون۔بجا تھا

جی بھائی۔۔۔نور نے مسکرا کر کہا فون پے آرزم تھا وہ اسے احرام کے بارے میں بتا رہا تھا یہ سن کر نو چلائی۔ تھی۔نور چلاتے ہوئے ہی نیچے بھاگ سب کو احرام کے بارے میں بتا گئی تھی بشرہ کو چھوڑ سبھی یہ سن کر پر شان ہو چکے تھے دلربا کی تو حالت۔ہی حراب ہونے لگی تھی۔۔اور سکینہ بی بی کا بھی بھی حال ہو رہا تھا

حالہ ہمیں چلنا چاہیے۔۔ دلربا بشرہ سے کہہ رہی تھی۔ سبھی ہسپتال جانے کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔

تم کہاں جا رہی ہو۔۔ نور بھی ان کے ساتھ نکل رہی تھی جب دلربا نے پھر اس کا ہاتھ پکڑا اسے وہی روک لیا

میں بھی احرام کو دیکھنے جا رہی ہوں چھوڑیں مجھے۔۔ نور نے روتے ہوئے کہا تو وہ اس پے چلائی تھی۔۔

حبردار تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گی تمھاری وجہ سے می۔۔ وہ بولتے بولتے رکی

۔احرام سائیں کی یہ حالت ہوئی ہے جب سے تم ان کی لائف میں آئی ہو تب سے کچھ نا کچھ ہو رہا ہے اس لیے تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گی یہی رہو گی اور حبر دار جو احرام سے یہ کہا کے میں نے تمھیں منع کیا تھا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ وہ دانتوں کو پیستے ہوئے اسے آنکھیں دیکھا کر کہتی باہر نکل گئی تھی اسے پتا تھا کے اگر نور نے احرام سے میری شکایت کر دی تو وہ مجھے نہیں چھوڑے گا اس لیے وہ اسے منع کر چکی تھی کے احرام کو میرے بارے میں کچھ نا کہنا نور روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی وہ احرام کے لیے بہت رو رہی تھی اس کے لئے دعائیں کر رہی تھی۔۔

تم جب سے احرام کی زندگی میں آئی ہو تب سے سب الٹا ہو رہا ہے۔۔ دلربا کی باتیں اس کے کان میں گونج رہی تھی۔ وہ اپنا فون سائلنٹ پے لگا کر بیڈ پے بیٹھی دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی۔۔ کچھ ہی دیر میں سب ہسپتال پہنچ گئے تھے۔

بیٹا نور کہاں ہے وہ ہمارے ساتھ نہیں آئی کیا؟ سکینہ بی بی دلربا سے پوچھ رہی تھیں اس کے ماتھے پر ننھے ننھے بل پڑھنا شروع ہو گے تھے۔۔

وہ آنے سے انکار کر چکی تھی۔۔ دلربا نے لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ کہا تھا جس پے دونوں لڑکے دلربا کی طرف دیکھنے لگے۔ سبھی باہر احرام کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے لیکن۔احرام کو ابھی تک ہوش نا آیا تھا ۔یوں ایک دن گزر گیا تھا اور احرام ابھی تک بے ہوشی کی ہی حالت میں تھا سبھی کل سے یہی تھے۔۔ شام ہونے کے قریب تھی سبھی باہر بیٹھے تھے انہیں نے کل سے احرام کی فکر میں کچھ بھی نہیں کھایا تھا وہ بہت پرشان تھے۔۔

آپ کے پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔نرس باہر آتے ہوئے ان سے کہنے لگی تو دونوں بھاگ کر کمرے کی طرف چلے گئے۔جب وہ اندر داخل ہوئے تو احرام۔اپنے دل پے ہاتھ رکھ اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

بھائی سائیں آرام سے۔۔ساحل آگے بڑھ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا کے وہ اسے دور رہنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔

شکر ہے اللہ کا آپ ٹھیک ہو ہم تو بہت پرشان ہو گئے تھے ہمیں لگا آپ ۔۔ساحل اداس ہوتے ہوئے اسے بتا رہا تھا کے احرام نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔

ک۔ کیا لگا کے احرام مر گیا اتنی آسانی سے میں کہاں مرنے والا ہوں۔ نور کہاں ہے وہ ٹھیک تو ہے نا مجھے اس کی بہت یاد آ رہی ہے۔۔ وہ تڑپ کر بولا تھا

ٹھیک ہے وہ گھر ہے باقی سب کل سے یہی ہیں۔۔ ساحل نے فوراً سے بتایا ۔ تو وہ اسے گھورنے لگا

کیا وہ نہیں آئی۔؟ احرام نے غصے میں پوچھا

دلربا کہہ رہی تھی کے وہ منع کر چکی تھی کے میں نہیں جاتی۔۔ ساحل نے جب یہ کہا تو احرام نے غصے میں اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا سبھی اس سے ملنے اندر داخل ہوئے تھے سب سے پہلے دلربا اندر

داخل ہوئی تھی وہ اسے دیکھ کافی خوش تھی وہ خوش ہوتے ہوئے اس کے قریب جانے والی تھی جب احرام نے غصے میں اسے دور رہنے کا اشارہ کیا

میرے بچے تو کیسا ہے۔۔ سکینہ بی بی بھاگ کر اس کے قریب جاتی اس کے گلے جا لگی وہ اسے چوم رہیں تھیں

دادی سائیں میں ٹھیک ہوں۔۔ احرام انہیں خود کے لئے پریشان دیکھ کر بولا تھا

کیسے ہو۔؟ بشرہ نے عجیب سے انداز میں پوچھا جس پے احرام نے اس کی بات کا کوئی جواب نا دیا اس پے وہ کافی شرمندہ ہوئی تھی۔۔

دادی سائیں نور کیوں نہیں آئی ؟احرام کو نور کی یاد بہت ستا رہی تھی وہ اس کے لئے تڑپ رہا تھا۔

میں نے کہا اسے چلو لیکن وہ کہہ رہی تھی وہ حویلی آئیں گے تو مل لوں گی ۔۔دلربا۔ کی بات پے وہ دانت پیستے ہوئے بیڈ پے بیٹھ گیا

تم آرام کرو ہم باہر ہیں بیٹا۔احرام سے کہتے سبھی باہر نکل گئے تھے جبکہ دلربا اسے دیکھتے دیکھتے باہر نکلی تھی

نور نہیں آئی مجھے دیکھنے نہیں آئی اس نے منع کر دیا اس نے مجھ سے ملنے سے منع کر دیا۔۔وہ بیڈ پے لیٹا غصے میں خود سے کہتا بے دری سے اپنا ہاتھ سائیڈ والے ٹیبل پے مارنے لگا

نور نہیں آئی نہیں آئی۔۔۔وہ بار بار یہی دہرائے جا رہا تھا

نور کیوں نہیں آئی تم کیوں۔۔یہ جاپتے جاپتے لیٹ گیا اسے یہ ٹینشن کھائے جا رہی تھی کے نور اس سے ملنے کیوں نہیں آئی آخر کیوں اس نے مجھ سے ملنے سے انکار کر دیا۔۔۔کافی رات ہو چکی تھی آرزم اور ساحل احرام کو دیکھنے اندر داخل ہوئے تو انہیں بیڈ خالی نظر آیا مطلب وہ کمرے میں نہیں تھا آخر کہاں چلا گیا تھا وہ۔۔۔نور بنا کھائے اپنے کمرے میں بیڈ پے لیٹی تھی انسوں اس کی آنکھ سے پانی کی طرح بہہ رہے۔تھے وہ ہر نماز کے بعد احرام کے لیے دعا کرتی تھی اس کے لئے تڑپ رہی تھی وہ کب کا بھاگ کر ہسپتال چلی گئی ہوتی اگر اسے دلربا نے منع نا کیا ہوتا۔۔وہ احرام کے بارے میں سوچتے سوچتے ہی آنکھیں موند چکی تھی جب اپنی کمر پے کسی کی انگلیوں کے لمس محسوس کرتے وہ ڈرتے ہوئے اٹھی تھی

احرام آپ آپ ٹھیک ہیں نا۔۔نور اس کے چہرے پے ہاتھ رکھے بے تابی سے پوچھنے لگی تو وہ فوراً سے اس کا ہاتھ خود سے دور کرتا اسے بالوں سے پکڑ اپنے قریب لے آیا

خبردار جو جھوٹی فکر دیکھائی تو اگر تمھیں فکر ہوتی تو آتی جب میں ہوش میں آیا تو میری آنکھیں تمھیں دیکھنے کے لیے تڑپ گئی تھی مجھے لگا میں سب سے پہلے میری نور اندر بھاگتی ہوئی آئے گی اور آئی کون وہ دلربا۔۔۔نور تم کیوں نہیں آئی کیوں۔آنے سے منع کر دیا کیوں۔۔۔وہ اسے بالوں سے جھٹکے دیتا اس کی گردن کے کبھی ایک طرف اپنے جان لیوا لمس چھوڑتا اور کبھی دوسری طرف لمس چھوڑتے ہوئے ہسپتال نا آنے کی وجہ پوچھ رہا تھا اس وقت اس کے سر پے جنون سوار تھا

احرام۔۔۔نور کی آنکھیں بھر آئی

مت کہو مجھے احرام مجھے احرام۔ صرف میری نور کہہ سکتی ہے۔اور تم میری نور نہیں ہو نہیں ہو تم نے مجھ سے سید احرام شاہ سے ملنے سے انکار کر دیا اس کی سزا تم جانتی ہو تم جانتی ہو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔ وہ اسے آنکھیں دیکھتا ایک جنون سے کہہ رہا تھا جبکہ نور۔ معصوم سا چہرہ بنائے اسے دیکھ رہی تھی وہ بے گناہ ہو کر بھی اس کی نظر میں مجرم بنی تھی صرف دلربا کی وجہ سے۔۔

OOOOOOOOOO

میں آنا چاہتی تھی لیکن۔۔۔ یہ کہتے ہوئے وہ خاموش ہو گئی اسے دلربا کی بات یاد آگئی تھی اس نے اس سے کہا تھا کے احرام سے میرے بارے میں

کچھ مت کہنا اور نور کو بھی پتا تھا اگر یہ بات احرام کو پتا چلی تو نا جانے وہ دلربا کے ساتھ۔ کیا کریں گے۔

لیکن ویکن گیا بھاڑ میں جو تم نے کیا تمھیں اس کی سزا ملے گی میرے اندر جو نفرت کی آگ جل رہی ہے اسے صرف تم ہی بجھا سکتی ہے۔۔ آج میں تمھارا ڈیز کروں گا۔ آج میری بھوک کسی کھانے سے تم سے مٹے گی سو تیار ہو جاؤ مسز احرام میری شدتیں سہنے کے لیے۔۔ وہ اس کا دوپٹہ گلے سے نکالتے ہوئے بولا تھا نور کو کچھ سمجھ نا آیا کے وہ کیا کرے اگر وہ منع کرتی۔ تو پھر احرام کا غصہ ساتویں آسمان پے چلا جاتا اس لیے وہ چپ چاپ اس کی باہوں میں سما گئی تھی۔ احرام بھی اسے پوری طرح سے اپنی باہوں میں بھرے شدتیں لٹانے لگا تھا اس کی شدتیں جان لیوا۔ تھی جنہیں نور کا نازک وجود برداشت کر رہا تھا آج وہ جان بوجھ کر مجرم بنے اس کے عشق کی آگ میں جل رہی تھی۔۔ یوں وہ اس پے اپنی شدتیں لٹا کر اسے بالوں

سے پکڑے اس کے گرد اپنا حصار تنگ کیے ہی سو گیا تھا۔ دوسرے دن صبح رہی تھی۔۔ اس کے بال ابھی ہوتے ہی نور اس کے قریب سے اٹھنا چاہ تک احرام کے ہاتھوں میں جکڑے تھے۔۔ وہ اس کے ہاتھوں سے اپنے بالوں کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی جب احرام کی آنکھ کھلتے ہی وہ حوف کھا گئی۔

مجھ سے دور جانے کی کوشش کر رہی ہو۔؟ احرام کے لہجے میں رات والا غصّہ ابھی تک تھا مطلب اس نے ابھی تک اسے معاف نا کیا تھا

احرام میں وہ ناشتہ۔۔ نور ڈری سہمی آہستہ آہستہ بات کر رہی تھی جب احرام نے ایک جھٹکے میں اسے اپنے اوپر کر لیا تھا

یہ مت سوچنا کے احرام نے تمھیں معاف کر دیا نور احرام شاہ اتنی آسانی سے کسی کو بھی نہیں معاف کرتا تم نے میری توہین کی ہے۔۔وہ پھر اس کی گردن پے اپنے لمس چھوڑتے ہوئے وحشی انداز میں اسے بتا رہا تھا نور اس سے حوف زدہ ہوتی اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ گئی تھی۔

معاف کر دیں اپنی نور کو۔۔۔نور نے معصوم سی التجا کی

کبھی نہیں۔۔احرام نے ضدی انداز میں کہا

احرام۔۔نور نے بولنا چاہا تو وہ اسے آنکھیں دیکھتا اس کے لب پے اپنی انگلی رکھ گیا تھا

میں تمھیں اتنی آسانی سے معافی نہیں کروں گا تمھیں پتا ہونا چاہیے کے تم کس کی جان ہو کس کی زندگی ہو۔۔وہ رات والے انداز میں ہی اسے بتا رہا تھا اس سے پہلے کے وہ کچھ کہتا دروازے پے دستک کی آواز سن کر وہ دھاڑا تھا جس پے نور نے اپنی آنکھیں موند لی تھی نور کے بالوں کو چھوڑتا وہ اب دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

وٹ ؟دروازہ کھولتے ہی وہ ساحل سے محاطب ہوا تھا

سائیں آپ کب حویلی آئے ہم سب تو بہت پرشان ہو گے تھے۔۔ساحل اور باقی سب کل رات سے اس کے لئے پریشان تھے پھر جب انہیں پتا چلا کے وہ احرام حویلی ہے تو ان لوگوں۔۔نے سکون کی سانس لی تھی۔

بس ہو گیا جاؤ اب۔۔ اکھڑے لہجے میں کہتا وہ اس کے منہ پے دروازہ بند کر گیا دروازہ بند کر کے وہ دوبارہ بیڈ پر لیٹ گیا پھر نور کو ایک جھٹکے میں اپنے قریب کرتا اس کے گرد اپنا حصار تنگ کرتا اس کے۔ لبوں پے جھک گیا تھا وہ اس سے ناراض تھا لیکن وہ اپنی تڑپ کا حساب لے رہا تھا وہ معاف کرنے والوں میں سے بالکل بھی نہیں تھا۔ اگر وہ جس سے اتنا عشق کرتا تھا اسے تک نا معاف کیا تو باقی تو پھر دور کی بات تھی۔۔

تمھیں میری ایک ایک تڑپ کا حساب دینا ہو گا۔۔ اس کے لبوں سے لب ہٹا کر کہتا پھر اس کا چہرہ تھامتا اس کے وجود پے شدتیں لٹانے لگا تھا۔۔ نور کا معافی مانگنا بیکار تھا کیوں کے اب جب تک احرام خود سے رہائی نا دیتا وہ چاہ کر بھی اس سے رہائی کی توقع نہیں کر سکتی تھی۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیار ہو کر نیچے چلا گیا تھا جبکہ نور کمرے میں ہی تھی

احرام سائیں کیسے ہو اب ؟ دلربا اسے دیکھ کر خوش ہوئی جس پے احرام اسے اگنور کرتا اپنی بڑی کرسی پے بیٹھ گیا تھا

بھائی سائیں جس نے آپ پے حملہ کیا وہ پکڑ گیا ہے وہ انیس سال کا ایک بچہ ہے۔ ساحل اسے بتا رہا تھا یہ سن کر وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگا

مطلب میری نور کا ہم عمر واؤ مجھے اس سے ملنا ہے۔۔ مسکرا کر کہتا وہ دونوں کو ساتھ لے کر پولیس اسٹیشن روانہ ہو گیا تھا جب وہ پولیس اسٹیشن داخل ہوا تو سبھی اٹھ کھڑے ہو گے تھے ایک حوالدار اس کے لئے کرسی صاف کرنے لگا تھا جبکہ احرام سیدھا اسی لڑکے سے ملنے چلا گیا جس نے اس پے حملہ کیا۔ تھا

مجھے لگا مجھ پے کسی دشمن نے وار کیا ہو گا اور نکلا کون تم ایک بیس سال کے بچے۔۔احرام اس لڑکے کو دیکھ کر مسکرا کر بولا تو وہ اٹھ کر اس کے قریب آیا احرام اور دونوں لڑکے باہر ہی کھڑے تھے

دیکھو زندہ ہوں موت بھی میرا کچھ بگاڑ نہیں سکی موت کو بھی بھلا موت مار پائی ہے۔۔وہ مسکرا کر اس سے کہہ رہا تھا اور وہ لڑکا خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

ویسے یہ بتاؤ تمھاری میرے ساتھ کیا دشمنی تھی اور ماننا پڑے گا تمھیں جو سید احرام شاہ پے وار کیا لیکن پیٹھ پیچھے اور مجھے پیٹھ پیچھے حملہ کرنے والے لوگ بالکل بھی پسند نہیں۔۔۔احرام سلاخوں کو مضبوطی سے پکڑے اس سے پوچھ رہا تھا

مجھے آپ جیسا بنا تھا اس لئے آپ کو مارا مجھے آپ جیسا بنا ہے اور میں بن کر ہی رہوں گا۔۔ وہ جلنے والے انداز میں بولا تو احرام بے اختیار مسکرایا

وٹ آ کونفیڈنس چھو کرے آئی ایم ایمپریسڈ۔۔ احرام دونوں ہاتھ سے تالی بجاتے ہوئے بولا تھا

پہلی بات جنگل کا راجا ایک ہی ہوتا ہے دوسرا کوئی نہیں فرض کرو اگر تم مجھے مار بھی دو تو بھی میرے جیسا نہیں بن پاؤ گے کیوں کے میں صرف میں ہوں میرا جیسا دوسرا کوئی نہیں اور دوسری بات تم ابھی بچے ہو۔ میرا جیسا بنے کی بجائے تم اپنی پڑھائی پے توجہ دو مجھ جیسا مت بنو۔۔ احرام اسے سمجھا رہا تھا۔

پڑھائی کیسی پڑھائی میرا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے جو مجھے پڑھائے گا میں لاوارث ہوں لاوارث۔۔۔وہ چیخ چیخ کر اپنا دکھ اسے بتا رہا تھا یہ سن کر احرام تھوڑا دور ہٹا تھا

آج سے تم لاوارث نہیں ہو تم پے سید احرام شاہ اپنا ہاتھ رکھتا ہے میں تمھیں پڑھاؤں گا تم بس پڑھو میرا جیسا مت بنا کیوں کے یہ زندگی بہت بری ہے بہت تم ایک۔اچھے بچے بنا اچھے نا میرے جیسا۔۔۔شان اسے چھوڑ دو۔۔اس لڑکے کو سمجھاتا وہ اب شان کو اسے چھوڑنے کے لیے کہہ رہا تھا شان نے جب اسے چھوڑا تو وہ لڑکا روتے ہوئے اس کے قدموں میں گر گیا

مجھے معاف کر دینا سائیں لیکن میرے اندر آپ جیسا بننے کا جنون سوار تھا اس لئے۔۔وہ اس کے قدموں میں گرے معافی مانگ رہا تھا احرام اسے

کھڑا کرتا اس کے سر پے ہاتھ پھیرتا مسکرا کر چلا گیا تھا۔۔دوسرے دن دوپہر کو نور اپنے کمرے میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب دلربا دبے پاؤں سے اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔اسے دیکھ نور نے فوراً سے ٹی وی۔بند کر دیا تھا

آپ یہاں ؟نور نے پوچھا

ہاں وہ میں سوری بولنے آئی تھی کل جو کیا اور اس سے پہلے اس کے لئے میں بہت شرمندہ ہوں میں نے جو کیا غلط کیا کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو ۔۔؟وہ اس سے معافی مانگ رہی تھی اس اسے اپنی دشمن سے حیرانی والی بات تھی ضرور وہ کچھ نیا کرنے کا سوچ رہی تھی تبھی وہ اس سے معافی مانگ رہی تھی کیوں کے دلربا اور معافی مانگے ہو ہی نہیں سکتا تھا

میں تو آپ سے ناراض ہی نہیں تھی میں نے معاف کیا آپ کو۔۔ نور نے مسکرا کر کہا جس۔ پے وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آتی اس کے دونوں ہاتھ پکڑ گئی ابھی اگر احرام یہاں ہوتا تو وہ دلربا کے ہاتھ ہی کاٹ دیتا اس نے سختی سے منع۔ کیا تھا کے وہ نور سے دور نظر آئے لیکن شائد اسے اپنی زندگی پیاری ہی نہیں تھی تبھی تو وہ بار بار اس کے منع کرنے کے باوجود اس کے قریب چلی آتی تھی

شکریہ بہت بہت۔۔ دلربا نے مسکرا کر کہا تو نور بھی مسکرانے لگی

وہ یار مجھے نا کچھ شاپنگ کرنی تھی تو سوچا تمھیں اپنے ساتھ لے جاؤں۔ سارہ کو لے جاتی لیکن وہ یونی ہے اس لیے تمھارے پاس آ گئی۔ دلربا نے مسکرا کر کہا تو نور نے فوراً انکار کیا

مجھے معاف کر دیں لیکن میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ نور کو احرام کی بات ابھی تک یاد تھی اس لیے وہ انکار کر رہی تھی

کیوں کیا ہوا؟ دلربا نے پوچھا دونوں کھڑی ہی باتیں کر رہی تھی۔۔

وہ احرام نے مجھے کہا ہے کے میں ان کے پوچھے بغیر کہی بھی نا جاؤں۔۔ نور اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بتانے لگی جس پے دلربا نے غصے میں اپنے دانت پیسے تھے۔۔

ارے ڈانٹ وری وہ تمھیں کچھ نہیں کہیں گا۔۔ دلربا نے عجیب سی مسکراہٹ میں کہا

نہیں مجھے ڈر لگتا ہے پلیز آپ

اکیلی چلی جائیں۔۔نور پھر انکار کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

میں کہہ رہی ہوں ناوہ تمھیں کچھ بھی نہیں کہیں گا اور اگر تم نے پھر انکار کیا تو میں یہی۔ سمجھوں گی کے تم نے مجھے معاف نہیں کیا۔دلربا اس کے ساتھ زبردستی کر رہی تھی اگر وہ نہیں جانا چاہتی تھی تو دلربا کو اس کے ساتھ زبردستی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے میں نے معاف کیا آپ کو اگر آپ کہتی ہیں تو میں چل دیتی ہوں لیکن۔۔نور نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

لیکن ویکن چھوڑو تم تیار ہو جاؤں جلدی واپس آجائیں گے مجھے اگر مجبوری نا ہوتی تو کبھی نا جاتی۔۔دلربا بے چاری بننے کا ناٹک کرتے ہوئے کہہ رہی

تھی نور بھی فوراً اسے مان گئی تھی۔۔ کچھ ہی دیر میں دونوں مارکیٹ کی طرف چلی گئی تھی۔۔

آپ کی کوئی بہن نہیں ہے؟ نور مول کے اندر داخل ہوتے پوچھنے لگی

میری فیملی ایک حادثے میں چل بسیں تھی تو مجھے خالہ سائیں اپنے ساتھ یہی لے آئیں تھی۔ دلربا اسے بتا رہی تھی

سن کر افسوس ہوا حیر میں آپ کو۔ اپنی بڑی بہن مانتی ہوں۔۔ نور نے محبت سے کہا اب اسے کیا پتا جسے یہ اپنی بہن مان رہی ہے۔ وہ اس کے لئے اپنے۔ ذہین میں کتنا زہر پال کر بیٹھی ہے کتنی نفرت کرتی ہے اسے احرام سے دور کرنے کے لیے کتنی دعائیں کرتی ہے۔

کیوں نہیں میں نے تو پہلے دن سے تمھیں اپنی بہن مان لیا تھا۔۔دلربا کے لفظوں میں صاف صاف جھوٹ جھلک رہا تھا اس کے اس جھوٹی بات سن نور بلش کرنے لگی۔ تھی

میری مدد کرو نا مجھے کچھ پسند ہی نہیں آرہا۔۔دلربا کچھ شرٹس ہاتھ میں پکڑے مایوسی سے نور سے کہنے لگی۔

میں کیا مدد کروں میری تو اپنی پسند پیکھی ہے۔۔نور نے فوراً کہا جس پے دلربا اپنی مدد ہی کچھ شرٹس لینے لگی تھی اس نے زیادہ تر بلیک کلر ہی لیا تھا وہ احرام کے لیے بلیک لے رہی تھی۔۔

بلیک کلر احرام کا بھی فیورٹ ہے۔۔نور نے مسکرا کر کہا تو وہ شیطانی مسکراہٹ لئے اسے دیکھنے لگی نور اس بات سے بھی بے خبر تھی کے وہ یہ کلر میرے شوہر کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے لے رہی ہے

تم بھی کچھ پسند کر لو۔۔وہ اپنی شاپنگ ختم کر نور سے کہنے لگی۔

نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔نور نے مسکرا کر کہا

سنو آج کل کے لڑکوں کو نا ماڈرن لڑکیاں زیادہ پسند ہوتیں ہیں ڈھیلے ڈھالے کپڑے والیوں کا تو وہ اچار بھی نہیں ڈالتے ہر شوہر کی خواہش ہوتی ہے کے اس کی بیوی بنی سنوری رہے
تم یہ لے لو اس میں تم بہت پیاری لگو گی اور دیکھنا احرام کی نظریں بھی تم پر سے نہیں ہٹیں گی۔۔وہ ایک وائٹ کلر کا بالکل شارٹ فراق اور پنک کلر کا

ٹائٹ پاجاما اسے دیکھاتے ہوئے کہنے لگی اتنا تو طے تھا کے اس کے پیچھے بھی اس کی کوئی چال تھی ورنہ وہ نور کے لیے اچھا سوچ ہو ہی نہیں سکتا

اچھا لیکن میرے پاس تو پیسے ہی نہیں۔۔نور نے اداسی سے کہا

کوئی بات نہیں میں دے دیتی ہوں۔۔دلربا مسکرا کر اپنے پرس سے پیسے نکالنے لگی۔۔

نہیں میں آپ سے نہیں لے سکتی۔۔نور نے جلدی سے کہا

میں کوئی اجنبی تھوڑی ہوں تم نے مجھے اپنی بہن مانا ہے اور بہن کو نا نہیں کرتے۔۔۔وہ زبردستی پیسے اسے تھماتے ہوئے بولی تھی۔

شکریہ میں گھر جا کر آپ کو دے دوں گی۔۔نور نے مسکرا کر کہا

پاگلوں والی باتیں نا کیا کرو یہ پیسے میں نے واپس لینے کے لئے تو نہیں دیے ۔۔دلربا باہر سے پیار دیکھا رہی تھی جبکہ اندر سے وہ اس سے نفرت کرتی تھی۔۔

آپ کتنی اچھی ہیں۔۔نور نے پیار سے مسکرا کر کہا

شکریہ۔اب چلیں۔۔۔دلربا اس سے کہتی آگے آگے چل پڑھی۔۔کچھ ہی دیر میں دونوں حویلی پہنچ گئیں تھیں

آپ اندر نہیں آئیں گی کیا۔۔؟نور گاڑی سے نکلتے ہوئے پوچھنے لگی۔نور کے حویلی پہنچانے کے تقریباً دو گھنٹے بعد احرام بھی حویلی پہنچ گیا تھا۔۔وہ تھکا ہوا صوفے پے بیٹھ گیا تھا۔

نور ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب سارہ نے اسے روکا تھا

واؤ کتنی پیاری لگ رہی ہو لیکن یہ کافی شارٹ نہیں ہے۔۔سارہ اس کی تعریف کرتے ہوئے بولی تو دلربا ان کے قریب آتی سارہ کی بات کاٹ گئی

بالکل بھی نہیں بہت اچھا لگ رہا ہے اس پے تم جاؤ نور۔۔دلربا نور سے کہتی اب سارہ کو عجیب طرح سے دیکھتی وہاں سے چلی گئی تھی نور۔ بھی

مسکراتے ہوئے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔نور جب کمرے میں داخل ہوئی تو احرام آنکھیں موندے صوفے پے بیٹھا تھا۔۔

احرام پانی نور پانی کا گلاس ٹیبل پے رکھ جا ہی رہی تھی جب احرام نے اسے آواز دی تھی

رکو۔۔ پیچھے سے آواز آئی۔۔

کیا ہوا؟ وہ۔حوش ہوتے ہوئے اس کی طرف پلٹی تھی۔۔۔وہ بالکل اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا تھا وہ اس کے کپڑوں کا جائزہ لینے لگا وہی وائٹ فراق جو گھٹنوں سے کافی زیادہ اوپر تھا پنک ٹائٹ جس سے نور کی ٹانگوں کی شیپ واضح نظر آرہی تھی پہنے کھڑی تھی نور تو بہت حوش ہو رہی تھی وہ سوچ رہی تھی احرام کو یہ کپڑے کافی پسند آئے ہیں۔

یہ کپڑے کہاں سے آئے ہیں ؟ وہ سخت لہجے میں پوچھنے لگا۔

کیوں اچھے لگ رہے ہیں نا؟ نور نے خوشی سے پوچھا جس پے احرام غصے میں اسے ہاتھ سے کھینچتا شیشے کے سامنے کھڑا کر گیا

دیکھو کہاں سے کہاں سے اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔ وہ اسے شیشے کے سامنے کھڑا کرتا پوچھنے لگا

اس واحیات ڈریس کو تم اچھا کہہ رہی ہو بہت زہر لگ رہے ہیں یہ تم پے زہر۔۔ وہ بے رحمی سے اسے بازوؤں سے پکڑے بولا تھا

احرام کیا کر رہے ہیں؟ نور نے غصے میں پوچھا

یہ بات مجھے تم سے پوچھنی چاہیے تم کیا کر رہی ہو ایسے واحیات بکواس کپڑے پہن کر گھوم رہی ہو اتنی بری لگ رہی ہو کے کیا بتاؤں۔۔اس بار وہ اسے جبڑے سے پکڑے بولا تھا

مجھے لگا ان میں میں آپ کو اچھی لگوں گی اس لیے پہنے تھے۔۔وہ نرمی سے اسے بتا رہی تھی۔۔۔

کس نے کہا کے مجھے ایسے بکواس کپڑے پسند ہیں اگر مجھے تمھیں یہ بکواس قسم کے کپڑے پہنانے ہوتے تو کب کا پہنا چکا ہوتا تم نیچے سے آ رہی ہو نیچے۔نوکروں نے تمھیں اس حولیے میں دیکھ لیا ہو گا تمھارے پورے وجود کو گھور گھور کر دیکھا ہو گا انہوں نے۔وہ بے حد غصے میں کہتا اسے بالوں سے پکڑ جھٹکے دینے لگا۔تھا

یہ تمھاری چوئس تو نہیں ہو سکتی نور بتاؤ کس نے کس نے یہ حرید کر تمھیں دیے بولو۔ جلدی۔۔اس کے چلانے پہ وہ دلربا کا نام لے چکی تھی اس کا نام سن کر اس کے غصے میں اصافہ بڑھ گیا تھا۔۔

اسے تو میں نہیں چھوڑوں گا چلو جلدی سے انہیں اتار کر آؤں جلدی۔۔وہ غصے میں اسے آڈر دے چکا تھا نور بھی ڈرے ہوئے واشروم کی طرف چلی گئی تھی۔ وہ غصے میں اپنا سر پکڑے ٹہلنے لگا تھا۔ نور بھی ڈرے ہوئے باہر آئی تھی وہ کپڑے چینج کر چکی تھی۔۔

اب اگر ایسے واحیات کپڑے میں نے تمھارے جسم۔پے دیکھے تو انہی کپڑوں سمیت تمھیں آگ لگا دوں گا سمجھی۔۔وہ اس سے کپڑے لیتا غصے میں باہر چلا گیا تھا۔۔۔

oooooooooooooo

دلربا دلربا۔۔ وہ اونچی اواز میں چلاتا اسے پکار رہا تھا دلربا سمیت سبھی اس کی آواز پے کمروں سے باہر نکل آئے تھے
دلربا کو دیکھتے ہی وہ اسے جبڑے سے پکڑ دیوار کے ساتھ لگا گیا تھا

تمھاری اتنی ہمت کے میری بیوی کو اپنے ساتھ لے گئی وہ بھی مجھ سے پوچھے بنا اور یہ گھنٹیا قسم کا ڈریس اسے حرید کر دیا۔۔ وہ اسے جبڑے سے پکڑے ہی بولا تھا دلربا اس کا آؤٹ آف کنڑول غصہ دیکھ تھر تھر کانپ رہی تھی۔

اح۔۔احر۔۔۔اح۔۔۔میں۔۔وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ کے ساتھ سے بولی تھی

جسٹ شٹ اپ۔۔بہت پیسے آگے ہیں تمھارے پاس ہاں اگر بہت پیسے ہیں تو انہیں ان ایسے گھٹیا ڈریسسز پے حرچ کرنے کی بجائے کسی غریب کو دے دو بدلے میں دعا ملے گی۔۔اس بار وہ اسے بالوں سے پکڑ کر بتا رہا تھا۔بہت غصے میں تھا اس وقت یہ شخص سبھی یہ تماشہ دیکھ رہے تھے اب کی دفعہ ساحل بھی کچھ نا۔بولا تھا شائد وہ اب تنگ آچکا تھا آخر وہ کب تک اسے احرام کے قہر سے بچاتا

احرام سائیں میں نے یہ ڈریس پیار سے اسے دلایا تھا۔بڑی ہمت کر کے وہ بولی تھی۔۔اس کی بات پے احرام پہلے مسکرایا اور پھر بولا۔

نور کا شوہر ابھی مرا نہیں زندہ ہے اتنے برے دن نہیں آئے احرام شاہ کے کے کوئی اور اس کی بیوی پے مہربانی دیکھائے میں اس کی ضروریات پوری کر سکتا ہوں۔وہ دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا تھا۔۔

اس ڈریس کو تو میں۔۔غصے میں کہتا وہ کچن کی طرف چلا گیا تھا جبکہ پیچھے دلربا کی ڈر سے حالت حراب ہو رہی تھی وہ غصے میں ماچس پکڑے باہر آیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کی آنکھوں کے سامنے کپڑوں کو آگ لگا گیا تھا یہ دیکھ دلربا وہی زمین پے بیٹھ گئی۔

جیسے ان کا حال کیا ویسا ہی تمھارا کروں گا دوبارہ اگر میری بیوی پے یہ مہربانی دیکھانے کی کوشش بھی کی تو۔۔وہ کافی غصے میں کہہ رہا تھا

اس سے دور رہنا دور۔وہ اسے انگلی دیکھاتے ہوئے سمجھا رہا تھا

سنو ساحل اپنی اس محبوبہ پے کنٹرول کرو ورنہ اگر میں نے کیا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔وہ ساحل کو دیکھتے ہوئے کہتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا ساحل بھی دلربا جو دیکھ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا جبکہ دلربا۔وہی بیٹھی رو رہی تھی وہ غصے میں ہی یہاں باہر کی طرف چلی گئی تھی بشرہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگی تھی لیکن وہ گاڑی میں بیٹھ کر یہاں سے نکل گئی تھی

ساحل ساحل۔۔وہ دلربا غصے میں کہی چلی گئی ہے پلیز جاؤ اس کے پیچھے ۔۔بشرہ نے جب یہ کہا تو ساحل پرشان سا ہوتا آرزم کو اپنے ساتھ لے کر اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔

بہت ہو گئی بے عزتی بہت سہہ لیا آج اور نہیں۔۔دلربا غصے میں رونے والے انداز میں حود سے کہتی ڈرائیو کر رہی تھی وہ کافی تیزی سے گاڑی چلا

رہی تھی ساحل اور آرزم دوسری گاڑی میں اس کا پیچھا کر رہے تھے۔۔وہ اسے فون کر رہے تھے لیکن وہ فون جو سوئچ آف کر چکی تھی۔۔۔

ان کپڑوں کا تو میں بندوبست کر کے آیا ہوں اب تمھاری باری۔۔وہ غصے میں کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہنے لگا تو نور ڈر کر اٹھ گئی۔۔

احرام پلیز۔۔نور پیچھے ہٹتے ہوئے بولی تھی۔۔

بتاؤ نور تمھیں کیا سزا دوں؟ وہ اپنی شرٹ اتار کر پھینکتے ہوئے بوئے بولا تھا وہ گہری گہری سانسیں لے رہا تھا

احرام معاف کر دیں۔۔ نور نے ہاتھ جوڑے تھے لیکن وہ اسے بیڈ پے گرا چکا تھا بیڈ پے گرا وہ کچھ بولے بغیر ہی وہ اس کے لبوں کو چومتے اس کی گردن پے اپنے گرم لمس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔

میں بکواس کر کر کے تھک گیا لیکن تم سنتی ہی نہیں بولو نور کیوں نہیں سنتی تم میری بات۔۔؟ بالوں سے پکڑ کر اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے قریب لایا۔۔

میرے لاڈ پیار نے تمھیں بہت حراب کر دیا ہے نور تمھیں سزا دوں تو اچھا رہے گا سن لیا کرو نا میری بکواس۔۔ مدہوشی میں کہتا وہ دوبارہ اس کے لبوں پے اجھکا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کے پورے وجود کو اپنے غصے کا نشانہ بنا گیا تھا۔۔

اٹھو اور منہ دھولو یہ سڑھی ہوئی شکل لے کر میرے سامنے مت انا۔۔ وہ شرٹ پہنتے ہوئے کہتا آنکھیں موندے صوفے پہ بیٹھا اپنے ماتھے کو ہلکے ہلکے مکے مار رہا۔۔ دوسری طرف دلربا غصے میں ہی ڈرائیو کر رہی تھی اسے دونوں لڑکے روک رہے تھے لیکن وہ رک ہی نہیں رہی تھی

مجھ سے میرے احرام کو چھیننے والی تجھے بھی احرام نصیب نہیں ہو گا۔۔ وہ غصے میں حود سے کہہ رہی تھی۔۔ اسے سامنے سے آتی گاڑی نظر نا آئی اور جب اس کی نظر گاڑی پہ پڑھی تو وہ اسے دوسری طرف موڑنے لگی اس کی گاڑی سامنے کی دیوار کے ساتھ جا لگی گاڑی الٹی ہو چکی تھی سبھی لوگ اکھٹے ہو گے تھے اس سے پہلے کے گاڑی میں آگ لگ جاتی لوگ دلربا کو۔ باہر نکال چکے تھے۔۔ اتنے میں ساحل اور آرزم بھی یہی پہنچ چکے تھے ساحل یہ دیکھ چلایا تھا وہ تڑپ رہا وہ جلدی سے اسے گود میں اٹھائے پیچھے والی سیٹ میں اپنی گود میں اس کا سر رکھ آرزم سے جلدی سے ہسپتال پہنچنے

کے لیے کہنے لگا دلربا خون سے لتھ پتھ تھی اس کی حالت دیکھ ساحل چلا رہا تھا دلربا لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی کچھ ہی دیر میں دونوں اسے لے کر ہسپتال پہنچ گے تھے دلربا کو ایمرجنسی وارڈ بھیج دیا گیا تھا ساحل باہر پریشانی اسے حوصلہ دے رہا تھا۔۔ایک طرف یہ تھا جو سے ٹہل رہا تھا آرزم دلربا کے لیے پاگل تھا اور دوسری طرف وہ جو اسے ایک نظر بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔ بیس منت بعد ڈاکٹر بھی باہر نکل آئی۔ تھی

کیسی ہے وہ اب۔۔ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی ساحل پوچھنے لگا

دیکھیں وہ اب ٹھیک ہیں لیکن انہیں کافی چوٹیں آئیں ہیں ان کی ٹانگوں پے بھی کافی چوٹیں آئیں ہیں۔دو ہفتے تک وہ چھڑی کی مدد سے چلیں گی۔۔۔ڈاکٹر اسے بتا رہی تھی جس پے ساحل اور بھی زیادہ پرشان ہو گیا تھا

۔

کیا میں اس سے مل سکتا ہوں ؟ساحل نے بے صبری سے پوچھا

کیوں نہیں آپ ان سے مل سکتے ہیں ۔۔ مسکرا کر کہتی وہ چلی گئی تھی ۔۔

تم مل آؤ میں باہر ویٹ کر رہا ہوں ۔۔آرزم دونوں کو اکیلا چھوڑنا چاہتا تھا ساحل بھی حود پے قابو پا کر اندر چلا گیا تھا۔۔

تم ؟ دلربا لیٹے ہوئے پوچھنے لگی۔

کیوں تمھیں کس کا انتظار تھا بھائی سائیں کا۔۔وہ مسکرا کر کہنے لگا

تم بہت پاگل ہو دلربا ایسا کوئی کرتا ہے کیا اگر تمھیں کچھ ہو جاتا تو۔۔وہ سٹول پے بیٹھا اس سے کہہ رہا تھا اس کے لہجے میں تڑپ تھی

میری تو حالت ہی حراب ہو چکی تھی بہت ڈر گیا تھا۔ڈاکٹر نے کہا۔تم ٹھیک ہو لیکن۔۔وہ اسے بتا رہا تھا پھر حاموش ہو گیا تھا

لیکن کیا؟دلربا نے پوچھا

لیکن تمھیں دو ہفتے تک چھڑی کی مدد سے چلنا ہو گا ایسے تم نہیں چل سکو گی ۔۔ساحل نے کہا ہی تھا کے وہ غصے میں اٹھی۔ تھی

کیا دو ہفتے تک وہ بھی چھڑی۔۔وہ اٹھتے ہوئے غصے میں بولی تھی۔۔

ری لیکس یار دو ہفتے ہی تو ہیں یوں گزر جائیں گے۔۔وہ چوٹکی بجاتے ہوئے کہنے لگا

افف یہ سب اس نور کی وجہ سے ہوا ہے اسی کی وجہ سے میں اس حال میں ہوں۔وہ اس حالت میں بھی نور کو ہی کوس رہی تھی

نہیں دلربا نور کی وجہ سے نہیں تمھاری اپنی غلطی کی وجہ سے تم اس حال میں ہو خیر تمھیں سمجھانا ہی بیکار ہے۔۔ساحل کو بہت غصہ آرہا تھا اسے پتا تھا نور بے قصور ہے اور دلربا خامخواہ اس کے پیچھے لگ گئی تھی۔۔

ہاں ہاں تم تو اسی کا سائیڈ دو گے نا۔۔وہ۔غصے میں کہتی اٹھ ہی رہی تھی جس پے اسے اپنی ٹانگوں میں عجیب سا درد محسوس ہوا تھا

افف۔۔۔اسے کھڑے ہونے میں بہت تکلیف ہو رہی تھی۔۔

دیکھا اسی لیے کہہ رہا تھا چلو ابھی تم رسٹ کرو میں ڈاکٹر سے مل کر آتا ہوں ۔۔اسے کہتا وہ باہر نکل گیا تھا ساحل کے باہر جاتے ہی آرزم اندر داخل ہوا تھا۔

دیکھ لو جسے تم اتنی نفرت کرتی ہو وہی تمھیں یہاں۔۔لے کر آیا ہے نا کے بھائی سائیں اور ویسے بھی بھائی سائیں کو کیا پرواہ تم جیو یا مرو۔۔۔پرواہ تو اسے ہے جو تمھارے لیے یوں پاگل ہے تمھارے لیے اتنا پریشان ہے۔۔وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اسے کہنے لگا جبکہ وہ تنگ نظروں سے اسے گھور رہی تھی

ابھی بھی وقت ہے دلربا ساحل سائیں کو ہاں کردو ورنہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جب تم ساحل کے لیے تڑپو گی اور وہ تمھیں نہیں ملے گا تب بہت پچھتاؤ گی تم۔۔بے حد کڑوی باتیں سنا کر وہ باہر نکل گیا تھا اس کے جانے کے بعد وہ کچھ بڑبڑائی تھی۔۔تھوڑی دیر بعد ساحل دوبارہ کمرے میں داخل ہوا تھا

پرمیشن۔لے لی ہے تمھیں لے جانے کی۔۔۔وہ مسکرا کر اسے بتا رہا تھا

اگر برا نا مانو تو میں اٹھالوں۔۔وہ اس کے قریب کھڑا بولا تھا

نہیں میں حود چل سکتی ہوں۔۔۔غصے میں کہتی وہ پھر اپنے پاؤں پے کھڑی ہونے کی کوشش کررہی تھی لیکن پھر تکلیف کی وجہ سے وہی بیٹھ۔گئی۔۔

بچوں کی طرح ضد نا کرو میں اٹھالیتا ہوں۔۔ساحل نے پھر کہا

کہانا نہیں نہیں نہیں۔۔وہ غصے میں بولے جارہی تھی۔لیکن ساحل اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر اسے اپنی گود۔میں اٹھا کر باہر لے گیا وہ بہت غصے میں دھمی آواز میں اسے سنائے جارہی تھی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے اس کی۔ باتیں سنے جارہا تھا آرزم ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھا تھا۔۔

تم اسے لے کر پیچھے بیٹھو۔۔آرزم نے کہا

نہیں بہت شکریہ میں اکیلی ہی بیٹھوں گی۔۔دلربا نے غصے میں کہا ساحل بھی اسے پیچھے کی سیٹ پے چھوڑ خود آگے بیٹھ گیا تھا۔ساحل راستے میں اس کے لئے چھڑی لینے رکا تھا چھڑی لے کر وہ حویلی کی طرف روانہ ہو گے تھے۔۔

۔ساحل پھر زبردستی ہی دلربا کو اپنی گود میں اٹھا کر اندر لے گیا تھا دلربا کا غصہ دیکھنے لائق تھا۔۔ سبھی دلربا کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گے تھے سکینہ بی بی تو اس پے غصہ ہو رہیں تھی کے اگر تمھیں کچھ ہو جاتا تو۔۔اور دلربا نے آگے سے یہی کہتا تھا کے اگر مر جاتی تو کیا ہوتا ویسے بھی میرے پیچھے رونے والا کوئی نہیں ہے اور یہ سن کر ساحل کو کافی غصہ آیا تھا۔جب نور کو اس کی حبر ہوئی تو وہ بھی اسے دیکھنے نیچے چلی آئی اسے نور کو اپنے کمرے میں دیکھ وہ کافی غصے میں آگئی تھی لیکن پھر اس نے جلد ہی اپنا غصہ پی لیا تھا

اب کیسی ہیں آپ ؟نور نے محبت سے پوچھا

تمھاری وجہ سے یہ حال ہوا ہے اور پوچھ رہی ہو کیا حال ہے۔۔۔ہاں ہاں اب ٹھیک ہوں۔۔پہلے وہ غصے میں اپنے دل میں بولی اور پھر زبردستی والی سمائل کرتی اسے جواب دینے لگی

اچھا اب آپ۔ریسٹ کریں میں بعد میں آؤں گی۔۔ معصوم سے انداز میں کہتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔شام ہونے کے قریب تھی۔احرام اپنے کمرے میں آرام کر رہا تھا۔۔احرام نور سے ناراض تھا

ناراض ہیں کیا؟نور دو قدم آگے بڑھتے ہوئے بولی تو وہ اپنا منہ پھیر گیا

ہاں۔۔وہ منہ پھیرے ہی بولا تھا

کیوں ؟نور اس کے قریب بیٹھتی محبت سے پوچھنے لگی نور کو پتا تھا وہ کیوں ناراض ہے پھر بھی وہ پوچھ رہی تھی

میری مرضی ۔۔وہ اسے دیکھے بغیر ہی بولا تھا

ایسے تو نا کہیں نا اپنی نور سے ناراض مت ہوں۔وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ پے رکھے اپنی طرف متوجہ کرنے لگی

تو کیا کروں۔میں تم میری بات ہی نہیں سنتی۔۔وہ اسے بیڈ پے گراتے ہوئے اس پے جھک گیا

احرام قسم سے میں نے انہیں منع کر دیا تھا کے آپ نے مجھے منع کیا ہوا ہے بغیر پوچھے کہی بھی جانے سے لیکن وہ کہنے لگیں کے کچھ نہیں ہو گا وہ ضد کر

رہی تھی ورنہ میں کبھی نا جاتی پلیز۔مجھے معاف کر دیں نا۔۔۔وہ اتنی معصومیت سے۔وکی کے احرام کا دل کیا کے ابھی اسے اپنی باہوں میں بھر لے۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے مان جاؤں گا اور تمھیں پتا ہے میں کیسے مانتا ہوں۔۔وہ اسے کس کرنے کا کہہ رہا تھا نور بھی مسکرا کر اس کے گالوں کو چومنے لگی تھی نور کے لب رکھتے ہی وہ اسے اپنی باہوں میں بھرے بیڈ پے لیٹ۔گیا تھا

تمھارا احرام کبھی تم سے ناراض نہیں رہ سکتا۔۔وہ اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بولا تھا اتنے میں دروازے پے زور زور دستک کی آواز سن کر وہ غصے میں ہی دروازے کی طرف بڑھا تھا

کیا ہوا اب ؟ وہ کافی غصے میں پوچھنے لگا

بھائی سائیں وہ دادی سائیں بے ہوش ہو گئی ہیں جلدی چلیں۔ سارہ پھولی ہوئی سانس کے ساتھ اسے بتا رہی تھی یہ سن کر احرام غصے میں سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

دادی سائیں کیا ہوا انہیں کوئی ڈاکٹر کو بلاؤ نا۔ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی ان کے قریب بیٹھا سکینہ بی بی کے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی مالش کرنے لگا

ڈاکٹر کو کال کر دی تھی وہ آرہا ہے۔ ساحل نے جواباً کہا

دادی سائیں دادی سائیں اٹھیں دیکھیں میں آپ کا احرام ہوں دادی سائیں اٹھیں نا پلیز۔احرام رونے والے انداز میں ان سے کہہ رہا تھا نور احرام کو دیکھ رہی تھی وہ بھی کافی پریشان تھی یوں کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر بھی آ گیا تھا ۔۔وہ سکینہ بی بی کی نبض چیک کرتا تھا مشین سے ان کی دل کی دھڑکنوں کو سنے لگا۔۔

ان کا بی پی کافی ہائی ہو گیا تھا اسی لیے یہ بے ہوش ہوئی ہیں۔آپ ان کا حیال رکھا کریں۔۔ڈاکٹر احرام سے اور باقی سب کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا یہ سن کر احرام کافی پریشان ہو گیا تھا۔۔ڈاکٹر کے جانے کے بعد سکینہ بی بی ہوش میں آ گئی تھیں۔۔

دادی سائیں میں آپ سے ناراض ہوں آپ بالکل بھی اپنا خیال نہیں رکھتی اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو۔۔۔احرام جتا رہا تھا۔۔اس کی بات پے وہ مسکرائے بنا رہ نا سکیں۔

لو میں سریس بات کر رہا ہوں اور آپ ہنس رہی ہیں۔۔احرام۔سخت لہجے میں بولا تھا

میرے بچے میں اس لئے مسکرا رہی ہوں کے میرا بچا میرے لیے اتنا پرشان ہو گیا تھا۔۔سکینہ بی بی اب اٹھ کر بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھ گیئں۔۔

اور نہیں تو کیا اتنا پرشان ہو گیا تھا میں آپ بالکل بھی اپنا خیال نہیں رکھتی مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔وہ ان کے دونوں ہاتھوں کو چومتے ہوئے بولا تھا

وہ کافی دیر تک یہی بیٹھا ان سے باتیں کر رہا تھا شام ہو چکی تھی احرام ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے سکینہ بی بی کے کمرے۔میں داخل ہوا تھا

احرام میرے بچے میں وہیں آ رہی تھی۔۔۔وہ اٹھتے ہوئے بول رہیں تھیں

دادی سائیں چپ کر کے وہی بیٹھیں میں آپ کا کھانا یہی لے آیا ہوں اور اب سے آپ کو کھانا کمرے میں ہی ملا کرے گا۔۔احرام اپنا حکم سناتا کھانے کی ٹرے ان کے سامنے رکھ انہیں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانے لگا

بہت ضدی ہو۔۔سکینہ بی بی نے کہا۔

بہت زیادہ۔۔احرام نے مسکرا کر کہا

میں نے ڈاکٹر سے آپ کے لئے ایک کیئر ٹیکر کا بندوست کرنے کو کہا ہے۔۔۔وہ انہیں کھلاتے ہوئے بتا رہا تھا سکینہ بی بی اب حاموش تھیں انہیں کھانا کھلانے کے بعد وہ حود کھانا کھا کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔وہ واشروم میں تھا جب اس کا فون زور زور سے بجے لگا اس بار نور نے کال اٹھائی تھی۔۔فون پے وہی ڈاکٹر جو سکینہ بی بی کا چک اپ کمرے آیا تھا وہ اسے کچھ بتا رہا تھا نور بھی ٹھیک ہے بتا دوں گی کہہ کال کاٹ چکی تھی احرام کال کی آواز سن جلدی سے باہر آیا تھا لیکن کال تو کٹ چکی تھی۔۔۔وہ نور سے فون لے چکا تھا

وہ ڈاکٹر کی کال تھی کہہ رہے تھے سائیں کو بتا دینا کے کیئر ٹیکر مل گئی ہے کل اجائے گی۔۔نور نے جب اسے بتایا تو وہ مسکرا رہا تھا۔۔

اچھا۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

آپ اتنا مسکرا کیوں رہے ہیں؟نور نے جل کر پوچھا مطلب وہ جل رہی تھی
۔

نہیں تو میں ایسے ہی بس۔۔وہ پھر مسکرانے لگا تھا

کس کام کے لیے لڑکی رکھی ہے؟نور کے سوالات شروع ہو چکے تھے۔۔

میرا خیال رکھنے کے لیے۔۔احرام نے سوچ کر اس کے کان میں سرگوشی
کی اسے پتا تھا نور جل رہی ہے اس لیے وہ اسے اور جلا رہا تھا۔۔

کیا۔۔نور نے دھرایا

ہاں۔ ناتم تو میرا خیال رکھتی نہیں اس لئے۔۔۔احرام نے ہنس کر شرارتی انداز میں کہا تھا

اچھا۔۔۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی تھی اس کے جانے پے وہ ہنس پڑا نور باہر بالکنی میں کھڑی۔ کچھ سوچ رہی تھی۔۔ جب اسے اپنی کمر پے احرام کا لمس محسوس ہوا

کیا سوچ رہی ہو؟ احرام اس سے لپٹے پوچھنے لگا

بہت کچھ۔۔ نور نے اداسی سے کہا

بہت کچھ کیا؟ اس نے محبت سے پوچھا

کیوں بتاؤں؟ نور نے اداسی سے کہا

بتانا۔ تو پڑھے گا آخر مجھے بھی تو پتا چلے میری بیوی کیا سوچ رہی ہے۔۔ وہ بڑے پیار سے کہنے لگا

چھوڑیں ابھی میں بہت پریشان ہوں؟ نور اپنا وجود چھڑوا رہی تھی۔۔

پریشانی کیا پریشانی ہے میری جان کو بتاؤ تو میں اس پریشانی کو ہی ختم کر دو جو میری جان کو پریشان کر رہی ہے۔۔۔ وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تھا۔

بس ہے نا۔۔ نور سچ میں کافی پریشان دیکھائی دے رہی تھی

تمھیں پتا ہے جو پریشان ہوتا ہے ناوہ بہت جلدی بڑھا ہو جاتا ہے اور میں نہیں چاہتا کے میری بیوی مجھ سے پہلے بڑھی ہو جائے۔۔وہ اس کی انکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا

اور اگر میں بڑھی ہو گئی تو آپ کیا کریں گئے۔۔نور نے پوچھا تو وہ ہنس دیا

تو پھر میں کسی اور لڑکی سے شادی کر لوں گا۔۔۔وہ شرارتی انداز میں بولا تو نور نے حیرانی سے اسے دیکھا اور بھاگ کر اندر چلی گئ۔۔

نور۔نور یار بات تو سنو۔۔۔وہ اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا نور منہ پے کمبل رکھے لیٹ گئ تھی۔۔۔احرام بھی اس کے قریب جاتا اسے کھینچ اپنے قریب کر چکا تھا

چھوڑیں مجھے جائیں آپ اسی کے پاس جس سے دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔نور اس کی باہوں میں مچلتے ہوئے بولی تھی

یار۔ابھی کہاں سے ڈھونڈوں اسے جب تک اسے ڈھونڈتا تب۔تک تم سے ہی کام چلانا پڑھے گا۔۔وہ پھر شرارتی انداز میں بولا تھا اس کی بات پے نور نے اس کے سینے میں چٹکی کاٹی تھی۔۔

اوچھ۔۔۔کیا کر رہی ہو؟احرام اپنا سینا ملتا ہوا بولا

آپ جھوٹ بول رہے ہیں نا؟نور تو اب رونے والی ہو گئی تھی

آہاں۔۔۔وہ اس کی انکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے وہ اسے سچ بتا گیا کے وہ دادی سائیں کے لیے ایک کیئر ٹیکر رکھی ہے نا کے اپنے لئے

بہت برے ہیں آپ ؟رونے والے انداز میں کہتی وہ اس سے لپٹ چکی تھی

--

احرام مر تو سکتا ہے لیکن اپنی نور کی جگہ کسی کو نہیں دے سکتا۔۔۔وہ اس کے سر کو چومتے ہوئے بولا تھا۔۔اس کی بات پے وہ مسکرانے لگی تھی۔۔

oooooooooooooooo

دوسرے دن صبح کے گیارہ بجے تھا آج احرام اپنی حویلی میں ہی تھا وہ اس کیئر ٹیکر کا انتظار کر رہا تھا تاکہ وہ اسے اپنی دادی کے بارے میں اچھے سے بتا سکے۔۔احرام سکینہ بی بی کے کمرے میں بیٹھا ان سے باتیں کر رہا تھا جب

ساحل ایک لڑکی کے ساتھ۔ کمرے میں داخل ہوا تھا وہ لڑکی جینز لانگ شرٹ گلے میں ڈوپٹہ ڈالے بال کھولے کھڑی تھی

سائیں یہ۔ ساحل اس لڑکی کے بارے میں بتا رہا تھا کے وہ لڑکی اسے اشارہ کرتی ہے کے میں حود اپنا نام بتاؤں گی

نین نام ہے میرا۔۔ لال لپسٹک سے رنگے ہونٹوں نے حرکت کی

سو مس نین آپ کو پتا ہی ہو گا آپ کو یہاں کس لیے بلایا گیا ہے۔۔ احرام اس سے پوچھ رہا تھا

جی سائیں مجھے پتا ہے مجھے یہاں آپ کی دادی کا خیال رکھنے کے لیے بلایا گیا ہے اور میں بہت اچھے سے ان کا خیال رکھوں گی۔۔ نین احرام کو دیکھ کر کافی خوش تھی

مجھے یقین نہیں آرہا کے میں احرام شاہ کے سامنے کھڑی ہوں وہ احرام شاہ جس کی وحشت کے چرچے ہر جگہ ہیں آئی ایم سو لکی کے۔۔وہ مسکراتے ہوئے خود سے دل میں کہہ رہی تھی یقیناً وہ کافی زیادہ خوش تھی۔

بالکل اور ہاں مجھے شکایت کا بالکل بھی موقع نا ملے۔۔احرام اسے سمجھانے والے انداز میں کہہ رہا تھا

آپ بے فکر رہیں میں ان کا پورا خیال رکھوں گی۔۔ نین نے مسکرا کر اسے کہا تو وہ بھی مسکرا کر اٹھ گیا

مس نین اگر آپ کو کوئی پرابلم نا ہو تو آپ یہی رہ سکتی ہیں۔۔احرام کی بات نے اسے بلش کرنے پہ مجبور کر ہی دیا

نو سر۔۔سوری سائیں مجھے کوئی پرابلم نہیں میں یہاں تک جاؤ گی۔۔وہ مسکرا کر بولی تھی یہ نہیں تھا کے وہ اسے دیکھتے ہی اس پہ دل ہار بیٹھی تھی وہ بس اس لیے اتنا خوش تھی کے جسے دیکھنے کے سبھی خواب دیکھ رہی ہیں وہ اس کے سامنے کھڑا اس سے باتیں کر رہا ہے

تو پھر ٹھیک ہے ساحل سائیں اسے گیسٹ روم دیکھا دینا۔۔ساحل سے کہتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔دلربا بھی کمرے سے باہر نکل رہی تھی جب وہ آرزم سے ٹکرا گئی تھی۔۔

اندھے ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتے اللہ نے آنکھیں دی ہیں نا مجھے لگ گئی

۔۔وہ اپنا سر ملتے ہوئے بولی جبکہ آرزم اسے دیکھ اپنی آنکھیں مٹا رہا تھا یہ

عام بات تھی وہ لڑکیوں کا دیوانا۔ تھا اور اسے بہت۔ جلدی ہر ایک سے

محبت ہو جاتی تھی۔

ری لیکس۔۔۔آرزم نے آرام سے کہا نین۔ کو بالکل بھی نہیں پتا تھا کے

یہ کون ہے

سوری وہ میرا دھیان کہی اور تھا تو۔۔آرزم نے معذرت کرتے ہوئے کہا

آپ کی تعریف؟ نین نے پوچھا

احرام سائیں کا چھوٹا بھائی آرزم سائیں۔۔۔اس کے لہجے میں ایٹیٹوڈ تھا اور ہو بھی کیوں نا وہ احرام شاہ کا بھائی تھا یہ سن کر نین اپنی زبان دانت تلے دبا گئی تھی

سوری وہ مجھے پتا نہیں تھا ویسے آپ کا دھیان۔ کدھر تھا۔۔؟ نین یہی کھڑے نور کی طرح سوالات کرنے لگی تھی۔

بس۔ جب حسین تتلیاں میرے سامنے آجائیں تو میرا دھیان کہی اور لگتا ہی نہیں۔۔ وہ اب ٹھرکی انداز میں اسے کہہ رہا تھا

ریلی۔۔ نین نے مسکرا کر کہا

ویسے بہت بولتی ہو تم؟ آرزم نے مسکرا کہا

اب گونگی تو نہیں بن سکتی اللہ نے زبان دی ہے تو بولنا تو پڑھے گا۔۔ نین نے اس کی بولتی بند کر دی۔ تھی اس کی بات پے وہ دانت دیکھاتے ہوئے مسکرانے لگا تھا

ہاں کافی لمبی زبان دی ہے اللہ نے۔۔ وہ دھمی آواز میں بڑبڑایا تھا جس کی آواز نین تک نہیں پہنچی تھی۔۔

سنو۔۔ نین گیسٹ روم کی طرف جارہی تھی جب آرزم نے اسے روکا

ہاں۔۔ وہ پلٹی

یہاں نا ایک لڑکی ہے بہت حطرناک اس سے بچ کر رہنا آرزم مسکراتے ہوئے اسے بتاتا چلا گیا تھا نین بھی گیسٹ روم کی طرف جا رہی تھی جب اس کا سامنا دلربا سے ہوا وہ چھڑی کی مدد سے چل رہی تھی

ہائے میرا نام نین ہے مجھے احرام سائیں نے دادی سائیں کا حیال رکھنے کے لیے بولا ہے۔۔ نین اسے اپنا انٹرو دے رہی تھی جس پے وہ غصے میں اسے گھورنے لگی

اہو تو دادی سائیں کا کمرہ وہاں ہے تم کدھر جا رہی ہو۔۔ دلربا اسے پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگی

وہ میں گیسٹ روم کی طرف احرام سائیں نے مجھے اب یہی رہنے کا بولا ہے ۔۔ نین نے جب اسے بتایا تو وہ یہ سن کر شاکڈ رہ گئی

کیا یہی پے۔۔دلربا نے اس کی بات کو دہرایا

جی۔۔۔ہاں نین نے مسکرا کر کہا

ویسے یہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ وہ اسے۔ایسا چلتا دیکھ پوچھنے لگی

وہ میرا ایکسڈنٹ ہو گیا تھا اس لئے۔۔دلربا نے غصے والے انداز میں بتایا

سن کر بہت دکھ ہوا مجھے۔۔۔اس سے کہتی وہ جانے لگی جب آرزم کی طرح وہ بھی اسے وہی رکنے کا کہنے لگی

احرام سائیں سے دور رہنا۔۔۔وہ جل کر بولی تھی۔۔

وٹ۔۔ نین کو اس کی بات کی زرا بھی سمجھ نا آئی تھی

میں نے کہا احرام سائیں سے دور ہی رہنا وہ میرے ہیں۔۔ دلربا نے سخت لہجے میں کہا تو وہ مسکرانے لگی تھی اسے آرزم کی بات یاد آئی تھی

او تو یہی وہ حطرناک عورت ہے۔۔ نین بڑبڑائی۔

کیا بولا۔۔ دلربا اس کے قریب آئی

تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کے میں احرام سائیں پے ڈھورے ڈالوں گی۔۔ نین ایٹیٹوڈ دیکھاتے ہوئے پوچھنے لگی

وہ ہے ہی ایسا اسے دیکھ کر ہر لڑکی کا دل فلیٹ ہو جاتا ہے۔۔ دلربا نے مسکرا کر کہا

جیسے تمھارا ہوا۔۔۔ نین مسکرائی۔۔

ہاں اسی لیے کہا ان سے دور رہنا مجھے تم اس کے قریب بھی نظر نا آؤ ۔۔ دلربا خوامخواہ اسے سنائے جا رہی تھی جبکہ ایسی کوئی بات تھی ہی نہیں

کم از کم میں تمھاری طرح تو نہیں ہوں جو دوسروں کے شوہروں پے نظر رکھی پھروں۔ نین کی بات پے وہ چلائی تھی نین جو پتا تھا احرام سائیں شادی شدہ ہے

وہ لڑکی ہمارے درمیان آئی ہے۔ دلربا غصے چلائی تو نین نے اپنے کان پے ہاتھ راکھ دیے۔۔

آرام سے کان کے کیڑے نکال دیے۔۔ نین کان پے ہاتھ رکھے بولی تھی ۔۔۔ دونوں ابھی سے لڑنا شروع ہو گئی تھی

جو کسی کے لئے برا سوچتا ہے نا اس کے ساتھ برا ہی ہوتا ہے۔ نین اس کی ٹانگوں کی طرف اشارہ کرتے کہتی۔ گیسٹ روم کی طرف چلی گئی تھی۔

تمھیں تو میں۔۔ دلربا غصے میں لپکی تھی لیکن نین جا چکی تھی۔۔

میری بات سنیں یہ لڑکی کون۔ ہے جسے بولنے کی زرا بھی تمیز نہیں ۔۔ نین سامنے سے آتے ساحل کو دیکھ اس کے قریب چلی گئی

کیا ہوا کچھ کہا ہے کیا اس نے ؟ ساحل نے پوچھا

کچھ نہیں بہت کچھ اسے لگتا ہے میں احرام سائیں پے ڈھورے ڈالنے آئی ہوں جیسی حود ہے ویسے ہی سب کو سمجھتی ہے۔۔ نین کافی غصے میں اس سے کہہ رہی تھی

پلیز تم برا مت مانو اس کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔۔ ساحل نے کہا

اٹس اوکے ویسے آپ کیوں اس کی طرف سے معافی مانگ رہے ہیں۔ ؟ نین جاننا چاہتی تھی

محبت کی خاطر لوگ تو خود۔ کو مٹا دیتے ہیں میں تو بس معافی مانگ رہا ہوں ۔۔ساحل نے مسکرا کر کہا تھا

او اچھا اچھا سمجھ گئی آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن یہ تو خیر آپ بہت اچھے ہیں ویسے ایک بات کہوں برا تو نہیں مانیں گے نا؟ نین کی بات پے وہ اسے دیکھنے لگا

کیا؟۔ساحل نے پوچھا

یہ لڑکی بالکل بھی آپ کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ نین کی بات نے اسے اچھا خاصا غصہ دلا دیا تھا

جن سے محبت ہو جائے نا پھر وہ اچھا ہو یا برا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مسکرا کر کہتا وہ آگے کی طرف چلا گیا۔

واؤ کیا بات ہے۔۔ حود سے کہتی وہ گیسٹ روم کے اندر داخل ہوئی تھی۔یوں ایک ماہ گزر چکا تھا دلربا اب پہلے سے کافی بہتر تھی وہ اب بغیر چھڑی کے چلنے لگی تھی۔۔دوپہر کا وقت تھا احرام اپنے آفس میں تھا۔۔۔سائیں مجھے چھوڑ دیں پلیز۔۔ایک شخص اس سے معافی مانگ رہا تھا احرام اس کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی طرف موڑے تھا اس پے اس شخص۔کی چیخیں نکل رہی تھی احرام اسے اس لیے سزا دے رہا تھا کیوں کے وہ اپنی بیوی کو بہت مارتا پیٹتا تھا اس کی بیوی احرام سے مدد مانگنے آئی تھی۔

شرم نہیں آتی اپنی بیوی کو یوں جانوروں کی طرح مارتے پیٹتے ہوئے۔۔وہ دانت پیستے ہوئے اس کے بازوؤں کو بے دری سے موڑتے ہوئے بولا تو اس کا فون بجنے لگا جس پے اس کا غصہ ساتویں آسمان پر چلا گیا۔۔وہ غصے میں ہی اپنا فون نکال دیکھنے لگا فون پے نظر پڑھتے ہی وہ مسکرانے لگا اسے نور کی کال آئی تھی

جی جان۔۔احرام نے مسکرا کہا۔احرام نے پھر اس شخص کے بازوؤں کو بے دری سے موڑا جس پے وہ چلانے لگا۔

احرام یہ کس کی آوازیں آرہی ہیں۔فون سے نور کی آواز آئی تو احرام نے اس شخص کو ششش کر کے حاموش کروا دیا

کچھ نہیں ایک بہت امپورٹنٹ کام کر رہا ہوں حیر یہ بتاؤ کیا بات ہے ؟ وہ مسکرا کر پوچھ رہا تھا

مجھے کچھ شاپنگ کرنی ہے تو کیا میں سارہ کے ساتھ جا سکتی ہوں ۔۔ وہ اس سے اجازت مانگ رہی تھی ۔۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ لیکن اپنا حیال ۔ رکھنا اگر وہاں کسی نے بد تمیزی کی تو اسی وقت مجھے کال کر کے بتانا میں حاضر ہو جاؤں گا ۔ محبت بھرے لہجے میں کہتا وہ کال کاٹ گیا تھا ۔۔۔ سائیں سائیں غلطی ہو گئی معاف کر دیں ۔۔۔ وہ چلایا لیکن احرام نے اسے نا چھوڑا

تو نے غلطی کی ہے اور میں غلطی کرنے والوں کا بہت برا حال کرتا ہوں

۔۔۔اب کی دفعہ وہ اسے اپنی طرف موڑے بولا تھا احرام نے ابھی اپنا پن

نما چاقو نکالا تھا کے وہ چلا اٹھا

آپ کو آپ کی بیوی کی قسم چھوڑ دیں۔۔وہ شخص جان چکا تھا کے احرام اپنی

بیوی سے بہت محبت کرتا ہے اس لیے وہ اسے اس کی بیوی کی قسم دے گیا

نور کی قسم پے وہ اسے چھوڑ گیا۔۔

جا معاف کیا تجھے اور سن اب کی بار اگر پھر مجھے تیری۔ کمپلین ملی تو میں تجھے

زندہ ہی گھاڑ دوں گا۔۔۔وہ اسے دھمکی دیتے ہوئے کہتا اسے بھگا گیا تھا۔

سالے نے نور کی قسم دے کر اپنی جان بچالی۔۔دونوں لڑکوں سے کہتا وہ

شان بے نیازی سے اپنی کرسی پے بیٹھ گیا تھا۔۔دوسری طرف نور اور سارہ

مارکیٹ کی طرف چلی گئیں تھیں۔۔کچھ ہی دیر میں نور شاپنگ کر کے نیچے۔آرہی تھی جب سارہ نے اسے سامنے کی طرف اشارہ کیا تھا سامنے محسن اپنی بیوی کے ساتھ کھڑا تھا۔نور غصے میں ہی اس کے قریب چلی گئی

۔۔

ہیلو پہچانا۔۔نور غصے میں اس سے کہنے لگی جس پے وہ ایک نظر اپنی بیوی کو دیکھتا نور کی طرف دیکھنے لگا

تم۔۔؟محسن نے کہا

ہاں میں یہاں آپ سے بحث کرنے نہیں آئی بس یہی پوچھنے آئی ہوں کے اگر آپ کو کوئی اور پسند تھیں تو مجھ سے نکاح کے لئے کیوں ہاں کی تھی۔نور اپنے غصے پے کنڑول کرتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔

میری کوئی غلطی نہیں اس دن احرام سائیں میرے گھر آئے تھے اور مجھے جان سے مارنے کی دھمکی دے کر نکاح کرنے سے منع کر گے۔۔ محسن نے جب یہ کہا تو نور نے اسے تھپڑ مارا تھا

حبردار جو احرام جی پے الزام لگایا تو۔نور اسے انگلی دیکھاتے ہوئے بولی تھی وہاں موجود سبھی یہ تماشہ دیکھ رہے تھے محسن کو نور پے کافی غصہ آیا تھا۔

میں کوئی جھوٹ نہیں بول رہا تم ان سے پوچھ لینا کے آپ محسن کے گھر گے تھے یا نہیں تمھیں حود ہی پتا چل جائے گا انہیں نے مجھے اور میری فیملی کو دھمکی دی تھی کے اگر تم نے انکار نا کیا تو میں تم سب کو جان سے مار ڈالوں گا۔۔۔وہ بھی غصے میں ہی کہنے لگا وہ اسے آدھا سچ بتا رہا۔ تھا۔۔ یہ سن کر نور غصے میں ہی نیچے کی طرف آنے لگی جب سارہ اسے لفٹ کی طرف لے گئ

پھر سے لفٹ۔۔نور نے اداس چہرے بناتے ہوئے کہا

کیا ہوا او؟۔سارہ۔نے پوچھا

نہیں پلیز ہم سیڑھیوں سے چلتے ہیں نا مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔۔وہ اسے اپنے ڈرنے کی وجہ بتا رہی تھی

سیڑھیوں سے کافی ٹائم لگے گا نا اسی سے جانا ہو گا کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نا ۔سارہ زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ اندر چلی گئی تھی۔۔جب لفٹ کا دروازہ بند ہوا تو نور کی سانسیں تھمنیں لگی تھی اسے کافی گھبراہٹ ہونے لگی تھی جب وہ احرام کے ساتھ تھی تب اسے اتنا مسئلہ نہیں ہوا تھا لیکن آج وہ کافی گھبرائی ہوئی تھی۔۔

پلیز اسے رکوائیں مجھے سانس نہیں آرہی۔۔نور سارہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی تھی

بس ایک منٹ بھی نہیں لگے گا نور سائیں۔۔سارہ نے اسے حوصلہ دیا لیکن نور لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔۔

پلیز رکوادیں۔۔۔اپنے سینے پے ہاتھ رکھے وہ بولی تھی اس کی حالت حراب ہوتی دیکھائی دے رہی تھی

پ۔۔پل۔۔پلیز۔۔۔م۔۔ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کرتی نور زمین بوس ہو چکی تھی اسے بے ہوش ہوتا دیکھ سارہ نے شور ڈالا تھا۔

نور سائیں یا اللہ اب کیا کروں۔۔ وہ اس کے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے بولی تھی۔۔ چند سیکنڈوں میں لفت کھل چکی تھی۔ سارہ نور کو باہر نکال اب احرام کو کال کرنے لگی تھی احرام۔نے جب یہ خبر سنی تو وہ جہاں تھا وہی سے غصے میں یہاں کے لیے روانہ ہو گیا تھا۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ مول پہنچ گیا تھا

نور نور کیا ہوا اسے۔ نور آنکھیں کھولو۔۔ وہ غصے میں سارہ سے پوچھتا نور کے گال تھپتھپانے لگا تھا سارہ نے بس اسے یہی بتایا تھا کے نور بے ہوش ہو گئی ہے

ب بھائی۔۔۔ وہ لفٹ کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گئی۔ سارہ نے ڈرتے ہوئے اسے بتایا

اسے بند جگہوں پے بہت گھٹن ہوتی ہے تم اسے لفٹ سے کیوں لے گئی سارہ سائیں اگر اسے کچھ بھی ہوا تو میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔وہ نور کو اپنی گود میں اٹھائے غصے میں اسے کہہ رہا تھا سارہ بھی نور کا سامان اٹھا کر اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی تھی۔۔

ب۔۔بھائی میں بھی چلوں کیا؟ سارہ اس کی گاڑی میں شاپر رکھتے ہوئے پوچھنے لگی

کوئی ضرورت نہیں میں اکیلا ہی اسے لے جاؤں گا تم جاؤ۔غصے میں کہتا وہ ہسپتال کے لیے روانہ ہو گیا تھا۔۔جب وہ ہسپتال پہنچا تو نور کو گود میں اٹھائے اندر بھاگا تھا وہ ڈاکٹر ڈاکٹر چلا رہا تھا۔۔ڈاکٹر بھی نور کو اندر لے گئی تھی احرام باہر ہی ویٹ کر رہا تھا نور کا چیک اپ کرنے کے بعد ڈاکٹر جب باہر آئی تو احرام اس سے پوچھنے لگا

اسے ہوش آیا کیا وہ ٹھیک ہے اب پلیز بتائیں۔۔؟احرام ایک جنون سے پوچھ رہا تھا

آپ ری لیکس ہو جائیں انہیں ہوش آ گیا ہے ٹھیک ہیں اب وہ کچھ زیادہ ہی ڈر پال لیا ہے آپ کی وائف نے۔۔۔ڈاکٹر اس سے کہتی چلی گئی تھی احرام بھی کمرے میں چلا گیا تھا۔۔

تم نے میری جان ہی نکال دی تھی یار۔۔وہ اس کے پاس بیٹھتا اس کے ہاتھ کو چومنے لگا نور حاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

تمھارے اس ڈر کا کچھ کرنا پڑھے گا نور۔احرام نے دھمی آواز میں کہا تھا
۔۔تھوڑی ہی دیر میں وہ اسے لے کر۔چلا گیا تھا۔دونوں حویلی پہنچ چکے
تھے۔۔

نور ڈر سے لڑنا سکھو یار۔۔احرام اس کے قریب بیٹھ کر بولا تھا

کیسے لڑوں جو چیز میرے بس میں ہی نہیں وہ میں کیسے کروں۔۔وہ اس کے
گلے لگ چکی تھی۔۔

اچھا چھوڑو یہ سب بتاؤ مجھے کیا کیا خریدا ہے؟وہ مسکرا کر پوچھے لگا تو نور۔
قریب پڑے شاپر اٹھا کر سب سامان نکالنے لگی۔۔

احرام۔مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔۔وہ اسے چیزیں دیکھنے والی تھی جب اسے محسن والی بات آئی یاد

پوچھو جانے من۔۔احرام نے مسکرا کر کہا

جس لڑکے کے ساتھ میرا نکاح ہونے والا تھا اسے آپ نے منع کیا تھا مجھ سے نکاح کرنے کے لیے؟نور کے اس سوال نے احرام کے ہوش اڑا دیے

ک۔۔کون کہتا ہے؟وہ بھی پوچھنے لگا

وہ مجھے آج ملے تھے ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی مجھے بہت غصہ آیا تھا انہیں دیکھ کر پھر میں ان سے نکاح سے انکار کی وجہ پوچھنے ان کے قریب چلی گئی جب میں نے ان سے پوچھا تو وہ آپ کا نام لینے لگے کے آپ نے

نکاح سے منع کر دیا تھا نیں نے تب انہیں تھپڑ مارا تھا تو وہ کہنے لگے آپ شوہر سے پوچھ لینا جا کے۔۔احرام کیا یہ سچ ہے؟نور نے پوچھا تو وہ ااس سے نظریں چراتے ہوئے اٹھ کھڑا ہو گیا تھا

احرام آپ کو میری قسم ہے پلیز سچ بتائیں کیا آپ نے ہی انہیں مجھ سے نکاح کرنے سے انکار کر۔دیا تھا۔نور اس کے سامنے جاتے ہوئے بولی تھی

ہاں میں نے ہی اسے منع کیا تھا۔۔اخر احرام نے کہہ ہی دیا

کیوں؟کیوں کیا آپ نے ایسا؟نور نے غصے میں پوچھا

کیوں کے وہ تمھیں دھوکا دے رہا تھا وہ تم سے صرف۔بچے کے لیے نکاح کرنا چاہتا تھا ہاں نور مارکیٹ میں جو لڑکی تم نے اس کے ساتھ دیکھی تھی وہ

اس کی بیوی تھی۔ جو ماں نہیں بن سکتی اسی وجہ سے وہ تم سے نکاح کرنا۔ چاہتا تھا اور جب بچا ہوتا تو تمھیں چھوڑ دیتا اس۔ لئے میں۔ نے اسے نکاح سے انکار کرنے جو کہا تھا۔۔ وہ اسے سب سچ بتا رہا تھا یہ سن کر نور نے اپنے منہ ہے ہاتھ رکھ دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔

اگر میں یہ دادی سائیں سے کہتا تو تم سب سوچتے کے میں یہ جان بوجھ کر رہا ہوں اس لیے میں نے اس سے کہلوایا کے وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے ۔۔ احرام اس کے قریب جاتے ہوئے بتا رہا تھا

اس کا مطلب وہ جھوٹ بول رہے تھے۔۔۔ کتنے جھوٹے ہیں وہ اچھا ہوا میرا ان سے نکاح نہیں ہوا۔ نور نے غصے میں محسن کو کوسا

آپ نے میری زندگی تباہ ہونے سے بچائی ہے آپ کتنے اچھے ہیں احرام
۔۔نور اب اس کے گلے لگے بول رہی تھی۔

نور میں نے کہا نا میں اچھا نہیں ہوں۔احرام کی بات پے وہ سر اٹھا کر اسے
دیکھنے لگی نور جب بھی اسے اچھا کہتی تھی وہ یہی کہتا میں اچھا نہیں ہوں

مجھے ایک اور بات پوچھنی ہے آخری بار پلیز۔۔احرام کی لمبی سانس بھرنے
پے وہ منت کرنے لگی۔

اچھا جی بولو۔۔احرام بیڈ پے بیٹھ گیا

اگر میرا محسن سے نکاح ہو جاتا تو آپ کیا کرتے؟نور جاننے کے لیے
بے تاب تھی

تو میں اسے ختم کر دیتا۔۔احرام نے سریس انداز میں کہا

کیا احرام مذاق نا کریں بتائیں نا۔۔؟نور کو اس کا جواب مذاق لگا

میں سچ کہہ رہا ہوں نور اگر تمھارا نکاح محسن یا کسی اور کے ساتھ ہوتا تو میں اسے ختم کر دیتا کیوں کے تم صرف میری ہو صرف میری۔۔وہ اس کے قریب تر ہوتا اسے دونوں گال سے پکڑے بتا رہا تھا نور تو اب حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی احرام کی اس جواب پے وہ بس مسکرا گئی۔۔

OOOOOOOOOOOOOO

دو دن گزرنے کے بعد

۔نور باہر گارڈن ایریا میں ٹہل رہی تھی جب باہر سے بال اس کے پاؤں میں الگی۔۔نور مسکراتے ہوئے بال کو اٹھا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔تب اسے وہ بچوں کا شوہر سن کر حویلی کی پچھلی سائیڈ پے چلی گئی وہ بچوں کو دیکھنا چاہتی تھی لیکن کیسے وہ سوچ رہی تھی جب اسے نیچے پڑھی سیڑھی نظر آئی وہ مسکراتے ہوئے سیڑھی کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ لگا گئی سیڑھی لگا کر وہ فوراً سے اس کے اوپر چڑھ گئی۔۔اس دیوار پے کافی زیادہ مقدار میں کانچ لگے تھے تاکہ کوئی حویلی کے اندر نا گھس سکے

بچو۔۔نور نے مسکرا کر اونچی اواز میں کہا تھا سبھی بچے اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے

کیا ڈھونڈ رہے ہو۔۔نور۔نے مسکرا کر پوچھا

ہماری بال گم ہو گئی ہے وہی ڈھونڈ رہے ہیں۔۔ایک بچہ اونچی اواز میں اسے بتانے لگا

کہی یہ والی تو نہیں تھی۔۔نور انہیں ان کی بال دیکھاتے ہوئے بولی تو سبھی دیودار کے قریب آئے۔۔

ہاں ہاں یہی ہے آپی پلیز دے دیں نا۔۔ سبھی اس کی منت کرنے لگے تھے آخر نور نے مسکرا کر انہیں ان کی بال لوٹا دی تھی۔ سبھی اس کا شکریہ ادا کر کے دوبارہ سے اپنا کھیل کنٹی نیو کرنے لگے۔۔نور وہی کھڑی ہو کر انہیں کھیلتا دیکھ رہی تھی اچانک ایک بچا چلانے لگا اس کی آنکھ میں بال لگ گئی تھی وہ کافی رو رہا تھا یہ دیکھ نور کانچ سے بچتے ہوئے دیوار سے چھلانگ لگا کر اس کے قریب چلی گئی تھی شکر ہے وہ کانچ سے بچ گئی تھی۔۔۔نور نے بڑے

پیار سے اسے چپ کرواکر اپنے دوپٹے میں باب چھوڑ کر اس کی آنکھوں کے ساتھ لگایا تھا۔۔

کیا ہوا؟اس بچے کی ماں جو دور کھڑی ایک عورت سے باتیں کر رہی تھی اس کے چلانے کی آواز سن کر بھاگتی ہوئی اس کے قریب آئی تھی۔۔

اسے بال لگ گئی تھی۔۔نور نے مسکرا کر کہا

شکریہ آپ کا۔۔وہ نور کو اپنے بیٹے سے ہوں پیار کرتا دیکھ حوش ہوئی۔۔

کیا نام ہے تمھارا؟اس لڑکی نے پوچھا۔

نورالعین۔۔نور نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔۔

میرا نگار۔اور اس کا نام ہے سیف اللہ ہم اسے پیار سے سیفی سیفی کہتے ہیں
۔۔۔ نگار نے مسکرا کر کہا

اوا چھا بہت پیارا نام ہے۔۔ نور کو۔ دونوں کا نام کافی اچھا لگا

پتا نہیں تم سے مل کر دل میں ایک حوشی سے ہوئی ہے۔۔ نگار نے کہا نور
صرف مسکرائی تھی

کہاں رہتی ہو؟ نگار نے پوچھا۔ نور نے مسکرا کر پیچھے کی طرف اشارہ کیا
جس پے وہ کچھ ڈر سی گئی تھی

ہم بھی پیچھے والے فلیٹ میں رہتے ہیں۔ تم میرے ساتھ چلو گی۔۔ نگار نے پوچھا تو نور نے نا میں سر ہلایا

کیوں؟ نگار نے پھر پوچھا

ایسے ہی وہ میرے شوہر نے مجھے کہی بھی جانے سے منع کیا ہے۔۔۔ نور کی بات پے وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنی لگی

ایک منٹ تم شادی شدہ ہو؟ نگار نے حیرانی سے پوچھا

ہاں۔۔ نور نے فوراََ سے کہا

تم جھوٹ بول رہی ہو نا؟ نگار نے مسکرا کر پوچھا

نہیں میں جھوٹ نہیں بول رہی میرا نکاح ہو چکا ہے میرے شوہر کا نام احرام شاہ ہے۔۔ نور نے جب یہ کہا تو نگار کے پسینے چھوٹنے لگے تھے

سائیں کی۔ بیوی۔۔ نگار نے حیرانی سے کہا تو نور مسکرانے لگی

قسم سے مجھے یقین ہی نہیں ہو رہا تم اتنی چھوٹی سی ہو۔۔ نگار کو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کے نور کی شادی ہو چکی ہے

ہاں بس ہو گیا۔۔ نور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چلو تھوڑی دیر کے لیے چلو پلیز۔۔ نگار نے منت کی یہ جانتے ہوئے بھی کے وہ احرام شاہ کی بیوی ہے اور وہ کتنا حطرناک ہے

سوری میں نہیں چل سکتی۔ نور نے ڈرتے ہوئے کہا

صرف دس منٹ کے لیے تم واپس آجانا نا پلیز میں ریکوسٹ کر رہی ہوں

۔۔ نگار نے پھر منت کی تھی نور کو بار بار اسے نا کرنا اچھا نا لگا تو وہ اس کے

ساتھ جانے کے لئے تیار ہو گئی۔

چلتے چلتے وہ نگار کے فلیٹ پہنچ گئی تھی۔۔

آپ کا فلیٹ کافی پیارا ہے ؟ نور اندر داخل ہوتے ہوئے تعریفیں کرنے لگی

شکریہ بیٹھو۔۔ نگار نے صوفے کی طرف اشارہ کیا

آپ کے شوہر کیا کرتے ہیں۔ ؟ نور نے سوچ کر پوچھا

وہ بنک میں کام کرتے ہیں۔۔ نگار نے مسکرا کر جواب دیا

اسلام علیکم۔۔ نگار پانی لے آؤ۔ وہ نور سے سلام کرتا نگار سے کہتا کمرے کی طرف چلا گیا نگار بھی پانی لے کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔

یہ۔ باہر کون ہے؟ وہ پانی اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے پوچھنے لگا۔

یہ وہ باہر ملی تھی سیفی کو بال لگ گئی تھی تو وہ اسے چپ کرانے لگی بہت اچھی لڑکی ہے اس لیے میں اسے یہاں کے آئی۔۔۔ نگار نے کہا تو وہ اسے گھور کر دیکھنے لگا نا جانے نگار کیوں اسے یہ نہیں بتا رہی تھی کے وہ احرام شاہ کی بیوی ہے

اتنے جلدی کسی پہ یقین نہیں کرنا چاہیے۔۔وہ پانی پیتے ہوئے بول رہا تھا

نہیں نہیں سچ میں وہ بہت اچھی لڑکی ہے وہ تو یہاں آنے سے منع کر رہی میں ہی زبردستی اسے لے آئی۔۔۔اس سے کہتی وہ باہر۔چلی گئی تھی۔

آپ کے شوہر کافی پرشان دیکھائی دے رہے تھے۔۔نور نے عرشمان کا بکھرا چہرہ دیکھ لیا تھا

ہاں تھکے ہوئے ہیں نا اس لیے۔۔ نگار کچھ پرشان سی دیکھائی دے رہی تھی نور۔کو یہیں بیٹھا کر وہ چائے بنانے چلی گئی تھی۔جبکہ نور اٹھ کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔نور کی نظر سامنے دیوار پے لگی تصویروں پے پڑھتے ہی وہ بھاگ کر انہیں قریب سے دیکھنے کے لیے چلی گئی۔۔وہ کافی حیرانی سے تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔۔

یہ میرے سسر جی ہیں۔۔ پیچھے سے نگار کی آواز آئی تو نور پلٹی تھی

یہ آپ کے سسر جی ہیں؟ نور نے حیرانی سے پوچھا۔

ہاں۔۔ نگار ہلکا سا مسکرائی

یہ میرے پاپا ہیں۔۔ نور کی آنکھیں نم ہو چکی تھی

یہ کیا کہہ رہی ہو تم یہ تمھارے بابا کیسے ہو سکتے ہیں؟ نگار کو شاکڈ لگا تھا۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں یہ میرے بابا ہیں ان کا نام ندیم ہے نا؟ نور بے تاب ہوتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ہاں تمہیں کیسے پتا۔۔۔ نگار نے پوچھا ہی تھا کے عرشمان بھی باہر آگیا تھا

کیا ہوا؟ عرشمان نگار سے پوچھنے لگا

یہ پاپا کے لیے کہہ رہی ہے میرے پاپا ہیں۔ نگار عرشمان سے کہہ رہی تھی جس پے وہ کافی حیران ہوا تھا

میں سچ کہہ رہی ہوں یہ میرے پاپا ہیں ان کی میرے پاس تصویر بھی تھی میں نے وہ پھاڑ دی تھی۔۔۔ نور نے روتے ہوئے کہا تھا

ایک منٹ تم نورالعین ہو؟ عرشمان۔اس کے قریب جاتے ہوئے پوچھنے لگا جس پے نور نے ہاں میں گردن ہلائی تھی یہ سن کر عرشمان کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے مجھے بھی کوئی بتاؤ۔۔ نگار کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا تو وہ پوچھنے لگی

ویٹ۔۔ عرشمان نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تھا

مجھے یقین نہیں آرہا تم مل گئی۔۔۔وہ نم آنکھوں سے کہنے لگا عرشمان نور کا بھائی تھا مطلب نور کو اپنی فیملی مل گئی تھی

میں تمھارا بھائی ہوں تمھارے اور میرے بابا ایک ہی ہیں بابا نے مجھ سے کہا تھا کے تمھاری ایک بہن بھی ہے ہم لوگوں نے آپ لوگوں کو ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی۔۔۔ عرشمان رو رہا تھا

بھائی آپ سچ میں میرے بھائی ہیں؟ وہ تڑپتی آواز میں پوچھنے لگی جس پے وہ روتے ہوئے ہاں میں سر ہلا رہا تھا نور بھی روتے ہوئے اس کے گلے جا لگی تھی۔۔ دونوں بہن بھائی کو دیکھ نگار کی انکھوں میں بھی آنسوں آگے تھے۔

پاپا کہاں ہیں۔۔ نور نے بے تابی سے پوچھا۔۔

بابا کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔ عرشمان حود پے کنڑول کرتے ہوئے کہنے لگا یہ سن نور نے اپنے منہ پے ہاتھ رکھ دیا تھا

کیا کیسے۔۔نور کی آنکھوں میں آنسوؤں کی بھاڑ آچکی تھی۔

پاپا کا یہاں کے بہت بڑے زمیندار نے قتل کر دیا یہ سب میری آنکھوں کے سامنے ہوا ہے وہ شخص بہت طاقتور ہے بہت وحشت ہے اس کی اسے انڈر ورلڈ کا کینگ بھی کہا جاتا ہے۔۔عرشمان۔اسے بتا رہا تھا اس کی بات سن تو یہی لگ رہا تھا کے وہ احرام کے بارے میں کہہ رہا ہے کیوں کے یہاں سب احرام سے ہی ڈرتے اور حوف کھاتے ہیں اسی کو ہی انڈر ورلڈ کا کینگ کہا جاتا تھا۔۔

کیا اللہ اسے تباہ کرے کیوں کیا اس نے ایسا۔۔نور نے روتے ہوئے پوچھا

ہماری زمین اس کے قبضے میں تھی تو ہم اس سے اپنی زمین مانگنے گے تو اس نے بابا کا میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیا۔وہ حیوان ہے درندہ ہے اس

نے صرف بابا کو ہی نہیں نا جانے کتنے لوگوں کو مار چکا ہے وہ وحشی درندہ ہے۔۔۔ عرشمان چلا چلا کر نور سے کہہ رہا تھا

اسے سزا نہیں ہوئی؟ نور نے نم آنکھوں سے پوچھا

اسے اور سزا وہ تو خود سب کو سزا دیتا ہے پولیس بھی اسی کے ساتھ ہے لیکن میں اس سے ہونے باپ کی موت کا بدلہ لے کر ہی رہوں گا۔۔ عرشمان نے دانت پیستے ہوئے کہا نور روتے ہوئے صوفے پے بیٹھ گئی تھی اسے اب اپنی ماں بھی بہت یاد آ رہی تھی۔

پہلے ماما اب پاپا۔۔ وہ روتے ہوئے اپنے چہرے پے ہاتھ رکھ گئی

کیا تمھاری ماما بھی۔۔۔ عرشمان اس کے قریب بیٹھ پوچھنے لگا تو وہ سر اٹھا کر ہاں میں سر ہلانے لگی

اسے درندے کو سزا مل کر ہی رہے گی بھائی آپ دیکھنا۔۔ نور ٹوٹے دل سے اسے کہہ رہی تھی

انشاللہ۔۔۔ عرشمان نے کہا

دیکھو نا اللہ نے کیسے تمھیں مجھ سے ملا دیا ایک بھائی کو اس کی بہن سے ملا دیا ۔۔ وہ خوش ہوتے ہوئے کہہ رہا تھا

تم یہاں کیسے آئی کہاں رہتی ہو۔؟ عرشمان نے جب یہ سوال کیا تو نگار اپنے ناخن چبانے لگی

آنور جو دیر۔ ہو رہی ہو گی عرشمان ۔۔ نگار نے فوراً سے کہا تو وہ ہاتھ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرنے لگا نور اسے سب بتا چکی تھی ۔۔ یہ سن کر وہ اٹھ کھڑا ہوا

احرام شاہ ۔۔ عرشمان نے دھمی آواز میں حود سے کہا اور پھر ہنس دیا

اچھا اچھا کیا بات ہے میں آؤں گا اپنے جیجا جی سے ملنے ۔۔ عرشمان نے مسکرا کر کہا اس کی مسکراہٹ دیکھ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی راز اس سے چھپا رہا ہو ۔۔

ضرور آیئے گا۔۔نور نے مسکرا کر کہا۔۔۔تھا دوسری طرف احرام پھر جلدی حویلی پہنچ گیا تھا وہ نور کو کچن میں تلاش کر کے کمرے کی جانب چلا گیا تھا

سویٹ ہارٹ کہاں ہو۔۔وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اونچی اواز میں نور کو پکارنے لگا تھا اسے نور کی کوئی آواز نا آئی تھی۔۔نور کو کمرے میں نا پا کر وہ۔ اب دوبارہ نیچے چلا گیا تھا۔۔

سارہ سائیں نور کہاں ہے ؟احرام سارہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس سے نور کے بارے میں پوچھ رہا تھا

کمرے میں یوں گی۔۔سارہ نے آہستگی اور ڈرنے والے انداز میں کہا

کمرے میں نہیں ہے میں وہی سے آرہا ہوں۔احرام غصے میں اسے کہتا اب سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا نور وہاں بھی نہیں تھی یوں وہ باری باری پوری حویلی کے کمروں میں چک کرنے لگا لیکن نور کا تو یہاں نام نشان تک نا تھا اور ہوتا بھی کیسے وہ تو یہاں تھی ہی نہیں۔۔۔وہ اب وحشت میں آگیا تھا۔۔

نور۔۔وہ اتنی زور سے چلایا تھا کے پوری حویلی میں موجود لوگ ڈر گے تھے احرام غصے میں ہی اسے ڈھونڈنے چلا گیا تھا۔۔

نور کہاں چلی گئی ہو کہا تھا میرے پوچھے بغیر قدم بھی باہر نا نکالنا۔۔۔وہ غصے میں حود سے کہہ رہا تھا وہ اکیلا ہی اسے ڈھونڈ رہا تھا۔۔

یا اللہ کہاں چلی گئی ہے یہ پاگل لڑکی۔۔وہ کافی پریشان تھا ایک ایک منٹ اس کی سانسیں تیز کر رہا تھا۔

نور۔۔۔وہ اب احرام سے بیسٹ والے روپ میں آچکا تھا۔۔بے حد غصے میں اسے۔ نزدیک ہی تلاش کرتا واپس حویلی کی طرف آگیا تھا۔۔

بھائی سائیں بھابھی سائیں ملی یا نہیں؟ اسے اندر آتا دیکھ دونوں لڑکے بے فکری سے پوچھنے لگے۔۔۔

نور کا کچھ آتا پتا نہیں چل رہا نا جانے وہ کہاں چلی گئی جاؤ اور اسے ڈھونڈ کر لاؤ فوراً۔۔وہ پھولی ہوئی سانسوں کے ساتھ انہیں کہہ رہا تھا ہے تھا اب ایک منٹ بھی نور اسے نظر نا آئی تو اس شخص کی جان چلی جانی تھی اس قدر وہ اس سے عشق کرتا تھا۔۔۔

بھائی سائیں نور۔۔۔دونوں نے اسے کہا تو وہ پلٹا۔۔

وہی رکو۔احرام چلایا تو نور وہی جم گئی۔۔

اب گئی۔۔وہ دھمی آواز میں بولی تھی۔۔

کہاں سے تشریف لا رہی ہیں آپ ؟غصے میں دانت پیستا وہ اس کے قریب کھڑا ہو گیا تھا۔

میں۔وہ۔۔نور کے منہ سے جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی احرام نے بے ساختہ زوردار دو تھپڑ اسے دے مارے تھے اتنے زور سے کے اس کی انگلیوں کے نشان نور کے چہرے پے واضع نظر آرہے تھے اس کی انگلیوں

نے اس کے نرم چہرے پے اپنی چھاپ چھوڑ دی تھی۔۔۔ تھپڑ پڑھتے ہی نور کے کان سن ہو گئے تھے اسے چکر آنے لگے تھے۔ دونوں لڑکے یہ دیکھ کر وہی سے بھاگ گے تھے

اتنی بار تمھیں سمجھایا کے مجھ سے پوچھے بغیر کہی بھی مت جانا لیکن تم نے میری بات نا ماننے کی قسم کھائی ہے تمھیں اندازہ بھی ہے کے میری کیا حالت ہو رہی تھی میری جان نکل رہی تھی مر رہا تھا میں۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پے رکھے چلا چلا کر کہہ رہا تھا

اح۔۔۔۔ نور نے اپنی صفائی دینا چاہی۔۔ لیکن احرام نے بے دردی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا تھا۔۔

کہاں گئی تھی بولو۔ ؟۔۔ وہ اس کا ہاتھ پیچھے موڑتا غصے میں پوچھنے لگا۔

احرام مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ نور نے تکلیف محسوس کرتے ہوئے کہا لیکن احرام نے اسے نا چھوڑا اس وقت احرام کا یہ روپ دیکھ کے لگ رہا تھا کے وہ نور کو اتنی آسانی سے معاف نہیں کرے گا۔۔

تمھاری یہ تکلیف میری تکلیف سے بڑی نہیں ہے میری جان نکل رہی تھی نور پل پل مر رہا تھا اور تم۔۔۔ وہ اس کے کان میں چلایا تو نور نے ڈر کر آنکھیں بند کر دی تھی۔۔

کیوں آخر کیوں؟ کیوں نہیں تم میری بات کو اہمیت دیتی۔۔۔ اسے چھوڑ وہ ڈریسنگ ٹیبل سے سب چیزیں پھینکتے ہوئے چلایا تھا

مم مجھے معاف کر دیں پلیز آ آج کے بعد ایسا نہیں کروں گی۔۔نور نے معذرت کرتے ہوئے کہا تو وہ پھر غصے میں اس کی طرف دھاڑا تھا

اگلی بار کے لیے تم زندہ ہی نہیں رہو گی بتا رہا ہو میں صاف صاف اور بڑے بڑے الفاظ میں آج کے بعد اگر تم میرے پوچھے بغیر کہی بھی گئ تو میں تمھیں زندہ ہی دفنا دوں گا۔۔وہ ٹھہر ٹھہر کر اونچی اواز میں اس کے کان کے قریب چلایا تھا۔آخری بار اسے سمجھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا اس کے جانے کے بعد نور زمین پے ہی بیٹھ گئ تھی۔۔احرام باہر اپنا سر پکڑے ٹہل رہا تھا۔۔اپنے فون کی آواز سن وہ اسے سوئچ آف کر گیا دوسری طرف عرشمان کافی حوش تھا۔۔

آپ نے اسے پورا سچ کیوں نہیں بتایا جو آپ کہہ رہے تھے وہ آدھا سچ تھا پورا کیوں نہیں کہا اور یہ کیوں نہیں کہا کے جسے آپ کے بابا کا قتل کیا ہے

احرام شاہ ہے۔۔ نگار کمرے میں داخل ہوتے ہی اس سے پوچھنے لگی مطلب احرام نے ہی نور کے باپ کا قتل کیا گیا

ری لیکس ہو جاؤ تم نہیں جانتی میں آج کتنا خوش ہوں اب میں اس احرام سے نور کو سچ نا بتانے پے اپنی زمین بھی لوں گا اور دگنی قیمت بھی اور ہاں یہ سب کرنے کے بعد پھر میں اسے نور چھین لوں گا وہ بھی ایسے ہی تڑپے گا جیسے میں اپنے بابا کے لیے تڑپ رہا ہوں۔۔ عرشمان اب اس کے لئے سازش رچا رہا تھا لیکن عرشمان یہ بھول گیا تھا کے اب کا احرام پہلے سے بھی زیادہ حطرناک ہو گیا ہے اور وہ نور کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے کچھ بھی۔۔

تو آپ کل جائیں گے۔۔ نگار نے پوچھا تو وہ فوراً سے نا میں سر ہلانے لگا

پرسوں جاؤں گا۔ کل میں کسی کام سے شہر سے۔ باہر جا رہا ہوں اس لیے
۔۔اسے کہتا وہ ٹی وی اون کر کے دیکھنے لگا جبکہ نگار اداس چہرہ لیے کمرے
سے باہر نکل آئی تھی۔۔

○○○○○○○○○○○○○○○

احرام غصے میں ہی باہر ٹہل رہا تھا جب اس کے غصے میں تھوڑی کمی آئی تو وہ
کمرے کی طرف چلا گیا تھا

اٹھو۔۔ نور کو نیچے بیٹھا دیکھ اس نے آڈر دیا اس کے ایک ہی آڈر پے وہ اٹھ
گئی تھی۔۔

جاؤ منہ دھو کر آو۔۔دوسرے آڈر پے وہ جلدی سے واش روم کی طرف بھاگی تھی۔۔

منہ صاف کرو۔۔وہ اسے ٹاول دیتے ہوئے کہنے لگا نور بھی جلدی سے اپنا منہ حشک کرنے لگی تھی۔

بیٹھو وہاں احرام نے اسے بیڈ کی طرف اشارہ کیا نور حاموشی سے بیڈ پے بیٹھ گئی تھی۔

سوری۔۔احرام کے بولنے والے انداز میں ابھی بھی غصہ ہی چھلک رہا تھا ۔۔

سوری۔۔۔اسے لگا جیسے نور نے نہیں سنا تو وہ اونچی اواز میں بولا

ک۔ کوئی بات نہیں۔۔ کانپتی لرزتی آواز آئی

کہاں گئی تھی ؟احرام نے نرمی سے سوال کیا تھا

میں بھائی کے گھر گئی تھ۔۔اس نے پھر نور کا جملہ مکمل نا کرنے دیا اور بول پڑا

کون سا بھائی۔ کیسا بھائی کون ہے وہ جو زبردستی تم سے رشتہ جوڑ رہا ہے کون ہے وہ بتاؤ۔ وہ اسے دونوں کندھوں سے پکڑے پاگل پن والے انداز میں اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔ تو نور نے اسے سب بتا دیا یہ سن کر جیسے اس کے پاؤں تلے سے زمین ہی نکل گئی ہو وہ عجیب سا منہ بنا کر اسے دیکھنے لگا احرام اس بات پے شاکڈ نہیں بتایا کے وہ اسے سچ پتا چل گیا تھا وہ

اس بات پے شاکڈ تھا کے اب اس کی فیملی مل گئی ہے اور اب کہی وہ اسے مجھ سے دور نا لے جائیں۔۔

بھائی کل آئیں گے آپ سے ملنے۔۔نور نے اسے کہا لیکن وہ اپنی ہی کسی دنیا میں گم سم تھا۔۔نور نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کے میرے پاپا کا کسی نے قتل کر دیا ہے وہ اسے کہہ رہی تھی کے میرے پاپا کے قاتل کو پکڑ کے سزا دیں ۔۔نور نے تفصیل سے بات نہیں کہ تھی اس لئے احرام کو ابھی تک پتا نہیں تھا کے نور اس کے دشمن کی بیٹی ہے۔۔

احرام آپ میرے بابا کے قاتل کو سزا دلوائیں گے نا؟نور نے پوچھا جس پے وہ ہاں میں سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا

دوسرے دن دوپہر ہوتے ہی وہ اپنی حویلی کے لیے روانہ ہو گیا تھا جب وہ حویلی پہنچا تو نور نے کھڑکی سے اس کی گاڑی کو ن دیکھ لیا تھا۔وہ اب پھر سے

ڈر رہی تھی کے احرام جی اتنے جلدی کیسے آگے اب کیا کر دیا میں نے وہ یہی سوچتے ہوئے کھڑکی سے دور ہو گئی تھی

احرام ہاتھ میں ایک۔ بلو رنگ کا بیگ پکڑے تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے کی طرف بھاگا تھا۔ دلربا اسے اوپر جاتا دیکھ رہی تھی

یہ اس کے ہاتھ میں کیا ہے؟ وہ اس کے ہاتھ میں بیگ دیکھ کر خود سے کہہ رہی تھی وہ جل بھن رہی تھی احرام بیگ پکڑے الماری کی طرف بڑھا تھا جب اس نے الماری کھولی تو وہ حیران رہ گیا۔

تم یہاں؟ الماری میں نور تھی۔ جو کافی ڈری ہوئی تھی۔

ہا۔۔ہاں۔میں وہ۔۔۔۔اسے کچھ سمجھ نا آیا کے وہ کیا بہانا بنائے۔کیوں کے احرام کے سامنے بہانا بنانا آسان نا تھا وہ احرام کے ڈر سے الماری میں چھپ کر بیٹھ گئی تھی

اب یہ مت کہنا کے تم الماری صاف کر رہی تھی۔احرام نے مسکرا کر کہا

ن۔۔نہیں۔میں وہ مجھے نا بند جگھوں میں بہت گھٹن ہوتی ہے اپنے اس ڈر اور گھٹن سے لڑنے کے لیے یہاں آ گئی۔۔وہ جلدی سے کہتی اپنے لب بھینچ گئی

نور مجھے کوئی بھی بیوقوف نہیں بنا سکتا کوئی بھی نہیں تم بھی نہیں یاد ہے جب ہم ہنی مون پے گے تھے بہت زیادہ سردی تھی اور تم نے کہا تھا کے مجھے گرمی لگ رہی ہے میں شاور لینے جا رہی ہوں مجھے پتا تھا میری جان

کے۔ تم بہانا بنا رہی ہو مجھ سے دور ہونے کا تب میں نے کچھ بھی نہیں کہا چھوڑ دیا تھا تمھیں۔۔ خیر نکلو باہر۔۔۔ وہ اسے باہر آنے کا کہہ رہا تھا نور بھی خاموشی سے۔ باہر آگئی تھی۔۔

یہ کیا ہے۔۔ اس کے ہاتھوں میں بیگ دیکھ کر وہ پوچھنے لگی۔۔

یہ سپیشل ڈریس ہے ایک سپیشل انسان کے لیے۔۔ وہ بیگ سے کپڑے نکالتے ہوئے بتانے لگا

یہ تو ساڑھی ہے۔۔ نور نے بلیک رنگ کی ساڑھی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ ساڑھی ہے اور میرا فیورٹ کلر ہے میں دیکھنا چاہتا ہوں کے میرا چاند کا ٹکڑا اس ساڑھی میں کیسا نظر آتا ہے۔۔وہ۔اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے کہنے لگا

لیکن۔مجھے تو ساڑھی پہنا ہی نہیں آتی۔۔نور نے فوراً کہا

کوئی بات نہیں میں ہوں نا پہنا دوں گا۔احرام کی بات پے وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی

آپ نہیں نہیں آپ نہیں۔۔وہ صاف انکار کر چکی تھی

تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے پہلی۔ بار میں تمھیں چھووں گا شوہر ہوں میں تمھارا کوئی غیر محرم نہیں ہوں مجھے حق ہے نور میڈم۔۔اس کی نانے اس سر پھرے کو اچھا خاصا غصہ دلا دیا تھا۔۔

احرام پلیز۔۔۔نور نے منت کی لیکن احرام کے سامنے منت کرنا بیکار تھا وہ ہر حال میں اپنی بات منوا کر ہی رہتا ہے مسکراتے ہوئے وہ کمرے کا دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔وہ نور کو ساڑھی پہنا چکا تھا

ماشاءاللہ میرا چاند تو اور بھی زیادہ چمک رہا ہے۔۔وہ اسے سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔نور اداس کھڑی تھی۔۔

سمائل۔۔احرام نے خود اسے سمائل کر کے دیکھائی وہ بھی زبردستی والی سمائل کرنے لگی

قسم سے نور ایک تو تم خوبصورت ہو اوپر سے اس کالی ساڑھی میں قیامت ڈھا رہی ہو آج تو مار ہی دو گی لڑکی۔۔ وہ اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کر گیا تھا سچ میں وہ اس کالی ساڑھی میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

میرے جگر کا ٹکڑا۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہتا وہ اس کے لبوں پے اجھکا تھا۔۔ جب اس شخص سے رہا نا گیا تو وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ پے چھوڑ گیا جب وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تو نور اس کے ارادے سمجھ گئی تھی

تمھیں دیکھتے ہی۔ میری طبعیت سُدھر جاتی ہے خود پے سے قابو کھو دیتا ہوں بتاؤنا کون سا سحر کیا ہے مجھ پے۔۔ شرٹ کے بٹن کھولتا وہ دوبارہ اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا

احرام۔۔۔ بڑی مشکل سے آواز نکلی تھی نور کی

جی فرمائیں۔۔ وہ اپنے لب اس کے نازک کومل گالوں سے رگڑتے ہوئے کہنے لگا

مجھے بہت ڈر لگتا ہے آپ سے۔۔۔ نور کی بات پے وہ اسے گھورنے۔لگا۔۔

سچی میں تمھیں مجھ سے ڈر لگتا ہے؟ وہ نرمی سے پوچھنے لگا

ہاں بہت زیادہ۔۔ نور نے کھول کر کہا

مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا نور کے تمھیں مجھ سے ڈر لگتا ہے میں تمھیں کبھی ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا بس تم ہی مجبور کر دیتی ہو۔۔ وہ اس کے گالوں کو چومتے ہوئے بولا تھا

کل تمھیں مارنے کی بجائے ایسے ہی ایک کس کر دینا چاہیے تھا۔۔ وہ اپنے لب اس کے گالوں سے لگائے ہی بولا تھا۔۔

مجھے غصہ دلانے کے پیچھے تمھارا ہی ہاتھ ہے اس لیے میں پھر منت کر رہا ہوں آج تک میں نے کبھی کسی کی منت نہیں کی نور آج تمھارے سامنے تم سے منت کر رہا ہوں کے اب ایسا کچھ مت کرنا جس سے مجھے غصہ آئے اور غصے میں میں تمھیں تکلیف دوں کیوں کے تمھیں تکلیف دے کر مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ وہ بڑے پیار سے اسے سمجھا رہا تھا لیکن لگ نہیں رہا تھا کے نور کے دماغ میں اس کی باتیں بیٹھی ہو۔

آپ کی آنکھیں بہت پیاری ہیں آپ کو پتا ہے بہت کم لوگوں کی آنکھیں ایسی ہوتی ہیں آپ کی نایاب آنکھیں ہیں۔احرام کا خوشگوار موڈ دیکھ کر نور اس کی آنکھوں پے انگلیاں پھیرتے ہوئے بتانے لگی جس پے احرام ہلکا سا مسکرایا تھا

اچھا جی اور آپ بھی تو نایاب ہیں آپ جیسی بیوی خوش قسمت مردوں کو ملتی ہے مطلب میں بھی خوش قسمت ہوں۔۔۔وہ اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہنے لگا

تم میری زندگی میں فرشتہ بن کر آئی ہو۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہنے لگا

میں آپ کو یہاں۔ کس کر سکتی ہوں ؟نور نے آہستہ سے پوچھا تو وہ مسکرایا آج پہلی بار وہ اسے حود کس کرنے کا بول رہی تھی

سید احرام شاہ پورا کا پورا تمھارا ہے جو چاہے کرو یہ پراپرٹی تمھاری ہے نور ۔۔۔وہ حمار بھرے لیجے میں کہہ رہا تھا۔شام جو ہو چکی تھی کھانا کھانے کے بعد دونوں کمرے کی طرف چلے گے تھے۔۔احرام اسے اپنے سینے سے لگائے اسے کے چہرے کو چوم رہا تھا۔۔

تمھارا بھائی آج نہیں آیا؟ وہ اس سے پوچھ رہا تھا

ہاں ان کی کال آئی تھی کہہ رہے تھے کل آؤں گا اج کہی آیا ہوں۔۔نور اسے بتا رہی تھی اور وہ صاحب اسے چومنے میں مگن تھے

میں نے سوچا نہیں تھا کے مجھے میری فیملی اتنے جلدی مل جائے گی۔۔نور نے اداس ہوتے ہوئے کہا وہ کیا حوش ہوتی جسے وہ ڈھونڈنے آئی تھی اسے تو احرام نے مار ڈالا تھا لیکن کیا وجہ رہی جو احرام نے اسے مار ڈالا اور جب نور کو یہ بات پتا چلے گی تو کیا وہ اس کے ساتھ رہ پائے گی۔۔اور نا ہی ابھی احرام کو پتا تھا کے وہ اس کے دشمن کی بیٹی ہے اور اگر پتا چل بھی جاتا تو وہ کون سا نور کو تکلیف دیتا یہ لڑکی تو اس۔کی جان تھی اس کی زندگی تھی اور کوئی اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی حتم کر سکتا تھا

نور کب سے بس اپنے بھائی کے بارے میں ہی بات کر رہی تھی

عرشمان کی بارے میں باتیں سن سن کر احرام تھک چکا تھا

نور میری جان ابھی چپ ہو جاؤ جو کہنا ہے کل ابھی یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے یہ وقت تمھارا اور میرا ہے۔اور میں یوں باتیں کر کے ٹائم ویسٹ نہیں کرنا چاہتا۔اسے کہتا وہ نور کے لبوں پے جھکنے ہی والا تھا کے نور کے

پیچھے نظر پڑتے ہی وہ چلایا نور کے پیچھے ایک سانپ تھا جو اسے دیکھ پھنکار رہا تھا وہ بہت ہی حوفناک قسم کا سانپ تھا احرام نے حود کی پرواہ کیے بغیر ہی اسے گردن سے پکڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا وہ اسے لے کر گارڈن ایریا کی طرف چلا گیا تھا نور بھی اس کے پیچھے پیچھے چلی گئ تھی۔۔وہ سانپ کو نیچے پھینک ڈانڈے سے اسے حوب مارنے لگا

مجھ سے میری نور کو کوئی بھی الگ نہیں کر سکتا تو بھی نہیں۔۔وہ اسے مارتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

احرام بس کریں وہ مر گیا ہے۔۔اس کا پاگل پن دیکھ کر وہ بولی تھی۔۔

نہیں نور اسے ابھی اور سزا دوں گا۔۔۔وہ اسے مارتے ہوئے کہہ رہا تھا اسے مار مار کر وہ اس کے ٹکڑے کر چکا تھا یہ دیکھ کر نور ڈرتے ہوئے اندر بھاگ

گئی تھی۔۔سانپ کو مارنے کے بعد وہ بھی اندر چلا گیا تھا اس کے کپڑے خون سے بھرے ہوئے تھے۔۔

احرام وہ مر گیا تھا پھر کیوں ؟نور نے اداس ہوتے ہوئے پوچھا

ہاں پتا ہے مر گیا تھا لیکن وہ تمھیں مجھ سے دور کرنا چاہتا تھا اس لئے اسے۔ الگ سے سزا دی۔۔۔وہ دور کھڑا اسے بتا رہا تھا۔۔

یہ سانپ کہاں سے آیا ہوں گا۔۔نور نے پوچھا

یار آگیا ہو گا کہی سے۔۔اسے کہتا وہ کپڑے چینج کرنے چلا گیا تھا۔۔

شائد وہ کھڑکی سے آیا ہو۔۔وہ خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔احرام شاور لے کر ہی باہر آیا تھا۔۔

آپ نے شاور لیا اس وقت۔۔؟احرام کے گیلے بال دیکھ کر وہ پوچھنے لگی

شاور لینے کا کوئی وقت نہیں ہوتا۔۔۔وہ اپنے بالوں کو خشک کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

چلیں سانپ نے آپ کو شاور لینے پے مجبور کر دیا۔۔نور نے مسکرا کر کہا

ہمم۔۔احرام بھی مسکرایا تھا

دوسرے دن۔

احرام فریش ہونے کے بعد نیچے چلا گیا تھا روز کی طرح پہلے وہ کچن میں ہی گیا تھا اسے معلوم تھا اس کی زندگی کچن میں ہی ہو گی۔۔جب وہ کچن میں داخل ہوا تو نور کام میں مصروف تھی۔۔

کیا یار نور آج میں تمھاری وجہ سے رکا ہوں اور تم ہو ہی لفٹ ہی نہیں کر و آ رہی۔۔وہ بے رخی سے کہتا اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے گیا جس پے نور کو کام کرنے میں دشواری سی محسوس ہونے لگی۔۔

بس احرام ناشتہ بن گیا میں یہ سب سمیٹ لوں۔۔نور۔نے اسے صبر کرنے کے لیے کہا لیکن وہ احرام تھا احرام شاہ جس میں نور کو اپنے قریب کرنے کے لئے زرا بھی صبر نا تھا وہ بہت ہی بے تاب ہو جاتا تھا اس کے لئے۔۔

بھاڑ میں گے یہ برتن اومیرے ساتھ۔۔ وہ اب غصے والے انداز میں کہتا زبردستی اس کا ہاتھ پکڑا اسے کمرے کی طرف لے گیا

میں تمھارا دیوانا ہو گیا ہو عاشق بن گیا ہوں میں تمھارا یہ عاشق آگے ہی تمھارے لیے تڑپتا رہتا تھا اسے یوں اور تڑپانا اچھی بات نہیں۔۔۔ وہ پوری طرح سے اسے اپنے حصار میں جکڑے اس کے گلابی لبوں کو سہلاتے ہوئے بتا رہا تھا

نور میں جتنا بھی تمھیں پیار کر لوں جتنا تمھیں دیکھ لوں کم ہے یار پلیز مجھے خود میں سما لو۔۔ خمار آلودہ لہجے میں کہتا بنا صبر کیے وہ اس کے نرم گلابی لبوں پے اپنے لب رکھ گیا جس کے بعد وہ اس دنیا سے ایک الگ دینا میں چلا گیا تھا جہاں صرف اس کی نور اور وہ تھا۔۔۔

آئی لو یو آئی لو یو سو سو مچ سائیں کی جند جان سائی کا غرور سائیں کی زند گی ۔۔وہ اس کے نقش نقش کو چومتا حوش انداز میں بول رہا تھا

بھائی کہہ رہے تھے میں کل آؤں گا آج میں کام کے سلسلے سے کہی آیا ہوں ۔۔نور نے اسے بتایا۔۔

پہلی بات اس رومانٹک ٹائم پے اپنے بھائی کا بول کر میرا موڈ حراب مت کرو نا جانم سائیں اور دوسری بات۔ کیا مجھے کل بھی رکنا پڑے گا ہائے سچی ٹھیک ہے میں کل کام پے نہیں جاؤں گا۔۔۔وہ اس سے الگ ہوتا کہنے لگا وہ اس لیے حوش تھا کے کل اسے پھر نور کے ساتھ۔ٹائم سپنڈ کرنے کا موقع ملے گا جبکہ نور کا اب گھبراہٹ سے برا حال ہو رہا تھا کیوں کے احرام جب بھی کام سے بھاگ کر گھر رکتا تھا نور کا سارا دن احرام کی باہوں میں ہی

گزرتا تھا وہ اسے ایک منٹ بھی خود سے الگ نہیں کرتا تھا اور پھر رات کو اسے جگائے رکھتا۔۔۔۔

•••••••••••••••

دوسرے دن۔ اخر۔ وہ دن آ ہی گیا جب احرام اور عرشمان کا سامنا ہونے والا تھا آج دو دشمن آمنے سامنے ہونے والے تھے۔۔ دن دو بجے کا وقت تھا نور اپنے بھائی اور بھابھی سے دوبارہ ملنے کے لیے بے تاب تھی۔۔۔ نگار عرشمان اور سیف اللہ تینوں مسکراتے ہوئے حویلی کے اندر داخل ہوئے تھے دونوں میاں بیوی حویلی کو دیکھ پاگل سے ہو گے تھے انہوں نے صرف اسے باہر سے ہی دیکھا تھا اور آج وہ نور کی بدولت اندر سے دیکھ رہے تھے

ایک دن یہ میری ہو گی۔۔۔۔ حویلی کو دیکھ عرشمان نے لالچی انداز میں کہا

کتنی خوبصورت ہے۔۔ نگار کے تو ہوش ابھی تک اڑے ہوئے تھے دونوں حویلی کا جائزہ لیتے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے۔۔

بھائی۔۔ نور جو احرام سے باتیں کر رہی تھی دونوں کو اندر آتا۔دیکھ بے تابی سے بھاگتی ہوئی ان کے قریب آئی احرام بھی جب خوشی سے پلٹا تو عرشمان کو دیکھ اس کی آنکھوں میں خون جما ہونا شروع ہو گیا تھا وہ یہ کیا دیکھ رہا تھا اس کا دشمن اس کا سالہ۔۔

کیسے ہو؟ دونوں سے ملاقات کے بعد وہ اب سیفی سے مل رہی تھی۔۔ جبکہ دونوں میاں بیوی احرام کو دیکھ رہے تھے نگار کا تو گھبراہٹ سے برا حال ہو رہا تھا جبکہ اس کا شوہر احرام کے دل پے اپنی شطانی مسکراہٹ سے چھلی چھلی

کر رہا تھا وہ وہی کھڑا ہکا بکا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے وہ اب کیا کرے بھاگ کر اسے دھکے مار کر یہاں سے نکالے یا چپ چاپ اپنے دشمن کو دیکھتا رہے اسے اگر نور کی پرواہ نا ہوتی تو وہ ابھی اسے جان سے مار ڈالتا اور اس وقت وہ اسی کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

بھائی وہ ہیں میرے شوہر۔۔نور نے مسکرا کر سامنے کھڑے احرام کی اور اشارہ کیا عرشمان شیطانی مسکراہٹ لئے آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ وہ غصے میں اپنی مٹھیاں بھینچتا اپنے آؤٹ اوف کنڑول غصے کو قابو میں لانے کی پوری کوشش کر رہا تھا

کیسے ہیں جیجا جی۔۔ عرشمان اس کے گلے لگے اونچی اواز میں بولا تھا سبھی اپنے اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے سبھی نور کی فیملی سے ملاقات کر

رہے تھے ساحل اور آرزم کام پے تھے بشرہ اور دلربا تو انہیں یہاں دیکھ کر غصے میں آگئی تھیں۔۔

کیسا رہا سرپرائز۔۔؟ عرشمان احرام کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا جس پے وہ منہ بند کیے ہی دانت پیسنے لگا دونوں کو نور دیکھ کر حوش تھی اور اگر اسے نور نا دیکھ رہی ہوتی تو وہ۔اس کا کچومر ہی بنا ڈالتا عرشمان کے سرپرائز والے سوال پے وہ کچھ نا بولا تھا یقیناً وہ اسے ایک ہی بار میں بات کرنا چاہتا تھا نور دونوں کو لے کر دوسرے گیسٹ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔احرام جو وہی کھڑا تھا نور اسے بھی زبردستی اندر لے گئی۔۔احرام بڑے غصے میں اور ایٹیٹوڈ کے ساتھ صوفے پے جا بیٹھا۔

یہ آپ لوگوں کی وجہ سے کام پے نہیں گے۔۔نور احرام کی طرف دیکھ دونوں کو بتا رہی تھی جس پے عرشمان نے عجیب سے انداز میں اپنے آئی برو

اچکائے تھے جب کے سچ بات تو یہ تھی کے احرام صرف اور صرف اپنی نور کی وجہ سے رکا تھا اسے نور سے زیادہ کچھ بھی امپورٹنٹ نہیں تھا۔

سیفی یہاں آؤ۔۔نور اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کر رہی تھی سیفی پانچ سال کا تھا

چاکلیٹ کھانی ہے۔نور نے محبت سے پوچھا تو وہ چاکلیٹ کا نام سن کر ہاں میں سر ہلانے لگا

اوکے ویٹ میں لے آتی ہوں۔۔۔وہ اس کے گال کو چوم کر یہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئی تھی جبکہ احرام نور کو سیفی کا گال چومتا دیکھ جل اٹھا تھا اس نے پھر جلتے ہوئے غصے میں بے دردی سے مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔

تمھاری اتنی ہمت۔۔۔۔احرام ابھی اٹھا ہی تھا کے نور کو آتا دیکھ فوراً سے وہی بیٹھ گیا

آپ لوگ باتیں کریں تب تک میں آپ لوگوں کے لیے اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر۔لے آتی۔ہوں۔۔ مسکرا کر وہ سب سے کہتی جانے ہی والی تھی جب نگار نے اسے کہا کے میں بھی تمھارے ساتھ چلوں گی شائد وہ احرام کا غصہ نہیں دیکھ سکتی تھی وہ سیفی کو لے کر نور کے ساتھ چلی گئی تھی دونوں کے جانے کے بعد احرام جو کب سے نور کے جانے کا انتظار کر رہا تھا اب غصے میں اٹھ کر عرشان کو گریبان سے پکڑ چکا تھا انتہا کا غصہ تھا اس وقت اس۔کے چہرے پے

اگر تم نور کے بھائی نا ہوتے تو خدا کی قسم آج میں تجھے زندہ ہی زمین کے اندر گھاڑ دیتا تجھے دیکھ میرے سالوں پرانے زخم پھر سے تازہ ہو گے۔۔وہ اسے

گریبان سے پکڑے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ وہ مسکرا رہا تھا وہ اس لیے مسکرا رہا تھا کے وہ نور کا بھائی ہے اگر وہ نور کا بھائی نا ہوتا تو اس وقت وہ احرام سے نظریں بھی نہیں ملا پاتا

ری لیکس جیجا جی۔۔۔عرشمان اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے اسے حود سے دور کر گیا

شکر کروں میں نے نور کو تمھارا سچ نہیں بتایا ورنہ اس وقت وہ۔۔۔وہ بول رہا تھا جب احرام نے غصے میں چلاتے ہوئے اس کی بات بے احتیار کاٹی تھی

کیا وہ ہاں کیا اسے مجھ سے کوئی طاقت الگ نہیں کر سکتا۔۔اور کیوں نہیں بتایا تم نے اسے کیوں کیا چاہتے ہو تم آخر۔۔احرام اپنے حد کراس کرنے والے غصے پے تھوڑا قابو پاتے ہوئے بولا تھا مشکل تھا اس کا اپنے غصے پے

قابو پانا کیوں جب وہ غصے میں آتا تھا تب وہ حود کو بھی بھول جاتا تھا اسے اگر کوئی قابو میں لا سکتی تھی تو وہ اس نور تھی۔اسے اپنے قریب دیکھ وہ ایک بھیڑے سے انسان بن جاتا تھا ورنہ کوئی طاقت اس کا غصہ نہیں حتم کر سکتی تھی اس کا غصہ کوئی عام غصّہ تو نا تھا۔اور یہی غصہ اس کی طاقت تھا

میں نے نور کو اس لیے سب سچ نہیں بتایا کیوں کے میں تم سے ایک ڈیل کرنا چاہتا تھا۔۔وہ اب آپ سے تم پے آگیا تھا اور انا ہی تھا جب سے اسے پتا چلا تھا کے احرام میرا بہنوئی ہے تب سے وہ احرام سے ڈرنے کی بجائے اس کا مقابلہ کرنا چاہتا تھا۔۔

بکواس بند کرو کیس ڈیل کیا چاہتے ہو۔۔؟احرام نے غصے میں پوچھا

ویسے چاہیے تو مجھے سب کچھ تھا لیکن فلحال کے لیے مجھے میری زمین جس کی وجہ سے تم نے میرے باپ کا قتل کیا تھا اور کچھ رقم چاہے باقی سب بعد میں ۔۔وہ مسکرا کر اسے بتا رہا تھا اس پے احرام نے پھر اسے گریبان سے پکڑ لیا تھا

تجھے تو میں ایک پھوٹی کوڑی تک نا دوں یہ سب تو دور کی بات ہے اور ہاں یہ بات تجھے بھی پتا ہے کے وہ زمین کس کی تھی اور تیرا باپ کو وجہ سے میرے ہاتھوں مارا گیا تھا۔۔احرام کی بات پے اب اس کی بات جیسے گلے میں ہی اٹک کر رہ گئی ہو آخر ایسی کیا بات تھی جو احرام نے اس کے باپ کو مار ڈالا تھا یہ راز سوائے احرام ساحل آرزم انگار اور عرشمان کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا

ٹھیک ہے مت دو میں بھی نور جو بر ادوں گا اگر پتا چلا تو وہ تجھ جیسے کے ساتھ بالکل بھی نہیں رہے گی پھر کیا کروں گے۔۔۔وہ اسے دھمکی دے رہا تھا جبکہ یہ چھوٹی موٹی دھمکیاں احرام کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی تھی۔۔۔

نور کو الگ کرنے سے پہلے ایک بار یہ ضروری سوچ لینا کے میں کون ہوں اور کیا کر سکتا ہوں۔۔احرام نے نرمی سے کہا

میں تمھیں کل تک کا ٹائم دیتا ہوں اگر تم نے میری بات نامانی تو نور کو سب سچ بتادوں گا اس کے بعد وہ تجھ سے دور ہو جائے گی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جیجا جی۔۔عرشمان نے دانت پیس کر کہا

ابے او سالے۔۔۔وہ پھر اسے گریبان سے پکڑ کر اپنے قریب لاتا اسے آنکھیں دیکھانے لگا

احرام۔۔ پیچھے۔سے نور کی آواز آئی وہ ہاتھ میں ٹرے پکڑے دروازے پے کھڑی تھی۔نور کی آواز پے وہ جھٹ سے اس سے دور ہوتا ایک فیک سمائل بناتا صوفے پے بیٹھ گیا تھا نور اب مسکراتے ہوئے سب کو چائے دینے لگی تھی۔۔

شکریہ۔۔ عرشمان نے چائے کا کپ لیتے ہوئے کہا

بھائی ٹائم تو کھانے کا ہے لیکن۔۔ نور ٹرے ٹیبل پے رکھ احرام کے قریب بیٹھ گئی۔

ارے نہیں ہم کھانا کھا کر آئے تھے میں تو بس اپنے جیجا جی۔سے ملنے آیا تھا ۔۔ عرشمان نے جیجا جی والے الفاظ کو دبا کر اور کھینچ کر بولا تھا احرام نور کا

ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے عرشمان کو دیکھا رہا تھا وہ اسے یہی کہنا چاہ رہا تھا کے نور کو مجھ سے کوئی بھی الگ نہیں کر سکتا

بھائی آپ فکر مت کرنا پاپا کے قاتل کو احرام سزا دلوا کر رہیں گے آپ بس انہیں ان کا نام بتا دیں۔۔۔نور کی اس بات پے عرشمان مسکرانے لگا جب کے احرام کی دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی

اچھا تو بتا دوں جیجا جی آپ کو اس حیوان کا نام۔۔؟عرشمان نے مسکرا۔ کر کہا جس پے نگار نے بات پلٹ دی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کے اس کا شوہر احرام سے اس کی نور کو چھینے وہ اس حق میں بالکل بھی نہیں تھی۔۔کچھ ہی دیر میں دونوں چائے پی چکے تھے۔۔

اچھا نور اب ہم چلتے ہیں پھر آئیں گے۔۔عرشمان نے اٹھتے ہوئے کہا

تھوڑی دیر اور رک جائیں نا بھائی رک جائیں۔۔نور نے اداسی۔سے کہا

ارے پھر آئیں گے اب تو آنا جانا لگا ہی رہے گا کیوں جیجا جی۔۔عرشمان نے احرام کی طرف دیکھ کر مسکرا کر پوچھا جس پے وہ باہر سے مسکرانے لگا جبکہ اندر سے وہ ایک لاوے کی طرف تھا

کیوں نہیں سالے صاحب۔۔۔احرام اسی کے انداز میں بولا تھا کچھ ہی لمحوں میں دونوں سیفی کو لے کر یہاں سے چلے گے تھے۔۔احرام بھی غصے میں اپنے کمرے کی طرف چلا۔گیا تھا نور بھی احرام کے پیچھے پیچھے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔نور۔احرام کے قریب گئی ہی تھی کے وہ تڑپ کر اسے کھینچ کر اپنے قریب کر گیا تھا۔۔غصے میں اس کے لبوں کو دیکھتا انہیں بے دردی سے مسلتا وہ ایک ہی جھٹکے میں اس کے لبوں کو اپنے غصے کا نشانہ بنا

گیا تھا اب کی دفعہ وہ اس کے لبوں کو چوم نہیں بلکہ بے دری سے کاٹ رہا تھا جس پے نور تڑپ کر رہ گئی تھی

احرام۔۔نور نے اپنے لبوں کو آزاد کرواتے ہوئے کہا

تمھیں پتا ہے ان لبوں نے ناگستاخی کی تھی ان لبوں نے میرے گالوں کے علاوہ کسی اور کے گال چومے تھے جو مجھے ہر گز منظور نہیں اس لیے انہیں سزا دی ہے اور اسی طرح تمھارے وجود کو سزا ملے گی اگر۔ پھر میرے علاوہ کسی کو چھوا تو۔۔وہ ایک جنونی آنداز میں بتا۔رہا تھا وہ تو تب ہی وحشت میں آگیا تھا جب نور نے سیفی کو کس کیا تھا تبھی وہ پاگل ہو گیا تھا اور وہ نور کا ویٹ کر رہا تھا اسے اس کے کیے کی سزا دینے کے لیے افف یہ شخص بھی نا کتنا پوزیسو تھا نور کے لیے

تم پے کسی کا سایہ بھی نہیں برداشت کر سکتا تم پے صرف میرا ہی سایہ ہونا چاہیے۔۔وہ اسے کندھے سے پکڑ کر بتا رہا تھا۔۔

اتنی سی بات۔۔نور کہہ رہی تھی جب وہ چلا اٹھا تھا

اتنی سی بات یہ اتنی سی بات ہے نہیں ہے جانم سائیں تمھارا
وجود میرے علاوہ کوئی نہیں چھو سکتا تمھیں چھونے کا حق صرف احرام شاہ کے پاس ہے اگر تمھیں کوئی سوچے گا بھی تو میں اسے گھاڑ دوں گا۔۔وہ چیخ چیخ کر اسے بتا رہا تھا

میرے اس پاگل عشق کی ساری حدیں تم ہی پے حتم۔ہیں تم سے تم میں تم پر میری یہ دنیا حتم ہو جاتی ہے۔۔اب وہ نرم لہجے میں کہتا نرمی سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے گیا تھا اب وہ انہیں چوم رہا تھا۔۔

نور احرام کی تھی ہے اور ہمیشہ احرام شاہ کی رہے گی نور کو اس کے احرام سے کوئی جدا نہیں کر سکتا کوئی بھی نہیں۔۔وہ اس کی کمر پے ہاتھ رکھے اسے ایک ہی جھٹکے میں اپنے سینے سے لگاتا اس کے پور پور پے اپنے عشق کی مہر ثبت کرنے لگا۔۔ نین سکینہ بی بی کے کمرے میں بیٹھی ان سے باتیں کر رہی۔ تھی جب آرزم مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔۔

دادی سائیں۔۔آرزم سکینہ بی بی کے گال کو چوم کر بولا تھا جس پے نین اس کا اس کی دادی کے لیے پیار دیکھ۔رہی تھی

دادی سائیں یہ آپ کا اچھے سے حیال رکھ رہی ہے نا؟آرزم نین کی طرف دیکھ مسکرا کر سکینہ بی بی سے پوچھنے لگا

بہت اچھا خیال رکھتی ہے بیٹا۔۔وہ بھی مسکرا کر بولی تھیں

کیوں اگر میں ان کا اچھے سے خیال نا رکھوں تو آپ مجھے یہاں سے بھگا دیں گے؟ نین نے مسکرا کر پوچھا وہ اسے تم ہی کہتی تھی بس سکینہ بی بی کے سامنے آپ کہہ رہی تھی۔۔۔

اللہ معاف کرے میں نے ایسا کب کہا ہماری اتنی ہمت کے ہم آپ کو یہاں سے بھگائیں گے۔۔وہ فوراً سے۔بولا تو نین مسکرا دی

اچھا جی۔۔نین نے کہا

ہاں جی۔۔آرزم نے اسی کے انداز میں کہا تھا۔۔۔دوسری طرف نگار بیڈ پے لیٹی اپنے فون میں احرام کی تصویر زوم کر کر کے دیکھ چوم رہی تھی

اس لڑکی کو مفت میں مل گیا احرام جسے پانے کے میں حواب۔ دیکھ رہی تھی۔۔ وہ حود سے کہہ رہی تھی۔

کاش کے پاپا بھی ہوتے جس حیوان درندے نے انہیں قتل کیا ہے میری دل سے بددعا ہے کے اس کا کوئی اپنا۔۔ نور احرام سے کہہ رہی تھی جب اچانک اسے یاد آیا کے احرام نے اسے سختی سے منع کیا تھا کے آج کے بعد وہ کسی کو بھی بددعا نہیں دے گی تو وہ زبان دانت تلے دبا گئی

مجھے لگتا ہے تمھیں اچھے طریقے سے سمجھانا ہوگا نور کسی کو بددعا نہیں دیتے نہیں دیتے نہیں دیتے۔۔ وہ اتنے غصے میں بولا تھا کے نور کو لگا ابھی اسے ہرٹ اٹیک آجائے گا

س۔ سوری۔۔۔وہ کانپتے وجود کے ساتھ معافی مانگنے لگی

اب دوبارہ ایسی بکواس کی تو زبان ہی کاٹ دوں گا۔۔اسے دیکھ لگ ہی رہا تھا کے ابھی وہ نور کو جان سے مار ڈالے گا۔۔یکدم غصے میں آجانا پھر نور کو دیکھ اس کا غصہ چھو منتر ہو جاتا یہ شخص بھی سمجھ سے باہر تھا۔۔یوں دیکھتے ہی دیکھتے شام ہو چکی تھی اج احرام نے ٹنشن میں کھانا بھی نہیں کھایا تھا احرام اداس و پرشان گارڈن ایریا کی طرف چلا گیا۔ تھا وہ تو تب سے پرشان تھا جب سے اسے پتا۔ چلا تھا کے نور اس شخص کی بیٹی ہے جسے اس نے مارا تھا وہ اس لیے پرشان نہیں تھا کے وہ اس کے دشمن کی بیٹی ہے۔وہ تو بس اس لئے پرشان تھا کے اگر نور کو پتا چل گیا تو وہ مجھے چھوڑ دے گی۔۔۔وہ خاموش ہو کر دونوں لڑکوں۔کے قریب بیٹھ گیا تھا۔۔دونوں اسے یوں اداس و پرشان دیکھ کر ایک دوسرے کو اشارے کرنے لگے۔

بھائی سائیں۔ کیا ہوا؟ ساحل نے وجہ پوچھی تو وہ لمبی سانس لیتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پے پھرتے ہوئے بالوں تک لے گیا

کیوں میں پریشان نہیں ہو سکتا کیا۔۔احرام نے الٹا جواب دیا تھا

نہیں میرا مطلب وہ نہیں ہے۔۔ساحل کے پاس اب کوئی جواب نا تھا ۔اتنے میں دلربا باہر آرہی تھی جب تینوں کو باتیں کرتا دیکھ وہ ان کی باتیں سننے کے لیے چھپتے چھپاتے جھکتے ہوئے پودوں کے پیچھے چھپ گئی۔وہ تو پہلے ایسا نہیں کرتی تھی پھر آج اسے کیا ہو گیا تھا

نور اس کی بہن ہے جس کے باپ نے میرا دوست مجھ سے چھین لیا تھا۔اور اب وہ مجھ سے نور کو چھیننے آیا ہے جو میں ہونے نہیں دوں گا۔۔احرام غصے میں دونوں کو بتا رہا تھا یہ سن کر دونوں اتنا ہی شاکڈ ہوئے تھے جتنا

احرام ہوا تھا۔۔اور یہ حبر سن کر پودوں میں چھپی دلربا بھی شاکڈ ہونے کے ساتھ ساتھ حوش ہو گئ تھی تو کیا اس کے دوست کو نور کے باپ نے مارا تھا آخر کیا راز تھا۔۔

یہ تو بہت اچھی حبر ہے بس اللہ کرے نور کو احرام کے بارے میں سب پتا چل جائے اور وہ اسے چھوڑ دے پھر میرا راستہ صاف۔۔وہ حوش ہوتے ہوئے کہتی شرمانے لگی تھی

تو اس نے کچھ کہا نہیں میرا مطلب ہے اس نے دھمکی نہیں دی کے وہ آپ کے بارے میں بھابھی سائیں کو بتا دے گا۔۔ساحل نے پوچھا

اس نے مجھے دھمکی دی ہے کے اگر میں اسے زمین کے پیر اور کچھ رقم نا دی تو وہ نور کو سب بتا دے گا۔ناہی میں اسے زمین کے پیر دوں گا ناہی رقم اور

رہی بات نور کی تو اگر اس نے اسے مجھ سے الگ کیا تو میں اسے زندہ ہی گھاڑ دوں گا۔۔احرام نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تو دلربا خوش ہوئی اسے اب نور کو احرام سے دور کرنے کا موقع جو مل گیا تھا۔۔۔

جاری ہے۔۔۔ ❤️ ۔گائز آپ کو سرپرائز اپی دیتی لیکن دو ناول لکھ رہی ❤️ تو ٹائم ہی نہیں ہوتا اس لیے ❤️ ##عشقِ احرام

از فرح جان ##

وسط نمب 25 ##

don't copy paste without my permission

❤️

تو آپ سب سچ نور بھابھی سائیں کو بتا دیں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔ ساحل کے مشورے۔۔ نے اسے اپنی طرف تنگ نظروں سے دیکھنے پہ مجبور کر دیا تھا۔۔۔

کبھی نہیں کبھی نہیں۔۔ وہ چلایا تھا

وہ نفرت کرتی ہے اپنے باپ کے قاتل سے وہ نفرت کرتی ہے اگر میں نے اسے بتایا تو وہ مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دے گی مجھ سے نفرت کرنے لگے گی۔۔ میں اس کے بغیر مر جاؤں گا۔۔ وہ روہنسا آواز میں انہیں بتا رہا تھا۔۔

اگر میں نے اسے سچ بتا بھی دیا تو وہ نہیں مانے گی وہ الٹا مجھے ہی غلط سمجھے گی ۔۔وہ رونے والے انداز میں بتا رہا تھا

میں نے اسے بتایا تب بھی وہ مجھے چھوڑ دے گی حود سے پتا چلا تب بھی وہ مجھے چھوڑ دے گی دونوں ہی صورتوں میں وہ مجھے چھوڑ دے گی ساحل نور نے اگر مجھ سے دور جانے کی غلطی کی تو سب سچ کہہ رہا ہوں میں اسے جان سے مار دوں گا کیوں کے مجھ سے دور جانا صرف موت ہے موت جو میرا ہے میرا رہے میں اسے کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا۔۔وہ چلایا تو دونوں ڈر کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

ری لیکس بھائی سائیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔دونوں نے اسے حوصلہ دیا اس وقت دونوں اسے حوصلہ ہی دے سکتے تھے کیوں کے احرام کسی کے مشورے پے عمل نہیں کرتا تھا۔۔

اچھی خاصی زندگی چل رہی تھی ہماری پتا نہیں کہاں سے نکل آیا اس کا یہ بھائی۔۔احرام نے اداسی سے کہا۔۔دونوں اب خاموش اس کی باتیں سن رہے تھے۔۔

آپ بھابھی سائیں۔کو اس سے نا ملنے دیں نا۔۔اب کی دفعہ آرزم نے کہا

نہیں اگر میں نے اسے عرشمان سے ملنے سے روکا تو وہ وجہ پوچھے گی تب میں اسے کیا کہوں گا مجھے جلدی ہی اس کے بھائی کا کچھ کرنا پڑے گا۔۔وہ جو کرسی سے ٹیک لگائے تھا اب آگے کی طرف آ جھکا تھا۔

چلیں جیسے آپ کی مرضی۔آرزم نے دھمی آواز میں کہا احرام اب اٹھ کر اندر چلا گیا تھا

نور پیاری ہے مگر بھائی سائیں جتنی نہیں نور میں کچھ تو ایسا ہے جس پے بھائی سائیں اس اپے مر مٹے ہیں اس کے لئے کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں۔ آرزم ساحل سے کہہ رہا تھا

بالکل کچھ۔ تو ہے اس میں۔ ساحل نے ہامی بھرتے ہوئے بولا تھا پیچھے چھپی دلربا نور کا نام سن کر غصے سے آگ بگولا ہو رہی تھی دونوں کے جانے کے بعد وہ پودوں سے نکل آئی تھی

یااللہ بس ایک بار وہ چڑیل میرے احرام کی زندگی سے گیٹ آؤٹ ہو جائے پھر میں اور میرا احرام۔۔۔ وہ حود سے باتیں کرتے ہوئے کہتی حوش ہو کر اندر چلی گئی تھی

احرام اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑا تھا اسے ساحل کی باتیں یاد آرہی تھی لگ رہا تھا جیسے اسے نور کو کھونے کا ڈر ابھی سے اس کے ذہین ہے سوار ہو گیا ہو۔۔

اگر نور مجھے سے دور چلی گئی تو اگر اس کے بھائی۔نے اسے نہیں نہیں نور کو مجھ سے کوئی الگ نہیں کر سکتا کوئی طاقت اسے مجھ سے جدا نہیں کر سکتی۔وہ غصے میں اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولا تھا وہ خود سے ہی باتیں کر رہا تھا۔

یااللہ میں بھیک مانگتا ہوں مجھ سے میری نور کو مت جدا کیجیے گا۔میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اس کے بغیر جینے کی سوچ بھی نہیں سکتا۔۔وہ رونے والے انداز میں دھمی آواز میں خود سے کہہ رہا تھا کے اتنے میں نور ہاتھ میں چائے کا کپ تھامے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔اسے دیکھ کر وہ

مسکرانے لگا۔ نور چائے کا کپ ٹیبل پے رکھ مسکراتے ہوئے اس کے قریب چلی گئی تھی۔

کیا آپ رو رہے تھے کیا؟ احرام کی بھیگی۔ ہوئی پلکیں دیکھ نور نے جھٹ سے سوال کیا۔ جس پے احرام آنکھوں میں آنسوں لیے اس سے لپٹ گیا

نور پلیز مجھ سے دور مت جانا پلیز میں مر جاؤں گا نور مر جاؤں گا تم میری زندگی ہو میرا سب کچھ ہو مجھ سے جدامت ہونا۔۔ وہ روتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا۔۔

پھر وعدہ کروں تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی نا جو ہو جائے تم مجھ سے جدا نہیں ہو گی۔۔ وہ فوراً سے اس سے الگ ہوتا اپنا ہاتھ آگے کیے ایک جنون سے کہہ رہا تھا

احرام پرومیس میں کبھی آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی ۔۔ نور نے اس کا جنون دیکھ کر کہا

چاہے جو ہو جائے ۔۔ تم مجھ سے دور نہیں جاؤ گی وعدہ کرو ۔۔ وہ پھر اس سے وعدہ مانگنے لگا اس وقت وہ پورا کا پورا پاگل دیکھائی دے رہا تھا

احرام کہا نا نہیں جاؤں گی ۔۔ نور نے غصے میں کہا تو وہ پھر اس سے لپٹ گیا ۔۔ دوسرے دن صبح کے گیارہ بجے ۔ تھے احرام اپنے کیبن میں بیٹھا تھا اسے عرشمان کی کال آگئی تھی

تو کیا سوچا تم نے ڈیل منظور ہے یا نہیں ۔۔؟ احرام کے کال رسیو کرتے ہی سب سے پہلا سوال عرشمان کا

میں نے تجھے پہلے بھی کہا تھا اور اب بھی کہہ رہا ہوں ایک پھوٹی کوڑی تک تجھے نہیں دوں گا جو کرنا کر لے۔۔غصے میں کہتا وہ کال کاٹتا حویلی کی طرف چلا گیا تھا

اس کی اتنی ہمت اب تو دیکھ اب تو گیا۔۔ حود سے کہتا عرشمان نور کی طرف کال کرنے لگا تھا وہ نور کو اپنے گھر آنے کی منت کرنے لگا نور بھی سب سے چھپ کر اس کے گھر چلی گئی تھی وہ پھر احرام کو بنا بتائے ہی گئی تھی۔۔ کچھ ہی منٹوں میں وہ وہاں پہنچ گئی تھی۔۔ دروازہ حود عرشمان نے کھولا تھا

نور تمھیں پتا ہے جس نے بابا کا قتل کیا وہ کون ہے۔۔ عرشمان نے بے تابی سے کہا تو نور نے نا میں سر ہلایا

جس حیوان درندے نے بابا کا قتل کیا ہے وہ کوئی اور نہیں سید احرام شاہ تمھارا شوہر ہے ہاں نور اسی نے بابا کا قتل کیا ہے۔۔وہ چیخ چیخ کر اسے بتا رہا تھا پیچھے کھڑی نگارا سے روک رہی تھی لیکن آج وہ رکنے والا کہاں تھا جبکہ یہ سن کر نور کے پاؤں تلے سے زمین ہی نکل گئی تھی

نہیں نہیں یہ سب جھوٹ ہے احرام ایسا نہیں کر سکتے آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے بھائی وہ ایسا نہیں کر سکتے۔۔نور یہ بات ماننے کو تیار ہی نا تھی

میں سب سچ کہہ رہا ہوں میں نے اپنی آنکھیں کے سامنے یہ سب دیکھا ہے ۔وہ رات آج بھی مجھے یاد ہے جب اس احرام نے ہمیں ایک سنسان جگہ پے بلایا تھا اس نے ہمیں جھوٹ بول کر وہاں بلایا تھا کے وہ ہماری زمین جس پے بابا نے اتنی محنت کی تھی وہ لوٹانے کے لیے۔۔اور جب ہم وہاں پہنچے تو اس نے میری آنکھوں کے سامنے بابا کو مار دیا مار ڈالا اس حیوان نے انہیں

۔۔وہ سچ میں رو رہا تھا یا رونے کی ایکٹنگ کر رہا تھا یہ تو پتا نہیں تھا لیکن اس وقت کو نور کے سامنے بے بس ہونے کا دیکھاوا کر رہا تھا پیچھے کھڑی نگار نا میں سر ہلا رہی تھی

احرام جی ایسا کیسے بھابھی کیا یہ سب سچ ہے کیا سچ میں احرام نے پاپا کا قتل کیا ہے ؟۔وہ بھاگ کر نگار کے قریب چلی گئی۔۔

ہاں یہ سچ کے تمھارے بابا کو احرام سائیں نے قتل کیا ہے لیکن۔۔نگار اسے کچھ بتانا چاہتی تھی جب عرشمان بھاگ کر نور کو بازو سے پکڑ گیا

سن لیا سن لیا تم نے اسی نے ہمارے باپ کو مارا ہے اسی نے ہم سے ہمارا سایہ چھین لیا ہے۔۔وہ بھیگی پلکوں سے اسے بتا رہا تھا یہ سن کر نور جہاں کھڑی تھی وہی بیٹھ گئی۔۔

احرام نے کیا یہ سب احرام نے میرے پاپا کو مارا وہ قاتل ہیں میں ایک قاتل کی بیوی ہوں۔۔ وہ نیچے بیٹھی رو رہی تھی جبکہ عرشمان اسے دیکھ عجیب سا چہرہ بنا رہا تھا

آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کیوں۔۔؟ وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی

کیوں کے احرام نے ہمیں دھمکی دی تھی کے اگر ہم نے تمھیں بتایا تو وہ ہمیں مار ڈالے گا اس لیے لیکن میں یہ بات تم سے نہیں چھپا سکا اس لیے تمھیں سب بتا دیا مجھے ڈر تھا کے کہی وہ تمھیں بھی کچھ نا کر دے
۔۔۔ عرشمان نے رونے والے انداز میں ہی کہا اور نور کو تو شاکڈ پے شاکڈ لگ رہے تھے

میں اب وہاں کبھی نہیں جاؤں گی ایک ایسے شخص کے ساتھ کبھی نہیں رہوں گی جس نے میرے باپ کا قتل کیا ہو۔۔۔وہ غصے میں کہتی صوفے پے بیٹھی تھی جب اس کا فون بجنے لگا تھا اسے احرام کی کال آئی تھی وہ کال ریسیو کرنے۔سے انکار کر گئی تھی لیکن عرشمان نے اسے زبردستی بات کرنے کو کہا تھا

کہاں ہو تم جہاں بھی ہو فوراً سے حویلی پہنچو۔۔نور کے کال پک کرتے ہی وہ غصے میں بولا

میں آپ جیسے حیوان کے پاس کبھی نہیں آؤں گی کبھی نہیں سنا آپ نے ۔۔۔نور نے چلا کر کہا جس پے احرام شاکڈ رہ گیا

کیا بکواس کر رہی ہو لڑکی ؟!احرام کی گرجدار آواز آئی

یہ بالکل سہی کہہ رہی ہے جیجا جی او سوری احرام شاہ اب یہ تمھارے پاس کبھی نہیں آئے گی میں نے اسے تمھارا سارا سچ۔بتادیا ہے۔۔۔اب کی دفعہ عرشمان نور سے فون لے کر اس سے بات کرنے لگا اس پے احرام نے غصے میں دانت پیستے ہوئے مٹھیاں بھینچ لی تھی۔۔

تجھے کیا لگتا ہے تو نے نور کو سچ بتادیا تو اسے مجھ سے چھین لوگے کبھی نہیں کبھی نہیں اگر اپنی اور اپنی فیملی کی زندگی پیاری ہے تو نور کو بھیج دے ورنہ اگر میں آگیا تو وہ حال کروں گا تم لوگوں کا کے تم لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔۔وہ اسے دھمکی دیتے ہوئے بول رہا تھا

بھائی۔۔نور نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔وہ نہیں جانا چاہتی تھی

میں نور کو نہیں بھیجوں گا تم جیسے حیوان کے ساتھ میری بہن۔ نہیں رہے گی۔۔۔ عرشمان نے نور کو بھیجنے سے صاف انکار کر دیا تھا

دنیا کی کوئی بھی طاقت نور کو مجھ سے الگ نہیں کر سکتی۔ سمجھے اور اگر تم نے اسے گھر نا بھیجا تو وہ جو تمھارا اکلوتا لاڈلا بیٹا سکول میں ہے نا میں اسے جان سے مار دوں گا۔ احرام نے اسے دھمکی دی تو عرشمان غصے میں چلایا تھا۔

تم ایسا ہر گز نہیں کرو گے۔ عرشمان نے کہا

میں ایسا کر سکتا ہوں سالے صاحب نور کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں کسی بھی حد سے گزر سکتا ہوں اور ہاں اگر تم نے میری بات نا مانی تو میں سچ میں تمھارے۔ بیٹے کو ختم کر دوں گا اور جب تک تم پہنچتے پہنچتے تمھارا بیٹا اللہ کو پیارا ہو چکا ہو گا۔۔ وحشی مسکراہٹ سے وہ کہہ رہا تھا

پانچ منٹ کے اندر اندر نور پہنچ جانی چاہیے ورنہ۔۔۔یہ کہہ وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔

بھائی پلیز میں نہیں جاؤں گی وہ مجھے بھی مار دیں گے۔۔نور روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

میری بات سنو نور ابھی اگر میں نے تمھیں نہیں بھیجا تو وہ سیفی کو مار دے گا میں اسے نہیں کھونا چاہتا پلیز۔۔اور وہ تمھیں کچھ نہیں کرے گا اگر اس نے تمھیں کچھ بھی کیا تو میں اسے نہیں چھوڑوں گا ابھی کے لیے تم چلی جاؤ ہم بعد میں اسے دیکھ لیں گے۔۔۔عرشمان نے اسے سمجھایا تھا

بھائی۔۔نور نے ضدی انداز میں کہا

پلیز سمجھنے کی کوشش کرو نور۔۔ عرشمان نے پھر اسے سمجھایا۔ اخر وہ مان گئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں عرشمان نور کو حویلی چھوڑ آیا تھا۔۔ نور ڈرتے ڈرتے اندر داخل ہوئی تھی۔۔ نور جب کانپتے وجود کے ساتھ اندر داخل ہوئی تو سامنے احرام۔ ٹانگ پے ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔۔ سبھی اس کے ارد گرد جمع تھے دلربا اور بشرہ تو خوشی سے چہک رہیں تھیں

ویلکم ویلکم۔۔ آخر پتا چل ہی گیا میری بیگم کو۔ احرام اٹھتے ہوئے تالیاں بجانے لگا ساحل اور آرزم ایک دوسرے کو دیکھ اشارے کر رہے تھے مطلب اب نور گئی۔

بھائی نے سب بتا دیا کیا ہاں۔۔؟ ایسا۔ لگ رہا تھا جیسے وہ کسی بچے سے بات کر رہا ہو

ممم۔نور کی حالت حد سے زیادہ حراب تھی

بولو۔۔اتنی زور سے وہ چلایا کے پیچھے کھڑے سبھی لوگ کانپنے لگے نور ڈر کے مارے بے ہوش ہو چکی تھی احرام کا۔غصہ برداشت کرنا کوئی عام بات تھوڑی تھی۔۔۔وہ غصے میں اسے اٹھا کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔اسے بیڈ پے لٹا کر وہ
وہ صوفے پے بیٹھا نور کو ہی دیکھے جا رہا تھا نور کے بے ہوش ہونے پے وہ چلایا نہیں تھا وہ اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا تھوڑی ہی دیر میں نور کو بھی ہوش آ گیا تھا احرام کو اپنے سامنے یوں غصے میں بیٹھا دیکھ وہ ڈر کے پیچھے ہٹی تھی

میرے پوچھے بغیر کیوں گئی وہاں ؟اس کے ہوش میں آتے ہی وہ سوال پوچھنے لگا۔۔

میں کوئی بچی نہیں ہوں جو اکیلے کہی آجا نہیں سکتی۔۔نور چلا چلا کر کہہ رہی تھی۔۔

آرام سے بولو بہرہ نہیں ہوں میں سن سکتا ہوں اور ہاں تم میرے لیے بچی ہی ہو۔وہ۔صوفے سے اٹھ چکا تھا

آپ نے میرے پاپا کو مارا۔ہے آپ ان کے قاتل ہیں آپ کی وجہ سے میرا باپ مجھ سے چھین گیا میں کبھی آپ کو معاف نہیں کروں گی۔۔نور نے غصے میں کہا جس پے احرام نے بھاگ کر اسے جبڑے سے پکڑ لیا تھا

ہاں ہاں میں نے ہی تمھارے باپ کو مارا ہے میں ہی ہوں اس کا قاتل اس جیسے شخص کو مار دینا ہی بہتر تھا اس نے میرے دوست کو مجھ سے چھینا ہے

۔۔

وہ اسے جبڑے سے پکڑے غصے میں بتا رہا تھا

آپ بہت برے ہیں آپ حیوان ہیں۔۔نور کے گال سے آنسوں ٹپک رہے تھے جنہیں یوں بہتا دیکھ احرام۔ کا غصہ بڑھ رہا تھا

ہاں ہاں میں حیوان ہوں درندہ ہوں۔۔احرام اسے چھوڑ چکا تھا

تمھارے اس باپ نے میرے دوست کو مارا ہے۔۔احرام کی بات پے وہ چلائی تھی

جھوٹ جھوٹ ہے یہ سب آپ سب جھوٹ کہہ رہیں ہیں آپ نے میرے پاپا کو زمین کی وجہ سے مار ڈالا۔ نور نے روتے ہوئے اسے جھوٹا کہا۔ تھا

اچھا اگر میں جھوٹا ہوں تو تمھارا وہ بھائی سچا ہے کیا جس نے تمھیں سچ نا بتانے کے بدلے مجھ سے ڈیل کی تھی کے اگر میں اسے سب کچھ دے دوں تو وہ تمھیں کچھ بھی نہیں بتائے گا؟ وہ اب نرمی سے پوچھ رہا تھا

ہاں ایک آپ کو چھوڑ کر باقی سبھی سچے اور اچھے ہیں کہی آپ پہلے تو تو نہیں جانتے تھے کے میں آپ کے دشمن کی بیٹی ہوں اور آپ نے مجھے استعمال ۔۔ نور کے اس جملے پے احرام نے اسے بالوں سے پکڑ لیا تھا

جبر دار جو یہ بکواس کی تو جان سے مار دوں گا مجھے اگر تمھیں اپنے بستر کی زینت ہی بنانی ہوتی نا تو ایسے ہی بنا لیتا نکاح نا کرتا پاگل لڑکی میں نکاح کر کے ہی تمھیں اپنا بنانا چاہتا تھا اپنی محبت کو حلال بنانا چاہتا تھا اگر مجھے تمھیں استعمال کرنا ہوتا تو اسی دن کرتا جب میں نشے کی حالت میں تھا میں سید احرام شاہ ہوں میرے ایک اشارے پے ساری لڑکیاں اپنا وجود مجھے سونپ دیں۔۔ میں نے تمھیں اس لیے سچ نہیں بتایا کے کہی میرا سچ سن کر تم مجھ سے دور نا ہو جاؤ میں تمھیں کھونا نہیں چاہتا تھا نور میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں بہت زیادہ اگر میرے بس میں ہوتا نا تو میں اپنا دل نکال کر تمھیں دیکھاتا۔۔۔ وہ جذبات سے بھری آواز میں اسے بتا رہا تھا

میرے اس سٹون جیسے دل نے صرف نفرت کرنا ہی سیکھا تھا لیکن تمھارے لیے یہ جذبات رکھنے لگا تھا پہلی بار یہ دل کسی انجان شخص کے لیے اتنا بے تاب ہوا تھا۔۔ مجھے تم سے محبت ہونے لگی تھی لیکن میں نے یہ

سمجھ کر خود پے قابو پالیا کے اگر تم میری زندگی میں آئی تو میں تمھیں کھو دوں گا میں تم سے دور بھاگتا رہا لیکن تم ہی میرے قریب آتی گئی تمھارا میرے اتنے قریب انا مجھے سکون دیتا تھا کچھ پل۔ کے لیے میں بھول گیا تھا کے میں کون ہوں کیا ہوں۔ میں اپنے عشق پے بھی قابو پا چکا تھا میڈم لیکن جب آپ نے کہا میں آپ سے محبت کرتی ہوں تو مجھ سے رہا نا گیا تب میں نے سوچ لیا تھا تمھیں اپنے۔ پاس رکھوں گا دور نہیں جانے دوں گا چاہے جو ہو جائے۔۔۔ اس وقت وہ نرم لہجے میں اسے اپنا حال دل بیان کر رہا تھا

وہ جو کب کا دفنا دیا تھا اسے پھر زندہ کر دیا صرف تم نے صرف تمھارے لیے میں احرام بنا باقیوں کے لیے تو ایک حیوان درندہ احرام شاہ ہوں ۔۔ابھی بھی وہ نرمی سے ہی کہہ رہا تھا نور بڑے غور اور اس کی باتیں سن رہی تھی اور غصے سے دیکھ رہی تھی

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا آپ نے میرے پاپا کو مارا ہے مجھے آپ سے بہت ڈر لگتا ہے۔۔ نور اس سے دور جانے کا کہہ رہی تھی۔۔

مجھ سے دور جانے کی بات مت کرنا نور اور تمھیں مجھ سے ڈر لگتا ہے مجھ سے جو تم سے اتنی محبت کرتا ہے اتنا عشق کرتا ہے۔۔۔ ابھی تو وہ نرمی سے کہہ رہا تھا لیکن نور بار بار اسے دور جانے کی بات کرتی رہی تو وہ برداشت نہیں کر پائے گا

نہیں چاہیے مجھے آپ کی محبت نہیں چاہیے مجھے آپ کا ساتھ۔۔ نور نے چلا کر کہا

لیکن مجھے تمہاری۔ ضرورت ہے نور مجھے تمہاری ضرورت ہے رہے گی اور تا قیامت رہے گی۔۔ وہ اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لے جاتے ہوئے بولا تھا۔۔

○○○○○○○○○○○○

آپ کے اندر دل نہیں ہے جب آپ نے میرے پاپا کو مارا تو آپ کو زرا بھی ترس نہیں آیا؟ نور نے رونے والے انداز میں پوچھا تو وہ مسکرانے لگا۔۔

میں نے اسے پھتر کا دل بنا دیا تھا اور پھتر کے سامنے آپ جتنا مرضی رو لیں چلائیں وہ کبھی نہیں پگلتا صرف تم نے اسے پگھلنے پے مجبور کر دیا تھا۔۔ احرام مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

اور ہاں میں پھر کہہ رہا ہوں تمھارا باپ ایک انتہائی گھٹیا تھا سنا گھٹیا ۔۔احرام نے دانتوں کو پیستے ہوئے اسے گالی دی جس پے نور اپنے کان پے ہاتھ رکھے۔ چلائی۔ تھی

اپنے باپ کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں سن سکتی اور مجھے تم اتنا کچھ بول رہی ہو۔۔؟احرام کی آنکھیں بھر آئی تھی

مجھے یقین نہیں آرہا کے میرا شوہر میرے باپ کا قاتل ہے۔نور نے دھمی آواز میں کہا

اب تو یقین آگیا نا۔۔احرام اس کے قریب بیٹھا تو وہ پیچھے کو ہٹی۔۔

مجھے ابھی فیصل آباد جانا ہے مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا میرا یہاں دم گھٹتا ہے۔۔ پھر دور جانے کی بات کر وہ اسے غصہ دلا چکی تھی۔۔

زبان کاٹ کے ہاتھ میں دے دوں گا اگر فیصل آباد کا نام بھی لیا تو۔۔ تم آئی تو اپنی مرضی سے تھی اب جاؤ گی میری مرضی سے۔ تمھاری رہائی کے میں سب راستے بند کر دوں گا۔۔ وہ پھر سے جبڑے سے پکڑ چکا تھا

کیا کہا تھا اس دن تم نے مجھ سے محبت ہو گئی ہے جھوٹ کہا تھا تم جھوٹ ۔۔۔ وہ اس کے قریب سے اٹھتا چلانے لگا

تم مجھ سے محبت نہیں کرتی کیا بولو؟۔۔ پھر بھاگ کر اسے بالوں سے پکڑ گیا

بولو۔۔ وہ چلایا

پہلے کرتی تھی اب نہیں کرتی۔۔نور نے غصے میں کہا تو وہ مسکرانے لگا

وا جی اتنی کمزور محبت تھی میری جان کی کے پل بھر میں ختم۔۔وہ مسکراتے ہوئے ہی کہہ رہا تھا

میں پولیس کے پاس جاؤں گی انہیں آپ کا سب سچ بتاؤں گی انہیں کہوں گی مجھے انصاف دلائیں۔۔۔نور کی بات پے وہ تالیاں بجاتے ہوئے اٹھ گیا وہ ہنس رہا تھا

پہلی بات میں اس جگہ کا بے تاج بادشاہ ہوں جان من سب میری مٹھی میں ہے جاؤ جہاں جانا ہے جاؤ بس۔صرف احرام شاہ کا نام لے لینا دیکھنا کیسے

لوگ تھر تھر کانپیں گے۔۔ وہ اپنی ہاتھ کی مٹھی بناتے ہوئے اسے اپنی طاقت بتا رہا تھا

آپ کیا سمجھتے ہیں لوگ آپ کی عزت کرتے ہیں ارے وہ آپ سے ڈرتے ہیں آپ نے انہیں ڈرا کر رکھا ہے لوگ آپ سے ڈرے ہیں لیکن میں آپ سے بالکل بھی نہیں ڈرتی۔۔ وہ اس کی آنکھیں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی

میری جان تو آپ کو کون کہہ رہا ہے آپ مجھ سے ڈریں پہلے دن سے کہہ دیا تھا کے میرا یہ روپ یہ غصہ صرف دوسروں کے لیے ہے تمھارے لیے میں احرام ہوں۔۔۔ وہ اس کے قریب بیٹھا تو نور پھر سے پیچھے کو ہٹی۔۔

میرے قریب بھی مت آیئے گا آپ میرے دشمن ہیں اب اور میں اپنے دشمن کے ساتھ بالکل بھی نہیں رہوں گی۔۔وہ پھر دور جانے کی بات کر رہی تھی۔

جو مجھ سے دشمنی کرتا ہے اسے پھر میں بہت بری سزا دیتا ہوں تم نے بھی مجھ سے دور جانے کا کہہ کر غلطی کی ہے نور اور تمھاری غلطی کی سزا یہ ہے کے اب ساری زندگی مرتے دم تک تمھیں میرے ساتھ رہنا ہو گا۔۔تمھارے لئے اس سے اچھی سزا کوئی ہو ہی نہیں سکتی کے تم ساری زندگی اپنے باپ کے قاتل کے ساتھ رہو گی۔۔۔وہ غصے میں اسے بتا رہا تھا جس پے نور کی آنکھوں سے آنسوں ٹپکنے لگے تھے۔۔

آپ بہت غلط کر رہے ہیں احرام۔احرام کمرے سے باہر جا رہا تھا کے نور پیچھے سے بولی

میں جو کرتا ہوں بالکل سہی۔ کرتا ہوں کسی کو مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ۔۔ وہ پلٹتے ہوئے بولا تھا۔۔

میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی احرام ۔۔۔ نور نے پھر کہا تو وہ پھر رک گیا

جیسے تمھاری مرضی ۔۔۔ آرام سے کہتا وہ باہر نکل گیا تھا جبکہ نور تکیے سے لپٹ کر رونے لگی تھی ۔۔احرام اب لائبریری کی طرف چلا گیا تھا۔ نور بھی۔لائبریری کی طرف چلی گئی تھی

احرام ۔۔ وہ صوفے پے بیٹھا تھا جب نور نے اسے پکارا تھا

احرام۔۔۔نور اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔

کان ہیں میرے بولو؟ اس نے سختی سے کہا

آپ مجھے یوں قید کر کے نہیں رکھ سکتے۔۔۔وہ پھر لڑنے پے اتر۔آئی تھی

میں نے تو تمھیں کبھی قید نہیں کیا ہاں اگر تمھیں لگتا ہے تو میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔وہ اٹھ کر اس کے قریب تر ہوا۔

تو پھر ٹھیک ہے مجھے رہا۔ کر دیں مجھے آپ جیسے حیوان درندے کے ساتھ نہیں رہنا مجھے نہیں رہنا ایسے شخص کے ساتھ جس نے میرے باپ کو مارا ہو۔۔وہ بنا ڈرے۔ پھر اس سے رہائی مانگ رہی تھی

ہاں ہوں میں حیوان ہوں میں درندہ اور اب اپنے دماغ میں یہ بات بیٹھا لو اب تمھیں ساری زندگی میرے ساتھ ہی رہنا ہے ساری عمر۔۔۔وہ اس کے کان کے قریب غرایا تھا تو وہ پیچھے کو ہٹی

مطلب آپ نہیں سنیں گے۔۔۔نور نے پوچھا

نہیں۔۔اور مجھ سے دور جانے کا حیال نکال دینا اپنے دماغ سے ورنہ بہت برا ہو گا تمھارے ساتھ۔۔۔وہ اسے دھمکی دیتے ہوئے بیٹھ گیا تھا

مجھے آپ کے ساتھ نہیں۔رہنا میں اپنے گھر جا کر رہوں گی۔وہ پھر رونا شروع کر چکی تھی۔۔

میں بھی دیکھتا ہوں کیسے جاؤ گی اپنے گھر اور کون سا گھر کیسا گھر ماں تمھاری تو اللہ کو پیاری ہو گئی ہے اور جس کے مکان میں تم رہی تھی وہ تو تمھارے ساتھ۔۔ان سب کے باوجود تم وہاں جاؤ گی۔وہ غصے میں نہیں نرمی سے بولا تھا نور بھاگ کر کمرے میں چلی گئی تھی۔۔نور اندر اونچی اواز میں رو رہی تھی احرام سے اس کا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا اس لئے وہ اٹھ کر اندر چلا گیا تھا۔۔

رو کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کے میں تمھیں بہت ٹارچر کر رہا ہوں۔۔؟ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہنے لگا۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آپ نے میرا یقین توڑ دیا ہے۔۔وہ روتے کہہ رہی تھی

میں اپنی غلطی کی۔ معافی مانگ رہا ہوں نانور پلیز معاف کردوں اپنے احرام کو۔۔ وہ اس کے قریب بیٹھ اس کے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے بولا تھا۔ جس پے نور اپنا ہاتھ جھٹک چکی تھی

کبھی نہیں میں آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتی مجھے جانے دیں چھوڑ دیں مجھے۔ نور پھر اسے غصہ دلانے کی بات کر رہی تھی

پھر وہی بات میں نہیں چھوڑ سکتا تمھیں تم بے شک مجھے معاف نا کرو لیکن میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا۔ وہ ایک بار پھر نرمی سے اسے کہہ۔ رہا تھا

آپ وحشی درندے بن گے ہیں آپ کے نزدیک لوگوں کی جانوں کی کوئی قیمت نہیں؟ لگ رہا تھا یہ لڑکی باز نہیں آنے والی تھی وہ بار بار ایک ہی رٹ

لگائے تھی۔ سکینہ بی بی اپنے کمرے میں سوئی تھیں ورنہ وہ یہاں ضرور آتی

--

حیوانوں کو مٹانے۔ کے لیے حیوان بننا پڑتا ہے اور تمھیں صرف ان لوگوں کی تکلیف دیکھائی دے رہی ہے جو شیطان ہیں جو دوسروں کی زندگیوں کے ساتھ کھیلتے ہیں انہیں اپنے پاؤں کی جوتی سمجھتے ہیں تمھیں ان کی تکلیف نہیں دیکھائی دیتی نور جو بے گناہ ان جیسوں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں نور میں ان بے چاروں کو انصاف دلا رہا ہوں اس دنیا سے برے لوگوں کو ختم کر رہا ہوں۔۔۔ایک بار پھر وہ اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

--

میرا آخری فیصلہ ہے نور میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا

آپ مجھ سے محبت نہیں کرتے اس لیے میرے بات نہیں مان رہے ؟نور روہنسا آواز میں بولی تھی۔۔

بالکل ٹھیک کہا تم نے نور میں تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔اس کی بات پے وہ حیران سی ہوئی

محبت تو ہر کسی سے۔ہو جاتی ہے کسی کے چہرے سے کسی کی باتوں سے ۔۔لیکن عشق ہر کسی سے نہیں ہوتا وہ بس ایک سے ہی ہوتا ہے اور مجھے تم سے عشق ہے بے پناہ عشق۔۔۔وہ آنکھوں میں محبت لئے بتا رہا تھا۔۔

اٹھو اور ٹھیک کرو اپنا یہ حولیہ۔۔وہ محبت سے کہنے لگا

میری پرواہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔وہ غصے میں بولی تھی۔

اچھاتو پھر کون کرے گا تمھاری۔پرواہ؟ تمھاری پرواہ کرنے کا حق رکھتا ہوں میں۔۔وہ اس سے دو قدم کی دوری پے کھڑا تھا

بس میں نے فیصلہ کر لیا مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا ڈر لگتا ہے مجھے آپ سے اتنا ڈر کے بتا نہیں سکتی۔۔۔وہ دوسری طرف منہ پھیرے بولی تھی

نور تم پھر غلطی کر رہی ہو مجھ سے دور جانے کی بات کر کے۔ایک بات کان کھول کے سن لو تمھیں اپنے پاس رکھنے کے لیے مجھے جس بھی حد سے گزرنا پڑا اگزر جاؤں گا لیکن تمھیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا سمجھی۔۔۔وہ اس کے سامنے جاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔وہ غصے میں ہی باہر نکل گیا

تھا۔۔وہ نیچے جانے والا تھا جب اس کا فون بجنے لگا تھا وہ کال ریسیو کرتے ہوئے بالکنی کی طرف چلا گیا

تو کیسا رہا میرا اوار چوٹ تو لگی ہو گی لگی ہو وار جو سید ھا دل پے کیا ہے میں نے کہا تھا میری بات مان لو اب دیکھو کیسے نور تم سے دور ہو جائے گی اور تم کچھ بھی نہیں کر سکو گے۔۔فون سے عرشمان ہنستے ہوئے بول رہا تھا جس پے احرام کو بالکل بھی غصّہ نہیں آیا وہ تو الٹا مسکرا رہا تھا

سر یسلی تمھیں لگتا ہے نور مجھ سے دور جا پائے گی ہاں ایک صورت میں تمھاری بہن مجھ سے دور ہو سکتی ہے پوچھو کیسے ؟احرام نے مسکرا کر کہا

کیا؟۔۔عرشمان نے پوچھا

جس صورت میں تمھاری بہن مجھ سے دور جا سکتی ہے وہ ہے اس کی موت ہے بالکل ٹھیک سنا میں اسے جان سے ختم کر دوں گا جو میرا نہیں وہ کسی اور کا بھی نہیں اب یہی سے اندازہ لگالو کے سید احرام شاہ اگر اپنے عشق کو اپنے ہاتھوں سے مار سکتا ہے تو اپنے دشمنوں کا کیا حال کرتا ہو گا۔۔احرام کی اس بات پے عرشمان کو ٹھنڈے پسینے چھوٹنے لگے تھے

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے سمجھے میں تمھیں نور کو یوں چوٹ پہنچانے نہیں دوں گا۔ عرشمان بھی اسے دھمکی دے رہا تھا

بڑی پرواہ ہے اپنی بہن کی۔ تمھاری بہن میری بیوی ہے میں اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہوں کچھ بھی۔۔۔احرام نے پھر مسکرا کر کہا

نور کو تو میں تمھارے چنگل سے چھڑا ہی لوں۔ گا۔۔ عرشمان نے غصے میں کہا

تم روکو گے مجھے ؟احرام نے پوچھا

ہاں۔۔ فون سے آواز آئی

تم جیسوں کی کیااوقات جو شیر کا مقابلہ کر سکیں۔۔۔ وہ غصے میں بولا تھا

پھر کہہ رہا ہوں میرے اور نور کے بیچ مت انا ورنہ اچھا نہیں ہو۔ گا جس دشمنی کو میں بھول چکا ہوں اسے مجھے یاد مت دلاؤ ورنہ میں تیرے پورے خاندان کو حتم کر دوں گا اور مجھ سے دشمنی کرنے والوں کا انجام قبرستانوں میں پڑھے مردوں سے پوچھ لے۔۔۔ اور یہ جو تم بڑے اچھل رہے ہو نا یہ

کر دوں گا اگر میں نے کچھ کیا تو تو کہی کا نہیں رہے گا۔۔ غصے میں کہتا وہ کال کاٹ گیا تھا۔ نین جو سکینہ بی بی کے کمرے میں تھی آرزم نے اسے سب بتا دیا تھا وہ یہ سن کر کافی اداس تھی وہ دعا کر رہی تھی کے نور احرام سائیں سے دور نا جائے آرزم کے کمرے سے نکلتے ہی دلربا اندر داخل ہوئی تھی دلربا کو پتا چل گیا تھا کے نور کو احرام کی سچائی پتا چل چکی ہے دلربا بہت حوش تھی۔

اگر تم اس لیے حوش ہو رہی ہو کے نور کو احرام سائیں کی سچائی پتا چل گئ ہے اور وہ ان سے دور ہو جائے گی تو تمھارا حوش ہونا بالکل بیکار ہے کیوں کے احرام سائیں نور کو حود سے دور کبھی نہیں ہونے دیں گے اور اگر تم ایسے ہی حوش ہو رہی ہو تو بہت اچھی بات ہے کیوں کے حوش رہنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔۔ دلربا کو حوش دیکھ نین نے کہا جس پے وہ بڑے غصے میں اسے دیکھنے لگی۔۔

تمھیں بڑی فکر ہے اس لڑکی کی۔ دلربا غصے میں بولی

احرام سائیں کی بیوی ہے اتنی اچھی کیوٹ پیاری۔۔ وہ ابھی بول رہی تھی کے دلربا نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔

بس بس بہت کیوٹ ہے پیاری ہے۔۔ دیکھو نین تم اس معاملے سے دور ہی رہو یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے۔۔۔ وہ نین کہ نقل اتارتے ہوئے انگلی دیکھا کر باہر نکل گئی تھی۔۔

جل کڑ کڑی کہی کی۔۔ اس کے جانے پے نین نے کہا۔۔ شام ہونے کے قریب تھی نورا ابھی تک کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔

آج بھوکا رکھنے کا ارادہ ہے کیا؟ احرام مسکراتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تھا وہ خوش دیکھائی دے رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔۔

مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے اور ویسے بھی آپ کے نوکر ہیں نا ان سے کہیں کھانا بنا دیں گے نا؟۔ نور نخرہ دیکھاتے ہوئے بولی تھی

میں اپنا ٹیسٹ نہیں بدلنا چاہتا۔ مجھے تمھارے ہاتھ کا بنا ہی کھانا ہے نوکر باقیوں کے لیے بنا رہیں ہیں تم صرف میرے لیے بناؤ اٹھو چلو شاباش۔۔ وہ اسے پیار سے کہہ رہا تھا۔۔

میں نہیں بناؤں گی آپ نوکروں سے کہیں۔۔ نور نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا

کہانا نہیں چلو اٹھو اب ورنہ۔ احرام اب غصے میں آ چکا تھا

نور اٹھو۔۔ وہ چلایا تھا لیکن نور مست ہو کر وہی بیٹھی تھی۔۔

ایسے نہیں مانو گی تم۔۔۔ دھمی آواز میں کہتا وہ اسے اپنی گود میں اٹھا کر نیچے لے گیا تھا نور مجھے چھوڑے چھوڑے چلا رہی تھی لیکن وہ اسے زبردستی لے گیا تھا۔۔ جب وہ کچن میں داخل ہوا تو دو عورتیں احرام کو دیکھ ایک سائیڈ پے کھڑی ہو گئیں۔۔

چلو شروع ہو جاؤ۔۔ وہ اسے کچن میں چھوڑ چکا تھا۔

اپنے لیے بھی بنانا دونوں ساتھ کھائیں گے اور ہاں اچھا کھانا بنانا جیسے سڑھی ہوئی شکل بنائی ہے نا ویسے نا بنانا ورنہ دوبارہ بنواوں گا اور جب تک

اچھا کھانا نہیں بناتی جان نہیں چھوڑوں گا۔۔وہ پلٹتے ہوئے کہتا باہر چلا گیا تھا ۔نور بھی پاؤں پٹختے ہوئے کھانا بنانا شروع ہو گئی تھی۔۔۔کچھ ہی دیر میں نور کھانا بنا چکی تھی۔۔ سبھی باہر ڈائنگ ٹیبل پے بیٹھے تھے احرام۔نور کو پکار رہا تھا جب رضیہ بیگم نے نور کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا اس کے سامنے رکھا تھا۔

نور سائیں کو بلاو۔۔احرام نے اسے آڈر دیا نور کچن میں ہی تھی۔۔

سائیں احرام سائیں نے آپ کو باہر بلایا ہے۔رضیہ بیگم نے اسے احرام کا حکم سنایا

بول دو مجھے نہیں انا۔۔نور نے غصے میں کہا رضیہ بیگم بھی اس کا پیغام لے کر باہر چلی تھی

سائیں وہ باہر آنے سے منع کر گئی ہیں۔۔رضیہ بیگم نے جب کہا تو وہ غصے میں اٹھ کچن کی طرف بڑھا

بات سمجھ نہیں آتی کیا جب کہا چلو تو سنتی کیوں نہیں۔۔وہ اس کا بازو پکڑے باہر لا رہا تھا۔۔

مجھے نہیں جانا چھوڑیں مجھے۔۔نور نے شلف کو مظبوطی سے پکڑ لیا تھا یہ دیکھ احرام نے اسے اپنی گود میں اٹھا کر باہر لے گیا تھا اس پے نور چلائی تڑپی تھی۔لیکن وہ اسے باہر لے گیا تھا نور کو گود میں اٹھائے دیکھ دلربا کے دل پے چھریوں سے وار ہو رہے تھے اس نے بڑی مشکل سے حود کو قابو میں کیا تھا۔۔

بیٹھو۔۔احرام نے اسے پیار سے کہا

نو۔۔نور نے انکار کیا

نور کھانا بیٹھو۔۔وہ پھر پیار سے اسے کہہ رہا تھا

نو نو۔۔وہ دوبارہ انکار کرتے ہوئے بولی تو احرام چلایا

بیٹھو۔۔وہ چلایا تو ڈائننگ پے بیٹھے سبھی اس سے حوف کھا گے۔۔ان سب نے ابھی تک کھانا شروع نہیں کیا تھا

حود سے کھانا بنانا سیکھ لیں کیوں کے میں بہت جلد یہاں سے چلی جاؤں گی ۔۔وہ غصے میں بولی تو وہ مسکرانے لگا نور کا جانے کا سن دلربا مسکرائی تھی

بھول ہے تمھاری نور چلو اب کھاؤ۔احرام نے آڈر دیا نور پھر اس کی بات نہیں سن رہی تھی۔۔

کھاؤ۔۔اتنی زور سے چلایا کے وہ ڈر کے کھانا شروع کر گئی تھی

جب تک تمھیں غصے سے ٹریٹ نا کیا جائے تب تک تم سنتی نہیں ہو۔۔وہ کھانا کھاتے ہوئے بولا تھا۔۔نور گردن جھکائے کھا رہی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد احرام نور کا ہاتھ تھامے اسے کمرے میں لے گیا تھا۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی نور میڈم اپنا تکیہ اٹھا کر صوفے کی طرف چلی گئی تھی۔۔

او ہیلو کیا؟احرام نے سخت لہجے میں پوچھا

میں آپ کے ساتھ نہیں سوؤں گی۔۔وہ تکیہ صوفے پے رکھ لیٹ گئی تھی

نور میرا دماغ مت حراب کرنا حاموشی سے یہاں آجاؤ ورنہ میں کچھ کر جاؤں گا۔۔ وہ غصے میں کہنے لگا لیکن نور اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر ہی لیٹ گئی تھی۔۔ جب احرام نے دیکھا کے نور بات نہیں سن رہی تو وہ زبردستی اسے بیڈ پے لے گیا تھا۔۔

اچھی بیویاں ایسا نہیں کرتی۔۔ وہ اسے اپنی باہوں میں بھرے کہہ رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وہ گہری نیند میں اتر چکا تھا۔ رات کے تقریباً گیارہ بجے جب احرام کی آنکھ کھولی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔

نور۔۔ سامنے نظر پڑھتے ہی وہ چلایا تھا نور صوفے پے لیٹی تھی۔۔ اس کے چلانے پے وہ فوراً اٹھی تھی۔۔ وہ غصے میں اٹھ کر اس کے قریب چلا گیا تھا۔۔

بہت ضدی ہو لڑکی۔۔۔وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لے گیا

ہاں بہت ہوں۔۔نور فوراً سے بولی تھی۔۔

مجھے بھی ضدی لوگوں کو ٹھیک کرنا اچھے سے آتا ہے۔۔وہ پھر اسے اپنی گود میں اٹھا کر بیڈ پے لے گیا تھا۔۔

اب اگر تم نے یہ حرکت کی تو قسم اللہ کی نور اتنی بری سزا دوں گا کے تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔وہ غصے سے ہوئی اپنی لال آنکھیں اسے دیکھاتے ہوئے بولا تھا۔۔پھر اسے اپنے سینے سے لگائے وہ سو گیا تھا۔

OOOOOOOOOOOOOOOO

رات کے دو بج رہے تھے نور تہجد کے لیے اٹھ گئی تھی۔۔وہ تہجد ادا کر کے یہی دعا مانگ رہی تھی کے مجھے اس جہنم سے نکال دیں۔۔اج احرام نے اسے ناشتہ بنانے کے لیے نہیں کہا تھا وہ اب اسے مزید تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔احرام کمرے میں افس کے لئے تیار ہو رہا تھا وہ الماری سے ایک بلیک کلر کی شرٹ نکال اس کے دو بٹن اتار رہا تھا بٹن اتار وہ جلدی سے شرٹ پہن کر نور کو آواز دینے لگا تھا۔نور بالکنی میں کھڑی تھی اس کے چلانے کی آواز سن کر وہ غصے میں کمرے کی طرف آئی تھی

میرے بھی کان ہیں سن سکتی ہوں۔۔وہ کمر پے ہاتھ رکھے اندر داخل ہوئی تھی۔۔

بٹن ٹوٹ گے ہیں لگادو۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا

حود ہی لگالیں۔۔اسے کہتی وہ جانے ہی والی تھی کے احرام نے اسے روک لیا تھا۔

مجھے یہ بٹن وٹن لگانا نہیں آتا چلو جلدی سے لگاؤ مجھے کام پے جانا ہے۔۔۔وہ اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا تھا نور بھی غصے اس کی شرٹ کو بٹن لگانے لگی تھی احرام اسے کمر سے پکڑا اپنے بے حد قریب لایا تھا جس پے نور کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی۔۔

تم میرے اتنے قریب ہی اچھی لگتی ہو۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔

ہو گیا اب چھوڑیں مجھے۔۔۔وہ حود کو چھڑاتے ہوئے بولی تھی

کس می ۔۔۔احرام نے ڈیمانڈ کی

نہیں چھوڑیں مجھے ۔۔نور نے غصے میں کہا جس پے احرام حود ہی اسے کس کر کے چھوڑ گیا تھا۔۔کچھ ہی دیر میں وہ ناشتہ بھی کر چکا تھا۔۔

سنو اگر مجھے پتا چلا کے تم گھر سے باہر نکلی ہو بہت برا ہو گا۔۔وہ اسے انگلی دیکھاتے ہوئے بول رہا تھا

جاؤں گی میں کیا کر لیں گے آپ ؟وہ بھی بڑے غصے میں بولی تھی ۔۔

تو واپس تم اپنے پاؤں پے نہیں آؤ گی۔ تمھاری لاش ہی آئے گی نور میڈم ۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔اسے دھمکی دے کر وہ چلا گیا تھا۔نور اب آنکھوں

میں آنسوں لیے سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی جب اندر داخل ہو کر نین جو باہر جانے۔کا اشارہ کرنے لگی نین بھی کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔

میری بچی کیا ہوا؟ نور کو روتا دیکھ سکینہ بی بی نے پریشانی سے پوچھا تو وہ ان کے گلے لگی دھاڑیں مار مار کر رونے لگی

دادی سائیں مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے احرام جی کے ساتھ نہیں رہنا پلیز مجھے یہاں سے بھجوا دیں میں واپس اپنے شہر جانا چاہتی ہوں۔۔وہ ان کے گلے لگے کہہ رہی تھی جس پے سکینہ بی بی کافی حیران ہوئی تھی کے اسے کیا ہو گیا ہے

میری بچی احرام سے کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا ہاں بولو؟ مطلب سکینہ بی بی کو کچھ پتا نا تھا کے نور کیوں جانا چاہتی تھی۔۔

کاش کاش کے صرف لڑائی ہوئی ہوتی آپ کے پوتے نے میرے پاپا کا قتل کیا ہے۔۔ نور نے روتے ہوئے انہیں بتایا۔۔

ہائے اللہ یہ کیا بول رہی ہو احرام نے تمھارے پاپا کو مارا ہے؟ سکینہ بی بی نے حیرانی سے پوچھا

میں بالکل سچ کہہ رہی یوں دادی سائیں احرام نے ہی میرے پاپا کو مارا ہے اور اب میں ان کے ساتھ بالکل بھی نہیں رہنا چاہتی پلیز آپ مجھے یہاں سے بھجوادیں میرا یہاں دم گھٹتا ہے۔۔۔ نور چپ ہونے کا نام ہی نہیں

لے رہی تھی باہر نین یہ سب سن رہی تھی اسے دونوں کے لیے کافی دکھ ہو رہا تھا

اسی جل کڑکڑی کی نظر لگ گئی ہے انہیں۔۔ نین نے خود سے کہا

نور میری بچی چپ ہو جاؤ احرام کو آنے دو میں بات کرتی ہو اس سے۔۔ سکینہ بی بی نے اسے چپ ہونے کے لیے کہا

کوئی فائدا نہیں وہ نہیں مانے گے۔۔۔ نور روتے ہوئے ان کے قریب سے اٹھ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔ احرام اپنے کیبن میں بیٹھا تھا جب ساحل۔کے ساتھ ایک لڑکی اپنا منہ ڈھکے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی۔

کون ہے یہ ؟ احرام نے ساحل سے پوچھا جس پے وہ لڑکی فوراً سے اپنا چہرے اسے دیکھنے لگی اس کا چہرہ دیکھتے ہی احرام نے اپنا چہرہ پھیر لیا

یہ سب کیسے ہوا؟ احرام دوسری طرف منہ موڑے ہی اس سے پوچھنے لگا

سائیں ایک لڑکا کافی دنوں سے میرا پیچھا کر رہا تھا ایک دن اس نے مجھے پروپوز کیا میں نے اسے انکار کیا تو اس نے میرے چہرے پے ایسڈ پھینک دیا ۔۔۔ وہ روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی یہ سن کر احرام کی آنکھوں میں وحشت اتر گئی تھی

ساحل وہ لڑکا مجھے یہاں چاہیے ۔۔ احرام نے غصے میں آڈر دیا تو ساحل اس لڑکی کو لے کر اس لڑکے کو ڈھونڈنے نکل گیا ۔ یوں کچھ ہی دیر ۔ میں وہ اور

آرزم اس لڑکے کو پکڑ کر یہاں لے آئے تھے۔۔وہ لڑکی بھی ان کے ساتھ ہی تھی۔۔

سائیں یہ ہے جس نے میری زندگی برباد۔کردی۔۔۔وہ لڑکی پھر روتے ہوئے اسے کہنے لگی جس پے احرام غصے میں اس لڑکے کے قریب جا کھڑا ہوا تھا

سائیں مجھ سے غلطی ہوگئی مجھے معاف کردیں۔۔وہ احرام کا حد سے زیادہ غصہ دیکھ فوراً سے معافی مانگنے لگا

تم نے رحم کیا تھا اس پے جو میں تم پے کروں گا۔۔۔احرام اس کی آنکھیں میں دیکھتے ہوئے کہتا اب ساحل کو کچھ اشارہ کرنے لگا ساحل بھی بھاگ کر ایسڈ لے آیا تھا

سائیں نہیں سائیں پلیز چھوڑ دیں۔۔وہ ایسڈ دیکھ کر تڑپ کر رہ گیا

جب کوئی کہتا نا نا تو اس کا مطلب ہوتا ہے نا۔۔احرام سفاک انداز میں کہتا ایسڈ کہ ساری بوتل اس کے چہرے پے چھڑک گیا ساحل سمیت سبھی نے اپنا منہ دوسری طرف موڑ لیا تھا

اب ہوا انصاف۔۔۔وہ دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا وہ لڑکا وہی گر کر تڑپنے لگا

لے جاؤ اسے یہاں سے۔۔وہ دونوں سے کہنے لگا دونوں اسے لے کر یہاں سے چلے گے تھے وہ لڑکی بھی احرام کا شکریہ ادا کر یہاں سے چلی گئ تھی

۔۔احرام اپنا غصہ کنڑول کرنے کے لیے نور کی طرف کال کرنے لگا تھا

۔۔بیل جارہی تھی۔نور نے کال ریسیو کر کے کاٹ دی تھی

اس کی اتنی ہمت کے میری کال کاٹے۔۔وہ غصے میں کہتا کرسی سے اٹھ کر حویلی کی طرف چلا گیا۔۔وہ حویلی پہنچ کر غصے میں گاڑی سے اترتا بغیر گاڑی کا دروازہ بند کرتا اندر بھاگا تھا۔۔جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو کھڑکی کے قریب کھڑی تھی۔۔

ہائے بے بی۔وہ اونچی اواز میں بولا تو نور پلٹی اسے دیکھ کر وہ خوف زدہ ہو گئی تھی

تم نے واپس۔آنے پے مجبور کر دیا۔۔وہ نور کے سوال پوچھنے سے پہلے ہی بول پڑھا

بہت بڑی غلطی کر دی جو تم نے میری کال کاٹ دی ایسا کیوں کیا ہاں کیوں میری کال کاٹی ؟۔ وہ نور کو کمر سے پکڑے اس کی گردن پے اپنا لمس چھوڑتے ہوئے بولا تھا۔۔

کسی نے سچ ہی کہا ہے احرام حیوان۔ حیوان ہوتا ہے وہ کبھی انسان بن ہی نہیں سکتا۔۔ نور حود کو چھڑاتے ہوئے بولی تھی

بالکل سہی کہا۔۔۔ وہ ہنستے ہوئے کہتا اس کے لبوں پے جھکتا انہیں بے دری سے چومنے لگا اسے کمر۔ سے پکڑ کر وہ صوفے پے لے جاتا اس پے جھکتا اس کے نازک وجود کو بے حال کر گیا تھا نور تڑپ کر رہ گئ تھی

آئندہ اگر میری کال کاٹی تو سزا اس سے دگنی دوں گا۔۔ وہ اپنی شرٹ کے بٹن باندھتے ہوئے کہتا بیڈ پے لیٹ گیا نور بھی بھاگ کر دوسرے کمرے کی طرف چلی گئی تھی اسے عرشمان کے ڈھیروں میسیجز آرہے تھے نور یہ میسج کر فون پے سائڈ پے رکھ چکی تھی کے احرام گھر ہی ہیں جب بھی موقع ملا کال کروں گی۔۔ نور دوسرے کمرے میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی جب احرام یہی ادھکما تھا

تم میری نظروں سے یوں اوجھل ہوتی ہو تو میری سانسیں تھمنیں لگتی ہیں ۔۔۔ وہ پھر اس کے قریب بیٹھتا اس کے بالوں کو ایک سائیڈ پے کرتا اپنا لب رکھ گیا وہ اس کی گردن سے ڈوپٹہ نکال ہی رہا تھا جب اسے کال آگئی تھی۔۔۔

کیا ہوا رک کیوں گے آپ مٹا لیں اپنی پیاس۔۔ نور نے بے رخی سے کہا جس پہ وہ مسکرانے لگا

ارادہ تو بہت کچھ کرنے کا تھا جان لیکن ایمرجنسی پڑھ گئی ہے اس لیے حیر کوئی بات نہیں میں واپس آؤں گا پھر۔۔ اسے کہتا وہ اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا اس کے جانے کے بعد نور عرشمان کو کال کرنے لگی تھی۔۔

بھائی پلیز کچھ کریں میں اب اور احرام کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی مجھے ان سے بہت ڈر لگتا ہے پلیز بھائی۔۔ عرشمان کے کال پک کرتے ہی نور نے اپنا رونا شروع کر دیا۔ وہ اسے۔ سمجھا رہا تھا لیکن نور روئے جا رہی تھی۔۔

پلیز آپ مجھے کسی طرح سے یہاں سے فیصل آباد بھیجوا دیں وہاں میں کلثوم بی بی کے پاس رہوں گی۔۔۔ نور نے روتے ہوئے کہا۔

نور تھوڑے دن ویٹ کر لوں پھر میں کچھ کرتا ہوں پھر ہم سب یہاں سے بھاگ جائیں گے ۔۔۔ عرشمان نے اسے سمجھایا۔

میں ایک پل بھی یہاں نہیں رہنا چاہتی آپ مجھے فیصل آباد بھیجوا دیں پلیز بھائی ۔۔ وہ روتے ہوئے ہی کہہ رہی تھی جس پے عرشمان اسے اپنے گھر آنے کا کہہ دیا تھا

ٹھیک ہے میں آ رہی ہوں ۔۔۔ اپنے آنسوں صاف کرتے کہتی وہ کال کاٹ چکی تھی ۔۔ وہ کال کاٹ کر اپنے دوپٹوں ۔ سے رسی بناتی کھڑکی سے اتر کر سیڑھی پے چڑھتے اپنی پرواکیے بغیر اس نے نیچے چھلانگ لگائی تھی جب وہ نیچے چھلانگ لگا رہی تھی تب کانچ کا ایک بہت بڑا ٹکڑا اس کے ہاتھ کی ہتھیلی

پے لگ گیا تھا جس سے اس کا ہاتھ لہولہان ہو گیا تھا وہ اپنے ہاتھ کی پرواہ کیے بغیر ہی عرشمان کے گھر کی طرف بھاگی تھی۔۔

حالہ سائیں بس دعا کریں نور احرام کی زندگی سے چلی جائے۔۔ دلربا بشرہ کے کمرے میں بیٹھی اسے کہہ رہی تھی

میں تو روز ہی دعا کرتی ہوں اور لگ رہا ہے کے ہماری دعائیں آہستہ آہستہ قبول ہو رہی ہیں۔۔ وہ دلربا کے ہاتھ پے تالی بجاتے ہوئے بولی تھی اس وقت یہ دونوں جشن منا رہی تھی

سارہ جاؤ نور کو بلا کر لاؤ۔ سکینہ بی بی نے سارہ کو حکم دیا اور وہ بھاگ کر نور کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔ سارہ نور کو کمرے میں تلاش کر کے سبھی کمروں میں تلاش کرنے لگی لیکن اسے نور کا نام و نشان نا ملا

دادی سائیں نور سائیں حویلی میں نہیں ہے ہمیں بھائی سائیں کو بتا دینا چاہیے ۔۔سارہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

افف ٹھیک ہے بتا دو ۔۔سکینہ بی بی نے کہا تو سارہ احرام کی طرف کال کرنے لگی ۔۔

بھائی سائیں نور سائیں حویلی میں نہیں ہے میں نے پوری حویلی چھان ماری لیکن وہ کہی بھی نہیں ہے ۔سارہ نے ایک ہی سانس میں اسے بتایا تو وہ چلا اٹھا

بھائی کے پاس گئی ہو گی آرہا ہوں میں ۔۔غصے میں کہتا وہ کال کاٹ گیا تھا ۔۔نور عرشمان کے گھر پہنچ چکی تھی ۔۔

نور ایک بار پھر سوچ لو۔۔ عرشمان نے اسے سوچنے کے لیے کہا

ٹھیک ہے چلو گاڑی آگئی ہے۔گاڑی کی آواز سن کر عرشمان نور کو لے کر۔ باہر نکل چلا گیا تھا

انہیں بس اڈے پے چھوڑ دینا۔ عرشمان ڈرائیور سے کہتا نور سے مخاطب ہوا تھا

یہ کچھ پیسے ہیں رکھو جب وہاں پہنچ جاؤ تو مجھے بتانا۔۔ وہ اسے کچھ پیسے دیتے ہوئے بولا تھا وہ نور کو جانے نہیں دینا چاہتا تھا لیکن نور نے ضد کی کے میں جا کر ہی رہوں۔ گی

اوکے۔۔نور نے مسکرا کر کہا۔۔ڈرائیور گاڑی لے کر چلا گیا تھا نور کھڑکی سے باہر منہ نکال عرشمان کو دیکھ رہی تھی۔۔نور کافی اداس بیٹھی تھی وہ احرام کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کافی آگے جا کر وہ ٹرایفک میں پھنس چکے تھے۔ڈرائیور گاڑی سے باہر نکل گیا تھا۔۔

نور آنکھیں موندے کھڑکی پے اپنا سر رکھے کچھ سوچ رہی تھی۔۔گاڑی بھی چلنے لگی تھی

پلیز تھوڑا آہستہ چلائیں۔۔نور کھڑکی سے سر ہٹاتے ہوئے بولی تھی۔

کیوں آپ کو تیز ڈرائیونگ پسند نہیں ؟احرام کی آواز آئی یہ سن نور کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے

۔۔آپ۔۔؟ وہ آگے جھکتے ہوئے پوچھنے لگی۔

تم اپنے احرام کو چھوڑ کر جا رہی تھی نور۔۔ وہ کیپ اتارتے ہوئے پوچھنے لگا وہ کافی غصے میں تھا

ڈرائیور کہاں ہے۔۔ نور نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا

میں نے اس کا بندوست کر دیا ہے اب تمھاری باری۔۔ وہ نور کے منہ پے ایک کپڑا رکھتے ہوئے بولا تھا دیکھتے ہی دیکھتے نور بے ہوش ہو چکی تھی ۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ حویلی پہنچ گیا تھا۔ وہ نور کو بیڈ پے لٹا کر۔ اس کے پاس بیٹھا اس کے بال پیچھے کرنے لگا احرام کی نظر ابھی تک اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پے نہیں پڑھی تھی۔ نور جب ہوش میں آئی تو احرام کو دیکھ پیچھے ہٹی ۔۔۔

بہت بے رحم بیوی ہو نور اپنے احرام کو اکیلا چھوڑ کر جا رہی تھی ویسے کہاں جا رہی تھی ؟۔۔۔وہ اپنا غصہ ایک سائڈ پے رکھ اس سے باتیں کر رہا تھا ۔۔نور اپنے ڈر پے کنٹرول کرتے ہوئے بول ہی رہی تھی جب اس کا فون بجنے لگا تھا نور فون اٹھانے ہی والی تھی کے احرام اس سے پہلے فون اٹھا چکا تھا ۔۔

ہیلو نور جب پہنچ جاؤ گی بتانا مجھے۔۔فون سے عرشمان کی آواز آئی

جی جی پہنچ گئی میری نور اور بالکل سہی جگہ پہنچی ہے۔وہ نور کو میری بہت یاد آرہی۔تھی تو سیدھا یہی آئی ہے احرام نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا

تم ؟احرام نور کہاں ہے۔۔ ؟فون سے چلانے کی آواز آئی تو احرام فون کو تھوڑا دور لے گیا

یس میں یہ رہی نور بات کرو۔وہ فون نور کے کان کے قریب لے گیا نور بھی روتے ہوئے عرشمان سے بات کرنے لگی۔۔

ہو گئی بات اہو میری بیوی کو ایمو شنل کر دیا سالے صاحب۔احرام نے مسکرا کر کہا

احرام۔میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا۔۔ عرشمان غصے سے چلایا تھا

چل بے۔۔احرام مسکرایا

آخری بار کہہ رہا ہوں احرام نور کو۔ چھوڑ ورنہ اچھا نہیں۔ ہو گا۔۔ عرشمان اسے دھمکی دیتے ہوئے سمجھا رہا تھا

نہیں چھوڑوں گا کیا کر لو گے ؟ وہ بیڈ۔ سے اٹھ کر باہر نکل گیا تھا

میں تمھیں جان سے مار ڈالوں گا۔۔ عرشمان نے غصے میں کہا

اب گیڈر شیر کو مارنے کی دھمکی دینے لگے امیزنگ وہ اپنی انگلیوں کو مسلتے ہوئے بولا تھا۔۔

اتنے ڈائلاگ اچھے نہیں احرام۔۔ عرشمان نے کہا

اچھے لگے میرے اپنے ہیں۔۔ وہ مسکرایا تھا

آخری باری کہہ رہا ہوں سالے صاحب میرے اور نور کے بیچ مت انا اور نا ہی نور کو مجھ سے الگ کرنے کی سوچنا ورنہ تم سب کی قبریں تمھارے گھر کے اندر ہی کھود دوں گا۔۔۔غصے میں کہتا احرام کال کاٹ گیا تھا

تو بیوی بتاؤ کہاں کا ٹکٹ کٹواوں میں تمھارے۔بھائی کا جنت کا یا جہنم کا ۔۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔اس کی بات پے نور نے غصے سے دیکھا

کیا کروں اس کا کچھ تو کرنا ہو گا ناوہ تمھیں مجھ سے دور کرنا چاہتا ہے جو میں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔وہ اس کے قریب بیٹھ گیا تھا۔۔

مجھ سے دور جانے کی کوشش تمھیں تمھاری زندگی سے دور کردے گی نور ۔میرا عشق بھی تم میری زندگی بھی اور میری وفا بھی تم ۔۔۔وہ اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے بولا تھا

تم۔تاقیامت تک میری رہو گی۔یہ کہہ وہ اس کا چہرہ تھام اس کے لبوں پے جھک گیا تھا۔

احرام سے اس کی نور کو کوئی بھی نہیں چھین سکتا تم بھی نہیں۔وہ اسے بالوں سے پکڑے کہنے لگا جب نور نے اپنے بال چھڑوانے چاہے تو احرام کی نظر اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پے پڑھ چکی تھی۔

یہ سب کیسے ہوا کیسے ہوا یہ سب۔۔۔وہ جنونی آنداز میں پوچھ رہا تھا اس کا جنون واللہ

بتاؤ کیسے ہوا یہ؟ وہ شدت سے چلایا

دیوار سے اتر رہی تھی تو۔ کانچ لگ گیا تھا۔۔ نور نے ڈرتے ہوئے کہا تو وہ غصے میں دانت پیسنے لگا

ساحل ساحل۔۔۔ وہ اتنی اونچی اواز میں چلایا کے ساحل فوراً سے کمرے میں داخل ہوا۔

جی بھائی سائیں؟ ساحل اس کے سامنے کھڑا ہوا

جلدی سے دیوار سے سارے کانچ اتار دو میں نہیں چاہتا اگلی بار جب نور وہاں سے بھاگے تو اسے دوبارہ چوٹ آئے۔۔۔وہ دیکھ نور کی طرف رہا تھا اور بتا ساحل کو رہا تھا

جی بھائی سائیں۔ساحل نے کہا

جلدی۔۔احرام نے دوبارہ کہا تو وہ جلدی سے نیچے چلا گیا جلدی سے اٹھتا وہ فریسٹ ایڈ باکس اٹھا کر اس کے قریب بیٹھتا اس کی باندھی ہوئی پٹی اتار کر نئی پٹی کرنے لگا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOO

چوٹ تمھیں لگی ہے لیکن تکلیف مجھے ہو رہی ہے بہت تکلیف ہو رہی ہے

۔۔وہ اس کے ہاتھ پے پٹی بندھ اسے چومنے لگا۔۔اتنے میں نین

دروازے پے کھڑی کھانسنے لگی احرام پلٹا

کیا ہے؟احرام نے اس سے پوچھا

سائیں وہ آپ کی دادی آپ کو بلا رہی ہیں۔۔ جلدی سے کہتی وہ نیچے چلی گئی

تھی۔۔احرام بھی نیچے چلا گیا تھا کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ نین کو

کمرے سے باہر جانے کا بول گیا تھا

جو میں نے سنا ہے وہ سچ ہے کیا کیا تم نے نور کے باپ کا قتل کیا ہے۔؟ سکینہ

بی بی کے لہجے میں کافی غصہ تھا

ہاں میں نے ہی اس شخص کو مارا تھا کیوں کے اس نے مجھ سے میرا دوست چھین لیا تھا ہاں دادی سائیں ارتضا کو جس نے مارا تھا وہ نور کا باپ ہی تھا دادی سائیں یہ بات آپ بھی جانتی ہیں کے آپ کے احرام نے کبھی کسی بے گناہ کو نہیں مارا۔۔۔وہ بھی رونے والے انداز میں انہیں بتا دیا تھا

میرے بچے میں جانتی ہوں تو ایسا نہیں ہے تو نور بتا دیں نا وہ تم سے نفرت کرنے لگی ہے مجھے کہہ رہی تھی کے مجھے یہاں سے بجھوا دیں۔۔۔ سکینہ بی بی نے اس کی بات کا یقین کر لیا تھا اور کرتی بھی کیسے نا احرام کون سا جھوٹ بول رہا تھا وہ سب سچ ہی کہہ رہا تھا

سمجھا سمجھا کر تھک چکا ہوں لیکن وہ ہے کے مان ہی نہیں رہی دادی سائیں میں نور سے بے پناہ عشق کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے دور ہوئی تو پتا نہیں میں کیا کر بیٹھوں گا آپ پلیز اسے سمجھائیں نا کے احرام سے دور نا جائے

پلیز۔۔۔وہ ان کا ہاتھ اپنے ماتھے سے لگائے التجا کرنے لگا سکینہ بی بی اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔شام ہو چکی تھی نور اکیلی ہی گارڈن ایریا میں ٹہل رہی تھی۔۔

اتنی سردی میں یہاں کیا کر رہی ہو نور اندر چلو فوراً۔احرام باہر آتے ہوئے چلایا تھا

نہیں جاؤں گی اندر میرا دم گھٹتا ہے اور پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں آپ جائیں یہاں سے۔۔نور نے غصے میں اس کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے۔۔

پہلے تو تمھارا دم نہیں گھٹتا تھا اب کیسے گھٹنے لگا ہے چلو اندر۔۔احرام نے اس کا بازو پکڑا

پہلے مجھے نہیں پتا تھا کے اس گھر میں ایک حیوان رہتا ہے اگر پتا ہوتا تو کبھی نا رہتی۔۔۔نور نے اپنا بازو جھٹکتے ہوئے کہا

ہاں ہوں میں حیوان اور اگر تم نے میری بات نا مانی تو یہ حیوان تمھارے ساتھ بہت کچھ کر سکتا ہے۔۔۔وہ اپنی گردن ٹھیڑی کرتے ہوئے بولا تھا

کیا میں اپنی مرضی۔سے کہی جا بھی نہیں سکتی۔۔نور نے غصے میں پوچھا

بعد میں اپنی مرضی کر لینا لیکن ابھی تم حود کو تکلیف پہنچا کر مجھے تکلیف دے رہی ہو جو مجھے تکلیف دیتا ہے اس کا حال میں کیا کرتا ہوں یہ بھی تم جانتی ہو۔۔۔اسے دھمکی دیتے ہوئے بازو سے کھینچ اندر لے گیا تھا۔نور اندر داخل ہوتے ہی حود کو کمرے میں لاک کر گئی تھی۔۔

نور دروازہ کھولو۔۔احرام باہر کھڑا دروازہ پیٹ رہا تھا

نہیں کھولوں گی۔۔نور نے غصے میں کہا

آخری بار کہہ رہا ہوں کھولو ورنہ توڑ کے اندر آؤں گا اور بہت برا حال کروں گا میں تمھارا۔۔۔وہ غصے میں چلاتے ہوئے بولا تھا

نور۔۔وہ پھر چلایا تو نور نے دروازہ کھول دیا

نیچے چلو اور کھانا کھا لو۔احرام نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا

مجھے نہیں کھانا۔۔نور نے منہ بنا کر کہا

مجھے بہت بھوک لگی ہے۔احرام نے نرمی سے کہا

تو آپ کھالیں نا مجھے کیوں تنگ کر رہے ہیں۔۔نور پھر غصے میں بولی تھی
۔۔

تمھارے ساتھ بیٹھ کر کھاؤں گا۔۔۔احرام اس کی گردن پے اپنے لب
رکھے بولا تھا

کیوں جب آپ نے نکاح کیا تھا تب یہ کہا تھا کے آپ کو بھوک لگے گی تو
میں بھی کھاوں گی۔نور نے گردن جھٹکتے ہوئے کہا

کہا تو نہیں تھا لیکن اگر کھالو گی تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا

کہانا مجھے بھوک نہیں ہے۔۔وہ چلائی تھی

زیادہ ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں۔چپ چاپ میرے ساتھ چلو ۔۔وہ سختی سے اسے بازوؤں سے پکڑے کہتا نیچے لے گیا تھا

کھاؤ۔۔احرام نے پیار سے کہا

نہیں۔۔۔وہ پھر۔منہ بنا کر بولی تھی

نور میں نے کہا کھاؤ۔احرام نے تحمل سے کہا

نہیں کھاؤں گی۔۔۔وہ ضدی انداز میں بولی تو احرام نے بے ساختہ ایک زوردار تھپڑ اسے دے مارا تھا۔ڈائنگ ٹیبل پے بیٹھے سبھی لوگ یہ منظر

دیکھ کر ڈر گے تھے دلربا جسے حوش ہونا چاہیے تھا حوف زدہ ہوتی یہاں۔

سے اٹھ کر کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔

کہاں۔؟ سارہ بھی اٹھ رہی تھی جب احرام نے اسے اشارہ کیا

و۔ وہ ب بھائی سائیں۔ میں۔۔۔ سارہ کو کچھ سمجھ نا آیا کے وہ کیا کہے اس وقت وہ اتنے حوف میں تھی کے لگ رہا تھا ابھی بے ہوش ہو جائے گی

بیٹھو چپ کر کے اور تم کھاو۔۔ سارہ سے کہتا وہ اب پھر نور سے کہنے لگا نور بھی آنکھوں میں آنسوں لیے چپ چاپ کھانا کھانے لگی۔۔ کھانا کھانے کے بعد وہ اسے لے کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔ نور بیڈ پے بیٹھی سسکیوں سے رو رہی تھی۔

۔تم بھی مجھے مار لو۔۔وہ اس کے قریب بیٹھا اس کا ہاتھ پکڑ خود کو تھپڑ مارنے لگا تھا

چھوڑیں مجھے۔۔وہ اپنا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی تھی۔۔

نور یہی حرکت یہی حرکت کر کے تم مجھے غصہ دلاتی ہو کیوں کرتی ہو ایسا ۔۔وہ پوچھنے لگا

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا مجھے گھر جانا ہے۔۔نور نے روتے ہوئے کہا تو احرام نے اسے بالوں سے پکڑ لیا

جان لے لوں گا میں تمھاری نور اب اگر یہ لفظ دہرایا تو۔۔۔سخت لہجے میں وہ اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے بولا تھا

تم میری زندگی ہو نور اور اگر کسی نے مجھ سے میری زندگی چھینی چاہی تو میں اسے تباہ و برباد کر دوں گا۔۔ وہ اس پے جھکے کہتا اپنی شدتیں اس پے لٹانے لگا تھا۔۔ دوسرے دن شام کو نور اندر کمرے میں اداس بیٹھی تھی۔۔

چلو اٹھو۔۔ احرام اس کے قریب کھڑا ہوتے ہوئے بولا تھا

اٹھو۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ اپنے ساتھ نیچے لے گیا

کہاں لے جا رہے ہیں۔۔؟ نور نے بے رخی سے پوچھا

اندر بیٹھی بیٹھی بور ہو رہی تھی میں نے سوچا باہر سے گھما لاوں۔ اسے بتاتا وہ اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پے بیٹھا کر خود ڈرایونگ سیٹ پے بیٹھ گیا وہ اکیلا

ہی گاڑی لے کر نکلا تھا نور کا آف موڈ دیکھ کر احرام نے اب میوزک پلے کر دیا تھا

تجھے مل کے لگا یہ تجھے ڈھونڈ رہا تھا میں تجھے مل کے لگا ہے یہ تجھے ڈھونڈ رہا تھا میں۔۔

تجھ میں ہے کچھ ایسی صبح سا جس کی حاطر میں تھا جگا سا آ تو میرے حواب سجا جارے ماہی آ جارے آ جارے۔۔۔

تجھ میں ہے کچھ ایسی صبح سا جس کی حاطر میں تھا جگا سا آ تو میرے حواب سجا جارے اے۔۔ دل رویا الٰہی تو آ جا میرے ماہی دل رویا الٰہی تو آ جا
دل رویا الٰہی تو آ جا میرے ماہی

میرے ماہی میرے ماہی تو آجا میرے ماہی۔۔تجھے مل کے لگا ہے یہ تجھے ڈھونڈ رہا تھا میں تجھے مل کے لگا ہے یہ تجھے ڈھونڈ رہا تھا میں اے۔۔۔۔وہ اسے دیکھ مسکراتے ہوئے میوزک کو سن رہا تھا جب نور چلائی تھی تو وہ میوزک بند کر گیا تھا جب وہ تھوڑا آگے پہنچا تو سامنے۔ایک آئس کریم کی دوکان دیکھ کر گاڑی روک گیا تھا

یہی رکنا میں تمھارے لیے آئیس کریم کے آتا ہوں۔۔اسے گاڑی میں ہی بیٹھا کر وہ دوکان کی طرف چلا گیا نور نے جب دیکھا احرام دوکان کے قریب پہنچ گیا ہے تو وہ آرام سے دروازہ کھولتی گاڑی سے نکل کر بھاگ گئی تھی۔۔وہ کبھی آگے دیکھتی تو کبھی پیچھے وہ بھاگے جا رہی تھی

احرام جب۔واپس آیا گاڑی میں تو نور کا نام نشان ہی نہیں تھا وہ غصے میں آئیس کریم ہاتھوں میں مسلتا نور کو ڈھونڈنے چلا گیا وہ اونچی اواز میں نور نور چلا رہا تھا اس نے سارا آسمان سر پے اٹھا لیا تھا وحشی پن اس پے چھا گیا تھا

۔۔نور بھی تھک ہار کر ایک سنسان جگہ پے ایک کونے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی ہو گی تھی۔۔وہ آنکھیں بند کیے لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی ۔۔

پانی چاہیے کیا؟نور نے آواز سنی۔۔

ہاں پلیز۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے بولی اور جب اس نے آنکھیں کھولی تو ڈر سے اس کا سارا وجود کانپنے لگا تھا اس کے سامنے احرام بے حد غصے میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھ رہا تھا وہ اسے ڈھونڈ چکا تھا

تھک گئی ہیں کیا؟وہ دانت پیستے ہوئے بولا تو نور کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے

اولے لے میرا بچہ تو رونے لگا ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں۔۔ پھر مجھ سے دور جارہی تھی نا لگتا ہے تمھاری ٹانگیں توڑنی ہی پڑھیں گی۔۔۔ نرمی سے بولتے ہوئے وہ اسے بالوں سے پکڑ چکا تھا

آج میں تمھارا وہ حال کروں گا نور کے دوبارہ مجھ سے دور جانے کا حیال بھی۔ اپنے ذہین میں نہیں لاؤ گی۔۔ وہ اسے بالوں سے پکڑے واپس گاڑی کی طرف لے جانے لگا۔ جب۔ سامنے ایک بہت بڑا بھیڑیا اس کا راستہ روکے کھڑا تھا بھیڑیے کو دیکھ وہ نور کے بال چھوڑ چکا تھا اس علاقے میں بھیڑیا کہاں سے آنکلا تھا احرام یہی سوچ رہا تھا

آج تمھارا غصہ اس بے چارے پے نکلے گا۔۔ نور سے کہتا وہ اپنا چاقو نکال دو۔ قدم آگے بڑھا تھا وہ بھیڑیا بھی غصے سے اس کی طرف بڑھنے لگا دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھیڑیا احرام پے حملہ کر گیا تھا۔ بھیڑیا احرام کے اوپر۔ تھا احرام

بھی اس سے لڑ رہا تھا آخر احرام ایک حوفناک اور اونچی اواز نکالتا اپنا چاقو اس بھیڑیے کی گردن میں گھسا گیا تھا اس بھیڑیے کی گردن سے کافی خون نکل رہا تھا لیکن پھر بھی وہ احرام کو مارنے کے درپے تھا احرام نے اس کی گردن سے چاقو نکال دوبارہ اس کی گردن میں گھسا دیا تھا اس طرح اس نے کوئی دس بار چاقو اس کی گردن میں گھسایا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھیڑیا موت کی نیند سو گیا تھا یہ سب دیکھ نور وہی بے ہوش ہو گئی تھی۔۔ بھیڑیے کو حود پر سے ہٹا کر وہ نور کی طرف آیا تھا۔ وہ غصے میں نور کو اپنی گود میں اٹھا کر گاڑی کی طرف چلا آیا تھا دونوں حویلی پہنچ چکے تھے سبھی اپنے اپنے کمروں میں تھے اس لیے کسی کی ان پے نظر نہیں پڑھی تھی۔۔۔ نور کو بیڈ پے چھوڑ وہ صوفے پے بیٹھا اسے ہی دیکھنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں نور کو ہوش گیا تھا وہ احرام کو اپنے سامنے دیکھ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔ احرام بھی

جلدی سے سگریٹ سلگاتا شیطانی مسکراہٹ بکھیرتا اس کے قریب بیٹھ گیا تھا اس کے بیٹھتے ہی وہ پیچھے کو ہٹی تھی۔۔وہ۔خاموشی سے اس کا پاؤں اپنی گود میں رکھے دیکھنے لگا

انہی پاؤں سے بھاگی تھی نا۔سفاک انداز میں کہتا بے رخی سے جلتا سگریٹ اس کے پیروں کے تلوں پر مسلنے لگا جس پے نور چیخی تھی۔۔

اب بھاگو گی بولو بھاگو گی۔۔وہ سگریٹ کو مسلتے ہوئے بولا بولا تھا

چھوڑیں۔۔نور پھر چیخی تھی وہ بھی سمائل کرتا اس کا پاؤں چھوڑ۔چکا تھا وہ پیچھے کو ہٹتی دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔۔وہ اس کے قریب سے اٹھ کر باہر جانے لگا جب نور پیچھے سے چلائی تھی

میں آپ سے اتنی نفرت کرتی ہوں کے دل کرتا ہے آپ کو سزا دینے کے لیے خود کو مار دوں۔۔۔وہ اسے دیکھ کر بولی تو احرام بھاگ کر اس کے قریب آتا اسے دیوار سے لگاتا اپنے حصار میں لے گیا

مجھ سے نفرت کرتی ہو تو کرتی رہو لیکن میں یہ بالکل بھی برداشت نہیں کروں گا کے تم خود کو برا بھلا کہو یا خود کو چوٹ پہنچاؤ۔۔وہ اپنی ہیزل گرین آنکھوں میں وحشت کا سمندر لئے اس سے کہہ رہا تھا

تم میرا عشق ہو میرا جنون ہو میرے نام سے جڑی ہو میری نور ہو۔۔۔تم میری انت لحیات ہو۔اب کی دفعہ وہ محبت سے اسے کہہ رہا تھا جب نور نے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا تھا

مجھے استعمال کرنے کے بعد پھر کسے کریں گے ؟نور نے وحشی مسکراہٹ لئے پوچھا تو وہ غصے میں مٹھیاں بھینچتا اسے ایک زوردار تھپڑ رسید کر گیا تھا

تم مجھے ایسا سمجھتی ہو تمھیں لگتا ہے میں ایسا ہوں میرے عشق کو تم اس ہوس کا نام دے رہی ہو۔۔۔وہ اسے جبڑے۔سے پکڑے پوچھ رہا تھا

ارے میں ساری زندگی تمھیں بغیر چھوئے اس طرح جنونی عشق کر سکتا ہوں میں تمھارے جسم کا بھوکا نہیں ہوں مجھے صرف تمھاری روح چاہیے صرف تمھاری روح۔۔۔لیکن اب میں تمھاری لگائی ہوئی عشق کی آگ میں جل رہا ہوں نور اب اس کا ایندھن تمھارا یہ وجود بنے گا
اب کچھ بھی اس پے اثر نہیں کرتا سوائے تمھارے وجود کے میرے عشق کی آگ کو صرف تم ہی ٹھنڈا کر سکتی ہو۔اسے واضح الفاظ میں بتاتا وہ باہر جانے لگا جب پھر نور چلائی تھی

آپ حیوان ہیں آپ درندے ہیں آپ برے ہیں۔۔ نور نے چلا چلا کر کہا تو وہ وہی کھڑا پلٹا تھا اب وہ پھر آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا

مجھ سے نفرت کرو گالیاں۔ دو جو کہنا ہے کہو لیکن میری بن کر رہو تمھاری محبت پے نفرت پے صرف میرا حق ہے۔۔۔ سفاک انداز میں کہتا وہ باہر نکل گیا تھا۔ وہ دوسرے کمرے میں حود کو بند کرتا اپنے پاؤں سے جوتے اتار کر ایک نیا سگریٹ سلگاتا اپنے پاؤں کے تلوے پے رکھتا۔ نور کی تکلیف کو محسوس کرنے لگا۔۔

میری نور احرام کی نور۔۔ وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا اسے دیکھ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ ابھی پاگل خانے سے بھاگ آیا ہو۔۔ احرام جب دوبارہ کمرے میں

داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں فروٹس سے بھری پلیٹ تھی۔۔وہ اس کے قریب بیٹھتا فروٹس کاٹنے لگا جبکہ نورا بھی تک اپنا پاؤں پکڑے تھے

بھائی۔۔وہ دھمی آواز میں بولی تو احرام نے اسے عرشمان کا نام لینے سے منع کیا

عرشمان بھائی۔۔نور جان بُوجھ کر اسے غصہ دلا رہی تھی وہ غصے میں اس کی کلائی کو اپنے ہاتھ میں لئے اس پے چاقو رکھ گیا۔۔

آئندہ تمھارے منہ سے اس عرشمان کا نام نکلا تو اگلی بار رکھوں گا نہیں اسے اس نازک کلائی پے پھیر دوں گا۔۔سرد لہجے میں بولا تھا۔

چھوڑ دیں مجھے کیوں کے میں اپنی زندگی ایک ایسے انسان کے ساتھ نہیں گزار سکتی جس کا سارا وجود خون سے بھرا ہوا ہو جو لوگوں کو کاٹتا۔ پھرتا ہو ۔۔ نور نے غصے میں کہا تو وہ فروٹس کی پلیٹ کو سائڈ والے ٹیبل پے رکھتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

نور پلیز ابھی میں اس حالت میں نہیں ہوں تم سے بحث کر سکو۔ احرام نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے آپ کے ساتھ بحث کرنے میں بس آپ مجھے جانے دیں یہاں سے ۔۔ وہ ضد پے اتر آئی تھی

بس بہت ہو گیا میری چپ کو میری کمزوری مت سمجھو نور کیوں کے اگر میں اپنی پے آیا تو بہت کچھ کر گزروں گا۔۔۔وہ پاس پڑا کانچ کا گلاس توڑتے ہوئے بولا تھا ہر جگہ کانچ ہی کانچ ہو گے تھے

مجھ سے دور جانے کی بات کی تو میں تمھارے۔ چھوٹے چھوٹے ٹوٹے کر کے انہیں فریم کروادوں گا اور وہاں سامنے لگوادوں گا۔ کم از کم تمھارا وجود تو میرے پاس رکھے گا یا پھر میں تمھیں زندہ دیوار میں چنوادوں گا۔۔وہ اسے جبڑے سے پکڑے پیچھے دیوار کی طرح اشارہ کرتے ہوئے بتانے لگا اسے چھوڑ وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔اس کے اتنا غصہ کرنے کے باوجود وہ اس کے پیچھے پیچھے جا ہی رہی تھی جب کانچ کا ایک ٹکڑا پورا کا پورا اس کے پاؤں میں گھسا تھا وہ اتنی زور سے چلائی تھی کے احرام بھاگتا ہوا اندر آیا تھا

یار۔۔۔کم سے کم نیچے تو دیکھ لیتی۔۔وہ اس کے پاؤں سے کانچ نکالتے ہوئے بولا تھا کافی زیادہ خون نکل گیا تھا نور کے پاؤں سے وہ کانچ نکال اسے بیڈ پے بیٹھا کر فرسٹ ایڈ باکس۔لے آیا تھا

ری لیکس ہو جاؤ۔۔وہ خون صاف کرتا پٹی کرنے لگا تھا نور کو بہت درد ہو رہا تھا

بہت درد ہو رہا ہے کیا؟احرام نے محبت سے پوچھا جس پے نور نے ہاں میں سر ہلایا اسی وقت وہ اسے گود میں اٹھا کر ہسپتال لے گیا وہ گاڑی سے اتر نور کو اپنی گود میں اٹھا کر اندر لے گیا۔۔

لوگ دیکھ رہے ہیں پلیز مجھے نیچے اتاریں۔۔نور دھمی غصے والی آواز میں اس سے کہہ رہی تھی سبھی کا دھیان ان پے ہی تھا

دیکھتے ہیں تو دیکھنے دو نے بیوی ہو میری انہیں بھی تو پتا چلے کے بیوی کا حیال کیسے رکھا جاتا ہے۔۔وہ بھی دھمی آواز میں بولا تھا وہ سبھی لوگوں کو اگنور کرتا اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔کچھ ہی منٹوں میں نور کو انجیکشن لگ چکا تھا دوبارہ اچھے سے بینڈیج کروا کے وہ اسے حویلی لے گیا تھا۔۔دوسرے دن احرام نور سے کہہ کے افس گیا تھا کے جب تک تمھارا پاؤں ٹھیک نہیں ہو جاتا تم بیڈ رسٹ کرو گی آرام کرو گی لیکن اس کے باوجود نور لنگڑاتے ہوئے باہر بالکنی میں کھڑی ہو گئی تھی۔آج۔پھر جلدی ہی حویلی پہنچ گیا تھا وہ کمرے میں داخل ہونے ہی والا تھا جب اس کی نظر نور پے۔پڑھی تھی

نور۔۔احرام چلایا تھا نور بھی پلٹی تھی۔۔

کہا تھا نا جب تک پاؤں ٹھیک نہیں ہو جاتا بیڈ سے نہیں اترو گی سنتی کیوں نہیں ہو۔۔وہ غصے میں کہتا اس کے بالکل قریب آ کھڑا ہوا تھا۔

میری جان میں اس لئے کہہ رہا ہوں کیوں کے تمھیں تکلیف ہو گی اور تمھیں تکلیف میں دیکھ مجھے بھی بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔جب اسے لگا کے وہ کچھ زیادہ ہی غصہ ہو رہا ہے تو وہ نرمی سے اور محبت سے کہنے لگا۔۔

نہیں مجھے تکلیف نہیں ہوتی۔۔نور نے عجیب سے انداز میں کہا تھا

نور ضد نا کرو پلیز چلو کمرے میں تمھارا پاؤں ابھی ٹھیک نہیں ہوا۔۔احرام نے پھر پیار سے کہا لیکن نور پہلے کون سا اس کی بات سنتی تھی جواب سنتی

۔۔

کہانا میں ٹھیک ہوں نہیں ہو رہی مجھے تکلیف۔۔۔۔بے رخی سے کہتی وہ پلٹی تو۔احرام نے غصے میں اسے بازوؤں سے پکڑ اپنی طرف متوجہ کیا تھا

اچھا نہیں ہو رہی۔احرام نے دانت پیستے ہوئے پوچھا نور نا میں سر ہلا گئی۔۔

اب بھی نہیں ہو رہی۔۔اب کی دفعہ وہ اس کے پاؤں پے اپنے وزنی شوز رکھتے ہوئے بولا تھا اس کے شوز رکھتے ہی اسے بہت تکلیف ہوئی تھی لیکن وہ تکلیف برداشت کرتے ہوئے پھر نا میں سر ہلا گئی تھی۔۔

اب بھی نہیں۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے پوچھتا اس کے پاؤں کو مسلنے لگا جس سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔۔اس بار نور کی چیخ نکلی تھی۔انسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گر رہے تھے

ارے میرا ابے بی تو رونے لگا نا رونا مت۔۔وہ اپنا پاؤں ہٹاتا اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔۔اس کے آنسو صاف کرتا وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کمرے میں لے گیا تھا وہ اپنے پیچھے خون کے نشان چھوڑتے ہوئے آئی تھی ۔۔اسے بیڈ پے بیٹھا کر وہ اس کے پاؤں سے خون سے بھری پٹی نکال نئ بینڈ تج کرنے لگا تھا

تمھیں میرا پتا بھی ہے لیکن پھر بھی کوئی موقع نہیں چھوڑتی مجھے غصہ دلانے کے لیے۔وہ اس کے قریب بیٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا نور خاموشی سے بیٹھی تھی۔۔۔

سوری۔۔وہ اس کا ہاتھ چومتے ہوئے بولا تو نور نے فوراً سے اپنا ہاتھ جھٹک لیا۔۔آرزم اپنے کمرے میں فائنلز سیٹ کر دیا تھا اچانک سے سبھی فائلز

اس کے ہاتھ سے گر بکھر گئی تھی۔۔وہ فائلز اٹھانے کے لیے نیچے جھکا تھا ۔۔تبھی نین کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

یہ کیا؟وہ ہر طرف بکھرے صفحوں کو دیکھ کر بولی تھی

پوچھنے کی بجائے انہیں سمیٹنے میں میری مدد کردو۔آرزم نے مسکرا کر کہا
نین بھی مسکراتے ہوئے نیچے جھک گئی تھی۔۔

میری بات سنو کیا تمھیں بھی دلربا زہر لگتی ہے؟وہ صفحوں کو سمیٹتے ہوئے پوچھنے لگی

کیوں کیا ہوا کچھ کہا اس نے تم سے؟آرزم صفحوں کو چھوڑ پوچھنے لگا

مجھے کچھ کہے تو میں اس کے دانت ناتوڑ دو۔۔ نین نے سخت لہجے میں کہا

پھر؟ آرزم نے پوچھا

ہر وقت سائیں اور نور کو الگ کرنے کا سوچتی رہتی ہے بہت جلتی ہے ان دونوں سے نور کی جگہ اگر میں ہوتی اور مجھے پتا ہوتا تو میں اسے بالوں سے پکڑ گھسٹتی۔۔۔ نین بے دھیانی سے غصے میں اسے بتا رہی تھی جبکہ آرزم اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہا تھا پیچھے دلربا کھڑی یہ باتیں سن رہی تھی۔۔

بولنے دو اسے جو بول رہی ہے۔۔ دلربا نے غصے میں کہا۔ وہ آرزم کو اشارہ کرتا دیکھ چکی تھی نین بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

کیا بکواس کر رہی تھی تم میرے بارے میں مجھے بالوں سے پکڑو گی ہمت ہے اتنی جو مجھے بالوں سے پکڑو گی۔ ہو کیا چیز تم صرف ایک معمولی کیئر ٹیکر ۔ دلربا تو لڑنے پے اتر آئی تھی

جو سچ ہے وہی کہہ رہی تھی اور ہمت کی بات مت کرنا بہت ہمت ہے مجھ میں کہو تو دیکھا دوں۔۔ نین اپنے دونوں بازوؤں کی سلیوز فولڈ کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

خود تو بہت دودھ کی دھلی ہو نا جو مجھے کہہ رہی ہو۔۔ دلربا نے غصے کہا آرزم صفحوں کو سمیٹتے ہوئے دونوں کی باتیں بھی بڑے غور سے سن رہا تھا

کم از کم تم سے تو ٹھیک ہی ہوں تمھاری طرح تو نہیں ہوں جو دوسروں کے حق پے ڈاکہ ڈالتی ہیں تمھاری جیسے لڑکیاں۔۔ نین ابھی بول ہی رہی تھی

جب دلربا نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔یہ دیکھ آرزم فوراً سے ان کے قریب آیا ۔۔

آج کے بعد میرے لیے ایسا کچھ بھی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی ۔۔دلربا اسے انگلی دیکھاتے ہوئے کہتی کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ نین کا غصے سے براحال ہو رہا تھا

وہ تمھیں مار کے چلی گئی اور تم دیکھتی رہی تمھاری جگہ اگر میں ہوتا نا تو بدلے میں دو لگاتا۔آرزم نے آگ میں گھی ڈالنے کا کام کیا یہ سن نین غصے میں باہر نکل گئی آرزم بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چلا گیا تھا۔۔

دلربا تمھاری ہمت تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔نین اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اونچی اواز میں بولی تھی ۔۔

ہاں مارا کیا۔ کر لو گی ؟ دلربا اس کے قریب آئی تھی جس پے نین نے بھی بے ساختہ اسے تھپڑ مارا تھا یہ دیکھ آرزم کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔

چوڑیل کہی کی۔۔ دلربا دانت پیستے ہوئے کہتی نین کو بالوں سے پکڑ چکی تھی نین نے بھی اس کے بال پکڑ لئے تھے یہ دیکھ آرزم کی ہنسی آؤٹ آف کنڑول ہو گئی تھی۔۔ دونوں ایک دوسرے کو بالوں سے پکڑے لڑ رہی تھی۔۔

نین دلربا۔۔ ساحل کمرے میں داخل ہوتے ہوئے چلایا

کیا کر رہی ہو تم دونوں چھوڑو۔۔ ساحل دونوں سے کہہ رہا تھا لیکن دونوں نے ایک دوسرے کو نا چھوڑا

اس نے مجھے تھپڑ مارا۔۔ نین نے کہا

اس نے بھی مجھے تھپڑ مارا۔۔ دلربا بھی بول پڑھی۔۔

جو ہو گیا سو ہو گیا چھوڑو ایک دوسرے کو۔۔ ساحل نے غصے میں کہا

نہیں میں آج اسے سبق سیکھا کے رہوں گی۔۔ نین نے غصے میں کہا تھا

تو میں تمھیں معاف کروں گی کیا۔۔ دلربا بھی غصے میں بولی تھی۔۔

شرم کرو دونوں کو چھوڑانے کی بجائے تم لڑائی کا مزہ لے رہے ہو۔ آرزم کو ہنستا دیکھ ساحل نے کہا

میرے کہنے۔پے کون سا دونوں ایک دوسرے کو چھوڑ دیں گی آرزم نے مسکرا کر کہا

بند کرو۔۔۔ساحل چلایا تو دونوں ایک دوسرے کو چھوڑ گئی۔۔

اس وقت اگر بھائی سائیں ہوتے نا تو پوچھتا تم دونوں سے شکر کرو کے وہ اپنے کمرے میں ہیں۔ورنہ پتا نہیں وہ تم دونوں کے ساتھ کیا کرتے۔اب میں تم دونوں کو لڑتا ہوا نا دیکھوں ورنہ میں بھائی سائیں کو بتا دوں گا پھر وہ خود ہی تم دونوں سے نپٹیں گے وہ دونوں سے غصے میں کہہ رہا تھا

نین مجھے۔باہر ملو تم مجھے فوراً۔اس سے کہتا ساحل باہر نکل گیا تھا۔نین بھی اسے غصے سے گھورتی باہر نکل گئی تھی۔

دیکھو نین تمھیں یہاں دادی سائیں کا حیال رکھنے کے لیے رکھا ہے تو پلیز ۔۔دلربا کو میں جتنا بھی سمجھاؤں وہ میری بات کبھی نہیں مانتی لیکن تم تو مان سکتی ہو نا پلیز تم اس سے کچھ مت کہا کرو وہ سیدھی بات کو بھی الٹی سمجھ لیتی ہے ۔۔ساحل نین کو سمجھا رہا تھا آرزم ان کے ساتھ ہی تھا

کیا کروں میری عادت ہے منہ پے سچ کہنے کی اور لوگوں کو سچ کڑوا ہی لگتا ہے ۔۔ نین ایٹیٹیوڈ والے انداز میں بولی تھی ۔۔

نین ۔لوگوں کو سچ سننے کی عادت نہیں ہے نا۔ آرزم بھی بول پڑا جس پے ساحل اسے گھورنے لگا تھا

تم کچھ بھی مت کہو اسے چھوڑو رہنے دو پلیز۔۔ ساحل اسے کہتا چلا گیا تھا۔۔

حالہ سائیں آپ کو پتا ہے اس نین کی بچی نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔۔۔ دلربا بشرہ کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہنے لگی جس پے وہ ہنس دی

آپ ہنس رہی ہیں۔۔ دلربا نے غصے میں پوچھا

ہاں دلربا تم بچی تو نہیں ہو اپنی حفاظت خود کر سکتی ہو ویسے کیوں مارا اس کیئر ٹیکر نے تمھیں؟ بشرہ نے مسکرا کر پوچھا

آرزم سائیں سے میرے بارے میں باتیں کر رہی تھی میں نے سن لیا تو الٹا مجھ پے ہی برس پڑی وہ پہلے دن سے ہی میرے حلاف ہے احرام اور نور کی سپوٹر۔۔دلربا نے۔منہ بنا کر کہا

افف اچھا دفاع کرو چھوڑو یہ بتاؤ کیا کوئی نیوز ہے احرام نور کو چھوڑے گا یا نہیں؟بشرہ حوش ہو کر پوچھتی اس کے قریب آکر بیٹھ گئی تھی

پتا نہیں لیکن جس طرح کے حالات چل رہے ہیں مجھے نہیں لگتا نور یہاں زیادہ دن ٹک پائے گی۔۔وہ اداس چہرے سے کہہ رہی تھی۔۔دوسرے دن صبح احرام نور کو اپنے ساتھ افس لے گیا تھا۔۔

مجھے گھر جانا ہے۔۔نور نے ضدی انداز میں کہا

کچھ گھنٹوں بعد چلیں گے۔احرام نے پیار سے کہا اس نے نور کو اپنے ساتھ والی کرسی پے بیٹھایا تھا تبھی ایک شخص اجازت لے کر اندر داخل ہوا تھا

سائیں میں آگیا۔۔وہ شخص کرسی پے بیٹھا کافی غصے بولا تھا نور بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی

مجھے گھر جانا ہے۔۔نور رونے والے انداز میں بولی تھی۔۔

نور بیٹھو۔۔احرام بھی اٹھ کھڑا ہوا

نہیں مجھے گھر جانا ہے۔۔نور ضد پے اتر آئی۔۔

کہا نا بیٹھو۔۔۔احرام اسے بازوؤں سے پکڑتے ہوئے کہنے لگا

سائیں۔وہ شخص بول ہی رہا تھا جب احرام نے اسے خاموش رہنے کا کہا

نور بیٹھو۔۔احرام نے آخری بار نور کی منت کی لیکن نور نا مانی

سائیں۔احرام۔کے منع کرنے کے باوجود وہ پھر بول پڑا جس احرام نے ایک زوردار مکا اس کی ناک پے دے مارا تھا

جب میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں تو تو بیچ میں کیوں بولا۔۔احرام اسے مکا مارتے ہوئے کہنے لگا وہ شخص وہی زمین پے گر پڑا تھا۔نور یہ دیکھ چلائی تھی۔

جب میں تم سے بات کر رہا تھا تو یہ بیچ میں کیوں بولا سالہ کہی کا اور ویسے بھی تمھاری طرح یہ بھی میری بات نہیں مان رہا تھا۔اگر تم نے بھی میری بات نا مانی تو میں تمھیں بھی ایسے ہی مار دوں گا۔احرام نور سے محاطب ہوا تھا وہ اسے دیکھ کانپے جا رہی تھی۔۔

بیٹھو اب۔احرام نے پھر کہا نور وہی جمی کھڑی تھی۔۔

بیٹھو۔۔وہ اتنی زور سے چلایا کے نور وہی زمین بوس ہو گئی یہ دیکھ احرام چلایا تھا احرام ساحل ساحل چلانے لگا تھا آرزم اور ساحل ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔تھے۔

اسے لے جاؤ یہاں سے۔۔وہ اس شخص کے جو دکی طرح اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔دونوں اس شخص کو اٹھا کر لے گئے تھے۔۔

نور نور۔۔وہ نور کا سر اپنی گود میں رکھے کہنے لگا ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر وہ اس پے چھینٹیں پھینکنے لگا کچھ ہی منٹوں میں نور ہوش میں آگئی تھی۔۔

کیا یار احرام کی بیوی ہو کر اتنا کمزور دل کیسے۔۔وہ اس کے ہوش میں آتے ہی کہنے لگا نور فوراً سے اس سے دور ہو گئی تھی۔۔

آ۔۔آپ۔۔ن۔نے اس شخص کو کیوں مارا؟نور لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ پوچھنے لگی۔۔

وہ ہمارے بیچ بول رہا تھا اسے منع کیا تھا نا پھر بھی اور جان سے نہیں مارا ویسے مار بھی دیتا تو کیا تھا اٹھو تمھیں حویلی چھوڑ آتا ہوں۔۔۔وہ خود اٹھتے ہوئے

اس سے کہنے لگا نور بھی اٹھ چکی تھی۔احرام اسے لے کر حویلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا پورے راستے نور کانپ رہی تھی۔۔

اترو۔۔۔احرام نے کہا نور بھی اتر گئ تھی

جاؤ اندر۔۔وہ وہی کھڑا اس کے اندر جانے کا انتظار کرنے لگا نور بھی بھاگ کر اندر چلی گئ تھی احرام کے جانے کے بعد وہ گارڈ سے لڑ جھگڑ کر عرشمان کے گھر کی طرف چلی گئ تھی وہاں جاتے ہی وہ نگار کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔۔نگار اسے سمجھا رہی تھی کے سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔دوپہر کو جب احرام حویلی پہنچا تو اسے گارڈ نے بتادیا کے نور سائیں پھر بھاگ گئ ہیں اس پے احرام نے گارڈ کو زوردار تھپڑ مارا

تو اسے روکتے نا کس لیے رکھا ہے تم لوگوں کو مفت کے پیسے ملتے ہیں کیا ۔۔۔اس پے غصہ کرتا وہ حود سے باتیں کرنے لگا تھا

مجھے پتا ہے وہ اس وقت کہاں ہے ۔۔حود سے کہتا وہ عرشمان کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا

دروازہ کھولو ۔۔وہ باہر کھڑا دروازہ پیٹ رہا تھا احرام کی آواز سن نور نگار کے ساتھ چپک گئی تھی ۔۔

نور مجھے پتا ہے تم اندر ہی ہو دروازہ کھولو ورنہ توڑ کے اندر آؤں گا ۔۔وہ غصے میں کہتا پھر دروازہ پیٹنے لگا تھا نگار دروازہ کھولنے کے لیے اٹھ ہی رہی تھی کے نور کے اسے دروازہ کھولنے سے منع کر دیا تھا ۔۔وہ نگار کے ساتھ ہی چپکی ہوئی تھی

نور۔۔۔وہ غصے میں کہتا اب کھڑکی کے پاس کھڑا ہو گیا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وہ کھڑکی پہ مکا مار کا نچ توڑ گیا تھا ہاتھ کو آگے بڑھا کر وہ کھڑکی کا لاک کھولنے لگا تھا یہ دیکھ نور چلائی تھی۔۔لاک کھول وہ اندر داخل ہو بھاگ کر نور کو ایک زوردار تھپڑ رسید کیا تھا

ہمت کیسے ہوئی تمھاری یہاں آنے کی۔۔وہ اسے بالوں سے پکڑے دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

سائیں۔۔نگار نے اسے روکا تو احرام نور کے بال چھوڑ نگار کی طرف بڑھا تھا ۔۔

سنو میری بات اگر تم میں سے کسی نے بھی نور کو مجھ سے الگ کرنے کی کوشش کی تو میں تم سب کو آگ لگا دوں گا زندہ دفنا دوں گا اگر احرام کی زندگی میں خوشی نہیں تو میں کسی کو بھی خوش نہیں رہنے دوں گا تباہ و برباد کر دوں گا سب کو۔۔۔ وہ نگار کو جبڑے سے پکڑے ایک جنون سے بتا رہا تھا

اپنے اس شوہر کو بھی سمجھا دینا کے میرے راستے میں مت آئے ورنہ میں اسے کہنے لائق نہیں چھوڑوں گا۔ وہ نور کو کلائی سے پکڑ غصے میں نگار سے کہتا جانے لگا۔ نور۔ نا جانے کی ضد کر رہی تھی لیکن احرام اسے گھسیٹتے ہوئے لے گیا تھا۔۔

اپنی موت کو خود دعوت دے رہی ہو نور اب آخری نہیں کروں گا سیدھا تمھیں اوپر بھیج دوں گا۔ وہ اسے بیڈ پے پٹختے ہوئے بولا تھا۔۔

مجھے نہیں رہنا آپ جیسے حیوان کے ساتھ مجھے آپ سے تلاق چاہیے ابھی اور اسی وقت ۔۔ وہ باہر جانے والا تھا جب پیچھے سے نور چلائی تھی وہ بھی غصے میں پلٹا تھا۔۔

جلتا کوئلہ رکھ دوں گا تمھاری زبان پے اگر تلاق کا نام لیا تو۔ وہ اسے انگلی دیکھتے ہوئے بولا تھا

جو مرضی کریں لیکن مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔ وہ پھر غصے سے چلائی تھی۔ جس پے احرام نے اسے پھر تھپڑ مارا تھا

یہ عشق ہی ہے جس نے ابھی تک تمھیں زندہ رکھا ہے ورنہ تم بھی کب کی لمبی نیند سو چکی ہوتی ۔۔ وہ اسے منہ سے پکڑے کہنے لگا

اب اگر پھر تلاق کا یا گھر جانے کا نام بھی لیا تو میں تمھیں تمھاری اس فیملی کے ساتھ۔ ہی اسی گھر میں دفنا دوں گا بے بی وہ غصے میں کہتا باہر نکل گیا تھا نور پھر اپنا سر ٹانگوں میں دیے رونا شروع ہو گئی تھی۔۔ اج دونوں نے ہی کھانا نہیں کھایا تھا۔ شام ہونے کے قریب تھی احرام حویلی سے باہر نکل گیا تھا۔۔ ہر طرف دھند چھائی تھی آسمان پے کالے بادل منڈلا رہے تھے۔۔ وہ سنسان سڑک پے کھڑا آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا

کیوں بھیجا تھا اسے میری زندگی میں کیوں اب وہ مجھ سے دور جانا چاہتی ہے میں مر جاؤں گا اس کے بغیر۔۔ مر جاؤں گا۔ پلیز اس کے دماغ سے مجھے چھوڑ جانے کی سوچ مٹا دیں۔ پلیز۔۔۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

میری زندگی میں آندھرا ہے تو تو کیوں روشن ہے تجھے بھی کوئی حق نہیں ہے روشن رہنے کا۔۔وہ پاس پڑا۔ پھتر اٹھا کر سامنے لگے بلب پے مارتے ہوئے بولا تھا وہ بلب ٹوٹ چکا تھا۔۔کچھ ہی دیر میں وہ واپس اندر کی طرف چلا گیا تھا

نور اٹھو باہر چلتے ہیں کھانا کھانے۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہنے لگا۔۔

میں بھوکی مر آؤں گی لیکن کھانا نہیں کھاؤں گی۔۔وہ غصے میں کہنے لگی۔

اور تمھیں لگتا ہے کے میں تمھیں مرنے دوں گا۔۔احرام اس کے قریب بیٹھ گیا تھا

اگر تم ضدی ہو تو میں بھی ضدی ہوں چلو اٹھو۔۔احرام نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا جس پے وہ چلاتے ہوئے اٹھ گئی تھی

نہیں جاؤں گی میں سب کو چلا چلا کر بتاؤں گی آپ حیوان ہیں درندے ہیں وحشی ہیں۔۔۔وہ غصے میں کہہ رہی تھی احرام بھی غصے میں اس کا ہاتھ پکڑ اسے نیچے لے جاتا گارڈن ایریا میں دھکا دے گیا تھا

جاؤ اور چلاؤ میں بھی دیکھتا ہوں کون آتا ہے تمھاری مدد کو جاؤ۔۔وہ اسے باہر دھکا دیتے ہوئے بولا تھا وہ دروازہ بند کر چکا تھا۔۔اسے باہر نکال وہ خود صوفے پے بیٹھ سگریٹ سلگانے لگا تھا۔۔

دروازہ کھولیں۔۔نور باہر سے دروازہ پیٹ رہی تھی۔۔

نہیں کھولے گا چلاؤ اور سب کو بتاؤ۔۔۔وہ سگریٹ کی کش لگاتے ہوئے بولا تھا نور بھی دروازے سے ہٹ اب کھڑکی کی طرف آگئی تھی۔۔۔

احرام دروازہ کھولیں۔۔وہ پھر سے بولی تھی

اتنی سردی میں رہو گی تبھی تمھاری عقل ٹھکانے لگے گی اب بھی وقت ہے نور مجھ سے دور جانے کی ضد چھوڑ دو تو دروازہ کھل جائے گا ورنہ ساری رات باہر ہی رہو گی۔وہ بھی اٹھ کر کھڑکی کے پاس کھڑا ہوتا شیشے پے ہاتھ رکھے بولا تھا اس کے شیشے پے ہاتھ رکھتے ہی نور کھڑکی سے دور ہو گئی تھی

نہیں کبھی نہیں۔۔وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولی تھی وہ سچ۔میں کافی ضدی تھی

۔۔

ایزیوویش۔۔۔ مسکرا کر کہتا وہ پھر صوفے پے بیٹھ گیا تھا وہ کھڑکی کے نیچے ہی بیٹھ گئی وہ کافی رو رہی تھی اس کی سسکیوں کی آواز احرام کو صاف صاف سنائی دے رہی تھی

چلی گئی ہو کیا؟ وہ اٹھ کر کھڑکی کے قریب آیا تھا

یہ لڑکی ایسا کیوں کر رہی ہے کیوں نہیں اپنی ضد چھوڑ دیتی اس کی یہ ضد اسے مجھ سے مروا کر رہے گی۔۔ وہ کھڑکی سے دور ہٹتے ہوئے بولا تھا کافی رات ہو چکی تھی نور وہی سو گئی تھی۔ احرام بھی دروازہ کھول باہر نکل گیا تھا نور کو اپنی گود میں اٹھا کر وہ اندر چلا گیا تھا۔۔۔ اسے اپنی باہوں میں بھرے وہ گہری نیند میں اتر گیا تھا دونوں بھوکے ہی سوئے تھے۔۔ حود ناشتہ کئے بغیر وہ ٹرے سجا کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

چلو بے بی ناشتہ کر لو۔ وہ ٹرے اس کے سامنے رکھ فون کے ساتھ لگ گیا تھا نور غصے میں ہی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

اہو بیوی کے تلاق مانگنے پے شوہر نے گلہ دبا کر مار دیا۔۔ وہ فون سے پڑھ کر اونچی اواز میں اسے سنا رہا تھا۔۔

تو کیا حیال ہے تمھارا ابھی گلہ دبا دوں۔۔۔ وہ اپنا فون ایک سائڈ پے رکھتے ہوئے کہنے لگا

اس سے پہلے میرے دماغ کی نسیں شارٹ ہو جائیں ناشتہ کر لو۔۔ وہ سرد لہجے میں بولا تھا اسے غصے میں دیکھ وہ ناشتہ کرنے لگی تھی۔۔

ویری گڈ۔۔۔ وہ اسی کے دوپٹے سے اس کے ہونٹ صاف کرنے لگا ۔ تھوڑی دیر بعد احرام بھی افس کے لئے روانہ ہو گیا تھا۔۔

آپ نور کا نمبر لگا رہے ہیں کیا؟ نگار عرشمان کے قریب آئی

ہاں۔۔ عرشمان نے مختصر جواب دیا

ٹھیک ہے لیکن دھیان رکھیے گا احرام سائیں کو پتا نا چلے کیوں کے کل نور کے لیے میں نے اس کا جنون دیکھا ہے اس کا پاگل پن دیکھا ہے میں تو کہتی ہوں آپ نور کو اس سے دور مت کریں ورنہ وہ ہمیں بھی جان سے مار دے گا۔۔ نگار اسے سمجھا رہی تھی۔۔

ڈانٹ وری یار وہ کیا کرے گا کچھ بھی نہیں کرے گا اور میں نور کو۔اس قاتل کے ساتھ نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔اس سے کہتا وہ نور کو کال کرنے لگا

بھائی۔۔۔فون سے نور کے رونے کی آواز ائی

گڑیا۔کیسی ہو زیادہ تنگ تو نہیں کیا اس حیوان نے۔۔وہ۔ مسکرا کر پوچھے لگا ۔۔جس پے نور رونے لگی تھی۔۔

بھائی آپ مجھے کب یہاں سے نکالیں گے۔۔؟وہ روتے ہوئے پوچھنے لگی

نور میں کیا کروں تم نے دیکھا نہیں تم جب بھی بھاگنے کی کوشش کرتی ہو وہ تمھیں پکڑ لیتا ہے حیر صبر کروں میں کچھ کرتا ہوں۔۔وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

اچھا میری بات سنو نور کیا تم کسی نا کسی طرح احرام کے لا کر سے وہ زمین کے پیر چھپا کر مجھے دے سکتی ہو نور انہی پیروں کی وجہ سے اس حیوان نے ہم سے ہمارے بابا چھین لئے ہیں۔۔ عرشمان کو اس وقت صرف اپنی پڑھی تھی وہ اسے شیر کی غار میں جانے کا بول رہا تھا

بھائی میں کوشش کروں گی لیکن پلیز آپ آخری بار مجھے یہاں سے نکلوا دیں پلیز۔۔اس کی منت التجا کرتی وہ فوراً سے کال کاٹ گئی تھی۔۔احرام اپنے کیبن میں گم سم بیٹھا تھا۔۔

بھائی سائیں کیا سوچ رہے ہیں؟ ساحل کرسی پیچھے کرتا بیٹھ گیا تھا

نور کے بارے میں ہی سوچ رہا ہوں یار وہ اپنی ضد ہی نہیں چھوڑتی لیکن وہ جانتی نہیں کے میں بھی احرام ہوں احرام۔اسے اپنے پاس رکھنے کے لیے

مجھ سے جو بن پایا کروں گا لیکن اسے حود سے دور نہیں جانے دوں گا میں اسے نہیں کھونا چاہتا۔۔ وہ اداس ہونے والے انداز میں کہنے لگا

کوئی بات نہیں آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا بھابھی سائیں کی ٹینشن مت لیں بس وہ عرشمان کچھ پنگا نا کھڑا کر دے۔۔ ساحل نے کہا

عرشمان نے ایسا کچھ بھی کیا تو میں اس کا ہنستا بستا جہاں چٹکیوں میں حتم کر دوں گا۔۔ وہ تیز مسکراہٹ لئے بولا تھا۔۔ شام ہو چکی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد وہ نور کو اپنے سینے سے لگائے سو رہا تھا نور ابھی تک جاگ رہی تھی وہ اس کے سونے کا انتظار کر رہی تھی۔ جب اس نے دیکھا کے احرام سو گیا ہے تو وہ آرام سے اس کی پینٹ کی جیب سے چابی نکالنے لگی۔۔ شائد وہ زمین کے پیپر نکالنا چاہتی تھی

ہائے میری معصوم چورنی۔۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا اسے جاگتا دیکھ وہ ڈر گئی۔۔

یہ چوری کرنا کب سے سیکھا ہے۔۔؟وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا

و۔۔وہ۔میں۔۔نور کے پاس الفاظ ہی حتم ہو گئے تھے۔۔

او ویٹ ویٹ کہی تم لاکر سے زمین کے پیر تو نہیں چرانا چاہتی تھی اگر ایسا تھا تو مجھے کہہ دیتی میں حود نکال کر دیتا چوری کرنے کی کیا ضرورت تھی گندی بچی ہو ہو تو۔۔وہ اس کے چہرے کو چھوتے۔ہوئے کہنے لگا جبکہ نور حیران تھی کے اسے کیسے پتا چلا۔۔وہ اب مسکراتے ہوئے اسے کے فون سے عرشمان کی طرف کال کرنے لگا تھا

ہیلو نور پیپر مل گے کیا۔۔فون سے عرشمان کی بالکل دھمی آواز آئی جس پے احرام ایک نظر نور کو جو اس وقت ناخن چبا رہی تھی دیکھنے لگا۔

کیا سالے صاحب آپ میری بیوی کو چور بنا رہے ہو گندی بات۔۔احرام نے مسکرا کر کہا

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے اچھے دن زیادہ دن نہیں رہتے برا وقت بھی آتا ہے اور جب تمھارا برا وقت آئے گا تو تمھیں کوئی بھی نہیں بچا پائے گا۔۔فون سے عرشمان کی آواز آئی جس پے احرام کی ہنسی چھوٹ گئی ۔۔

وہ تو ہر کسی کے آتے۔ہیں حیر تم میری فکر مت کرو جب میرے برے دن آئے تو میں تمھارے پاس مدد مانگنے نہیں آؤں گا۔۔وہ ہنس رہا تھا

ہنس لو جتنا ہنسنا ہے بہت جلد تم رونے والے ہو ایک دن آئے گا احرام شاہ جب میں تمھارے گھر میں گھس کر تمھیں ماروں گا۔۔ وہ اسے دھمکی دے رہا تھا

یہ چھوٹی موٹی دھمکیاں میرا بھال بھی باقہ نہیں کر سکتی اور رہی بات مجھے مارنے کی تو اس حوش فہمی میں جینا چھوڑ دو کیوں کے اس سے پہلے میں تم تمھاری قبر کھود دوں گا۔۔۔ غصے میں کہتا وہ کال کاٹ گیا تھا

بہن ہونے کا فرض نبھا لیا اب بیوی ہونے کا فرض نبھاؤ اپنے وجود سے مجھے سکون دو اس وقت میں بہت بے سکون ہوں۔۔ وہ اسے بیڈ پے گرا اپنی شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھولنے لگا تھا۔۔ اچھا بھلا وہ سو رہا تھا اب نور کی خیر نہیں

آج اپنے وجود سے میری روح کو سکون دو نور۔۔ مدہوشی سے کہتا وہ اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا۔۔

میں تمھارے بغیر نہیں جی سکتا نور تم میرا واحد سہارا ہو۔ آج اگر میں زندہ ہوں تو بس تمھارے لیے۔۔ وہ اداسی سے کہتا اس کی گردن پے لمس چھوڑتا اس کے لبوں پے اجھکا تھا اس کے پورے وجود پے وہ اپنے عشق کی مہر ثبت کر رہا تھا۔۔ دوسرے

دن کے چار بجے تھے نور اداس صوفے پے بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی آخر وہ سوچتے سوچتے احرام کے سامنے کھڑی ہو گئی

میں نے فیصلہ کر لیا کر احرام۔ وہ اس کے سامنے کھڑی بولی تھی احرام۔ جو لیٹا ہوا تھا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا

کیسا فیصلہ پھر کوئی دورا تو نہیں پڑھ گیا؟ وہ بیڈ سے ٹیک لگائے پوچھنے لگا

یہی کے اب اگر آپ نے مجھے تلاق نادی تو میں۔ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاوں گی ان کے آگے بھیک مانگوں گی کے وہ مجھے آپ سے تلاق دلوا کر دیں۔۔ نور غصے میں۔ کہہ رہی تھی اس کی بات پے وہ مسکرا کر بیڈ سے اٹھا تھا۔۔

جنہیں دیکھتے ہی یہ دل بے وفائی کر گیا وہ دور جانے کی باتیں کرتے اچھے نہیں لگتے۔۔ وہ اسے اپنے سینے سے لگائے اپنی دھڑکنیں سنانے لگا تھا

جب بھی تم دور جانے کی بات کرتی ہو نا تو یہ دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے تمھیں پتا ہے روح کو چھلی کر دیتے ہیں تمھارے یہ الفاظ جب تم کہتی

ہو مجھے چھوڑ دیں جانے دیں۔۔ کیسے جانے دوں یار تم نے مجھ جیسے ہارٹ لیس بندے کو جینا سیکھایا ہے۔۔۔ وہ اس کے بالوں کی خشبو اپنے سینے میں اُترتے ہوئے کہہ رہا تھا

نور میں کسی کے سامنے اتنا بے بس نہیں جتنا تمھارے سامنے ہوں بھیک مانگتا ہوں اپنی زندگی کی مت مجھ سے دور جانے کی باتیں کرو تم چلی گئ تو میں کیسے جیوں گا۔۔۔ وہ اب ایموشنل ہو رہا تھا لیکن نور کو اس کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑھ رہا تھا

جیسے پہلے جیتے تھے ویسے ہی جینا لینا۔۔ نور نے غصے میں کہا جس پے احرام کے اداس چہرے پے ایک جھوٹی مسکراہٹ کھلی تھی۔۔

پہلے میں کسی اور دنیا میں جی رہا تھا تم نے وہاں سے نکال کر اپنی دنیا میں لایا تم نے مجھے زندگی کا مطلب سیکھایا ہے تم نے مجھے مسکرانا سیکھایا ہے۔۔احرام آنکھوں میں محبت لئے اسے بتا رہا تھا

بس اب مجھ سے دور جانے کی بات مت کرنا میں برداشت نہیں کر پاؤں گا جاؤ اور میرے لیے اچھی سی چائے بنا لاؤ۔۔۔وہ اسے چھوڑ واپس بیڈ پے لیٹ گیا۔۔شام کے آٹھ بجے تھے احرام پھر اسے اپنے ساتھ زبردستی کھانا کھلانے لگا تھا نور بھی بہت ضدی تھی وہ کھانا کھا ہی نہیں رہی تھی۔۔

نور۔۔احرام بول ہی رہا تھا کے لائٹ چلی گئی تھی۔۔

ویٹ میں یو پی ایس اون کر کے آتا ہوں۔آرزم جا رہا تھا جب احرام نے اسے جانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔

آج سب کینڈل لائٹ ڈنر کریں گے۔احرام اپنا فون اون کرتا اسے کینڈل لانے کا آڈر دے گیا تھا آرزم بھی۔اٹھ کر کینڈل لے آیا تھا۔۔

کھاؤ۔۔احرام نے اسے کھانے کے لئے کہا تو وہ نا میں سر ہلاتی کھانا خود سے دور کر گئی تھی۔۔احرام بھی غصے میں اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔

اب بھی نہیں کھاؤ گی۔۔وہ کینڈل کے قطرے اس کے ہاتھ پے گراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

چھوڑیں مجھے۔۔وہ اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی جو کے احرام نے بے رحمی سے پکڑا تھا دلربا اور بشرہ یہ سب دیکھ مسکرا رہی تھی۔۔

کھاو گی یا نہیں ؟۔وہ سخت لہجے میں پوچھنے لگا

کھاؤں گی پلیز چھوڑیں مجھے۔۔اسے کافی تکلیف ہو رہی تھی احرام بھی مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ چوم کر چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اب مجھے تمھیں اچھے سے ٹریٹ کرنا آگیا ہے نور۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔نور بھی خاموشی سے کھانا کھانے لگی تھی۔۔دونوں کھانا کھانے کے بعد کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔۔پھر اسے باہوں میں بھرے وہ گہری سکون کی نیند میں اتر گیا تھا۔۔رات کے تقریباً دو بجے تھے احرام جو مزے سے سو یا تھا رونے کی آوازیں سن کر جاگ گیا تھا۔جب وہ اٹھ کر بیٹھا تو اس کی نظر نور پے جو نیچے بیٹھی دیوار اسے ٹیک لگائے اپنا سر اپنی ٹانگوں میں دیے زور کتار سے رو رہی تھی۔۔

کوئی مر گیا ہے کیا جو ایسے روئے جا رہی ہو۔۔ وہ غصے میں بیڈ سے نیچے اتر آیا تھا۔

کاش میں ہی مر جاتی۔۔ وہ اپنا سر ٹانگوں میں دیے ہی بولی تھی جس پے احرام کافی چلایا تھا۔۔

دوبارہ ایسی بکواس کی نا تو زبان کاٹ دوں گا۔۔ وہ غصے میں بولا تھا

میں۔ کتنی بد قسمت ہوں جسے آپ جیسا حیوان ملا۔۔ وہ اپنا سر اوپر کرتے ہوئے بولی تھی احرام اسی کے قریب بیٹھا تھا

واقعی میں بہت بد قسمت ہو تم جسے مجھ جیسا حیوان ملا

اور اب اسی حیوان کے ساتھ تمھیں ساری زندگی رہنا ہو گا۔۔۔وہ اسے تھوڑھی سے پکڑے بتا رہا تھا

خود ہی کہا تھا نا احرام جی مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔۔اگر تم یہ نا کہتی تو آج آزاد ہوتی۔۔وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے کہنے لگا

میں نے تمھیں اپنے دل میں اور اس گھر میں عمر قید کی سزا سنادی ہے۔۔وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لاتا مسکرا کر بولا تھا

پلیز مجھے فیصل آباد بھیجوادیں مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔وہ روتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی جس پے وہ ہلکا سا مسکرایا تھا

کیا بات ہے جو شخص تم سے اتنی محبت کرتا ہے تمھارے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے اسے چھوڑ کر تم وہاں جانا چاہتی ہو جہاں تمھارا اپنا کوئی نہیں۔وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا

وہاں میرے بہت اپنے ہیں اور وہ آپ کی طرح حیوان تو نہیں ہیں جن کی ہاتھ لوگوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔۔۔نور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے غصے میں بولی تھی۔۔

کیا میں تمھارا اپنا نہیں ہوں؟

احرام نے محبت سے پوچھا

نہیں آپ میرے کچھ نہیں لگتے۔۔وہ فوراً بولی تو احرام غصے میں ہی اٹھ کھڑا ہو گیا

مار مار کر آدھ مرا کر دوں گا جواب میرے سامنے وہاں کے لوگوں کا نام لیا تو ان کا میں نام نشان مٹا دوں گا تمھارا میرے سوا کوئی نہیں کوئی بھی نہیں۔۔وہ بے حد غصے میں بولا تھا

میں جاؤں گی آپ جیسے پاگل کے ساتھ کون رہنا پسند کرے گا۔۔نور نے چلا کر کہا

ابھی تم نے میرا پاگل پن دیکھا ہی کہاں ہے نور۔ تم مجھے اتنا سا بھی نہیں جانتی نہیں جانتی تم کے احرام شاہ کس بھلا کا نام ہے۔۔وہ اس تھوڑھی سے پکڑے بتا رہا تھا

کیوں میرے ہاتھوں مرنا چاہتی ہو نور میں سچ میں تمھیں مار دوں گا۔۔وہ دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا تھا

مار دیں کم از کم آپ سے جان تو چھوٹے گی۔۔وہ دوسری طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی

آسان موت نہیں دوں گا میں تڑپا تڑپا کر ماروں گا اور جان تو تمھاری مرنے کے بعد بھی مجھ سے نہیں چھوٹے گی میں وہاں بھی تمھارے پیچھے ہٹتے آجاؤں گا۔۔وہ مسکرا کر۔بولا تھا

اس سے پہلے میں پھر تمھیں کوئی سزا دوں آرام سے اٹھ کر بیڈ پے لیٹ جاؤ ۔۔وہ اسے بازوؤں سے پکڑ کر کہنے لگا

مجھے نہیں لیٹنا آپ جائیں۔۔وہ اپنا بازو جھٹکتے ہوئے بولی تو احرام نے اسے بالوں سے پکڑ لیا۔وہ اسے بالوں سے ہی گھسیٹتا بیڈ پے پھینک چکا تھا

جب تک تمھیں اپنے طریقے سے ٹریٹ نا کیا جائے تم سنتی نہیں ہو اور اب میں وہ وہ بھی تمھارے ساتھ کروں گا جو تم حواب میں بھی نہیں سوچ سکتی ۔۔وہ اس کے قریب بیٹھا دھاڑا تھا

خاموشی سے سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو اب اگر تمھارے رونے کی آوازیں آئیں تو تمھاری آواز میں ہمیشہ کے لیے بند کر دوں گا سمجھی ۔۔۔اسے جبڑے سے پکڑ کر وہ سمجھانے لگا

دوسرے دن صبح احرام گارڈن ایریا میں دونوں لڑکوں کے ساتھ بیٹھا۔ باتیں کر رہا تھا۔۔اتنے میں نور باہر نکلتی انہیں دیکھنے لگی

کیسے حود ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہیں اور مجھے یہاں قیدی بنایا ہوا ہے نے بس بہت ہو گیا نور اب آر یا پار احرام۔ کو مجھے تلاق دینی ہی ہو۔ گی۔۔وہ غصے میں حود سے باتیں کرتی احرام کے قریب چلی گئی تھی۔۔

احرام مجھے تلاق چاہیے چاہیے چاہیے۔۔نور احرام کے پیچھے کھڑی ضدی انداز میں بولی تھی

احرام جو دونوں سے محاطب تھا غصے میں اس کی طرف دیکھنے لگا تھا نور کو اب پتا چل گیا تھا کے احرام کے اندر کا حیوان بھی اب اس سے عشق کرنے لگا ہے اس لیے وہ بار اس سے دور جانے کی باتیں کر رہی تھی۔۔

پھر سے کہنا؟ احرام اٹھ کر اس کے قریب چلا گیا تھا۔

مجھے تلاق چاہیے۔۔نور بغیر ڈرے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔ بولی تھی جس پے احرام غصے میں اس کا بازو پکڑا اسے کچن میں لے گیا تھا ساحل اور آرزم بھی اس کے پیچھے پیچھے گئے تھے۔۔وہ اس کا ہاتھ تھامے چاقو گرم کر رہا تھا ساحل اور آرزم اسے روک رہے تھے لیکن اس وقت اسے کوئی بھی روک نہیں سکتا تھا

OOOOOOOOOOOOOO

تلاق چاہیے ؟احرام نے دانت پیسے دلربا بشرہ کو لے کر کچن کے دروازے پے کھڑی یہ منظر انجوئے کرنے لگی

ہاں چاہیے۔۔نور نے ضدی انداز میں کہا نور کو کیا ہو گیا تھا اس وقت اسے زرا۔ بھی ڈر نہیں لگ رہا تھا کے یہ شخص اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے
۔۔

تلاق چاہیے۔۔وہ سختی سے اسے کلائی سے پکڑے گرم چاقو اس کی کلائی پے رکھ گیا تھا جس پے نور کی چیخ بے ساختہ نکلی تھی۔۔

بھائی سائیں پلیز مت کریں ایسا۔۔ساحل دور کھڑا اسے روک رہا تھا

شٹ اپ اگر تماشا دیکھنا ہے تو چپ چاپ دیکھو ورنہ دفاع جاؤ یہاں سے ۔۔وہ غصے میں ان سے کہنے لگا۔۔۔ان سے کہتا وہ دوبارہ چاقو اس کی کلائی پے رکھ گیا وہ جو نور کی وجود پے زرا سا زخم بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا نور کی کلائی پے جلنے کا نشان دیکھ وہ وخشت زدہ ہو گیا تھا آج وہ خود ہی اس کی کلائی

کو جلا رہا تھا۔۔ یہ سب نور کی وجہ سے ہی ہو رہا تھا وہی اسے ایسا کرنے پے مجبور۔ کر رہی تھی۔ نور کی آنکھوں کے سامنے وہی منظر آیا تھا حمید نے بھی ایسے ہی اس کی کلائی۔ جلائی تھی۔۔

اسے چاقو سے تمھاری زبان بھی کاٹ دوں گا دوبارہ یہ بکواس کی تو۔۔ وہ چاقو ہٹا چکا تھا

تمھارے پاس صرف ایک آپشن ہے نور اور وہ ہے میں میں اور صرف میں اس کے علاوہ تمھارے پاس کوئی دوسرا آپشن نہیں۔۔ وہ چاقو پھینکتے ہوئے بولا تھا نور بھی روتے ہوئے کمرے۔ کی طرف چلی گئی تھی۔ دلربا اور بشرہ بھی یہاں سے چلی گئی تھی دونوں حد سے زیادہ حوش تھی

اگر میں نے اس کا یہ حیال کیا تو سوچو جو اسے مجھ سے دور کرنے کی سوچ گا اس کا میں کیا حال کروگا۔۔ وہ دونوں سے کہتا کچن سے نکل گیا تھا ساحل اور آرزم اس سے حوف کھا چکے تھے۔ احرام سے اپنا غصہ کنڑول نا ہوا تو وہ دوبارہ کچن کی طرف چلا گیا تھا۔۔ نیچے سے چاقو اٹھا گرم کرنے لگا چاقو گرم کر وہ اسی ہاتھ جس سے نور کی کلائی کو جلایا تھا اس پے رکھ گیا نا جانے وہ کتنی دیر چاقو کو اپنی کلائی پے رکھے نور کی تکلیف کو محسوس کرنے لگا وہ اب اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا اسے اندر آتا دیکھ نور اٹھ کر باہر آنے لگی تو احرام اسے کلائی سے پکڑ بیڈ پے بیٹھا گیا تھا۔

زخم دے کر مرخم لگانا کوئی آپ سے سیکھے۔۔ نور کافی غصے سے بولی تھی احرام اس کی کلائی پے ٹیوب لگا رہا تھا

یہ میرے دل کا فیصلہ نہیں تھا دماغ کا تھا۔۔وہ اس کی کلائی کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا

حود کو چوٹ پہنچا کر آپ یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں کے آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔نور اس کی کلائی دیکھ کر بولی تھی

مجھے ثابت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں مجھے تم سے بے حد عشق ہے۔۔وہ فوراً سے بولا

گناہگار ہوتے جا رہے ہیں آپ۔۔نور نے غصے میں کہا

کون گناہگار ہے کون نہیں یہ صرف اللہ جانتا ہے ہم انسان نہیں۔۔۔وہ سرد لہجے میں بولا تھا اس کی بات پے نور پھر اس سے بحث پے اتر آئی تھی

احرام بھی غصے میں باہر نکل گیا تھا وہ پھر گارڈن ایریا کی طرف چلا گیا تھا جہاں اس کے بھائی پہلے سے موجود اسی کے بارے میں بات کر رہے تھے

نور کو جتنا بھی سمجھا لو وہ نہیں سمجھے گی آگے سے بحث پے اتر آتی ہے۔۔ وہ کرسی پے بیٹھا دونوں سے کہنے لگا

آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی بھائی سائیں۔ آپ پریشان مت ہوں۔۔ ساحل نے اسے سمجھایا

میں پوری۔ دنیا سے لڑ سکتا ہوں لیکن جس سے عشق کرتا ہوں اس سے کیسے لڑوں۔۔ وہ اداسی سے کہہ رہا تھا

آخر وہ میرے ساتھ کیوں نہیں رہنا چاہتی اسے سزا دے دے کر بھی تھک گیا ہوں؟۔۔۔وہ ساحل سے پوچھ رہا تھا

اسے تھوڑا وقت دیں شائد وہ ٹھیک ہو جائے۔۔ساحل نے اسے مشورہ دیا

تم کیا چاہتے ہو میں اسے فیصل آباد بھیج دوں کبھی نہیں احرام نے غصے میں کہا تھا

نہیں بھائی سائیں میں کب کہہ رہا ہوں کے اسے فیصل آباد بھیجوا دیں میں ایسے ہی کہہ رہا تھا احرام کے غصے پے وہ فوراً سے بولا تھا۔۔شام ہونے کے قریب تھی نور صبح سے کمرے میں ہی بند تھی سارہ بھی اس کے پاس بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھی لیکن نور آگے سے بالکل خاموش تھی وہ کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔احرام جب کمرے میں داخل ہوا تو اسنے

سارہ کو یہاں سے جانے کا اشارہ کر دیا تھا وہ خوشگوار موڈ میں مسکراتا اس کے قریب۔ بیٹھتا اس کے کندھے پے اپنے لب رکھ گیا جس پے نور فوراً سے اس سے دور ہوئی تھی

مت چھوئیں مجھے۔۔ نور بیڈ پے سے اٹھ گئی تھی احرام وہی بیٹھا اسے دیکھنے لگا

کیوں کیا ہوا؟ وہ نرمی سے پوچھتا اس کے قریب جانے لگا جب نور اس سے دور جانے لگی

پھر مجھے استعمال کرنا چاہتے ہیں کیا۔؟ یہ کیا سوچ کر۔ نور نے کہا تھا اس کی اس گھٹیا بات نے احرام۔ کا پارہ پھیر دیا تھا وہ بنا خود پے قابو کیے بھاگ کر

اسے بالوں سے پکڑ گیا ایک ہاتھ سے وہ اس کے بال پکڑے تھا اور دوسرے سے اس کا جبڑا

کیا بکواس کر رہی ہو دماغ ہے یا نہیں۔۔؟ احرام نے وحشی انداز میں پوچھا

میں ٹھیک کہہ رہی ہوں آج تک آپ مجھے استعمال ہی تو کرتے آرہے ہیں ۔۔۔۔نور بار بار یہ گھٹیا الفاظ استعمال کر رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کے وہ کیا بول رہی ہے اور کس کے آگے بول رہی ہے نور کی اس بات پے احرام نے اسے ایک زوردار تھپڑ دے مارا تھا

پاگل بے وقوف لڑکی تم میرے نکاح میں ہو میں تم سے محبت کرتا ہوں ۔اور۔ تمھارے نزدیک اگر میری محبت تمھیں ریپ لگتی ہے تو ہاں ہوں

ریپر اور ہر وہ شوہر ریپر ہے جو۔اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے۔۔۔وہ اسے بالوں سے جھٹکے دیتے ہوئے بتا رہا تھا اب کی دفعہ نور خاموش تھی۔۔

بس بہت ہو گیا نور پہلے میں تمھاری ہر غلطی کو نظر انداز کرتا رہا لیکن آج نہیں آج تم نے میری پاک محبت کو ریپ کا نام دے کر میرے دل کو چھلی چھلی کر دیا ہے بے بی آج سید احرام شاہ تمھیں بتائے گا کے اصل میں ریپ کیسا ہوتا ہے آج میں تمھیں ریپ کرنے اور اپنی بیوی سے محبت کرنے میں فرق سمجھاؤں گا سوریڈی۔۔۔وہ اس کے قریب غراتا اسے چھوڑ چکا تھا نور اس کے ادارے جان چکی تھی وہ اب پیچھے کی جانب ہٹ۔رہی تھی

نہیں احرام۔۔نور نا میں سر ہلاتی منت کرتی بیڈ کے قریب کھڑی ہو گئی جبکہ احرام اپنے چہرے پے وحشت لیئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا نور چلا رہی تھی یقیناً اس کے چلانے کی آوازیں پوری حویلی میں گونج رہی تھی اور

اس کے چلانے کی آواز پے ساحل آرزم سارہ دلربا سبھی دروازے کے پاس آکر کھڑے ہو گئے تھے

بھائی سائیں کیا ہوا؟ باہر سے۔ساحل اور آرزم کی آواز آئی جس پے نور بھاگ کر دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی جب احرام نے اسے پکڑ کر بیڈ پے گرایا تھا۔اسے گرا وہ غصے میں اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا

بھائی مجھے بچائیں پلیز۔۔نور نے اونچی اواز میں کہا وہ چلائے جا رہی تھی۔۔

ششششش۔احرام اس ے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لے جاتے غصے میں اسے خاموش کرواگیا۔نور اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی تھی لیکن اب وہ اسے معاف کرنے والا نہیں تھا

ریپ کیسے کرتے ہیں وہ دیکھا رہا ہوں بے بی۔۔غصے میں کہتا وہ اس کی قمیض کے دونوں بازوؤں کو پھاڑ تھا جس پے نور روتے چلاتے ہوئے دونوں سائڈ پے اپنے ہاتھ رکھ گئی

احرام پلیز چھوڑ دیں مجھے۔۔نور پھر بیڈ پر سے اٹھ کر بھاگ رہی تھی جب احرام نے دوبارہ اسے گرا کر اس پے جھک گیا تھا اس کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں کی گرفت میں لئے ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھوں کو جکڑے وہ اس کے لبوں پے جھکتا انہیں بے دری سے کاٹتا اس کی گردن پے جھکتا اپنی نفرت کے لمس چھوڑنے لگا۔۔نور تڑپ رہی تھی لیکن وہ احرام تھا جو کہتا تھا کر کے ہی دیکھتا تھا اور جب تک احرام نا چاہتا نور کو اس سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا تھا کوئی بھی نہیں۔۔۔یوں دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کے پورے وجود کو اپنی نفرت کا نشانہ بنا گیا۔۔ تھا

اسے کہتے ہیں ریپ کرنا تمھیں میری محبت راس نہیں آتی نا تو آج سے یہ

سید احرام شاہ ہر روز تمھارا ریپ ہی کرے گا تیار ہو جانا میری ان بھیڑیا

گھٹیا شدتوں کو سہنے کے لیے اب تمھیں مجھ سے کوئی بھی نہیں بچا پائے گا

کوئی بھی نہیں۔۔ وہ اپنے لبوں پے اس کے لبوں کے لگے ہوئے جام کو

صاف کرتا اپنی شرٹ کے بٹن باندھتا غصے میں کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ

نور وہی بیڈ پے پڑھے دھاڑے مار مار کے رو رہی تھی دلربا احرام کے جانے

کے بعد سارہ اور دلربا اس کے قریب چلی گئی تھی جبکہ دونوں لڑکے احرام

کے پیچھے پیچھے چلے گے تھے۔۔ دلربا نور کی حالت کو دیکھ سب سمجھ گئی تھی

اور یہ دیکھ وہ غصے میں ہی کمرے سے باہر نکل گئی تھی سارہ نور کو خاموش

کرانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ تھی کے روئے جا رہی تھی اس نے

حود ہی احرام کو یہ سب کمرے پے مجبور کیا تھا۔ وہ غصے میں گارڈن ایریا کی

طرف جاتا جلدی سے سگریٹ نکال اسے جلانے لگا وہ کشوں پے کش لگائے

جا رہا تھا وہ ٹہل رہا تھا دونوں لڑکے دور کھڑے ہی اسے دیکھ رہے تھے

کیوں کے اس وقت وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔شام کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا احرام۔ابھی تک باہر ہی تھا اس نے آرزم کو حکم دے دیا تھا کے سب کھانا کھا لیں۔۔۔سارہ جب کھانا کھا کر اپنے کمرے کی طرف آئی تو نور سیڑھیوں سے اتر رہی تھی

کیا میں آپ کے ساتھ آپ کے کمرے میں رہ سکتی ہوں پلیز مجھے احرام سے بہت ڈر لگتا ہے پلیز۔۔نور اس کی منت کرنے لگی سارہ مان گئی تھی وہ نور کو لے کر کمرے کے اندر چلی گئی تھی نور اس وقت کانپ رہی تھی وہ بار بار دروازے کی طرف ہی دیکھ رہی تھی اسے ڈر تھا کہیں احرام یہاں بھی نا آجائیں۔۔کافی رات ہو چکی تھی احرام اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا جب وہ کمرے کے اندر داخل ہوا تو نور نہیں تھی یہ دیکھ وہ دوسرے کمرے کی طرف چلا گیا نور وہاں بھی نہیں تھی وہ اب غصے میں نیچے چلا گیا تھا وہ سارہ کے کمرے کا دروازہ پیٹ رہا تھا آواز سن سارہ جاگ گئی تھی جبکہ نور گہری

نیند میں اتر چکی تھی۔۔سارہ نے بھی فوراً سے دروازہ کھول دیا تھا دروازہ کھلتے ہی احرام کی نظر بیڈ پے لیٹی نور پے پڑھی تھی وہ غصے میں ہی اسے اپنی گود میں اٹھا کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔اسے آرام سے اس کی سائیڈ پے چھوڑ وہ اس کے قریب لیٹا اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا جب اس کی نظر اس کے دونوں پھٹے ہوئے بازوؤں پے پڑھی تھی تو اس کیا آنکھ میں آنسوں آگے تھے وہ اس کے دونوں بازوؤں کو چومتا اس کے چہرے کو چومنے لگا

سوری میری جان مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دینا۔وہ دھمی آواز میں کہتا اسے اپنے سینے سے لگا کر سکوں کی نیند میں اتر گیا تھا۔دوسرے دن صبح نور کو زبردستی ناشتہ کر کے وہ کام پے چلا گیا تھا۔اج نے اس پھر شلور قمیض اور شال رکھی تھی ان کپڑوں میں یہ شخص قیامت ڈھاتا تھا۔نور جو کمرے میں بیٹھی تھی اٹھ کر اب سکینہ بی بی کے کمرے کی چلی گئی تھی وہ

کمرے میں جاتے ہی رونے لگی تھی نین اس وقت یہاں موجود نہیں تھی۔۔

کیا ہوا میری بچی؟ نور کو یوں سسکیوں سے روتا دیکھ سکینہ بی بی پوچھنے لگی ۔۔

دادی سائیں مجھے آپ کی مدد چاہیے آپ پلیز احرام سے کہیں کے مجھے کچھ دونوں کے لیے بھائی کے پاس چھوڑ آئیں میں یہاں نہیں رہ سکتی یہاں میرا دم گھٹتا ہے مجھے احرام سے بہت بہت ڈر لگتا ہے پلیز دادی سائیں پلیز ۔۔ نور اپنے ہاتھ جوڑتی ان سے التجا کرنے لگی جس پے سکینہ بی بی نے اسے کہا کے ٹھیک ہے احرام آئے تو میں اس سے کہتی ہوں اس پے نور اب مسکرا کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔ نور کے کمرے سے نکلتے ہی کرامت شاہ اندر داخل ہوا تھا وہ کام سے شہر سے باہر گیا تھا اور آج لوٹا تھا۔۔

امی سائیں آپ کیسی ہیں مجھے آپ کا پتا چلا تھا وہ کام کی وجہ سے میں انا سکا مجھے معاف کر دیں۔۔ کرامت شاہ ان کے قریب بیٹھتا ان کے دونوں ہاتھوں کو چومنے لگا جس پے سکینہ بی مسکرانے لگی تھی

اب میں ٹھیک میرے بچے تم سناو کیسے ہو؟ سکینہ بی بی نے مسکرا کر ان کا حال پوچھا تھا

الحمدللہ میں بھی ٹھیک ہوں اور سنائیں۔۔ کرامت شاہ کے سوال پے سکینہ بی بی نے انہیں نور اور احرام کے بارے میں سب بتا دیا تھا۔۔

میں کیا کہوں اب آپ کو تو پتا ہے وہ مجھے اپنا کچھ بھی نہیں مانتا خیر آپ نور کو سمجھائیں نا کے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ وہ ان سے کہہ رہا تھا

کیا سمجھاؤں وہ سننے کو تیار ہی نہیں۔۔ سکینہ بی بی نے جواب دیا۔

کل کا منظر دیکھ مجھے پوری رات نیند نہیں آئی۔۔ سارہ نین سے کہہ رہی تھی نین سارہ کے کمرے میں ہی تھی۔۔

نور خوش قسمت ہے جسے احرام سائیں جیسا اتنی محبت کرنے والا شوہر ملا ہے ایسا شوہر مجھے ملتا میں تو خوشی سے پاگل ہو جاتی۔۔ نین نے مسکرا کر کہا تھا

مجھے پتا ہے میرا بھائی کسی بے گناہ کو نہیں مار سکتا بھائی سائیں کے دوست کو نور کے پاپا نے مارا تھا اور وہ بھائی سائیں کو بھی مارنے لگا تھا اسی لیے بھائی سائیں نے اسے۔مار دیا۔۔ سارہ نین کو سچ بتا رہی تھی

ہاں ہاں مجھے پتا ہے حیر اللہ پاک سب بہتر کرے گا۔۔اس سے کہتی وہ اٹھ کر سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلی۔گئی تھی۔یوں دو پہر ہو چکی تھی احرام بھی حویلی۔ پہنچ گیا تھا وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب نین اس کے قریب جاتی اسے سکینہ بی بی کا پیغام دینے لگی کے وہ آپ کو اپنے کمرے میں بلا رہی ہیں۔۔

جی۔۔احرام کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا سکینہ بی بی نے اسے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا احرام خاموشی سے ان کے قریب بیٹھ گیا

احرام میں تم سے کچھ مانگوں تو تم مجھے دو گے۔۔سکینہ بی بی کی بات پے مسکرانے لگا

آپ مانگ ک رتو دیکھیں۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

نہیں تم منع کر دو۔گے۔۔ سکینہ۔بی بی نے فوراً سے بولی

دادی سائیں آپ مانگیں تو سہی۔۔احرام نے ضدی انداز میں کہا

بیٹا نور کو میری خاطر کچھ دونوں کے لیے اس کے بھائی کے ہاں چھوڑ دو ۔۔ سکینہ بی بی کی بات پے وہ غصے میں اٹھ گیا تھا

دیکھا مجھے پتا تھا تم میری بات نہیں مانو گے۔۔وہ اس کے یوں اٹھنے پے فوراً سے بولی تھیں

آپ سے نور نے یہ سب کہا ہے ؟احرام نے پوچھا تو وہ فوراً سے نا میں سر ہلانے لگی

دادی سائیں اس کے علاوہ آپ جو کہیں گے مانو گا لیکن نور کو اس شخص کے ہاں بالکل بھی نہیں چھوڑوں گا اج اسی کی وجہ سے نور مجھ سے دور جانے کی بات کر رہی ہے اور آپ کہتی ہیں میں نور کو اسی کے گھر چھوڑ آؤں تا کہ وہ اور اس کا بریں واش کرے۔۔احرام ایک طرف سے ٹھیک ہی کہہ رہا تھا اگر نور وہاں رکی تو عرشمان اور اس کے ذہین میں احرام کے لیے زیر بھرے گا۔۔

میرے بچے مجھے پتا ہے لیکن کچھ دنوں کے لیے بس اس کے بعد میں تم سے کچھ نہیں کہوں گی وہ یہاں کافی گھبرائی ہوئی ہے۔اپنوں کے ساتھ رہے گی تو ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔سکینہ بی بی کہہ رہیں تھیں جب احرام نے ان کی بات بے اختیار کاٹی تھی

دادی سائیں نور کا کوئی اپنا نہیں میرے سوا۔۔احرام نے غصے میں کہا

بیٹا جی کچھ دنوں کی بات ہے پلیز۔۔وہ اب اس کے اگے منت کرنے لگیں۔۔جس پے احرام سوچ میں پڑھ گیا

احرام میرے بچے سن لے میری بات مجھے پتا ہے سب لیکن وہ بچی وہاں کچھ دن رہے گی تو شائد تھوڑا۔ٹھیک ہو جائے۔۔

اچھا ٹھیک ہے آپ کہہ رہی ہیں تو ورنہ نور کو تو میں مرنے کے بعد بھی حود سے الگ نا کروں۔۔وہ ان کی بات مان چکا تھا

میں نور کو آج ہی وہاں چھوڑ آؤں گا اور یہ پہلی اور آخری بار ہے کے وہ مجھ سے دور ہو گی اس کے بعد کوئی طاقت اسے مجھ سے دور نہیں کر پائے گی

۔۔ان سے کہتا وہ کمرے کی طرف چلا گیا تھا کمرے میں جاتے ہی وہ الماری سے نور کے کپڑے نکل کر بیگ میں ڈالنے لگا تھا

ooooooooooooooo

اب کہاں جا رہے ہیں ہم ؟نور سخت لہجے میں پوچھنے لگی

ہم نہیں صرف تم۔احرام بیگ بند کرتے ہوئے کہنے لگا

مطلب۔۔نور کو سمجھ نہیں آئی تھی۔۔

مجھے پتا ہے نور تم نے ہی دادی سائیں سے کہا ہو گا کے احرام سے کہیں کے مجھے بھائی کے ہاں چھوڑ آئیں اگر دادی سائیں کی بات نا ہوتی تو میں تم پے

اس شخص کا سایہ بھی نا پڑھنے دیتا۔۔یہ پہلی بار ہے نور کے تم مجھ سے دور ہو رہی ہو۔۔وہ بھی بس کچھ وقت کے لیے۔۔زیادہ حوش ہونے کی ضرورت نہیں بیس دن کے لیے میں تمھیں وہاں چھوڑ رہا ہوں ٹھیک اکیسویں دن میں تمھیں لینے آؤں گا اور تب تمھیں مجھ سے کوئی الگ نہیں کر پائے گا تم بھی نہیں تب تک اچھی طرح سے حود کو مینٹلی طور پے تیار رہنا۔۔اسے کہتا وہ ایک ہاتھ میں بیگ اور دوسرے ہاتھ میں نور کو ہاتھ سے پکڑے عرشمان۔کے گھر کی طرف چلا گیا

۔وہ باہر کھڑا دروازے پے دستک دے رہا تھا۔۔نگار نے جب دروازہ کھولا تو وہ کافی ڈر گئی تھی احرام کو دیکھ کر

سائیں آپ؟ نگار نے پوچھا

میں نور کو کچھ دونوں کے لیے یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں تب تک اس کا اچھے سے حیال رکھنا اسے زرا سی بھی تکلیف نہیں ہونی چاہیے اور نا ہی اس سے گھر کا کوئی کام کروانا۔احرام سخت لہجے احتیار کیے نگار سے کہنے لگا۔یہ سن کر وہ فوراً سے ہاں میں سر ہلانے لگی

ک۔۔کیسی باتیں کر رہیے ہیں آپ میں بھلا کیوں اس سے کام کروانے لگی آپ بے فکر ہو کر جائیں میں اس کا اچھے سے حیال رکھوں گی زرا سی بھی تکلیف نہیں ہونے دوں گی نگار نور کے کندھے پے ہاتھ رکھے بولی تھی

اور ہونی بھی نہیں چاہیے کیوں کے اگر اسے تکلیف ہوئی تو میں تم لوگوں کو نہیں چھوڑوں گا۔۔وہ نگار کا ہاتھ نور کے کندھے سے ہٹاتے ہوئے غصے میں بولا تھا۔۔

اور ہاں اس کے کھانے پینے کا اچھے سے۔ حیال رکھنا وہ کیا ہے نا۔ میری بیوی کھانے کے معاملے میں بہت لاپرواہے مجھے ہی زبردستی کھلانا پڑتا ہے اسے۔۔ وہ پلٹتے ہوئے بولا تھا

آپ بے فکر رہے آپ کو شکایت کا کوئی موقع نہیں ملے گا۔۔ وہ اداسی والے انداز میں کہنے لگی۔

مجھے دو منٹ نور سے بات کرنی ہے۔۔ وہ نگار سے کہتا نور کا ہاتھ پکڑا ایک سائڈ پے چلا گیا تھا۔۔

دل تو نہیں کر رہا کے تمھیں حود سے دور کروں لیکن کیا کروں مجبور ہوں پل پل تمھارے لیے مرتا رہوں گا بے تاب۔ ہوتا رہوں گا پتا نہیں کیسے

رہوں گا تمھارے بغیر خدا تمھیں یہاں خوش رکھے اور مجھے تم سے دور رہنے پے صبر دے۔۔آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا تھا

۔خیر جاتے جاتے اگر ایک کس مل جائے۔۔وہ اسے کمر سے پکڑ کر پیار سے کہنے لگا جس پے وہ غصے میں دوسری طرف دیکھنے لگی۔۔

کرتی ہو یا واپس لے جاؤں۔۔؟اس نے دھمکی دی تو وہ غصے میں ہی فوراً اس کے گال پے اپنے غصیلے لب رکھ گئی احرام سے رہا نا گیا تو وہ اس کا چہرہ تھام کر اس کے لبوں پے جھک گیا تھا۔۔

بہت بہت مس کروں گا میں تمھیں۔۔وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے بولا تھا

پھر کہہ کر جا رہا ہوں میری وائف کا اچھے سے حیال رکھنا۔۔ چلتا ہوں بیوی بیس دن یاد رکھنا۔۔ نور سے کہتا وہ چلا گیا تھا۔۔ احرام کے جانے کے بعد نور نگار کے گلے لگے رونے لگی

نور اب تو مت رو یار۔۔ نگار اس کے سر پے ہاتھ رکھے بولی تھی

بھابھی مجھے فیصل آباد کلثوم بی بی کے پاس جانا ہے مجھے ان کی بہت یاد۔ آ رہی ہے وہ بہت اچھی ہیں باکل میری ماما جیسی۔۔ نور نے روتے ہوئے کہا

چھوڑ آئے ہوا سے۔۔ احرام جب سکینہ بی بی کے کمرے میں اندر داخل ہوا تو وہ پوچھنے لگی

ہاں چھوڑ آیا ہوں اگر آپ کی بات نا ہوتی تو میں کبھی ایسا نا کرتا دادی سائیں اب میں کیسے اپنے کمرے میں جاؤں گا نور کے بغیر کیسے رہوں گا۔۔وہ رونے والے انداز میں ان سے کہہ رہا تھا جس پے سکینہ بی بی نے اسے حوصلہ دیا تھا

نور بے حد اداس کمرے میں بیٹھی تھی۔۔

سائیں کے بارے میں سوچ رہی ہو کیا؟ نگار ہاتھ میں دو کپ پکڑے اندر داخل ہوئی تھی نور نے فوراً سے نا میں سر ہلایا تھا سچ یہ تھا کے وہ بھی احرام کے بارے میں سوچ رہی تھی

چائے۔۔وہ ہاتھ آگے بڑھاتی ہوئی بولی تھی۔۔

مجھے نہیں پینی۔نور نے سخت لہجے میں کہا تھا

بھابھی میں احرام کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گی انہوں نے میرے پاپا مجھ سے چھین لئے ہیں۔۔ نور نے رونے والے انداز میں کہا۔۔

نور سائیں تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔ نگار نے اسے سمجھایا نگار احرام کے ہی ساتھ تھی اسے پتا تھا میرا۔ شوہر ہی غلط ہے

نہیں کرتے وہ مجھ سے محبت وہ مجھے اپنے دشمن کی بیٹی کو سزا دے رہے ہیں مجھے ان سے نفرت ہے نفرت۔۔ نور پہلے والے انداز میں ہی بولی تھی۔

نور میں بس اتنا کہوں گی جو کرنا ہے سوچ سمجھ کر کرنا کیوں کے اکثر جو دکھتا ہے وہ ہوتا نہیں۔۔ وہ اسے اشارہ دیتی کمرے سے نکل گئی تھی نور اب بھی

اس کا اشارہ نہیں سمجھی تھی۔۔آرزم مسکراتے ہوئے سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف جا۔رہا تھا نین کو سامنے سے آتا دیکھ وہ مسکرانے لگا

اتنی بھاگ دوڑ تھوڑا سانس تو لے لو۔۔آرزم نے مسکرا کر کہا تو نین اسے دیکھنے۔لگی۔

ہم جیسوں کے لیے کیا سانس لینا کام کام بس کام۔۔۔وہ بھی مسکرا کر کہتی جانے ہی والی تھی کے پھر رک آرزم کو آواز دینے لگی

جی فرمائیں۔۔وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف آیا

ویسے آپ کی کزن تو کافی حوش ہو گی نانور جو یہاں سے چلی گئی۔۔؟ نین نے مسکرا کر پوچھا

اس بچاری کی خوشی وقتی ہوتی ہے اور ویسے بھی نور کو بھائی سائیں جلد ہی لے آئیں گے۔۔اسے کہتا وہ کمرے کی طرف چلا گیا تھا نین بھی مسکرا کر چلی گئی تھی

کافی رات ہو چکی تھی احرام۔اداس وپرشان گارڈن ایریا میں بیٹھا تھا وہ بھی نور کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔وہ جب سے نور کو عرشمان کے گھر چھوڑ کر آیا تھا تب سے وہ اپنے کمرے میں نہیں گیا تھا اس نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا

بھائی سائیں آپ سوئے نہیں؟ساحل اسے یوں اکیلا باہر بیٹھا دیکھ پوچھنے لگا

نہیں یار نور نہیں ہے تو کیسے جاؤں وہاں سب کاٹ کھانے کو دوڑے گا احرام نے اداسی سے کہا

میرے کمرے میں چلیں۔۔ساحل۔نے مسکرا کر کہا

نہیں میں تمھارے کمرے میں بھی نہیں جاؤں گا۔۔وہ پھر صاف انکار کر گیا تھا ساحل سے اس کی اداسی دیکھی نہیں جا رہی تھی وہ زبردستی اسے کمرے میں بھیج گیا تھا وہ اداسی سے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا وہ بیڈ پے بیٹھا جس تکیے پے نور سر رکھ سوتی تھی اسے اپنے سینے سے لگائے بیڈ کے درمیان لیٹ گیا تھا اس کی آدھی ٹانگیں بیڈ سے نیچے تھی۔۔

کیسے گزرے گے یہ بیس دن نور آئی مس یو سوچ۔۔وہ آنکھیں موندے تکیے کو مضبوطی سے پکڑے خود سے کہہ رہا تھا۔

یہ تکیہ مجھے تمھاری بہت یاد دلا رہا ہے پلیز آجاؤ واپس نہیں رہا جاتا تمھارے بغیر تم سے دوری میری جان لے لے گی۔۔وہ تکیے کی خشبو اپنے سینے میں اتار تا روہنسا آواز میں گویا تھا۔وہ تکیے کو ایک سائڈ پے رکھتے ہوئے اٹھ گیا تھا

میں تم سے دور تمھاری مرضی سے ہوں ورنہ کسی کی ہمت نہیں کے تمھیں مجھ سے الگ کرتا۔وہ فون پے اس کی فوٹو کو دیکھتے ہوئے کہتا اب نگار کو کال کرنے لگا تھا

ہیلو۔نور کہاں ہے؟احرام بے چین ہوتے ہوئے پوچھنے لگا

کمرے میں ہے۔۔نگار کی آواز آئی

کھانا کھالیا اس نے؟ احرام نے پوچھا

جی ابھی ہم نے بھی نہیں کھایا نگار مسکراتے ہوئے ہی بتا رہی تھی۔

تم لوگوں کا نہیں پوچھا نور نے کھایا یا نہیں؟ وہ اب غصے میں پوچھنے لگا تھا

نہیں۔ نگار فوراً سے بولی تھی۔ جس پے احرام کافی چلایا تھا اس پے۔۔

سنو اگر وہ کھانے سے منع بھی کردے تب بھی اسے زبردستی کھلا دینا اور پھر بھی اس نے کھانا نا کھایا تو مجھے فون کر دینا پھر وہ جانو اور ہاں مجھے پل پل کی خبر چاہیے نور کیا کر رہی ہے کیا نہیں کر رہی کیا کھایا کیا پہنا سب کی خبر مجھے چاہیے۔۔ احرام کی باتیں سن کر نگار اپنے دل میں یہی سوچ رہی تھی کے کیا کوئی کسی سے اتنی محبت کر سکتا ہے۔۔

اور مجھے نور کو دیکھنا ہے زرا ویڈو پے انا۔۔احرام نے بے تابی سے کہا

اوکے۔۔یہ کہہ وہ ویڈیو کال پے آگئ تھی۔

کیمرہ بیک کرو اور نور کو پتا نا چلے کے میں اسے دیکھ رہا ہوں۔۔احرام کے آڈر پے نگار کیمرہ بیک کر گئ تھی نور سیفی کے ساتھ باتیں کر رہی تھی نور کو دیکھ احرام فون پے انگلیاں پھیرتے ہوئے فون کو چومنے لگا کچھ ہی سیکنڈوں میں وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

ایک سائیں ہیں جو نور سے اتنی محبت کرتے۔ہیں اور ایک طرف میرا شوہر جو دونوں کو الگ کرنا چاہتا ہے۔۔ نگار حود سے کہتی کمرے سے نکل گئ

۔کافی رات ہو چکی تھی احرام صوفے پہ بیٹھا اسموکنگ کر رہا تھا اس نے نور کی یاد میں کافی سگریٹ پیے تھے جب اسے نیند نے زور دیا تو وہ نور کا تکیہ اپنے سینے سے لگائے ہی سو گیا تھا وہ بھوکا ہی سویا تھا۔۔دوسرے دن صبح نو بج رہے تھے احرام کی آنکھ کھلی تو وہ پھر نگار کو کال کرنے لگا تھا۔

نور نے ناشتہ کیا یا نہیں ؟ وہ اپنی آنکھیں ملتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

اسی کے پاس بیٹھی ہوں وہ نا کھانے کی ضد کر رہی ہے۔۔فون سے اس کی آواز آئی جس پہ احرام غصے میں حود پر سے کمبل جھٹک کر اٹھ گیا تھا۔

فون سپیکر پر ڈالو۔احرام کے کہنے پہ نگار فون سپیکر پہ رکھ گئی تھی

نورا گر تم نے ناشتہ نا کیا تو میں ابھی اسی وقت وہاں آؤں گا اور پھر میں تمھیں اپنے طریقے سے ناشتہ کرواؤں گا اور تم میرا طریقہ اچھے سے جانتی ہوں۔۔احرام سخت لہجے میں بولا تھا نور سن رہی تھی۔۔

سن رہی ہو کیا میں آؤں۔احرام نے غصے میں پوچھا

سائیں وہ ناشتہ کرنے لگی ہے نگار فوراً بتایا۔۔

ویری گڈ۔۔۔یہ کہہ کر وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔

سوری نور وہ سائیں نے مجھ سے کہا تھا کے میں پل پل کی حبر انہیں دوں اس لیے اور تم ناشتہ ہی نہیں کر رہی تھی اس لئے اب کھاو پلیز۔نگار نے معافی مانگی۔۔

حود کو کیا سمجھتے ہیں وہ میں کوئی ان کی غلام ہوں جو ان کی ہر بات مانو گی۔۔۔
نور غصے میں نگار سے کہہ رہی تھی
دوسری طرف احرام بھی ناشتہ کر افس کے لئے نکل گیا تھا۔۔احرام پھر اپنے کیبن میں اداس ہی بیٹھا تھا اسے نور کی کافی یاد آرہی تھی۔۔اتنے میں ساحل اور آرزم کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔

یار میں نے غلطی کر دی نور کو وہاں بھیج کر مجھے نہیں رہا جاتا اس کے بغیر میں ابھی جا رہا ہوں اسے لینے۔۔وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے کافی تڑپ کے ساتھ کہنے لگا۔۔وہ جا ہی رہا تھا کے ساحل نے اسے روک لیا تھا

بھائی سائیں کیسی باتیں کر رہیں ہیں وہ دوسرے ملک تو نہیں ہے یہ پاس ہی میں تو ہے اور بیس دنوں کی ہی تو بات ہے صبر کر لیں ساحل نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا

تمھارے لیے یہ صرف بیس دن ہیں لیکن میرے لیے یہ سالوں کا انتظار ہے۔۔۔ وہ دوبارہ کرسی پے بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔ دوپہر ہو چکی تھی نگار کھانا لے کر کمرے طرف چلی گئی تھی اس نے ابھی نور کے آگے کھانا رکھا ہی تھا کے اسے احرام کی کال آگئی تھی۔۔

ویٹ سائیں کی کال ہے۔۔ نور سے کہتی وہ ایک سائڈ پے چلی گئی تھی۔۔

اتنا لیٹ فون کیوں اٹھایا؟ احرام برس پڑا

وہ ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ تھی تو اس لئے۔۔ نگار نے فوراً کہا

نور نے کھانا کھالیا یا پھر نخرہ کر رہی ہے۔احرام نے غصے میں ہی پوچھا۔۔

جی کھا رہی ہے۔۔وہ ایک نظر پیچھے دیکھ کر بولی تھی یہ سن احرام کال کاٹ گیا تھا۔۔دن گزار تے جا رہے تھے ہر گزرتے دن کے ساتھ احرام کی نور سے دور رہنے کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی وہ بہت بے تاب ہو رہا تھا۔اور یوں۔دیکھتے ہی دیکھتے بیس دن گزر چکے تھے آج وہ بہت خوش دیکھائی دے رہا تھا کیوں کے آج وہ اپنی نور کو واپس حویلی لانے جا رہا تھا وہ عرشمان کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔۔نور صوفے پے بیٹھی تھی اس کی طبیعت خراب لگ رہی تھی۔۔وہ کمرے میں جانے کے لئے اٹھی تو چکر کھا کر وہی گر پڑھی وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔اسے بے ہوش دیکھ نگار چلائی تھی وہ کافی زیادہ پرشان ہو گئی تھی۔۔

نور نور کیا ہوا ہے۔ یا اللہ کیا ہو گیا ہے اسے۔۔ وہ نور کے گال تھپتھپاتے ہوئے بول رہی تھی وہ پانی لانے کچن کی طرف جا رہی تھی کے دروازے پے دستک کی آواز سن وہی رک گئی۔۔ جب اس نے دروازہ کھولا تو سامنے احرام کھڑا تھا جو بنا اس سے پوچھے اندر چلا گیا تھا۔۔

نور۔۔۔ نور کو زمین پے پڑا دیکھ وہ چلاتے ہوئے اس کے قریب چلا گیا تھا۔

کیا کیا اسے ؟۔ وہ نور کے گال تھپتھپاتے ہوئے نگار سے پوچھنے لگا وہ جو پہلے ہی پریشان تھی اسے دیکھ اب کانپ رہی تھی۔

مم۔م۔ میں نے کچھ نہیں کیا قسم سے یہ حود ہی بے ہوش ہو گئی۔۔ وہ دور کھڑے لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ اسے بتا رہی تھی

نور آنکھیں کھولو۔۔وہ دوبارہ اس کے گال تھپتھپانے لگا

اگر اسے کچھ بھی ہوا تو میں تمھیں زندہ نہیں چھوڑوں گا اوپر جانے کی تیاری کر لینا۔۔وہ نور کو گود میں اٹھائے غصے میں اسے کہتا دروازے سے نکل گیا تھا۔کچھ ہی دیر میں وہ ہسپتال پہنچ گیا تھا اسے گود میں اٹھائے وہ اندر کی طرف بھاگا تھا۔۔ڈاکٹر نور کو اندر لے گئی تھی احرام باہر ہی ٹہل رہا تھا ۔۔۔دروازے میں ایک شیشہ لگا تھا وہ بار بار شیشے سے اندر دیکھ رہا تھا کچھ دیر بعد جب ڈاکٹر باہر آئی تو احرام نور کی طبیعت معلوم کرنے لگا ڈاکٹر نے اسے بتایا تھا کے نور نے کوئی بہت بڑی ٹینشن لے لی ہے۔۔یہ سن اس کے ماتھے پے بل پڑھنا شروع ہو گے تھے کچھ دیر بعد جب نور کو ہوش آیا تو احرام اسے لے کر حویلی چلا گیا تھا۔

ڈاکٹر نے کہا ہے تم نے کوئی ٹینشن لی ہے کیا ٹینشن لی ہے تم نے ؟ وہ اس کے قریب بیٹھا پوچھ رہا تھا۔۔ نور بیڈ سے ٹیک لگائے لیٹی تھی

آپ کو پتا ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں ؟ وہ اسے دیکھے بغیر کہہ رہی تھی۔۔

ہاں سمجھ گیا کے تم نے کیا ٹینشن لی ہے اور تمھاری اس ٹنشن کو ختم کرنے کے لیے مجھے ختم ہونا ہوگا نور کیوں کے تم سے جدا ہو کر میں جی نہیں پاؤں گا۔۔ وہ فوراً سے اس کا ہاتھ پکڑ چکا تھا اس بار وہ خاموش تھی۔۔

تمھاری ہر بات مانی ہے نور لیکن یہ نہیں مان سکتا۔۔ وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا پلیز مجھ سے دور جانے کا خیال نکال دو اپنے دماغ سے۔۔۔ اس کی بات پے وہ غصے میں اپنا ہاتھ چھڑوا چکی تھی۔۔

اگر تم ضدی ہوتا تو میں تم سے بھی بڑا ضدی ہوں دور تو میں تمھیں حود سے نہیں جانے دوں گا چاہے جو ہو جائے۔۔اسے انگلی دیکھاتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔وہ یہاں سے سیدھا گارڈن ایریا کی طرف چلا گیا تھا اس نے ابھی پانی کا گلاس اٹھایا ہی تھا کے آرزم اس کے قریب بیٹھ گیا

بھابھی سائیں کیسی ہیں اب ؟آرزم نے پوچھا

ٹینشن لے لی تھی میڈم نے۔احرام اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا

ٹنشن کیسی ٹنشن ؟آرزم نے پھر پوچھا

اس کی ٹنشن یہی۔ہے کے وہ اپنے باپ قاتل کے ساتھ رہ رہی ہے ابھی تک یہی رٹ لگائے رہتی ہے مجھے چھوڑ دیں جانے دیں مجھے گھر جانا ہے ۔۔احرام نور کی نقل اتارتے ہوئے بتا رہا تھا۔

تو آپ اسے کچھ دنوں کے لیے فیصل آباد بھیج دیں نا کیا پتا وہ وہاں جا کر ٹھیک ہو جائیں۔۔آرزم کے اس مشورے پے احرام نے گلاس ہاتھ میں دبا کر توڑ دیا تھا۔۔

تم مجھے یہ کہہ رہے ہو کے میں سانس لینا چھوڑ دوں۔۔وہ غصے میں اٹھا

بھائی سائیں میرا مطلب وہ نہیں۔آرزم بھی اٹھ کھڑا ہوا احرام نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تھا

تمھارا مطلب بہت ہی بکواس ہے آرزم سائیں اگر تم میرے بھائی۔ نا ہوتے تو یہ جو ابھی تم نے مجھے گھٹیا مشورہ دیا نانور کو بھیجنے کا اس کے لئے میں تمھیں جان سے مار دیتا۔۔ اگلی بار حیال رکھنا۔۔۔ وہ خون سے بھرا ہاتھ اس کی شرٹ کے ساتھ صاف کرتے ہوئے سمجھانے لگا۔۔ کافی طیش میں آگیا تھا احرام۔۔

oooooooooooo

کچھ دیر بعد احرام کو نا جانے کا سوجھا کے وہ عرشمان سے ملنے چلا گیا تھا احرام نے خود اسے ایک سنسان جگہ پے بلایا تھا

بولو ایسی کون سی اتنی حاصل بات تھی جو مجھے اس جگہ بلایا۔۔ عرشمان دو سے آتے ہوئے اونچی اواز میں بول رہا تھا

بات بہت ہی حاص ہے سالے صاحب تمھیں زمین کے پیپر چاہیے نا؟
احرام نے مسکرا کر پوچھا تو اس کی آنکھیں چمکی

بالکل یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔۔وہ حوش ہوا تھا

لیکن اس کے لئے ایک چھوٹی سی شرط ہے۔۔احرام بھی مسکرا کر بولا تھا

کیسی شرط؟عرشمان نے پوچھا

بائیک ریس۔۔احرام اسے بائیکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا

تم نے مجھے بائیک ریس کے لیے بلایا ہے؟عرشمان نے غصے میں پوچھا۔

ایک تو تم لوگوں کی بہت بری عادت ہے پوری بات سنتے نہیں ہو اور بول پڑتے ہو پہلے پوری بات تو سن لو سالے صاحب۔احرام نے نرم لہجے میں کہا تھا

۔ہم بائیک ریس کریں گے اگر تم جیت گے تو میں ابھی اسی وقت تمھیں زمین جس پے زبردستی تم قبضہ کرنا چاہتے ہو اس کے پیپر دے دوں گا اور اگر تم ہارے تو تم نور کو سب سچ بتا دو گے اور ہماری زندگی سے چلے جاؤ گے احرام نے مسکرا کر کہا

کیا گیرانٹی ہے کے تم زمین کے پیپر مجھے دے دو گے۔ عرشمان دونوں ہاتھ باہم ملائے پوچھنے لگا۔۔اب وہ زمین کوئی چھوٹی تو تھی نہیں کے عرشمان اس کے لئے اس سے دشمنی مول لے رہا تھا وہ زمین کافی بڑی زمین تھی۔۔

احرام شاہ اپنی زبان سے کبھی نہیں پلٹتا سالے صاحب۔زبان دے دی تو دے دی۔۔احرام نے فوراً کہا جس پے عرشمان مسکراتے ہوئے ہلمٹ پہنے لگا

چلانا آتا بھی ہے یا نہیں ؟احرام مسکرا کر پوچھنے لگا۔

اتا ہے بہت اچھے سے آتا ہے۔وہ بھی مسکرا کر کہنے لگا

ریڈی۔۔احرام بائیک پے بیٹھ چکا تھا۔۔

ریڈی۔۔ عرشمان بھی فوراً سے بولا دونوں میں ریس شروع ہو۔چکی تھی عرشمان آگے تھا اور احرام پیچھے احرام کافی مسکرا رہا تھا۔۔جب عرشمان اس

سے تھوڑا آگے نکلا تو احرام نے بائیک کی ریس بڑھا دی وہ۔ چیتے سے بھی تیز رفتار اپنا چکا تھا۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے احرام جیت گیا تھا۔اور یہ۔ دیکھ عرشمان کافی غصے میں آ گیا تھا

تم جان بوجھ کر مجھ سے پیچھے تھے نا۔؟ عرشمان نے ہملٹ زمین پے پٹختے ہوئے پوچھا۔۔

گڈ گیس۔ احرام مسکرا کر بولا تھا۔۔

ہاں تو اب میں جیت گیا ہوں اور وعدے کے مطابق اب تم میرے راستے میں نہیں آؤ گے۔ احرام نے غصے میں کہا تو عرشمان ہنس پڑا۔۔

میں نے تو کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔۔ وہ ہنستے ہوئے کہنے لگا یہ سن احرام نے اسے کالر سے پکڑ لیا۔۔

اگر تو نور کا بھائی نا ہوتا تو میں ابھی تمھیں زندہ دفنا دیتا۔۔ وہ اس کا کالر پکڑے ہی بولا تھا۔۔

اور اگر تو نور کا شوہر نا ہوتا تو میں تمھیں جان سے مار دیتا۔۔ عرشمان اپنا کالر چھڑواتے ہوئے بولا تھا۔۔

موت کو بھی بھلا کوئی مار پایا ہے سالے۔۔ وہ اس کا کالر چھوڑ چکا تھا

تمھارے بال سفید ہو جائیں گے لیکن تو مجھ سے مقابلہ نہیں کر پائے گا۔۔ احرام اس کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے بولا تھا۔۔

تمھیں لگتا ہے یہ سب کر کے تم لوگوں کی نظروں میں ہیرو بن جاؤ گے۔۔ عرشمان اس کی طرف پلٹتے ہوئے کہنے لگا

میں ایک برینڈ ہوں برینڈ اور برینڈ کو خریدنے کی ہر کسی کی اوقات نہیں ہوتی۔۔۔ وہ ایک ادا سے بولا تھا

لوگوں میں وخشت کے لیے بس میرا نام ہی کافی ہے۔۔۔ وہ مسکرا کر بولا تھا کچھ ہی دیر میں وہ واپس حویلی کی طرف چلا گیا تھا۔۔ وہ بھاگتا ہوا اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا

نور۔۔ اپنی آستینیں فولڈ کرتے

اندر داخل ہوتے ہوئے نور کو پکارنے لگا اسے نور کہی بھی نہیں دکھی وہ غصے میں دوسرے کمرے کی طرف چلا گیا تھا یوں وہ پوری۔ حویلی چک کر چکا تھا لیکن نور میڈم کا نام و نشان ہی نہیں تھا

کہی پھر بھاگ تو نہیں گئی نور۔۔۔ وہ اب غصے میں چلانے لگا تھا وخشت زدہ ہو گیا تھا یہ شخص۔ وہ اب غصے میں باہر گارڈن ایریا کی طرف چلا گیا تھا جہاں سے نور بھاگ جاتی تھی وہ اسی سائڈ پے چلا گیا اچانک اس کی نظر نور کے ڈوپٹے پے جو نیچے زمین پے پڑا تھا پڑھ چکی تھی۔

پھر بھاگ گئی۔۔ وہ اس کا دوپٹہ اٹھا کر اب غصے میں ہی عرشمان کے گھر کی طرف جانے لگا جب اسے ایک اجنبی نمبر سے کال آ گئی تھی۔

یقیناً بیوی کو ہی تلاش کر رہے ہو گے تمھاری بیوی میرے پاس ہے اگر زندہ چاہیے تو جو ایڈریس بھیجا ہے اسی جگہ آ جاو ورنہ۔اس کی صرف لاش ہی ملے گی۔۔یہ کہہ وہ شخص کال کاٹ گیا تھا یہ سن کر احرام کے پاؤں تلے سے جیسے زمین نکل گئی ہو وہ حد سے بھی زیادہ غصے میں آ گیا تھا وہ ہیلو ہیلو کرتا رہا کے وہ شخص کال کاٹ گیا تھا مطلب نور بھاگی نہیں تھی اسے کسی نے کیڈنیپ کر لیا تھا احرام اب انسپکٹر شان کو اسی جگہ کا اڈریس سینڈ کرتا حود بھی وہاں کے لئے روانہ ہو گیا تھا وہ کافی تیز رفتار سے ڈرائیونگ کرتے اس جگہ پہنچ گیا تھا وہ ایک سنسان گلی۔میں پہنچ گیا تھا گلی میں پہنچ وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تھا وہ کافی بڑا کمرہ تھا اسے دیکھ لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی سٹور روم ہو

ویلکم سائیں ویلکم۔ وہی ڈاکٹر جسے احرام نے جیل بھجوادیا تھا مسکراتے ہوئے اسے کہنے لگا وہ نور۔ کو کرسی پے باندھ کر اس کی گردن پے چاقو۔ رکھے

تھا مطلب وہ جیل سے بھاگ آیا تھا۔ اسے دیکھ احرام کافی غصے میں آیا تھا

اگر اسے کچھ بھی ہوا تو میں تمھیں ایسی موت دوں گا جس سے تمھاری روح کانپ اٹھے گی۔۔ وہ اسے انگلی۔ دیکھاتے ہوئے وحشی انداز میں کہنے لگا جس پے وہ شخص ہنسنے لگا

کس کی روح نکلے گی وہ ابھی پتا چل جائے گا۔۔۔ عجیب سی مسکراہٹ لئے وہ کہہ رہا تھا

میں نے بہت بڑی غلطی کر دی جو تجھے جیل بھجوا دیا۔۔۔احرام اداسی چہرے کے ساتھ بولا تو وہ مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلانے لگا

تجھے تو اسی وقت مار دینا چاہیے تھا۔۔احرام نے دانت پیستے ہوئے کہا تو وہ چلا اٹھا

اب دیکھتے ہیں کون کسے مارے گا اگر تم چاہتے ہو میں تمھاری بیوی کو چھوڑ دو تو تجھے میرے پاؤں میں گر کر معافی مانگ کر حود کو حتم کرنا ہو گا۔۔۔وہ دانت پیس کر بولا تو نور نا میں سر ہلا رہی مطلب وہ نہیں چاہتی تھی کے احرام کو کچھ بھی ہو نور کے منہ پے پٹی بندھی تھی اس لئے وہ بول نہیں سکتی تھی

میں احرام شاہ ہوں احرام شاہ جو آج تک اللہ کے کسی کے سامنے نہیں جھکا اور تو مجھے اپنے سامنے جھکنے کے لیے کہہ رہا ہے۔۔ کبھی نہیں مجھے اپنا سر کٹانا منظور ہے لیکن اللہ کے سوا تیرے جیسے شیطان کے سامنے کبھی نہیں جھکاؤں گا۔۔

احرام غصے سے لال ہوئی آنکھیں اسے دیکھاتے ہوئے کہنے لگا۔

اگر میں شیطان ہوں تو تم کیا ہو فرشتہ تم بھی تو شیطان ہو ایک حیوان ہو ۔۔۔وہ چلاتے ہوئے بولا تھا

اگر تو میری بات نہیں سنے گا تو میں اسے مار دوں گا۔اس لیے چپ چاپ خود کو مار دے جب تو اسے مارے گا میں اسے چھوڑ دوں گا۔۔۔وہ نور کی گردن پے چاقو کا دباؤ ڈالتے ہوئے بولا تھا جس پے احرام نور کی طرف دیکھنے لگا نور نا میں سر ہلا رہی تھی

ارے کیا سوچ رہا ہے اس بے چاری کے پاس ٹائم بہت کم ۔۔ لیکن ڈانٹ وری حود کو مار کر اسے بچالے بچالے اسے جلدی کر۔۔۔۔ وہ پھر نور کے گلے پے چاقو کا دباؤ ڈالتے ہوئے بولا تھا

ویٹ ۔۔ احرام نے کہا احرام اب اپنی گن نکال اپنی کنپٹی پے رکھ گیا تھا کیا وہ سچ میں حود کو مارنے والا تھا

کیا گیرا ٹنی کے میرے مرنے کے بعد تو اسے چھوڑ دے گا؟ احرام کے سوال پے وہ مسکرانے لگا

ہاہا کہا نا چھوڑ دوں گا چلو اب مار و حود کو تم نے میری زندگی برباد کی تھی نا اب میں تم سے تمھاری زندگی چھینوں گا ۔۔ وہ پاگل پن والے انداز میں کہہ رہا

تھا جس پے احرام ایک نظر نور کو دیکھ مسکرا کر اپنی آنکھیں موند گیا ۔۔ جس پے نور نا میں سر ہلائے جا رہی تھی

سائیں بچ کے ۔۔ احرام کے کان میں جوں ہی شان کی آواز پڑھی تو وہ جھک گیا جس پے شان نے اس ڈاکٹر کے سینے پے گولی چلائی تھی شان نے ابھی ایک ہی گولی چلائی تو وہ ڈاکٹر نور کی گردن کاٹ گیا ۔۔ جس پے احرام اس کی طرف دھاڑتا اپنا پن نما چاقو نکال اس کے سینے پے وار کرنے لگا شان یہ دیکھ حوف کھا گیا تھا وہ اسے روک راہ تھا لیکن احرام نار کا وہ بہت بری طرح سے اسے مار رہا تھا

نور نور ۔۔ وہ اس کا سر اپنی گود میں رکھے اس کے گال تھپتھپانے لگا تھا نور کی سانسیں تھم رہی تھی وہ اسے

گاڑی میں ڈال ہسپتال کی طرف بھاگا تھا کچھ ہی دیر میں وہ نور کو لے کر ہسپتال پہنچ گیا تھا وہ اسے گود میں اٹھائے اندر بھاگا تھا اس وقت احرام پاگل دیکھائی۔ دے رہا تھا اس کا پورا وجود نور کے خون سے رنگا ہوا تھا۔۔

ڈاکٹر میری بیوی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے کچھ بھی نہیں اگر اسے کچھ ہوا تو میں پورے ہسپتال کو آگ لگا دوں گا۔۔۔ وہ اتنے میں بولا کے وہاں وجود سبھی اس سے حود حوف زدہ ہو گے تھے ڈاکٹر بھی نور کو اندر لے گے تھے احرام باہر ہی
ویٹ کر رہا تھا اتنے میں شان بھی یہی آگیا تھا شان کو دیکھ کر احرام نے اسے گریبان سے پکڑ لیا تھا

مجھے بتایا کیوں نے کے وہ ڈاکٹر جیل سے بھاگ گیا ہے ؟! احرام نے بے حد غصے میں سوال کیا تھا

سائیں وہ آج ہم اسے دوسری جیل شفٹ کر رہے تھے تو وہ بھاگ گیا میں نے آپ کو بہت بار فون کیا لیکن آپ نے میرا فون کاٹ دیا تھا۔۔شان کی بات پے وہ اسے چھوڑ چکا۔ تھا

اگر نور کو کچھ ہوا تو میں تم سب کو بھی مات دوں گا۔۔وہ پھر غصے میں اسے کہہ رہا تھا

سائیں انہیں کچھ نہیں ہو گا پلیز ری لیکس شان نے اسے حوصلہ دیا۔۔لیکن احرام کافی پریشان تھا تھوڑی دیر میں ڈاکٹر بھی باہر آگیا تھا۔۔

ری لیکس وہ اب حطرے سے باہر ہیں پیشنٹ کو تھوڑی دیر بعد ہوش بھی جائے گا پھر آپ۔ان سے مل لینا۔۔ڈاکٹر مسکراتے ہوئے اسے کہتا چلا گیا

تھا یہ حبر سن کر اس جنونی شوہر کے جان میں جان آئی تھی وہ اب مسکرانے لگا تھا۔۔احرام باہر سے ہی اندر جھانک یہ دیکھ رہا تھا کے نور کو ہوش آیا یا نہیں نور کے کروٹ بدلنے پے وہ مسکراتا ہوا اندر چلا گیا تھا۔۔ تیزی سے قدم اٹھاتا چہرے پے مسکراہٹ بکھیرتا وہ نور کے قریب جا بیٹھا اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانپتے ہاتھوں کی قید میں لیتا وہ انہیں چومنے لگا۔۔نور نے جب آنکھ کھولی تو اس کی نظر ڈائرکٹ احرام پے پڑی تھی۔۔ وہ اپنا ہاتھ جھٹک چکی تھی شائد وہ ابھی بھی غصے میں ہی تھی۔۔

تم جانتی ہو ایک بار پھر تم میری جان لے جا رہی تھی۔۔ وہ آگے کی طرف جھکتے ہوئے مسکرا کر بولا تھا اس کی بات پے نور نے دوسری طرف منہ پھیر لیا تھا۔۔ لیکن کچھ ہی سیکنڈوں میں احرام نے اس کا منہ دوبارہ اپنی طرف کر لیا تھا۔۔

اب چھوڑ بھی دو نا یہ غصّہ کب تک آخر۔ایسا کرتی رہو گی چھوڑ دو اپنی ضد لوٹا دو مجھے میری پرانی نور۔۔ وہ اس کے ماتھے پے بوسہ دیتے ہوئے التجا کرنے لگا

کبھی نہیں کبھی نہیں۔۔ وہ غصے میں بولی تھی۔۔ جس پے احرام غصے میں اس کے قریب سے اٹھ گیا تھا

ٹھیک ہے پھر میں بھی دیکھتا ہوں آخر کب تک تم اپنی ضد پے آڑی رہتی ہو۔۔ وہ غصے میں کہتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا تھوڑی دیر بعد وہ اسے لے کر حویلی کی طرف چلا گیا تھا بشرہ اور دلربا کو چھوڑ سبھی نور کی حالت دیکھ کافی پرشان ہو گے تھے احرام نے انہیں کہہ دیا تھا کے اب یہ ٹھیک ہے

یوں۔دیکھتے ہی دیکھتے شام ہو چکی تھی احرام پھر ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے اندر داخل ہوا تھا نور اپنی تھوڑھی کے نیچے ہاتھ رکھے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔

آؤ نور کھانا کھالو۔۔وہ کھانے کی ٹرے بیڈ پے رکھ کر اسے کہنے لگا نور آگے سے خاموش تھی۔۔

بیگم کھانا کھالیں۔۔وہ قدم اٹھاتا اس کے بالکل قریب کھڑا ہو گیا تھا۔

مجھے نہیں کھانا۔۔وہ غصے میں بنا اسے دیکھے بولی تھی جس پے احرام نے ایک لمبی سانس خارج کی تھی۔۔

وجہ۔۔وہ اس کے قریب بیٹھا۔تو نور فوراً سے اٹھ گئی تھی وہ باہر نکل رہی تھی کے احرام نے اس کا راستہ روک لیا تھا۔

ہٹیں میری راستے سے۔۔نور نے ضدی انداز میں کہا جس پے احرام اس کا ہاتھ پکڑ دوبارہ صوفے پے بیٹھا گیا تھا

کھانا کھالو پھر چلی جانا۔۔وہ آنکھوں میں محبت لئے اسے کہنے لگا۔

نہیں کھانا مجھے آپ جائیں یہاں سے ہزار بار کہا ہے مجھے چھوڑ دیں مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا کیوں زبردستی مجھے قیدی بنایا ہوا ہے۔۔وہ اس کی آنکھوں میں جو اسے محبت سے دیکھ رہیں تھیں ان میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں بولی تھی۔۔

اور میں نے بھی ہزار بار کہا کے میں تمھیں نہیں چھوڑ سکتا تم مجھے میری جان سے بھی زیادہ پیاری ہو تم میری سانس لینے کی وجہ ہو تم میرا آخری اور واحد سہارا ہو میں جو جی رہا ہوں نا اس کی وجہ صرف تم ہو ۔۔۔وہ اس کے گالوں پے ہاتھ رکھے محبت سے کہنے لگا جس پے نور نے اس کا ہاتھ غصے سے پیچھے کیا تھا۔۔

نہیں ہوں میں آپ کو پیاری آپ میری بابا کے قاتل ہیں قاتل کاش آج وہ شخص مجھے مار ہی دیتا تو آپ سے جان چھوٹ جاتی میری۔۔۔نور نم آنکھوں سے کہتی۔زمین پے بیٹھ گئی جس پے احرام نے غصے میں اپنی آنکھیں بند کر لی تھی آخر کوئی کتنا کسی کو سمجھا سکتا ہے

پلیز نور مرنے کی بات نا کرو یار تمھارے مرنے کی بات سن مجھے کچھ کچھ ہونے لگتا ہے۔اور اب

تمھاری طرف اگر کسی نے آنکھ بھی اٹھائی تو نور اس کا جو خال ہو گا تم خود ہی دیکھ لینا اور دنیا کی کوئی طاقت تمھیں مجھ سے جدا نہیں کر سکتی۔۔ کسی بھی تکلیف کو تم تک پہنچنے سے پہلے مجھ تک پہنچانا ہو گا۔۔۔ وہ مزید اس کے قریب تر ہوتا اپنے دونوں ہاتھ اس کے دونوں گالوں پے رکھ گیا۔

بس مجھے چھوڑ دیں کیوں کے میں ایسے انسان کے ساتھ ہر گز گزرا نہیں کر سکتی میں نے غلط انسان سے محبت کر لی غلطی ہو گئی مجھ سے۔ غلطی ہو گئی ہے۔۔ وہ پھر غصے میں آگئی تھی۔۔ افف نور تو سننے کا کام ہی نہیں لے رہی تھی یہی وہ وجہ تھی جو احرام کو اسے سزا دینے پے مجبور کر دیتی تھی

بہت زبان چلنے لگی ہے تمھاری۔ احرام نے مسکرا کر پوچھا

ہاتھ بھی چلتے ہیں۔۔ وہ غصے میں بولی تھی جس پے احرام مسکرانے لگا

کوئی بات نہیں میں پیار سے تمھارے ہاتھوں سے پیٹھائی کھالوں گا فلحال تم کھانا کھالو۔۔وہ مسکرا کر اسے کہنے لگا جس پے نور پھر اس پے برس پڑھی۔۔احرام تھک ہار نیچے چلا گیا تھا

بڑی بات تھی کے احرام نے اپنے غصے پے کنڑول کیا تھا ورنہ پتا نہیں وہ نور کا کیا خیال کرتا۔۔

بھائی سائیں نور سائیں نے کھانا کھالیا لیا؟آرزم اسے نیچے آتا دیکھ پوچھنے لگا

نہیں وہ کھانا ہی نہیں کھا رہی۔آج تو اس نے ہندوؤں کی کالی ماتا کا اوتار لیا ہوا ہے۔۔احرام مسکراتے ہوئے اسے بتا رہا تھا

اگر آپ کہیں تو میں انہیں کہوں کے کھانا کھا لے کیا پتا میری بات مان لے آرزم نے مسکرا کر پوچھا

اچھا چلو ٹھیک ہے کہو اپنی بھابھی سے کے کھا لے کھانا ورنہ میں اپنا طریقہ اپناوں گا۔۔۔احرام نے اجازت دے دی تھی

سنو اس سے پانچ قدم کی دوری پے ہی رہنا اس کے ہاتھ بڑے چلتے ہیں اس لئے سنمبھال کے۔۔۔وہ اسے بتاتا اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔جب آرزم اندر داخل ہوا تو نورا سے دیکھ اٹھ گئی تھی۔۔

نور سائیں آ کھانے پے غصہ کیوں نکال رہی ہو؟ آرزم نے پوچھا

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے کیا مجھے کسی سے بھی کوئی بات نہیں کرنی آپ سب ایک جیسے ہو۔۔نور کافی غصے میں بولی تھی

پلیز چھوڑ دو اپنی ضد اور مت بھائی سائیں سے دور جانے کی بات کر وہ تم سے اتنی محبت کرتے ہیں تمھارے بغیر وہ جینے کا سوچ بھی نہیں سکتے اتنی محبت کرنے والا شخص تمھیں نہیں ملے گا اس لیے پلیز۔۔آرزم کافی دور کھڑا اسے سمجھا رہا تھا۔۔

مجھے سمجھانے کی بجائے اپنے بھائی کو سمجھائیں کے وہ مجھے چھوڑ دیں۔۔نور بھی غصے میں بولی تھی۔۔اسے سمجھانا بیکار تھا

اف نور۔سائیں تم سمجھ کیوں نہیں رہی تم بھائی سائیں کے صبر کا امتحان لے رہی ہو نور سائیں اگر بھائی سائیں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو تمھیں

ان سے کوئی بھی نہیں بچا۔ پائے گا کوئی بھی نہیں بھائی کہا تھا نا تم نے مجھے تو اس بھائی کی بات سن۔ لیس پلیز۔۔۔ آرزم دو قدم آگے بڑھا تھا

بے شک مار دیں مجھے کوئی پرواہ نہیں لیکن میں اپنی ضد نہیں چھوڑوں گی اور ہاں میرا صرف ایک ہی بھائی ہے عرشمان بھائی۔۔ نور پھر غصے میں بولی تھی نور کو سمجھانا کسی کے بس کی بات نہیں تھی لیکن نور بھی یہ نہیں جانتی تھی کے وہ احرام شاہ کی بیوی۔ ہے اور اگر وہ اپنی پے آگیا تو اسے زندہ ہی دفن کر دے گا اور احرام ایسا کر سکتا ہے وہ نور کو زندہ دفن کر سکتا ہے

ooooooooooooooo

آپ کہیں اپنے بھائی سائیں سے مجھے یہاں سے بھیج دے میں ایک قاتل کے ساتھ اور اس کی فیلمی کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔۔وہ انہیں بھی قاتلی کہہ رہی تھی

تمھیں بھی یہ پتا ہے اور مجھے بھی یہ پتا ہے کے بھائی سائیں تمھیں کبھی خود سے دور نہیں ہونے دیں گے پھر بھی اور جس وجہ سے تم ان سے دور ہونا۔چاہتی ہیں اپنے باپ کے لیے اس شخص نے ان سے ان کا دوست چھین لیا تھا وہ انہیں بھی مار دیتا اگر وہ اسے نا مارتے اسے ذلیل انسان کو تو مارنا ہی تھا نے۔۔آرزم نے سخت لہجے میں یہ کہا تو نور نے ایک زوردار تھپڑ اسے دے مارا۔۔

خبر دار جو میرے پاپا کے لیے یہ بکواس کی تو میں بھول جاؤں گی آپ کون ہیں اور کس کے بھائی ہیں مجھے میرے اپنوں کے پاس جانا ہے آپ جائیں

یہاں سے۔۔نور انگلی سے اسے باہر کا راستہ دیکھانے لگی آرزم بھی گال پے ہاتھ رکھے خاموشی سے باہر نکل گیا تھا

کیسا رہا بھابھی کے ہاتھ کا تھپڑ؟احرام باہر کھڑا سب کچھ سن چکا تھا

بہت زوردار تھپڑ مارا بھابھی نے لیکن مجھے کوئی افسوس نہیں۔۔۔آرزم مسکرا کر کہتا نیچے چلا گیا تھا احرام بھی غصے میں کمرے میں داخل ہوا تھا

بہت ہو گیا نور اب میں برداشت نہیں کروں گا چلو اٹھو۔اور کھانا کھاو۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس پے برس پڑھا نور بھی ضدی تھی کہاں ماننے والی تھی وہ مست ہو کے ایک ہی جگہ پے کھڑی تھی۔۔

نور نور۔ تم ایسے نہیں مانو گی ٹھیک ہے پھر۔۔۔ تھک ہار وہ اب دروازے کے قریب چلا گیا تھا دروازہ کھول وہ اپنا ہاتھ سائیڈ پے رکھ زور زور سے دروازہ کھولنے اور بند کرنے لگا وہ حود کو سزا دے رہا تھا اس وقت وہ اپنا غصہ کنڑول کرنے کے لیے حود کو سزا دے رہا تھا ورنہ اس کے ہاتھ کی جگہ یہاں نور کا ہاتھ ہوتا۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑے آپ کو تکلیف ہو رہی ہے۔۔ نور فوراً سے اس کے قریب آئی لیکن وہ رک ہی نہیں رہا تھا وہ لگاتار حود کو سزا دے رہا تھا

جو تم درد دے رہی ہو مجھے چھوڑ کر جانے کا اس کے سامنے یہ کچھ نہیں مت مجھ سے دور جانے کی باتیں کرو نور میں تمھارے بغیر نہیں جی پاؤں گا۔ اس کی آنکھ سے آنسوں ٹوٹ کر گرا تھا وہ اب رک گیا تھا۔۔ نور اس کا ہاتھ پکڑ پھونکیں مار رہی تھی وہ جتنا بھی احرام سے لڑ جھگڑ لے اسے چھوڑ

کر جانے کی باتیں کر لے لیکن اگر وہ تکلیف میں ہو تو وہ برداشت نہیں کر پاتی

تم نے تو مجھے ہنستے ہوئے دیکھا ہے نور لیکن مجھے روتے میرے رب نے دیکھا ہے میں بہت ڈرتا ہوں نور کے کہیں سچ میں تم مجھے چھوڑ کر چلی نا جاؤ نور خدا کے لیے مجھ سے دور جانے کی بات نا کرو جب تم مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہو نا تو دل خون کے آنسوں روتا ہے۔۔ وہ اس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہنے لگا نور اپنا وجود چھڑوا کر جا ہی رہی تھی کے احرام اسے ہاتھ سے پکڑا اپنے سینے سے لگا گیا تھا احرام کی آنکھیں نم تھی وہ بنا کچھ کہے نور کے لبوں پے اجھکا تھا اس کے لب رکھتے ہی نور کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھی وہ اس کی شرٹ کو دبوچ چکی تھی وہ اپنی تڑپ مٹا رہا تھا نور کو اپنی باہوں میں بھر کر وہ اسے بیڈ پے چھوڑ گیا تھا نور بیڈ سے اترنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن احرام۔اس کے گرد اپنا حصار تنگ کر گیا تھا دوبارہ اس کے لبوں پے جھکتا وہ

عشق اپنے شرٹ کے بٹن کھول چکا تھا اسے اپنے سینے سے لگائے وہ اپنے کی شدتیں اس پے نچھاور کرنے لگا تھا نور تڑپ کے رہ گئی تھی۔۔اذانوں کی آواز جب احرام کے کان میں پڑی تو وہ اٹھ گیا آنکھیں کھولتے ہی وہ نور کا چہرہ اپنی طرف موڑا اسے چومنے لگا۔۔

اٹھ جاؤ نور نماز کا وقت ہے۔۔وہ اس کے گال پے لب رکھے اسے جگا رہا تھا نور مست ہو کر سو رہی تھی

اٹھو میری جان۔وہ اس کے چہرے پے انگلیاں پھیرتے ہوئے کہنے لگا نور نے عجیب سا منہ بنائے کروٹ بدل لی تھی۔

نور اگر نہیں اٹھنا تو پھر میں۔وہ اس کی کمر پے اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہنے لگا نور اس کے ارادے سمجھ گئی تھی اس لئے وہ فوراً سے اٹھ گئی تھی

وضو کرنے کے بعد نور جائے نماز پے کھڑی ہو گئی تھی اتنے میں احرام بھی وضو کر کے آگیا تھا۔۔ کچھ ہی منٹوں میں دونوں نماز ادا کر چکے تھے۔۔

کس منہ سے آپ دعا مانگ رہے ہیں۔۔ وہ جائے نماز پے بیٹھے ہوئے اس سے کہنے لگی تو احرام ہلکا سا مسکرایا۔

جس منہ سے تم مانگ رہی ہو اسی منہ سے۔ وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

آپ کو لگتا ہے آپ کو جنت میں جگہ ملے گی۔۔؟ وہ احرام کو دعا مانگتے دیکھ بے رخی سے پوچھنے لگی

اگر تم دعا کرو گی تو ضرور ملے گی۔۔ وہ پھر مسکرا کر بولا تھا

کسی کا ناحق قتل کرنے کے بعد آپ جنت کی توقع کیسے کر سکتے ہیں۔ایسا لگ رہا تھا جیسے نور جان بوجھ کر اس سے لڑائی کر رہی ہو۔اس کی بات پے احرام مسکرا کر اس کے گالوں پے ہاتھ رکھ گیا تھا جس پے نور نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔

مجھے نا تمھاری ان خطاؤں پے بھی پیار آتا ہے۔۔وہ مسکرا کر اٹھ گیا تھا۔۔یوں دیکھتے ہی دیکھتے دو دن گزر چکے تھے۔شام۔ہونے کے قریب تھی نور سکینہ بی بی کے کمرے میں تھی جبکہ احرام اپنے کمرے میں تھا وہ واشروم سے شاور لے کر باہر نکلا تھا اس نے شرٹ نہیں پہنی تھی وہ الماری سے اپنی شرٹ نکال رہا تھا جب دروازہ کھلنے پر وہ مسکرایا تھا

آؤ بیوی۔۔وہ مسکرا کر شرٹ ڈھونڈنے لگا جب اچانک اسے اپنی کمر پے کسی کا لمس محسوس ہوا تو وہ پلٹا

تم یہاں ؟ وہ غصے میں بولا سامنے دلربا کھڑی تھی جو اس کی اس باڈی جس سے ابھی تک پانی ٹپک رہا تھا دیکھ بے قابو سی ہو گئی تھی احرام نے فوراً سے اپنا وجود ڈھک دیا تھا

میرا سائیں تو بڑا ہاٹ ہے اسی ہاٹنس پے تو میں فدا ہوں پلیز احرام سائیں مجھے اپنے سینے سے لگا لو پلیز ۔۔ دلربا بے قابو سی ہوتی اس پے لپکی تھی جس پے احرام اسے جبڑے سے پکڑ کر ۔ الماری کے ساتھ لگا گیا

کیوں میرے ہاتھوں حرام ہونا چاہتی ہو ؟ وہ ۔ غصے میں دھاڑا تھا

کر دیں حرام میں حرام ہونا چاہتی ہوں میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں سائیں جی۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا جب تم مجھے اگنور کرتے ہو پلیز ایسا مت کیا کرو نا۔۔اس کے لفظوں میں نشہ سا تھا

بکواس بند کر دو ورنہ ابھی جان لے لوں گا۔۔۔وہ اسے چھوڑ چکا تھا

تمھارے ہاتھوں۔ مرنا میں اپنی خوش قسمتی سمجھوں گی مجھے تم سے بے حد محبت ہے۔ دلربا نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا۔اس کی بات پے وہ پھر اسے جبڑے سے پکڑے۔ایک ہاتھ سے اسے جبڑے سے پکڑے وہ دوسرے ہاتھ سے فون پے اسے کچھ پکس دیکھانے لگا تھا

دیکھو انہوں نے نور کو چھونا چاہا تھا میں نے ان کی انگلیاں ہی کاٹ دی دیکھو دیکھو۔۔وہ اسے پکس دیکھاتے ہوئے بول رہا تھا پکس دیکھ دلربا کے رونگھٹے کھڑے ہو گے تھے

اتنا عشق کرتا ہوں میں نور سے کیا تم کرتی ہو اتنا مجھ سے بولو۔۔۔وہ اپنا فون جیب میں ڈال وخشت زدہ ہوتے ہوئے پوچھنے لگا دلربا اب خاموش تھی اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔اتنے میں نور اندر داخل ہوئی تھی جس پے احرام فوراً سے اس سے دور ہو گیا تھا دلربا بھی زبردستی سمائل کرتی کمرے سے نکل گئی تھی جس پے نور اپنی آئی برو اچکاتی بیڈ پے بیٹھ گئی تھی۔۔دلربا کانپتے وجود کے ساتھ ہی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔اسے بار بار انہیں لڑکوں کی کٹی ہوئی انگلیاں اس کی آنکھوں کے سامنے آرہی تھیں وہ کانپتے ہاتھوں سے فوراً سے پانی کا گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس میں پی گئی تھی۔۔۔احرام جلدی سے شرٹ پہن کر سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف

چلا گیا تھا نور کمرے میں اکیلی ہی تھی جب دوبارہ دلربا کمرے میں داخل ہوئی تھی وہ جلدی سے دروازے کو لاک لگا کر نور کے قریب بیٹھ گئ تھی۔

اب تو نہیں نا تم سائیں سے دور جانے کی بات کرتی؟ لمبی خاموشی کے بعد دلربا نے پوچھا

کیوں آپ کو اتنی فکر کیوں ہے اپنے سائیں کی؟ نور نے سخت لہجے میں پوچھا --

فکر ہے نا وہ بے چارے تمھارے لیے اتنا پرشان ہیں اتنی محبت کرتے ہیں تمھیں پتا ہے تمھاری حاطر انہوں نے ایک شخص کی انگلیاں کاٹ دی ہیں یہ تو کچھ بھی نہیں تمھارے لیے تو وہ کسی کی جان بھی لے سکتے ہیں بلکے لے

چکے ہیں۔۔۔وہ جان بوجھ کر ایسا بول رہی تھی اس کے آنے کا اصلی مقصد ہی یہی تھا۔اس کی بات پے نور جیسے شاکڈ رہ گئی وہ غصے میں آٹھ گئی تھی۔۔

ک۔کیا انگلیاں کاٹ دی احرام اتنا بے رحم کیسے ہو سکتے ہیں۔وہ روہنسا آواز میں گوئی تھی دل میں ہلکا سا مسکر کر۔دلربا بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

آہستہ بولو پلیز سائیں سن لے گے اور پھر میری واٹ۔۔وہ بھی اٹھتے ہوئے بولی تھی

تمھاری خاطر ہی تو انھوں نے یہ کیا اب سوچو کتنی محبت تم سے کرتے ہیں اور تم ہو کے ان سے دور جانے کی باتیں کرتی ہو۔۔وہ آگ میں گھی ڈالنے کا کام کر رہی تھی۔۔

وہ پاگل ہو گے ہیں اور ایسے پاگل شخص کے ساتھ میں نہیں رہنا چاہتی اب تو میں ہر حال میں ان سے دور جا کر رہوں گی اور اس بار چھپ کر جاؤں گی بس بہت ہو گیا۔۔ دلربا کی چال کامیاب ہوتی نظر آ رہی تھی نور کو پھر فیصل آباد جانے کا دورہ پڑھ گیا تھا۔

نور۔۔ دلربا اس کے قریب آئی تھی۔۔

نہیں پلیز اس وقت آپ مجھے بالکل بھی مت روکنا اگر میں احرام کی زندگی میں رہی تو وہ پتا نہیں کس کس کی جان لے لیں گے لوگوں کی زندگیاں بچانے کے لیے مجھے ان سے دور جانا ہی ہو گا۔ اور وہ میرے باپ کے قاتل بھی ہیں۔ وہ اب رونا شروع ہو گئی تھی نور نے یہ فیصلہ دل سے نہیں بلکہ۔ دماغ سے کیا تھا۔۔ اسے روتا دیکھ وہ کافی خوش ہو رہی تھی۔

آپ پلیز میری مدد کریں نا پلیز کسی طرح مجھے یہاں سے بھیج دیں۔۔وہ دلربا کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی تھی۔

نور ایسا مت کہو نا۔۔وہ نور کے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہنے لگی دل سے تو وہ بھی یہی چاہتی تھی کے نور یہاں سے چلی جائے بس باہر سے وہ اچھا بننے کا ڈرامہ کر رہی تھی

نہیں پلیز میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی پلیز۔۔نور ضد پے اتر آئی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے تم اتنا ضد کر رہی ہو تو میں تمھاری مدد کر رہی دیتی ہوں لیکن اگر سائیں کو پتا چلا تو وہ مجھے بھی جان سے مار ڈالیں گے۔۔وہ بے چارہ ہونے والا منہ بنائے بولی تھی تاکہ نور کو لگے کے وہ بہت بے چاری ہے۔۔

کون بتائے گا انہیں آپ فکر نا کریں انہیں کبھی پتا نہیں چلے گا کے آپ نے میری مدد کی تھی۔۔نور اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہنے لگی۔۔

ٹھیک ہے لیکن میں اکیلے تمھاری مدد کیسے کروں گی۔۔دلربا نے پوچھا۔

تو کیا آرزم بھائی اور ساحل بھائی سے مدد مانگوں۔۔نور نے پوچھا۔

تمھیں لگتا ہے وہ تمھاری مدد کریں گے بالکل بھی نہیں وہ سائیں کے بھائی ہیں بھائی اور میں اکیلے تمھاری مدد نہیں کر سکتی۔۔۔دلربا نے اداسی سے کہا

کریں گے اور انہیں کرنی ہی ہو گی بس آپ ان دونوں کو کسی نا کسی طرح اپنے کمرے میں بلا لینا اور پھر مجھے میسج کر دینا میں آجاؤں گی اور پلیز احرام کو

اس بات کا پتا نا چلے ورنہ وہ ہم سب کے ساتھ پتا نہیں کیا کریں گئے۔۔نور نے منت کرنے والے انداز میں کہا تھا دلربا مان گئی تھی اور مانتی بھی کیسے نا آخر اس کے راستے کا پتھر خود باخود جو ہٹ رہا تھا۔۔دلربا مسکراتی ہوئی یہاں سے چلی گئی تھی۔۔اور کچھ ہی دیر دلربا دونوں لڑکوں کو اپنے کمرے میں بلا کر نور کو میسج کرنے لگی تھی نور بھی اس کے میسج پے بھاگی دوڑی چلی آئی تھی احرام۔ابھی تک سکینہ بی بی کے کمرے میں تھا اسی لیے وہ یہاں آ سکی ورنہ جب احرام اپنے کمرے میں ہوتا ہے تو وہ نور کو بالکل بھی خود سے دور نہیں ہونے دیتا دونوں کو دیکھ نور ہلکا سا مسکرائی تھی جبکہ آرزم کو نور کا تھپڑ یاد آ گیا تھا۔۔

پہلے تو میں آپ سے معافی مانگتی ہوں میں نے غصے میں آپ کو تھپڑ مار دیا تھا آپ نے میرے بابا کے بارے میں ایسا کہا تو اس لئے معاف کر دیں۔۔نور

اداس ہونے والے انداز میں اس سے اپنے کیے کی معافی مانگ رہی تھی ۔آرزم بھی اسے معاف کر چکا تھا۔۔

اب بولو کیا بات ہے ہمیں یہاں کیوں بلایا۔۔؟ دونوں بھائیوں نے ایک ساتھ سوال کیا تھا

مجھے آپ سے مدد۔ چاہیے۔۔ نور نے کہا

کیسی مدد؟ دونوں نے پوچھا

دیکھیں آپ دونوں میرے بھائی ہیں اور آرزم بھائی آپ نے کہا تھا زندگی کے کسی موڑ پے بھی اگر میری مدد چاہیے تو لازمی بتانا اور مجھے آپ کی مدد

چاہیے۔۔نور نے اداسی سے بتایا تو دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

ہاں لیکن بتاؤ تو سہی کیا کام ہے؟آرزم نے ہلکی سے مسکراہٹ لئے پوچھا ۔تو نور اپنی انگلیوں کے ساتھ کھیلنے لگی۔۔

مجھے کسی طرح فیصل آباد بھیجوادیں۔احرام کو پتا نا چلے۔۔وہ اپنی انگلیوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے ہی بولی تھی اس۔کی بات سن کر دونوں لڑکے اٹھ کھڑے ہو گے تھے۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو کیا تم جانتی بھی ہو کیا کہہ رہی ہو؟آرزم نے غصے میں کہا تو نور بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

مجھے پتا ہے میں کیا کہہ رہی ہوں دیکھیں میں بھیک مانگتی ہوں پلیز مجھے یہاں سے بھیجوادیں میں آپ دونوں کا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی پلیز۔۔وہ ان دونوں کے سامنے ہاتھ جوڑ گئی تھی دونوں۔پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔

نور سائیں ہم ایسا نہیں کر سکتے اگر تم چلی گئی تو بھائی سائیں تمھارے کے بغیر مر جائیں گے اور بھائی سائیں کو زندہ رہنے کے لیے تمھارا ان کی زندگی میں رہنا بہت ضروری ہے پلیز ایسا ظلم مت کرو ان کے ساتھ۔۔اب کی دفعہ ساحل بولا تھا۔

پہلی بات وہ میرے باپ کے قاتل ہیں اور ان کے ساتھ میں نہیں رہنا چاہتی بالکل بھی نہیں اور

اگر میں ان کی زندگی میں رہی تو وہ بہت لوگوں کی جان لے لیں گے مجھے ان کے ساتھ نہیں رہنا۔۔ نور نے نم آنکھوں سے کہا تو آرزم نے اپنا ماتھا پکڑ لیا

تمھارے دور جانے سے وہ اور بھی زیادہ باغی بن جائیں گے اور تب انہیں کوئی بھی کنٹرول نہیں کر پائے گا وہ حد سے بھی زیادہ حطرناک بن جائیں گے اور ہم تمھاری مدد نہیں کر سکتے بھائی۔ سائیں کو پتا چلا تو وہ ہمیں زندہ ہی دفنا دیں گے آرزم نے سخت لہجہ اختیار کیا نور تب بھی بعض نا آئی وہ بحث پے اتر آئی تھی۔۔

سوری لیکن ہم تمھاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ آرزم اسے کہتا جا ہی رہا تھا کے نور بھاگ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

اگر آپ نے میری مدد نا کی تو میں خود کو مار دوں گی۔۔نور نے دھمکی دی ۔۔

پاگل ہو گئی ہو۔؟آرزم نے غصے میں کہا

جو مرضی سمجھیں۔نور نے فوراً سے کہا

اگر آپ لوگ نہیں چاہتے کے میں خود کو مار دوں تو پلیز میری مدد کریں۔ آپ دونوں ہی ہیں جو میری مدد کر سکتے ہیں پلیز اللہ کے واسطے مجھے یہاں سے نکال دیں۔۔۔وہ آرزم کے پاؤں میں گر پڑھی۔۔

یہ کیا کر رہی ہیں نور سائیں اٹھیں آرزم اسے اٹھا رہا تھا لیکن وہ ضدی تھی کہاں ماننے والی تھی

نہیں پہلے آپ بولیں میری مدد کریں گے نا پلیز۔۔اس کے قدموں میں گرے وہ روئے جارہی تھی۔

نور سائیں اٹھو پلیز ساحل بھی اسے اٹھنے کے لیے کہہ رہا تھا۔۔لیکن نور یہی رٹ لگائے تھی کے میری مدد کریں میری مدد کریں۔۔

اچھا ٹھیک ہے اٹھو تو سہی۔۔اخر آرزم نے کہہ ہی دیا نور بھی یہ سن کر فوراً سے اٹھ گئی تھی

OOOOOOOOOOOOOOO

آرزم سائیں یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ساحل نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔

ہم۔ تیار ہیں تمھاری مدد کرنے کے لیے تیار ہیں اپنے بھائی کو دھوکا دینے کے لیے تمھاری مدد کے بعد اگر وہ ہمیں زندہ بھی دفنا دیں تو کوئی غم نہیں لیکن اپنی بہن سے کیا گیا وعدہ میں ضرور پورا کروں گا۔۔ وہ نور کے سر پے ہاتھ رکھے بولا تو نور مسکرانے لگی۔ آرزم اس کی مدد کرنے کو تیار ہو گیا تھا لیکن اسے پتا نہیں تھا کے وہ احرام کو دھوکا دے رہا ہے احرام کو جوان کی سوچ سے بھی زیادہ حطرناک ہے جوان کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔

شکریہ آپ کا بھائی بہت بہت شکریہ۔۔ نور نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

لیکن ہم کیسے تمھیں بھیجیں گے مطلب کوئی پلین ؟ آرزم نور سے پوچھنے لگا

آپ نا مجھے نیند کی گولیاں لا کے دینا۔۔نورا بھی اپنی بات مکمل کر ہی رہی تھی کے آرزم نے اس کی بات کاٹی تھی

ایک منٹ نیند کی گولیاں کیوں ؟آرزم نے فوراً سے پوچھا

وہ اس لیے کے میں احرام کے سونے کے بعد ہی بھاگ سکتی ہوں ایک ہلکی سی آہٹ پے احرام رات کو جاگ جاتے ہیں اگر انہوں نے نیند کی گولیاں کھالی تو۔ وہ صبح سے پہلے نہیں اٹھیں گے۔۔نور نے اسے تفصیل سے بتایا ۔۔ساحل تو صاف انکار کر گیا تھا لیکن آرزم نے اسے سمجھایا تھا۔نور اس لیے رات کا پلین بنا رہی تھی کیوں کے دونوں لڑکے دن کو احرام کے ساتھ ہی ہوتے تھے اور احرام نے اب حویلی۔میں۔سکیورٹی بھی بڑھادی تھی اب نور بنا کسی کی مدد سے یہاں سے نہیں بھاگ سکتی تھی۔۔

ٹھیک ہے ہم لا کے دے دیں گے۔ آرزم اس سے کہتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ دلربا خوشی سے ناچ رہی تھی

تم نے اکیلے ہی فیصلہ کر لیا اگر بھائی سائیں کو پتا چلا تو وہ تو ہمیں ختم ہی کر دیں گے نور سائیں ہے بیوقوف ہے ہم تو نہیں ہیں میں ابھی جا رہا ہوں اور اسے منع کر دوں گا کے ہم تمھاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔۔ ساحل اسے کہتا نور کی طرف جا رہا تھا وہ ان دونوں کے پلین کے سخت خلاف تھا۔

ہاں جاؤ اور کر دو منع اگر اس نے خود کو مار دیا تو بھائی سائیں کا کیا حال ہو گا کبھی سوچا ہے دشمنوں کے دلوں میں ان کا جو نام ہے جو وخشت ہے وہ سب ختم ہو جائے گی۔۔ آرزم غصے میں کہنے لگا جس پے وہ جاتے جاتے رک گیا تھا

دیکھو مجھے پتا ہے ہم بھائی سائیں کو دھوکا دے رہے ہیں اور اس دھوکے کے بعد تو ہم زندہ نہیں بچے گے لیکن میں نے نور سائیں سے وعدہ کیا تھا کے میں اس کی مدد کروں گا چاہے جو ہو جائے اگر تم میرا ساتھ نہیں دینا چاہتے تو کوئی بات نہیں میں اکیلا ہی نور سائیں کی مدد کے لیے کافی ہوں۔ وہ اس سے کہتا کرسی پے بیٹھ گیا تھا

اکیلے کیسے مرنے دوں گا یار جیے گے تو ساتھ مرے گے تو ساتھ ساحل اس کے کندھے پے ہاتھ رکھے مسکرا کر بولا تھا آرزم بھی مسکرایا تھا۔ دلربا آج بہت زیادہ خوش تھی اس کا دل کر رہا تھا کے وہ خوشی کے مارے ناچے گائے

--

کہاں گئی تھی ؟ نور جب کمرے۔ میں داخل ہوئی تو احرام پوچھنے لگا۔

آپ کو کیا جہاں مرضی جاؤں۔۔وہ بے رخی سے کہتی بیڈ پے بیٹھ گئی تھی

مجھے بہت مسلہ ہے ناجان جب بھی آپ میری آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی۔ہیں تو دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے مانو ابھی نکل کر باہر آجائے گا ۔۔وہ ہنستا مسکراتا اس کے قریب بیٹھ گیا تھا اس کے بیٹھنے پے وہ دور ہٹی تھی

مجھ سے دور نا جایا کرو۔۔اسے ٹانگ سے کھینچ کر وہ اسے اپنے قریب لے آیا

چھوڑیں مجھے۔۔نور چلائی

کبھی نہیں تم اس سائیں کی دھڑکن ہو۔۔کہتے کہتے وہ اس کا چہرہ تھام اس کے لبوں پے اپنی شدت لٹانے لگا اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لئے وہ

اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا اسے پوری طرح سے خود میں سما گیا تھا تقریباً دو گھنٹے کے بعد۔۔ نور کچن میں تھی جب آرزم چھپتے چھپاتے اسے نیند کی گولیاں دے آیا تھا۔۔۔ فریش ہونے کے بعد احرام نور کو ڈھونڈتے ہوئے کچن کی طرف چلا گیا تھا۔۔ کچن میں داخل ہوتے ہوئے اس نے نور کو کمر سے پکڑا اس کی گردن پہ لب رکھے سکون کی سانسیں بھرنے لگا نور نے خاموشی اختیار کی ہوئی تھی آج وہ اس کی باہوں میں مچل نہیں رہی تھی ۔۔اس کے گال چومتا وہ کچن سے باہر نکل گیا تھا۔۔ شام ہو چکی تھی آج نور نے بھی خاموشی سے سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا تھا۔۔ وہ پہلے جیسا برتاؤ کرنے لگی تھی وہ دیکھاوا ہی کر رہی تھی۔ احرام کمرے کی طرف چلا۔ گیا تھا جبکہ نور کچن کی طرف چلی گئی تھی۔۔ وہ گلاس میں دودھ ڈال کر اس میں نیند کی۔ گولی مکس کر رہی تھی۔۔ مکس کرنے کے بعد وہ گلاس اٹھا کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔

کیا بات ہے بیوی آج اتنی خدمت تمھارے ارادے نیک نہیں لگ رہے مجھے۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا نور سائڈ ٹیبل پے دودھ رکھ کر بیڈ پے بیٹھ گئ احرام ابھی دودھ پینے ہی لگا تھا کے نور اپنا منہ پکڑے واش روم طرف بھاگی تھی۔۔اسے دیکھ احرام دودھ وہی چھوڑ دروازے کے قریب کھڑا ہو گیا

نور تم ٹھیک ہو کیا ہوا۔۔؟وہ باہر کھڑا پوچھنے لگا اندر نور وومٹنگ کر رہی تھی احرام باہر کافی پرشان کھڑا تھا۔

تمھاری طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی۔ڈاکٹر کے پاس چلیں کیا۔۔وہ اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔اپنا منہ صاف کرتے وہ بیڈ پے بیٹھ گئ تھی۔۔

نہیں مجھے تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی اٹھو ہم ابھی ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔وہ اس کے قریب بیٹھ گیا

نہیں کہانا میں ٹھیک ہوں۔۔نور نے سخت لہجے میں کہا

اچھا ٹھیک ہے۔۔اس کے کہنے پے وہ مان تو گیا تھا لیکن اس کا دل نہیں مان رہا تھا۔۔

مجھ سے زیادہ اسے تمھیں ضرورت ہے کافی کمزور ہو گئی ہو اس سے تمھاری ہڈیاں مظبوط ہو جائیں گی۔احرام دودھ کا گلاس اٹھا کر اسے دینے لگا تو نور ایک دم سے گھبرا گئی

ن۔نہیں مجھے نہیں پینا آپ پیے۔۔وہ گلاس کو خود سے دور کر گئی تھی۔۔

نہیں پینا تو پڑے گا چلو پیو۔۔وہ بھی ضدی تھا

احرام میرا دل حراب ہو رہا ہے اسے دیکھ کر پلیز آپ پییں۔۔وہ پھر گلاس کو حود سے دور کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

اوکے۔۔وہ ایک سانس میں پی گیا تھا نور اسے دیکھ رہی تھی اسے کافی شرمندگی محسوس ہو رہی تھی

مجھے ایسا کرنے پے آپ نے ہی مجبور کیا ہے۔۔وہ اپنے دل میں بول رہی تھی۔۔وہ۔دوسری طرف منہ پھیرے۔لیٹ گئ تھی اس کی آنکھیں کافی نم تھی احرام اسے کمر سے پکڑ اپنے بے حد قریب لے آیا تھا اتنا قریب کے دونوں ایک دوسرے کی دھڑکنیں آسانی سے سن سکتے تھے۔نور اپنے

آنسوں کو صاف کر رہی تھی کے کہی احرام دیکھ نا لے کچھ ہی دیر میں وہ گہری نیند میں اتر گیا تھا۔۔احرام کے سونے کے بعد نور آرام سے اس کے قریب سے اٹھی تھی کچھ ہی منٹوں میں وہ اپنا سامان پیک کر چکی تھی۔۔

۔وہ اس کے قریب کھڑی اسے گھور کر دروازے کی طرف بڑھی

تھی۔۔وہ اپنا بیگ اٹھا کر جانے لگی کے پھر پلٹی تھی وہ نم آنکھوں سے احرام کو دیکھ رہی تھی بھاگ کر اس کے ماتھے اور دونوں گالوں کو چومنے لگی ۔۔اس کے ماتھے اور گال کو چوم وہ جلدی سے باہر نکل گئی تھی۔۔جب وہ سے بیگ باہر نکلی تو دونوں لڑکے اس کا انتظار کر رہے تھے نور کے ہاتھ لے کر وہ نیچے چلے گئے تھے۔

باہر تو گارڈ ہیں۔۔نور نے گھبرا کر کہا

ویٹ میں انہیں ہینڈل کرتا ہوں جب میں اشارہ کروں گا تو تم نور سائیں کو لے کر باہر نکل جانا باہر ایک گاڑی کھڑی ہے اس میں بیٹھ جانا اور ہاں ساحل سائیں تم واپس دیوار سے کود کر آنا۔ آرزم بالکل دھمی آواز میں دونوں سے کہہ رہا تھا

سنو میری بات۔۔۔ آرزم نے سبھی کو اپنی طرف آنے کا کہا سبھی اس کی طرف آئے تھے وہ اب دونوں کو باہر جانے کا اشارہ کرنے لگا دونوں اس کے اشارے پے باہر نکل گئے تھے دونوں گاڑی میں بیٹھ گے تھے

اگر احرام سائیں کو پتا چلا تو وہ وہاں بھی پہنچ جائیں گے پھر کیا کرو گی؟ ساحل اس سے پوچھنے لگا۔

میں ان سے بہت دور چلی جاؤں گی انہیں میرا پتا ہی نہیں چلے گا۔۔نور نے اداسی سے بتایا تھا

مطلب تم فیصل آباد نہیں جا رہی کیا؟ وہ حیرانی سے پوچھنے لگا

جاؤں گی لیکن میں وہاں سے کہی اور چلی جاؤں گی جہاں احرام مجھ تک نا پہنچ سکیں۔۔وہ پھر اداس ہونے والے انداز میں کہنے لگی گاڑی میں اب خاموشی چھا۔گئی تھی کچھ ہی دیر میں دونوں اڈے پہنچ گے تھے لیکن بد قسمتی سے وہاں ایک بھی بس نہیں تھی۔۔یہ دیکھ نور اب کافی پرشان ہو گئی تھی

اب کیا کریں گے ہم؟ نور نے پریشانی سے پوچھا

ڈانٹ وری۔۔ سنو یہ کچھ پیسے رکھواور انہیں فیصل آباد چھوڑ آئو نور تم اسے بتادینا جہاں جانا ہوا۔۔ڈرائیور سے کہتا وہ نور کو سمجھاتے ہوئے گاڑی سے نکل گیا تھا

سنو یہ احرام شاہ کی بیوی ہیں انہیں سہی سلامت ان کی جگہ پہنچا دینا ورنہ ۔۔۔وہ اس لیے اس سے کہہ رہا تھا تا کہ وہ کچھ گڑ بڑ نا کرے کیوں کے وہ کسی انجان پے اعتبار نہیں کر سکتا۔ تھا

آپ بے فکر رہی سائیں کی بیوی کو میں سہی سلامت ہی ان کے گھر چھوڑ آؤں گا۔۔ڈرائیؤر فوراً سے بولا تھا

اللہ حافظ۔۔ساحل نے اداسی سے کہا جس پے نور کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

اللہ حافظ ۔۔ وہ بھی نم آنکھوں سے بولی تھی ۔ وہ کافی زیادہ اداس تھی اس کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی ۔۔ ساحل واپس حویلی کی طرف چلا گیا تھا۔ لمبے سفر کے بعد نور فیصل آباد پہنچ گئی تھی ۔ ڈرائیور نور کو اس کے گھر چھوڑ آیا تھا وہ کافی اداس و پرشان تھی وہ جب اپنے گھر کے قریب سے گزری تو اس نے فوراً سے اپنا چہرہ ڈھک لیا کے کہی حمید کی نظر نا پڑھ جائے وہ حوف زدہ تھی ۔۔

یہاں تو پہنچ گی اب آگے کہاں جاؤں اگر کلثوم بی بی کے گھر گئی تو وہ زبردستی روک لیں گی اب کیا کروں ۔۔۔ وہ وہی کھڑے ہی سوچ رہی تھی جب نور کو اپنی طبیعت بہت حراب محسوس ہونے لگی وہ اس حالت میں کہی جا بھی نہیں سکتی تھی اس لئے وہ کلثوم بی بی کے گھر کی طرف چلی گئی ۔۔ کلثوم بی بی کے دروازے کے باہر کھڑی وہ زور زور سے دستک دینے لگی جب

دروازہ کھولا تو نور دہلیز پر ہی گر گئی وہ بے ہوش ہو چکی تھی اسے دیکھ کلثوم بی بی نے شور مچایا تھا۔

نور میری بچی کیا ہوا تمھیں۔ وہ اس کے گال تھپتھپا رہی تھی

ثنا ثنا۔۔ کلثوم نور کو تھپتھپاتے ہوئے ثنا کو پکار رہی تھی ثنا اندر بے غم سوئی تھی آخر کلثوم حود ہی ہمت کر کے نور کو اٹھا گھسیٹ کر اندر لے گئی تھی اسے اپنے کمرے میں چھوڑ وہ پانی لانے کچن کی طرف چلی گئی تھی جلدی سے پانی لے کر وہ کمرے کی طرف چلی گئی۔۔ وہ پانی کی ننھے ننھے قطرے اس پے ڈالنے لگی نور ابھی بھی ہوش میں نہیں آئی تھی کلثوم کافی پرشان ہو گئی تھی وہ اب ثنا کو جاگنے چلی گئی تھی۔۔

ثنا ثنا اٹھو جلدی نور بے ہوش ہو گئی ہے۔۔ کلثوم اس کے اوپر سے کمبل کھینچتی اونچی اواز میں کہنے لگی وہ عجیب سا منہ بنائے کروٹ بدل گئی تھی۔۔

ثنا اٹھو۔۔ کلثوم کے چلانے پے۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

کیا ہوا اتنی رات کو آپ کو کون سا دورہ پڑھ۔ گیا۔۔ وہ اپنی آنکھیں
موندے غصے میں کہنے لگی

نور آئی ہے میری کمرے میں بے ہوش پڑھی ہے جلدی سے اٹھو اسے ہسپتال لے جانا ہے۔۔۔ وہ اسے کہتی باہر نکل گئی تھی ثنا بھی غصے میں باہر چلی گئی تھی۔۔ چند منٹوں میں نور کو ہوش آگیا تھا۔ اسے ہوش میں دیکھ کلثوم بی بی کافی خوش ہوئی تھی۔۔ اس کے ہوش میں آتے ہی دونوں اسے ہسپتال لے گئیں تھی نور جانا نہیں چاہتی تھی لیکن کلثوم بی بی اسے زبردستی

لے گئی تھی صبح کے آٹھ بج رہے تھے احرام جاگ چکا تھا فریش ہونے کے بعد وہ مسکراتے ہوئے کچن کی طرف چلا گیا تھا اسے لگا نور کچن میں ہو گی جب وہ کچن میں داخل ہوا تو وہاں اسے نور نہیں ملی تو ملتی بھی کیسے وہ تو فیصل آباد پہنچ گئی تھی۔۔ کچن سے نکل وہ اب پوری حویلی تلاش کرنے لگا اسے نور کہی بھی نا ملی یہ دیکھ وہ اب غصے میں آگیا تھا وہ غصے میں ہی عرشمان کے گھر کی طرف چلا گیا تھا۔۔

نور نور۔۔ وہ اندر داخل ہوتے ہی اسے پکارنے لگا۔ تھا

نور تو یہاں نہیں ہے۔۔ نگار نے اسے بتایا تو وہ غصے میں آگیا

نہیں ہے تو کہاں گئی کہاں چلی گئی ضرور تم لوگوں نے ہی اسے کہی چھپا لیا ہے سچ سچ بتاؤ وہ کہاں ہے ورنہ میں تم سب کو مار دوں گا۔۔وہ گن نکال اس کی کنپٹی پے رکھ گیا جس پے نگار کا پورا وجود کانپنے لگا

میں اپنے بچے کی قسم کھا کر کہتی ہوں سائیں وہ یہاں نہیں ہے۔۔نگار نے اپنے بچے کی قسم کھا کر کہا تو احرام گن اس سے دور کر گیا وہ غصے میں ہی یہاں سے نکل گیا تھا وہ۔غصے میں اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا اس کی نظر الماری پے پڑھی تھی الماری آدھی کھولی تھی احرام نے جب الماری کھولی تو نور کے کپڑوں کا نام و نشان نا تھا یہ دیکھ اس نے ایک زوردار نعرہ لگایا تھا وہ غصے میں الماری کو بند کرتا کمرے سے نکل گیا تھا

ساحل آرزم چلو میرے نور بھاگ گئی ہے۔۔ وہ دونوں سے کہتا باہر گارڈن ایریا کی طرف چلا گیا جبکہ دونوں ڈر اور حوف کا لباس اوڑھے ایک دوسرے کی طرف۔ دیکھ رہے تھے۔۔

سنو نور کا جاتے دیکھا کیا بولو؟ وہ سبھی گارڈز سے پوچھنے لگا جس پے سبھی نا میں سر ہلانے لگے

یاد کرو ٹھیک سے۔۔۔ احرام چلایا تو ایک گارڈ فوراً سے بول پڑا

سائیں رات کو آرزم سائیں ہم سے کچھ پوچھ رہے تھے تبھی ہم سب ان کی طرف چلے گئے تھے ہو سکتا ہے اسی دوران وہ بھاگ گئی ہوں۔۔ وہ گارڈ اسے بتا رہا تھا۔ یہ سن کر احرام چلایا تھا

لگ گئی واٹ۔۔۔ دونوں نے گارڈ کی باتیں سن لی تھی احرام غصے میں ہی اندر چلا گیا تھا وہ اندر جاکر سبھی کو ان کے کمروں سے باہر آنے کے لیے کہنے لگا سکینہ بی بی کو چھوڑ کر سبھی۔ کمروں سے باہر نکل آئے تھے۔۔

کس نے نور کو بھگایا؟ وہ ہاتھ میں گن پکڑے بڑے غصے میں ان کے سامنے ہی ٹہلنے لگا سبھی ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔

تم لوگ انگلش سمجھتے ہو کیا میں نے پوچھا نور کو کس نے بھگایا ہے۔۔ مجھ سے جھوٹ مت بولنا مجھے پتا ہے تم میں سے ہی کسی نے یہ گندی حرکت کی ہے حود مجھے بتادو ورنہ اگر میں نے سی سی ٹی وی فوٹیج نکلوائی تو اس انسان کا وہ حال کروں گا کے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ وہ پھر سبھی کو کہہ رہا تھا

ٹھیک ہے پھر ریڈی ہو جانا۔۔یہ کہہ کر وہ جانے ہی والا تھا جب دونوں لڑکے اس کے پاؤں میں گر پڑے اور یہ دیکھ بشرہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئ

بھائی سائیں ہمیں معاف کر دیں پلیز نور سائیں نے حود کو مارنے کی دھمکی دی تھی اس لئے ورنہ ہم ایسا کبھی نا کرتے۔۔دونوں اس کے پاؤں میں گرے اپنی زندگی کی بھیک مانگنے لگے بشرہ احرام کی منت کرنے۔لگی تھی کے میرے بیٹوں کو چھوڑ دو احرام نے غصے میں دونوں جو گریبان سے پکڑ کر اپنے مقابل کیا

نور کو مجھ سے دور کرنے کی ہمت کیسے ہوئی تم دونوں کی تم دونوں نے مجھ سے میری زندگی چھین لی اور اب کہتے

ہو ہمیں چھوڑ دیں۔۔ وہ دونوں کا گریبان چھوڑ ان کی پیٹائی کرنے لگا تھا

بشرہ اسے روک رہی تھی

لیکن اس وقت احرام کو روک پانا کسی کے بس کی بات نا تھی۔ دلربا تو

بھاگ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی اس وقت یہ سب اس دلربا کی وجہ

سے ہی ہو رہا تھا۔ دونوں لڑکوں کے ناک منہ سے حون آنا شروع ہو گیا

تھا۔

نور کا جو حال ہو گا وہ تم لوگ دیکھ لینا اسے فیصل آباد سے گھسیٹتے ہوئے لے

آؤں گا اور ہاں تم دونوں اپنی قبریں کھود لینا کیوں کے اب میں تم دنوں کو

بخشنے والا نہیں ہوں دھوکا دیا ہے تم دونوں نے مجھے دھوکا اور احرام شاہ کو

دھوکا دینے کی سزا تم دونوں کو مل کر ہی رہے گی۔۔ وہ سفاک انداز میں کہتا

باہر چلا گیا تھا وہ غصے میں ہی گاڑی میں بیٹھ فیصل آباد کے لیے روانہ ہو گیا تھا

وہ بنا گارڈز کے ہی گیا تھا

نور آ رہا ہوں میں چھپ جاؤ جہاں چھپنا ہے تم دنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نا چھپ جاؤ میں تمھیں ڈھونڈ نکالوں۔گا۔۔وہ غصے میں کہتا اسٹئیرنگ پے ہاتھ مارنے لگا سفر طے کرنے کے بعد وہ بھی فیصل آباد پہنچ۔ گیا تھا

نور میں اگیا ہوں اب تم جہاں بھی ہو میں تمھیں ڈھونڈ لوں گا اب میں بخشنے والا۔ نہیں ہوں۔۔۔وہ حود سے کہتا اپنے ہی حیالوں میں گم۔ گاڑی چلا رہا تھا سامنے ایک عورت جس کی پشت اسی کی طرف تھی جو سڑک کے بیچو بیچ چل رہی تھی احرام کی اس پے نظر پڑھتے ہی اس نے بریک لگائی تھی ۔۔ گاڑی روک احرام باہر نکل گیا تھا۔۔

آپ ٹھیک ہیں آپ کو لگی تو نہیں۔۔وہ پریشانی سے پوچھنے لگا وہ عورت کلثوم بی بی تھی

بیٹا میں ٹھیک ہوں۔۔کلثوم بی بی مسکرا کر بولیں تھیں۔۔

مجھے آپ پے نظر ہی نہیں پڑھی وہ میں۔احرام پھر معذرت کر رہا تھا۔۔

بیٹا میں ٹھیک ہوں تم پرشان مت ہو۔۔کلثوم بی بی پھر مسکرانے لگیں احرام بھی اپنی لٹوں کو پیچھے کرتا ہلکا سا مسکرایا تھا۔

میں بھی اسی طرف جا رہا ہوں اگر آپ برا نا مانے تو میں آپ کو چھوڑ دوں ۔احرام نے محبت سے پوچھا۔جس پے کلثوم بی بی مسکرانے لگی

نہیں بیٹا میں چلی جاؤں گی۔۔بس تھوڑا ہی آگے جانا ہے۔اس سے کہتی وہ جانے والی تھی کے احرام نے انہیں روک لیا تھا

میں چھوڑ دوں گا آپ بیٹھ جائیں۔۔احرام اس کے ہاتھ سے شاپر لے چکا تھا کلثوم بھی مسکراتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھی تھی وہ پیچھے والی سیٹ پے بیٹھنے والی تھی کے احرام نے اسے آگے والی سیٹ پے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

شکریہ۔۔کلثوم بی بی بیٹھتے ہوئے بولی تھی احرام بھی گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

کوئی بات نہیں۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔

آپ کو دیکھ مجھے میری امی کی یاد آگئی۔۔وہ سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا جس پے کلثوم بی بی اس کے سر پے ہاتھ پھیرنے لگی۔۔

مجھے اپنی ماں ہی سمجھو بیٹا کیا نام ہے تمھارا؟ کلثوم بی بی نے پیار سے پوچھا

احرام۔۔اس نے مسکرا کر بتایا

بہت پیارا نام ہے میری بیٹی۔کے شوہر کا نام بھی احرام ہے
ویسے بڑے جلدی میں تھے تم کہاں جا رہے تھے۔۔کلثوم بی بی پھر پوچھنے لگی۔۔

ایک قیمتی چیز کی تلاش میں دعا کریں مجھے میری قیمتی چیز مل جائے۔۔وہ سامنے سے نظریں ہٹا کر انہیں دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

انشااللہ بیٹا جس کی تلاش میں تم یہاں آئے ہو وہ ضرور ملے گی کہاں سے آئے ہو تم؟ کلثوم بی بی نے پھر سوال کیا

لاہور سے۔۔وہ مسکرا کر بولا

میری بیٹی کا شوہر بھی لاہور رہتا ہے وہ گھر آئی ہے اسی کے لیے یہ فروٹس لینے آئی تھی۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسے بتانے لگی جس پے احرام ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔احرام کو ذرا بھی شک نا ہوا کے وہ نور کے لیے کہہ رہی ہیں کیوں کے اسے پتا تھا کے نور کا یہاں کوئی اپنا نہیں ہے۔نور نے انہیں سب بتادیا تھا۔۔

تم بہت اچھے ہو بیٹا تم نے مجھے لفٹ دی ورنہ اجکل کون ایسا کرتا ہے اجکل تو ایکسڈنٹ کرنے کے بعد لوگ بھاگ ہی جاتے ہیں۔ لیکن تم بہت اچھے ہو ۔۔وہ اس کی تعریفیں کیے جارہی تھی ۔۔

بس بیٹا یہی اتار دو۔۔ کلثوم بی بی نے مسکرا کر کہا احرام بھی گاڑی روک گیا تھا۔۔ کلثوم بی بی کو گاڑی سے نکلنے میں کافی تکلیف ہو رہی تھی اس لئے احرام ان کی اترنے میں مدد کر رہا تھا

آپ کیوں آئی تھی کسی اور کو بھیج دیتی۔۔ وہ انہیں باہر نکالتے ہوئے کہنے لگا تو کلثوم بی بی مسکرانے لگی۔۔

بیٹا کون آئے گا کسے کہوں میرے شوہر تو اس دنیا میں ہی نہیں دو بیٹیاں ہیں ایک گھر۔ کپے ہے دوسری سکول ہوتی ہے جو کرنا ہوتا ہے میں ہی کرتی ہو

۔۔وہ باہر نکلتے ہوئے اسے بتا رہی تھی احرام سارے شاپر ان سے لے چکا تھا۔۔

میں آپ کو گھر تک چھوڑ آتا ہوں وہ مسکرا کر بولا تھا

بیٹا میں چلی جاؤں گی۔۔کلثوم بی بی اس سے شاپر مانگنے لگی لیکن احرام نے ضدی انداز میں کہا کے میں آپ کو گھر تک چھوڑ آؤں گا آخر دونوں گھر کی طرف چلے گئے تھے۔احرام اسے گھر تک چھوڑ واپس آ رہا تھا جب کلثوم اسے زبردستی اندر لے گئی تھی۔۔

بیٹھو بیٹا۔وہ اسے صوفے پے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگی۔۔احرام بھی صوفے پے بیٹھ گھر کو دیکھنے لگا۔کلثوم بی بی اس کے قریب سے اٹھ کر کچن میں چلی گئی تھیں۔

نور آ گے ہی تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اوپر سے تم کام کر رہی ہو ثنا کہاں ہے؟ وہ کچن میں داخل ہوئی تو نور کام میں مصروف تھی۔۔

وہ کمرے میں فون کے ساتھ لگی ہیں۔۔ نور مصروف انداز میں بولی تھی ۔۔ کلثوم بی بی اسے منع کر رہی لیکن نور ضد پے آڑی رہی۔۔

بیٹا ثنا سے کہوں باہر مہمان آیا ہے تو پانی لے آ ئے۔۔ کلثوم بی بی کچن سے نکلتے ہوئے بولی تھی

آپ چلیں میں لے آتی ہوں۔۔ نورا نہیں باہر بھیج۔ گلاس میں پانی۔ ڈالنے لگی۔۔ کلثوم بی بی احرام کے قریب بیٹھ گئیں تھیں۔۔ نور بھی ہاتھ میں ٹرے پکڑے اپنی نگاہیں جھکائے باہر آئی تھی

نور آرام سے۔۔ کلثوم بی بی نے جب یہ۔ جملہ کہا تو احرام فوراً سے سامنے کی طرف دیکھنے لگا سامنے سے نور اپنی نظریں جھکائے ہاتھ میں ٹرے۔ پکڑے آ رہی تھی اسے دیکھ وہ اٹھ گیا تھا شاکڈ تو وہ ہو ہی گیا تھا وہ تنگ نظروں اور حیران کن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا نور نے جب سر اٹھایا تو اس کے ہاتھ سے ٹرے بے ساختہ چھوٹ گئی تھی جس طرح اسے دیکھ احرام حیران ہوا تھا ایسے ہی نور بھی اسے دیکھ حیران و پریشان ہو گئی تھی۔۔

کیا ہوا بیٹا؟ کلثوم بی بی نور کے قریب چلی گئی۔۔ لیکن نور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر۔ احرام کو دیکھ رہی تھی۔۔

نور۔۔ کلثوم بی بی نے اسے کندھے سے ہلایا تب وہ ہوش میں آئی

ج۔جی۔۔وہ ہوش میں آتے ہی بولی تھی جبکہ احرام وہی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں سے بڑی سخت قسم کی وحشت ٹپک رہی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی نور کو جان سے مار ڈالے گا۔۔نور جلدی سے ٹرے اٹھا کر کچن کی طرف بھاگی تھی۔کچن میں جا کر وہ کافی پریشان ہو گئی تھی گھبراہٹ نے اسے گھیر لیا تھا وہ اب کانپ رہی تھی اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی احرام کچن میں آئے گا اور اسے بالوں سے پکڑ گھسیٹتے ہوئے لے جائے گا

یہ کون ہے؟احرام نے کلثوم بی بی سے پوچھا۔تو کلثوم بی بی اسے ساری سٹوری سنانے بیٹھ گئی۔۔

اس کا مطلب کلثوم بی بی نے مجھے نہیں پہنچانا۔۔احرام اپنے دل میں کہنے لگا

نور اب دیکھنا کیسے میں اپنا بدلہ لیتا ہوں تم سے۔۔ وہ پھر اپنے دل میں بولا تھا احرام یہاں سے جانا نہیں چاہتا تھا اس لئے وہ کوئی بہانا ڈھونڈ رہا تھا اگر وہ چاہتا تو نور کو ابھی ان سب کے سامنے سے گھسیٹتے ہوئے لے جاتا لیکن اس نے ایسا نا کیا پتا نہیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا۔

میں چلتا ہوں وہ کیا ہے نا مجھے کوئی دو تین دن کے لیے کوئی رینٹ کا مکان بھی ڈھونڈنا ہے پتا نہیں اب اس انجان جگہ میں مکان کہاں ملے گا۔۔ وہ اٹھتے ہوئے اداس ہونے والے انداز میں بولا تھا وہ بہانا بنا رہا تھا تا کہ کلثوم بی بی اسے روک لیں۔۔

ارے اس میں پرشان ہونے والی کون سی بات ہے بیٹا دو تین دن کی ہی بات ہے نا تو تم ایک کام کرو میرے گیسٹ روم میں روک جاؤ۔۔ احرام کی

وش پوری ہو گئی تھی کلثوم بی بی اسے یہی رہنے کا بول چکی تھی یہ سن وہ کافی زیادہ۔ حوش ہوا تھا۔۔

لیکن میں یہاں مناسب نہیں لگے گا نا آپ کے گھر جوان۔ لڑکیاں ہیں اور میں۔ احرام نے اداسی سے ہی کہا تھا

تمھاری بات بالکل درست ہے بیٹا لیکن تم مجھے اچھے اور نیک لڑکے لگے مجھے اس لیے کہا ورنہ میں ایسے کسی کو اپنے گھر رکنے کی اجازت نا دیتی ۔کلثوم بی بی اس کے سر پے ہاتھ رکھے بولی تھی

آؤ میں تمھیں گیسٹ روم دیکھا دیتی ہوں۔۔ وہ اسے اپنے ساتھ لے گئیں تھیں۔۔

اگر کچھ ضرورت ہو تو مجھے آواز لگا دینا بیٹا میں باہر ہی ہوں۔۔ مسکرا کر کہتی وہ باہر نکل آئی تھی۔اس کے جانے کے بعد احرام اپنی ٹانگیں نیچے کیے بیڈ پے لیٹ گیا تھا کافی حوش تھا وہ اور غصے میں بھی۔۔

نور کی بچی اب دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔۔۔وہ حود سے باتیں کر رہا تھا۔پتا نہیں اس کے حطرناک دماغ میں کیا چل رہا تھا۔۔

ماما کوئی آیا ہے کیا؟ ثنا کمرے سے باہر نکل آئی تھی

ہاں بیٹا ایک لڑکا ہے بہت اچھا ہے شہزادہ ہے شہزادہ اس نے مجھے لفٹ دی تھی اور مجھے گھر تک بھی چھوڑنے آیا تھا۔۔ کلثوم بی بی مسکرا کر اسے۔بتا رہی تھی۔

کیا کہاں ہے وہ چلا گیا ہے کیا۔ ؟۔ ثنا نے بے تابی سے پوچھا لڑ کا ہوا ور ثنا نا پوچھے ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔

نہیں وہ گیسٹ روم میں ٹھہرا ہے وہ اسے دو تین دن کے لیے مکان کی ضرورت تھی تو میں نے اسے گیسٹ روم میں ہی رکنے کا بول دیا۔۔ کلثوم بی بی کی بات پے ثنا کے دونوں گال حوشی سے پھول ہو گے۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے ماما بہت اچھا کیا آپ نے میرا مطلب ہے اگر کوئی آپ کی مدد کرے تو بدلے میں ہمیں بھی اس کی مدد کرنی چاہیے۔۔ وہ۔ حوش ہوتے ہوئے بول رہی تھی ثنا کے ارادے تو ابھی سے حراب ہی لگ رہے تھے۔۔ دونوں باتیں کر رہی تھی اتنے میں دعا بھی ٹیوشن سے آ گئ تھی۔

میری بچی آگئی۔۔ کلثوم بی بی دعا کا ماتھا چومتے ہوئے بولی تھی جس پے ثنا نے عجیب سا منہ بنالیا۔ تھا۔ نور بھی ڈرتے ڈرے باہر آئی تھی۔۔

و۔وہ چلے گے ہیں کیا؟ نور نے آہستہ سے پوچھا

نہیں بیٹا وہ گیسٹ روم میں ٹھہرا ہے دو تین دن کے لیے۔۔ کلثوم بی بی نے جب یہ کہا تو نور کی دھڑکنوں کے ساتھ اس کی سانسیں بھی تیز رفتار پکڑ چکی تھی۔۔ وہ دوبارہ کچن کی طرف بھاگی تھی۔۔

آپ نے انہیں چائے پانی کا پوچھا کیا یا میں پوچھ آؤں وہ احرام کو دیکھنے کے لیے کافی بے تاب ہو رہی تھی۔۔

نور پانی لا رہی تھی تو اس کے ہاتھ سے ٹرے گر۔ گئی تھی اس کے بعد مجھے دھیان ہی نہیں رہا میں حود اسے پانی دے آتی ہوں۔۔ کلثوم بی بی اٹھنے ہی والی تھی کے ثنا نے انہیں روک لیا تھا

ماما آپ بیٹھے میں دے آتی ہوں اور ویسے بھی آپ نے کہا نا وہ اچھا اور نیک لڑکا ہے۔۔۔ ثنا نے مسکرا کر کہا تھا۔

ہاں وہ تو ہے حیر جاؤ اور اسے پانی بھی دے او اور چائے بھی دے او۔۔ کلثوم بی بی کی بات پے وہ فوراً کچن کی طرف بھاگی تھی۔۔

سنو چائے تم حود بنانا نور سے نا بنوانا۔ وہ اونچی اواز میں بولی تھیں۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ کچن سے آواز آئی۔۔ کلثوم بی بی کے منع کرنے کے باوجود ثنا نور سے چائے بنوانے لگی چائے بنوا کر وہ گیسٹ روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔ ٹرے ٹیبل پہ رکھ وہ آئینے میں حود کو دیکھنے لگی تھی وہ اپنا حولیہ درست کر رہی تھی۔۔ اپنا حولیہ درست کر ٹرے اٹھا کر دروازے پہ دستک دینے لگی۔ احرام نے دروازہ کھولا تو ثنا اسے بس دیکھتی رہ گئی اسے دیکھ وہ کافی حوش ہوئی تھی۔۔

چ۔ چ۔ چ۔ چائے۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئی ہوتی حود پر سے قابو کھو گئی

شکریہ۔ احرام اس کے ہاتھ سے ٹرے لے چکا تھا ثنا واپس جانے کی بجائے اسے ہی دیکھے جا رہی تھی۔۔

ماما سچ کہہ رہی تھیں یہ تو سچ میں۔ شہزادہ ہے۔۔ ثنا اسے دیکھ اپنے دل میں کہنے لگی۔

پی کے بتائیں کیسی ہے میں نے بنائی ہے۔۔ وہ جھوٹ بول رہی تھی کے چائے میں نے بنائی ہے جبکہ چائے تو بے چاری نور نے بنائی تھی۔ احرام بھی چائے۔ کا گھونٹ لینے لگا۔۔

یہ تو میری نور کے ہاتھوں کی چائے لگ رہی ہے پکا اسی نے بنائی ہو گی۔۔ وہ چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے اپنے من میں کہنے لگا۔

کیسی بنی ہے ؟ کافی زیادہ حوش تھی ثنا۔

اچھی بنی ہے۔ احرام نے مسکرا کر کہا

میرا نام ثنا ہے اور آپ کا؟۔ وہ ٹرے ہاتھ میں پکڑے پوچھنے لگی۔

احرام۔۔ وہ فوراً بولا اس سے پہلے کے ثنا کچھ اور پوچھتی کلثوم بی بی اسے آوازیں دینے لگی تھی ثنا بھی غصے میں باہر نکل آئی تھی۔۔ جب وہ کمرے سے باہر۔ نکلی تو کافی زیادہ حوش تھی وہ ٹرے چھوڑ کر وہ کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔

کہیں میں کوئی حواب تو نہیں دیکھ رہی یہ شہزادہ اور ہمارے گھر۔۔ ثنا اپنے ہاتھ پے چوٹکی کاٹنے لگی۔۔

نہیں ثنا یہ سچ ہے اس کا مطلب وہ شہزادہ یہاں میرے لیے آیا ہے اپنی شہزادی کے لیے۔ وہ حوشی سے اچھل رہی تھی وہ احرام کے حواب دیکھنا

شروع ہوگئی تھی۔اب اس بچاری کو کیا پتا کے وہ شہزادہ اس کے لئے نہیں بلکہ اپنی نور کے لیے یہاں آیا ہے۔احرام اب یہ سوچ رہا تھا کے وہ نور سے کیسے ملے جبکہ نور کا ڈر کے مارے برا حال ہو رہا تھا شام ہو چکی تھی کلثوم بی بی کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی کھانا نور نے ہی بنایا تھا۔

oooooooooooo

میں انہیں کھانا دے آتی ہوں۔ثنا نے فوراً کہا لیکن کلثوم بی بی نے منع کر دیا کے اسے یہی بلا لاؤ۔۔یہ سن نور کا پورا وجود کانپنے لگا تھا۔ثنا بھی احرام کو بلا لائی تھی۔۔احرام کو دیکھ نور نے اپنی نگاہیں جھکا لی تھی

میں کمرے میں ہی کھالیتا۔۔ایک نظر نور پے ڈال وہ کرسی پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔ جس پے کلثوم بی بی مسکرانے لگی۔

پتا نہیں کیوں مجھے اچھا نہیں لگا اس لئے تمھیں یہی بلاؤالیا۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔

ہائے میرا نام دعا ہے اور آپ کا؟ دعا مسکرا کر اپنا تعارف کروا رہی تھی جس پے ثنا سخت نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

کیوٹ نام ہے آپ کا میرا نام احرام ہے۔۔احرام بھی مسکرا کر بولا تھا ۔احرام سامنے بیٹھی اپنی نور کو ہی دیکھ رہا تھا جو اس سے نظریں چرا رہی تھی اس کا بس نہیں تھا کے وہ ابھی نور کو اپنے سینے سے لگا لے لیکن پتا نہیں وہ کیسے خود پے اتنا کنڑول کیے بیٹھا تھا۔ثنا بھی کھاتے ہوئے احرام کو دیکھنے

لگی۔۔ کچھ ہی دیر میں سب کھانا ختم کر چکے تھے۔۔ کھانا کھانے کے بعد کلثوم اب احرام سے باتیں کرنے لگی تھی نور بھی وہی بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی وہ وہاں سے ہل بھی نہیں رہی تھی۔احرام کلثوم بی بی کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ نور کو بھی ایک نظر دیکھ رہا تھا جو ابھی تک اپنی نظریں جھکائے بیٹھی تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی مجسمہ ہو

اور بیٹا شادی کر لی تم نے کیا؟ کلثوم بی بی نے مسکرا کر پوچھا جس پے وہ نور کی طرف دیکھنے لگا

نہیں ابھی نہیں کی بس دعا کریں کوئی اچھی نیک لڑکی مل جائے تو اپنا گھر بسا لوں۔۔ وہ نور کی طرف دیکھتے ہوئے جب یہ بولا تو نور سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی جبکہ یہ سن ثنا کے دونوں گال پھر خوشی سے پھول گئے تھے حد سے زیادہ وہ خوش ہو گئی تھی۔۔

انشاءاللہ بیٹا تمھیں بہت اچھی اور نیک لڑکی ملے گی۔۔ کلثوم بی بی نے مسکرا کر کہا نور غصے میں اسے دیکھ رہی تھی اور ثنا محبت سے۔۔

ہاں بس جلدی سے ڈھونڈ کر شادی کر لوں۔۔ وہ ہنس کر بولا تھا نور غصے میں کچن کی طرف چلی گئی تھی۔۔ ثنا وہی بیٹھی اسے دیکھ مسکرا رہی تھی ۔۔ تھوڑی دیر میں سب اپنے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔۔

یہ گولڈن چانس ہے میں اسے مس نہیں کر سکتی اگر میری اس کے ساتھ شادی ہو گئی تو ہائے۔۔۔ ثنا اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے خوش ہوتے ہوئے خود سے ہی کہنے لگی۔۔

لالالالالا۔۔ ثنا اپنا تکیہ اٹھا کر۔ اسے احرام سمجھ کر ڈانس کر رہی تھی۔

نور سنو نا۔۔ ثنا اب کچن میں چلی گئی تھی۔۔ نور ابھی تک کچن میں ہی تھی

۔۔

بولیں۔۔ وہ شیلف صاف کرتے ہوئے بنا اسے دیکھے پوچھنے لگی۔۔

یار وہ نا مجھے تمھاری مدد چاہیے۔ ثنا اپنا دوپٹہ اپنے منہ میں ڈالے بولی تھی

۔۔

کیسی مدد ؟نور نے پھر پوچھا

یار دیکھو نا میری شادی کی عمر ہو گئی ہے اور میری ماما میرے بارے میں کچھ سوچ ہی نہیں رہی اگر تم انہیں میری شادی کے لیے مناو تو وہ تمھاری بات مان لیں گی۔۔۔منہ سے ڈوپٹہ نکال وہ اسے بتانے لگی۔۔

کوئی پسند ہے کیا آپ کو؟نور اب اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی

ہاں۔۔ثنا شرما کر بولی

کون ؟نور جاننا چاہتی تھی۔۔

احرام جی۔۔ثنا نے مسکرا کر کہا تو نور کافی غصے میں اسے گھورنے لگی۔۔

کیا؟نور نے فوراً پوچھا

ہاں وہ بھی اپنے لیے کوئی لڑکی ڈھونڈ رہے ہیں تم ماما سے کہو تو وہ احرام جی سے ان کے اور میرے رشتے کی بات کریں پلیز۔ ثنا اس کے پیچھے ہی پڑ گئی نور خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

نور بولو نا کرو گی نا بات پلیز۔ ثنا اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے ضدی انداز میں بولی تھی

صبح بات ہو گی ابھی مجھے بہت نیند آئی ہے۔۔ نور اپنے ہاتھ چھڑا گئی تھی۔۔

ٹھیک ہے پھر صبح ہوتے ہی تم ماما سے میرے اور احرام جی کے رشتے کی بات کرو گی۔۔ اسے کہتی وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔ نور بھی غصے میں کلثوم بی بی کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔ دوسری طرف

احرام نور کو اپنی باہوں میں بھرنے کے لیے تڑپ رہا تھا وہ موقع کی تلاش میں تھا لیکن اسے کوئی موقع نا ملا۔۔دوسرے دن صبح کے گیارہ بج رہے تھے احرام اور کلثوم بی بی باہر بیٹھے باتیں کر رہے تھے نور کچن میں کھڑی دونوں کی باتیں سن رہی تھی اور ثنا اپنے کمرے سے چھپ چھپ کر احرام کو دیکھ رہی تھی۔۔اچانک سے کلثوم بی بی کا فون اونچی اواز میں بجنے لگا تھا ۔۔

ٹھیک ہے ہم آتے ہیں۔۔۔وہ فون پے بس اتنا کہہ کال کاٹ گئی تھی۔

کہاں جا رہی ہیں آپ؟ احرام نے پوچھا۔

بیٹا کل رات نور کو ہسپتال لے گے تھے اس کی طبیعت بہت حراب تھی ۔اس سے پہلے ۔ کلثوم بی بی ۔اپنا جملہ مکمل کرتی احرام ان کی بات کاٹ گیا تھا۔

کیا ہوا اسے وہ ٹھیک تو ہے نا میرا مطلب کیا ہوا تھا اسے ۔۔وہ کافی پریشانی سے پوچھنے لگا

نور تو اب ٹھیک ہے کچھ ٹیسٹ وغیرہ کروائے تھے کل کافی رش تھا تو ڈاکٹر نے کہا کل رپورٹس لے جانا پھر ہمیں یاد ہی نہیں رہا اور اب وہ بلا رہے ہیں ۔۔وہ اسے بتا رہی تھی یہ سن احرام کافی پرشان سا ہو گیا تھا کافی گھبراہٹ سی ہونے لگی تھی اسے ۔۔

میں نور کو لے کر جاتی ہوں۔۔وہ اٹھ رہی تھی جب احرام نے انہیں روک لیا تھا۔

آپ کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی آپ کہیں تو میں لے آؤں۔۔احرام نے فوراً سے کہا تو کلثوم بی بی مسکرانے لگی۔۔

تم کیسے بیٹا میں چلی جاؤں گی نا۔وہ مسکرا کر بولی تھی

نہیں میں لے آؤں گا آپ بس مجھے ہسپتال کا نام بتادیں۔احرام نے ضدی انداز میں کہا۔

پھر بھی بیٹا تمھیں کیا پتا چلے گا ایک کام کرو تم نور اور ثنا کو اپنے ساتھ ہی لے جاؤ وہ تمھیں بتادیں گی۔۔کلثوم بی بی کی بات پے احرام۔ہلکا سا مسکرایا تھا۔

ٹھیک ہے آپ دونوں کو بھیج دیں۔۔وہ فوراً سے بولا تو کلثوم بی دونوں لڑکیوں کو آوازیں لگانے لگی ثنا تو فوراً سے آگئ تھی جبکہ نور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی کچن سے باہر آئی تھی۔۔اسے دیکھ احرام کے بے چین دل۔کو تھوڑی سی راحت ملی تھی۔

جی۔۔نور کلثوم بی بی کے قریب آئی۔۔

بیٹا ہسپتال سے فون آیا تھا تمھاری رپورٹس تیار ہیں میں جارہی تھی تو احرام نے منع کر دیا تم دونوں اس کے ساتھ چلی جاؤ اس کے پاس اپنی گاڑی بھی ہے جلدی پہنچ جاؤ گی۔۔۔وہ مسکرا کر بولی تو ثنا مسکرانے لگی جبکہ نور کا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔۔

مم۔میں۔وہ۔۔نور انکار کرنے والی تھی جب احرام فوراً سے بولا تھا

نور جی ثنا جی آپ دونوں جلدی سے باہر آجانا میں باہر آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔مسکراتے ہوئے کہتا وہ باہر نکل گیا تھا ثنا خوش ہوتے ہوئے اندر بھاگی تھی جبکہ نور کا چہرہ پہلے سے زیادہ مرجھا گیا تھا۔۔کچھ ہی منٹوں میں دونوں تیار ہو کر باہر چلی گئی تھی باہر احرام گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے۔ کھڑا دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔ثنا گاڑی کو دیکھ جیسے فلیٹ ہو گئی

اُفف اللہ اتنی پیاری گاڑی۔۔وہ گاڑی کو دیکھ کافی خوش ہوئی تھی۔۔

لگتا ہے یہ بہت امیر ہے۔۔ثنا نے دل میں کہا تھا۔دونوں جب گاڑی کے قریب پہنچی تو احرام نے پیچھے والا دروازہ کھول دیا یہ دیکھ ثنا اور بھی زیادہ مسکرانے لگی تھی جیسے احرام نے اسی کے لیے کھولا ہو۔۔ثنا بیٹھ چکی تھی نور

بھی غصے میں بیٹھ گئی تھی۔۔احرام بھی آگے بیٹھتا سامنے والا شیشہ سیٹ کرنے لگا تھا وہ شیشے میں نور کو دیکھ رہا تھا ثنا یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کے احرام اسے دیکھ رہا ہے وہ احرام کو دیکھ کبھی اپنی لٹیں نکال لیتی تو کبھی ہنس ہنس کر نور سے باتیں کرنے لگتی۔۔

احرام جی۔۔پیچھے سے آواز آئی۔

جی جی۔احرام شیشے میں دیکھتے ہوئے بولا تھا

وہ اگر آپ سونگ لگا دیں تو۔۔ثنا نے مسکرا کر کہا نور کافی غصے میں بیٹھی تھی ایک نظر نور کو دیکھ وہ بھی مسکرا کر سونگ لگا گیا تھا۔احرام نے جو سونگ۔لگایا تھا وہ اسی پے سوٹ کرتا تھا

ویسے احرام جی آپ کیا کام کرتے ہیں؟ ثنا نے مسکرا کر پوچھا

لاہور میں میرے اپنے ہوٹل ہیں زمینیں ہیں۔۔۔اس نے مسکرا کر بتایا تو ثنا خوش ہوئی تھی۔اچانک احرام کی نظر شیشے میں ایک کالے رنگ کی گاڑی پے پڑھی تھی جو کافی دیر سے اسے ہی فالو کیے جا رہی تھی۔۔یہ دیکھ وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا تھا۔۔وہ گاڑی بھی کافی رفتار پکڑ چکی تھی احرام کو اب کچھ شک سا ہونے لگا تھا وہ اس سے زیادہ سپیڈ نہیں بڑھا سکتا تھا کیوں گاڑی میں دونوں لڑکیاں۔ بیٹھی تھی۔اخر احرام تھوڑا دور گاڑی روک کر باہر نکل گیا تھا۔

میں ابھی آیا۔۔دونوں سے کہتا وہ پیچھے کی طرف جانے لگا۔۔وہ اس گاڑی کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا اور شیشے پے دستک دینے لگا۔۔جب شیشہ کھولا تو اس میں بیٹھا شخص کوئی اور نہیں حمید تھا جو نور کو

احرام کی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دیکھ چکا تھا اس لئے وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا۔

کون ہیں آپ اور میرا پیچھا کیوں کر رہے ہیں۔؟ احرام نے سختی سے پوچھا۔

وہ لڑکی جو تمھارے ساتھ ہے نور مجھے وہ چاہیے ہر چال ہر قیمت پے۔ حمید کی بات پے احرام اسے گریبان سے پکڑ گیا تھا۔

دیکھو مجھے تم سے کوئی لڑائی نہیں کرنی میں اس لڑکی کو جانتا ہوں وہ میرے مکان میں رہتی تھی چپ چاپ اسے مجھے سونپ دو ورنہ تم نہیں جانتے میں کیا کر سکتا ہوں۔۔ حمید نے مسکرا کر کہا تو احرام بے حد غصے میں آ گیا تھا احرام کو پتا چل گیا تھا کے یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں نور نے کہا تھا

کمینے انسان وہ میری بیوی ہے جان لے لوں گا اگر اس کے بارے میں کچھ بھی کہا تو۔۔احرام کی بات پے وہ مسکرانے لگا

او تو اس نے شادی بھی کر لی کوئی بات نہیں بھلے شادی اس نے تمھارے ساتھ کی ہو لیکن سوہاگ رات میرے ساتھ منائے گی میں اسے اپنی رانی بنانے کا سوچ رہا تھا اب اسے اپنی رکھیل بناؤں گا۔۔حمید کی اس بے ہودہ بات پے احرام بے حد غصے میں آگیا۔۔

تم تو کافی انجوائے کر چکے ہو گئے اب مجھے بھی کر وادو بس ایک رات کے لیے اسے میرے بستر کی زینت۔۔۔وہ اپنا جملہ مکمل نا کر سکا کیوں کے احرام نے اس کی زبان کاٹ دی تھی جبکہ ڈرائیور یہ دیکھ بھاگ چکا تھا حمید کا سر زور سے دیش بورڈ کے ساتھ جا لگا تھا

شکر کرو صرف زبان کاٹی ہے تیرے جیسوں کو تو زندہ ہی دفن کر دیتا ہوں
۔۔غصے۔میں کہتا وہ جلدی سے اپنا چاقو حمید کی شرٹ کے ساتھ ہی صاف
کرتا واپس گاڑی کی طرف چلا گیا تھا۔۔

کہاں گے تھے آپ؟ ثنا اسے آتا دیکھ جلدی سے بولی تھی

وہ۔۔ایک آدمی مل گیا تھا مجھ سے راستہ پوچھنے لگا میں نے کہا میں خود یہاں
نیا ہوں۔۔وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تھا اس کے ماتھے سے کافی
پسینہ ٹپک رہا تھا۔۔

وہ چلا گیا ہے کیا۔۔ثنا پھر بولی جس پے احرام غصے میں دانت پیسنے لگا نور کے
علاؤہ کوئی بھی لڑکی اس سے سوال کرے اسے پسند نا تھا لیکن پھر بھی وہ نور
کو جلانے کے لئے اس کے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔

ہاں چلا گیا۔۔وہ جلدی سے بولا

اب وہ کبھی بکواس نہیں کر پائے گا۔۔وہ دھمی آواز میں حود سے بول رہا تھا

تینوں ہسپتال پہنچ گئے تھے۔۔دونوں لڑکیوں کو بینچ پے بیٹھا کر وہ نور کی رپورٹ لینے چلا گیا تھا۔۔وہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔۔

آپ کی کال آئی تھی وہ رپورٹس۔پیشنٹ کا نام نور العین ہے۔۔احرام کرسی پے بیٹھتے ہوئے بولا تھا ڈاکٹر بھی مسکرا کر رپورٹ چک کرنے لگی تھی۔جبکہ احرام کی دونوں ٹانگیں کانپ رہی تھی اسے نور کے لیے کافی ٹنشن ہو رہی تھی

آپ ان کے ؟ڈاکٹر نے پوچھا

شوہر ہوں میں اس کا۔۔وہ فوراً سے بولا تھا۔

مبارک ہو آپ باپ بننے والے ہیں۔۔وہ رپورٹ اسے تھماتے ہوئے بولی تھی۔۔یہ سن کر احرام خوشی کے مارے اٹھ کھڑا ہوا تھا

میں پاپا بننے والا ہوں سچ میں۔وہ کافی زیادہ خوش تھا

ہاں۔۔ڈاکٹر نے مسکرا کر بتایا احرام بھی اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔

احرام جی بڑے خوش لگ رہے ہیں کیا بات ہو گی۔۔احرام کو آتا دیکھ ثنا نور کے کان میں سر گوشی کرتے ہوئے بولی تھی

کیا کہا ڈاکٹر نے۔۔ ثنا نے مسکرا کر پوچھا۔۔

نور جی ماں بننے والی ہیں۔ وہ نور کی طرف دیکھتے ہوئے بولا یہ سن نور مسکرا اٹھی۔۔

کیا سچی میں مبارک ہو نور۔۔ ثنا۔ نور کے گلے لگ گئی

رپورٹس۔ ثنا نے پوچھا۔ احرام نے اسے رپورٹس تھما کر ہسپتال سے باہر نکل گیا تھا۔ تینوں گاڑی میں بیٹھ گئے تھے احرام کافی زیادہ خوش تھا۔۔

اگر یہ لڑکی نا ہوتی تو اس وقت نور کو اپنی باہوں میں بھر چکا ہوتا۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے دھمی آواز میں خود سے کہہ رہا تھا کافی بے تاب تھا احرام ۔پتا نہیں کیسے اس نے اتنا کنڑول کیے ہوئے تھا خود پے۔

ویٹ ویٹ احرام جی۔۔ثنا جلدی سے بولی تو احرام گاڑی روک اسے دیکھنے لگا۔

کیا ہوا؟اس نے پوچھا

احرام جی مجھے ناگول گپے کھانے ہیں پلیز وہ سامنے ہیں اگر آپ لے آئیں تو ۔۔ثنا نے محبت سے کہا تو احرام نور کی طرف دیکھنے لگا نور ونڈو سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔

اچھا نور جی سے. بھی پوچھیں انہیں بھی کھانے ہیں کیا؟ وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے کہنے لگا۔

کھاو گی کیا؟ ثنا نے پوچھا نور نا میں سر ہلا گئی۔۔

یہ نہیں کھائے گی آپ میرے لیے لے آئیں۔۔وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی ۔۔

ہاں پتا ہے اس حالت میں تو اس کا پورا پورا دل کر رہا ہو گا بس میرے سامنے ناٹک کر رہی ہے۔ حود سے کہتا وہ گول گپوں کی دوکان کی طرف چلا گیا تھا۔

یار احرام جی کتنے اچھے اور ہینڈ سم ہیں اگر میری شادی ان کے ساتھ ہو گئی تو کیا ہی بات ہو گی۔۔ وہ نور سے باتیں کر رہی تھی جبکہ نور کا غصے سے برا خال ہو رہا تھا

ویسے میری اور احرام جی کی۔ جوڑی اچھی بنے گی کیا حیال ہے۔۔؟ وہ نور سے پوچھ رہی تھی جس پے نور نے بس زبردستی والی سمائل دی تھی۔

یہ لیں آپ کے گول گپے ثنا جی۔۔ وہ مسکرا کر گول گپوں سے بھرا ڈبا اسے تھما گیا تھا وہ نور کو جائلس فیل کروا رہا تھا اس لئے اتنا ہنس ہنس کر ثنا سے باتیں کر رہا تھا۔۔ کچھ ہی دیر میں تینوں گھر پہنچ گے تھے۔ گاڑی روک وہ جلدی سے۔ باہر نکل گاڑی کا دروازہ کھولنے لگا۔۔ نور غصے میں نکلتے بھاگ کر اندر چلی گئی تھی اور ثنا وہی کھڑی اس کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔۔ ثنا کلثوم

بی بی کو بتا چکی تھی کے نور ماں بنے والی ہے یہ سن وہ بھی کافی زیادہ خوش ہوئی تھی۔

نور کے شوہر کو اگر پتا چلا کے وہ باپ بنے والا ہے تو کتنا خوش ہو گا۔۔ کلثوم بی بی نے مسکرا کر کہا۔ تو احرام۔ مسکرانے لگا

ہاں ہاں بہت زیادہ خوش ہوں۔۔ احرام نے دل میں کہا احرام اب کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔ نور بھی کمرے کی طرف چلی گئی تھی ثنا بھی اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی تھی۔۔

نور یار میرا۔ کام ہوا یا نہیں ماما سے کب بات کرو گی اس سے پہلے احرام جی یہاں سے چلے جائیں پلیز نا یار۔۔ وہ پھر اس کے کان کھانے لگی تھی۔ اس

سے پہلے نور کچھ بولتی کلثوم بی بی ثنا کو آواز لگا چکیں تھیں ثنا بھی غصے میں باہر چلی گئی تھی۔۔۔

ooooooooooo

اف یہ احرام نے مجھے کہاں پھنسا دیا۔۔ وہ مرجھائے چہرے کے ساتھ حود سے باتیں کر رہی تھی۔۔ شام ہو چکی تھی کھانا کھانے کے بعد سب کمرے کی طرف چلے گئے تھے نور کچن میں ہی تھی ثنا پھر وہی پہنچ گئی وہ وہی باتیں جو گاڑی میں کر رہی تھی کے میری اور احرام جی کی جوڑی حوب جمے گی وہ کتنے پیارے ہیں یہ وہ اور یہ سن سن کر نور۔ کا میٹر شارٹ ہو رہا تھا اسے اس وقت احرام پے کافی غصہ آرہا تھا۔۔ ثنا کے جانے کے بعد نور کچن بند کر

کے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔وہ احرام کے کمرے کے پاس سے گزر رہی تھی کے ایک جھٹکے میں وہ اسے بازوؤں سے پکڑ اندر کھینچ چکا تھا ۔۔اسے اندر کھینچ وہ جلدی سے دروازہ بند کر گیا تھا۔اس سے پہلے نور کچھ بولتی وہ اس کے منہ اپنا ہاتھ رکھ فوراً سے اس کی گردن پے اپنے گرم لمس چھوڑنے لگا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پہلی بار نور کے قریب آیا ہو۔ایک گردن سے لبوں تک کا سفر طے کر گیا تھا وہ پیاس سیکنڈ بھی نا لگا تھا کے وہ بجا رہا تھا اسے اپنی باہوں میں بھر کے وہ بیڈ پے لے گیا تھا۔۔

کتنا ویٹ کروایا ہے تم نے مجھے ایک ایک تڑپ کا ایک ایک منٹ کا حساب لوں گا آج۔۔وہ اس کا دوپٹہ ایک سائڈ پے۔پھنک اس کے کندھے سے زرا سی شرٹ سرکا کر وہ اپنے دانت گھاڑ گیا تھا اس کے لب رکھتے ہی نور اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچ چکی تھی اسے اپنے سینے سے لگائے وہ سکون حاصل کر رہا تھا۔۔

احرام چھوڑیں مجھے۔ کلثوم بی بی آتی ہوں گی۔۔نور بڑی مشکل سے بولی تھی۔

ششش۔۔آج کوئی کلثوم بی بی کوئی بھی تمھیں مجھ سے دور نہیں کر پائے گا نور جو تم نے میرے ساتھ کیا اس کی تمھیں جو سزا دیتا شائد تم حواب میں بھی نا سوچتی۔۔وہ مدہوشی والے انداز میں بول رہا تھا۔۔

احرام پلیز چھوڑیں نا اور آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ نور کی بات پے وہ اسے۔ بالوں سے پکڑ چکا تھا۔۔

کیوں آیا ہوں کیوں آیا ہوں تمھیں نہیں پتا کیا میں یہاں کیوں آیا ہوں مجھ سے میری زندگی چھین کر تم نے کیا سوچا۔احرام تمھیں ایسے ہی جانے

دے گا نہیں نور کہا تھا کوئی طاقت تمھیں مجھ سے الگ مجھ سے دور نہیں کر پائے گی۔۔۔۔وہ اسے بالوں سے پکڑے کافی غصے میں گویا تھا

تم میری قسمت میں لیکھی جا چکی ہو نور اب تم لاکھ کوشش کیوں نا کر لو لیکن اپنی قمست بدل نہیں سکتی۔۔وہ اس کے گالوں پے اپنے لب رکھے بولا تھا۔

اگر میں کسی اور کی بیوی ہوتی تو آپ کیا کرتے؟ عجیب سا سوال پوچھ رہی تھی وہ

تمھاری حاطر میں قسمت کو بھی بدل دیتا لیکن تمھیں اپنی زندگی میں ضرور شامل کرتا تم میرا عشق ہو تم میرا جنون ہو تم میرے جینے کا آخری سہارا ہو

تمھارے ساتھ روح کا تعلق ہے میرا۔۔وہ جا بجا اس کے گالوں کو چومتے ہوئے بول رہا تھا

مجھے جانے دیں احرام پلیز کلثوم بی بی دیکھ لیں گی۔۔وہ اس کے قریب سے اٹھنے کی پوری کوشش۔کر رہی تھی لیکن احرام نے کافی تنگ حصار کھینچا تھا اس کے گرد۔۔

میری جان یہ میرے عشق کا حصار ہے تم اسے توڑ نہیں پاؤ گی۔۔۔وہ اسے کمر سے کھینچ مزید اپنے سینے سے لگا گیا

جانتی ہو آج تمھیں صرف اس بچے نے مجھ سے بچایا ہے ورنہ میں پتا نہیں تمھارے ساتھ کیا کرتا قسم سے نور بہت ستایا ہے تم نے مجھے ناجائز فائدا اٹھاتی رہی تم میری محبت کا لیکن آج کے بعد ایسا نہیں ہو گا آج کے بعد میں

کسی کو بھی اپنے ساتھ کھیلنے نہیں دوں گا تمھیں بھی نہیں۔۔وہ اس کے آنکھوں کو چومتے ہوئے بولا تھا نور کافی ہاتھ چلا رہی تھی تو احرام اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی ہاتھوں کی قید میں لئے اس کے پورے وجود کو اپنے عشق سے سراب کرنے لگا تھا۔۔

احرام پلیز۔۔نور نے منت کی احرام اس کی گود میں سر رکھے آنکھیں مونڈے تھا۔

آگے ہی بڑی مشکل سے بھول رہا ہوں تمھاری غلطی اب کوئی اور غلطی مت کرنا نور۔۔وہ آنکھوں مونڈے ہی بولا تھا۔۔

ایک بات کہوں نور احرام تاقیامت تک صرف تمھیں ہی اپنی بیوی کے روپ میں دیکھنا چاہتا ہے۔وہ آنکھوں مونڈے ہی کہہ رہا تھا۔۔

تم نے یہ نہیں بتایا کے میں بھاگ کر آئی ہوں؟ وہ اب اٹھ گیا تھا۔

کلثوم بی بی آگے ہی بہت پریشانیوں میں ہیں آپ کا بتا کر میں انہیں مزید تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی میں تو یہاں سے بہت دور جانا چاہتی تھی بہت دور۔۔وہ گردن جھکائے بولی تو احرام نے اسے تھوڑھی سے پکڑ اس کا سر اونچا کیا۔۔

کتنا دور نور؟ وہ پوچھنے لگا

بہت دور جہاں آپ مجھ تک نا پہنچ پاتے۔۔وہ اس سے نظریں ملائے بولی تھی۔۔

نور تم کسی عام شخص کی بیوی نہیں انڈر ورلڈ کے کینگ سید احرام شاہ کی بیوی ہو تمھیں کیا لگتا ہے تم مجھ سے چھپ سکتی ہو نا نا میری جان تم دنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نا چھپ جاتی میں تمھیں ڈھونڈ ہی لیتا۔۔ وہ اس کی تھوڑھی کو دانت سے کاٹتے ہوئے بولا تھا۔

اور اگر میں مر جاتی تو؟ نور اب غصے میں۔ پوچھ رہی تھی

بہت زیادہ شوق نہیں چھڑا تمھیں مرنے کا موت اتنی آسان نہیں ہوتی نور جب پورے وجود سے جان نکلتی ہے نا تب پتا چلتا ہے ایسے ہی جیسے تم مجھے وہاں مرنے کے لیے۔ چھوڑ آئی تھی اب تم میرے پوچھے بغیر سانس بھی نہیں لے سکتی مجھ سے دور جانا تو بہت دور کی بات ہے۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بتا رہا تھا

ویسے تمھیں کیا لگا کے تم مجھ سے چھپ کر یہاں آجاؤ گی اور میں ہاتھ پے ہاتھ دھرے بیٹھا رہوں گا کچھ نا کروں گا احرام کی جان ہو تم اور احرام اپنی جان کو خود سے دور کیسے ہونے دیتا اس لیے دیکھو اپنی جان کو لینے چلا آیا ۔۔وہ نرم لہجے میں بول رہا تھا اتنے میں۔اسے سارہ
کی کال آگئ تھی۔۔

ہاں جی مل گئ آپ کی بھابھی میرے پاس ہی ہے اور ہاں ان دونوں سے کہنا کے اپنی قبریں تیار رکھنا میں خود تم لوگوں کو ختم کر کے دفناوں گا۔وہ نور کے لبوں کو سہلاتے ہوئے سارہ سے کہہ رہا تھا وہ کال کاٹ چکا تھا کال کاٹ کر وہ نور کے گلابی لبوں پے اجھکا تھا۔۔

آپ نے سچ کیوں نہیں کہا کے میں۔شادی شدہ ہوں کیوں یہ کہا کے میں لڑکی ڈھونڈ رہا ہوں

آپ کو پتا ہے کلثوم بی بی کی بڑی بیٹی مجھے کہہ رہی تھی کے ماما سے بات کریں اس کے اور آپ کے رشتے کے بارے میں۔۔نور نے منہ بنا کر بولا تو احرام ہنس پڑا۔۔

سچ میں کیا اس کا مطلب اب مجھے لڑکی نہیں ڈھونڈی پڑھے گی؟وہ ہنستے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

ویسے تمھیں کیوں فرق پڑھ رہا ہے تم تو مجھے چھوڑ کر آئی تھی نا۔تو اب خوش نہیں ہو رہی ہے میری زندگی میں بھی کوئی آرہا ہے۔۔وہ نور کا جواب سننا چاہتا تھا نور کا لیکن نور خاموش تھی اور احرام اس کا جواب سمجھ گیا تھا

آپ جھوٹ بول رہے تھے آپ دوسری شادی نہیں کر رہے نا؟نور نے جائلس ہو کر پوچھا تو احرام سوچنے لگا

پہلے تو پروگرام نہیں تھا لیکن اب سوچ رہا ہوں کر ہی لوں ویسے تم کیوں پوچھ رہی ہو تمھیں اگر میری اتنی فکر ہوتی تو مجھے چھوڑ کر یہاں نا آتی لیکن گھبراؤمت میں تمھیں بھی نہیں چھوڑوں گا دونوں بیویوں کو برابر کا حق ملے گا تم دونوں آپس میں طے کر لینا کے گھر کے کام کاج برتن کون دھوئے گی اور میرے ساتھ رومانس کون کرے گی ویٹ ایک کام کرو تم گھر کے کام کاج کرنا اور میں اپنی دوسری بیوی کے ساتھ رومانس کر لیا کروں گا کیا خیال ہے۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولا تو نور اس کے جملے پے غصے سے دیکھنے لگی۔۔

ٹھیک ہے پھر جائیں اسی کے پاس میرے پاس یہاں کیا کر رہے ہیں ۔۔۔نور اٹھ کر جانے والی تھی جب احرام نے اسے کھینچ اپنے پاس بیٹھا لیا تھا

یار ابھی تو میری اس سے شادی نہیں ہوئی نا جب ہو جائے گی تب میں اس کے پاس چلا جاؤں گا تب تک تم میرے پاس رہو نا وہ اس کے گرد کافی سخت حصار کھینچ چکا تھا۔۔

بہت غلط کر رہے ہیں آپ ثنا آپی آپ کے حواب دیکھنے لگی ہیں آپ انہیں بتا دیں نا۔۔ نور نے اداسی سے کہا تھا

میں کیوں بتاؤں تم بتاؤ۔۔ وہ اس گردن پے لب رکھے بولا تھا

میں کیوں بتاؤں آپ بتائے نا جس نے یہ کھیل شروع کیا ہے۔۔ نور غصے میں بولی

ٹھیک ہے مت بتاؤ مجھے کیا مجھے بھی دوسری بیوی مل جائے گی تو کم از کم مجھ سے دور جانے کی بات تو نہیں کرے گی۔۔وہ ہنس کر بولا تھا اس کی باتیں سن کر وہ کافی زیادہ جائلس ہو گئی تھی۔۔

ٹھیک ہے کرتے رہے مجھے کیا وہ پھر اٹھ کر جانے لگی تھی اور احرام نے پھر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

بہت جلدی ہے مجھ سے دور جانے کی۔۔وہ اسے بیڈ پے گرا اس پے جھک گیا تھا۔

ویسے حوش نہیں ہو ہم ماں باپ بنے والے ہیں۔۔وہ نور کے پیٹ ہے ہاتھ رکھے مسکرا کر پوچھنے لگا

یہ بچا آپ کا نہیں ہے۔۔ وہ فوراً سے بولی تھی۔۔

کیا بات کرتی ہو بیوی میرے علاوہ تمھیں یہ ننھا سا تحفہ کون دے سکتا ہے بھلا۔۔ وہ اس کے پیٹ پے اپنا سر رکھے بولا تھا

بس کریں احرام اب مجھے جانے دیں اگر میں کمرے میں نہیں ملی انہیں تو وہ مجھے ڈھونڈتی ہوئی یہاں آجائیں گی۔۔ وہ اٹھتے ہوئے بولی احرام پھر اسے گرا گیا

بے شک دیکھ لیں ویسے بھی کون سا تم کسی غیر مرد کی باہوں میں ہو اپنے شوہر کی باہوں میں ہو اور تم بالکل سہی جگہ ہو اپنے شوہر کے قریب اس کی باہوں میں۔۔ وہ اس کے لبوں پے اپنے لب رکھتے بولا تھا احرام کی تڑپ تھی کے حتم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

آپ بہت برے ہیں احرام ڈر لگتا ہے مجھے آپ سے بہت غصے والے جنونی ہیں آپ نے میرے پاپا کو مارا ہے میں آپ کو معاف نہیں کروں گی۔نور نے تنگ آکر کہا تو وہ مسکرا دیا

ڈانٹ وری بے بی میرا جنون میرے رومانس کے بیچ نہیں آئے گا۔۔یہ کہہ وہ ایک۔بار پھر اپنے بے باک شدتیں اس پہ لٹانے لگا تھا۔۔کافی رات ہو چکی تھی احرام اسے اپنی باہوں میں بھرے ہی سو گیا تھا جبکہ نور جاگ رہی تھی جب اس نے دیکھا کے احرام سو گیا تو وہ آرام سے اسکے قریب سے اٹھ کر۔باہر۔نکل گئی تھی۔۔آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ کلثوم بی کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی نوران کے ساتھ ہی سوتی تھی جبکہ دعا اور ثنا دوسرے کمرے میں سوتی تھی۔۔نور نے آرام سے دروازہ کھولا تو کلثوم بی بی جاگ گئی۔۔

نور تم ہو کیا ہوا؟ کلثوم بی بی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی یہ دیکھ نور کافی گھبرا گئی تھی
--

و۔وہ کلثوم بی بی میں واشروم گئی تھی۔۔وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بتانے
لگی۔

اچھا ٹھیک ہے اب سو جاؤ۔۔اسے کہتی وہ دوبارہ لیٹ گئیں تھیں جس پے
نور نے لمبا سانس لیتے ہوئے بیڈ پے لیٹ گئی تھی۔۔وہ آج جو ہوا اس کے
بارے میں سوچ رہی تھی پھر وہ اپنے پیٹ پے ہاتھ رکھے مسکرانے لگی
مسکراتے مسکراتے ہی وہ گہری نیند میں اتر گئی تھی۔۔

دوسرے دن صبح سب ناشتہ کر رہے تھے دعا ناشتہ کر کے سکول چلی گئی تھی۔۔

اہو احرام جی آپ نے پرسوں سے یہی کپڑے پہنیں ہیں آپ مجھے بتا دیتے۔میں آپ کے۔۔ ثنا احرام سے کہہ رہی تھی جب اس کی نظر اس کی ماں پے جو کافی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی دیکھ چپ ہو گئی۔۔

بیٹا ہمارے گھر تو کوئی مرد ہی نہیں ہے تم اپنے کپڑے نہیں لائے کیا ۔۔کلثوم بی بی پیار سے پوچھنے لگی تو احرام سوچ میں پڑھ گیا۔۔

و۔وہ میرا بیگ چوری ہو گیا تھا اس لئے۔۔۔وہ ایک نیا بہنا بناتے ہوئے گویا تھا۔

اللہ اس چور کے ہاتھ توڑے جس نے آپ کا بیگ۔ چرایا۔۔ ثنا بول رہی تھی کے پھر اپنی ماں کو دیکھ چپ ہو گئی۔۔

بیٹا یہاں ایسا ہوتا رہتا ہے خیر تم نئے کپڑے لے لینا۔۔ کلثوم بی بی پھر مسکرا کر بولی تو احرام مسکرا دیا تھا۔

نور آج رات کا کھانا میں خود بناؤں گی ٹھیک ہے۔۔ وہ احرام کی طرف دیکھتے ہوئے نور سے کہنے لگی۔۔ وہ اسے امپریس کرنے کے لیے ایسا کہہ رہی تھی

ٹھیک ہے۔ نور فوراً سے بولی جبکہ کلثوم بی بی کافی حیرانی سے اپنی بیٹی کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

جسے چائے بنائی۔ نہیں آتی وہ کھانا بنائے گی۔۔ کلثوم بی بی بالکل دھمی آواز میں گوئی تھی۔۔ ثنا اور نور برتن سمیٹ کر کچن کی طرف چلی گئی تھی جبکہ ۔احرام اور کلثوم بی بی دونوں باتیں کرنے لگے تھے۔۔

آخر تم خود کو کیا سمجھتی۔ ہو بول بول کر تھک گئی ہوں کے ماما سے بات کرو لیکن تم ہو کے۔۔ ثنا برتن شلف پے پٹختے ہوئے بولی تو نور ڈر گئی۔۔

م مم۔ میں۔۔ نور بول رہی تھی کے ثنا ہاتھ سے اسے چپ رہنے کا اشارہ کرنے لگی۔۔

میں خود ہی ماما سے بات کرلوں گی۔۔ تم اسی لیے ماما سے بات نہیں کر رہی نا کے کہی میں اچھے گھر میں نا بیاہ کرنا چلی جاؤں۔ ثنا شلف سے ٹیک لگائے کافی غصے میں اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

ن۔ نہیں آپی ایسی کوئی بات نہیں آپ غلط سمجھ رہی ہیں میں تو چا۔۔ نور کا جملہ پھر ادھورا رہ گیا ثنا پھر اسے چپ رہنے کا اشارہ کر گئی تھی۔

بس بس زیادہ بنو مت میں خود ہی کچھ کر لوں گی۔۔ غصے میں کہتی وہ باہر چلی گئی تھی۔۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے احرام۔۔ نور خود سے کہنے لگی۔ کلثوم بی بی اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی احرام بھی اٹھ کر جا رہا تھا کے ثنا نے اسے روک لیا تھا

احرام۔ جی آپ کو کس طرح کی لڑکی چاہیے میرا مطلب آپ کی نظر میں کوئی ہے کیا؟ وہ اسے روک کر پوچھنے لگی۔

میری نظر میں تو نہیں ہے کیا آپ کی نظر میں کوئی ہے ؟ وہ اسی سے پوچھنے لگا نور کچن کی کھڑکی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

میری نظر میں ہے تو سہی کیا پتا آپ کو پسند آئے گی بھی یا نہیں۔۔ وہ مسکرا کر بول رہی تھی۔۔ اتنے میں نور بھی باہر نکل آئی تھی نور کو دیکھ احرام گیسٹ روم کی طرف چلا گیا تھا۔۔ جبکہ ثنا غصے میں اسے گھورتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔ نور کچن میں دوپہر کا کھانا بنا رہی تھی۔۔ اچانک اسے اپنی کمر پے لمس محسوس ہوا۔ وہ جان چکی تھی کے پیچھے احرام کھڑا ہے ۔۔

احرام۔ وہ پلٹتے ہوئے بولی تو۔۔ احرام اس کے منہ پے اپنا ہاتھ رکھ گیا تھا ۔اس کے منہ پے ہاتھ رکھ وہ سیدھا اس کی گردن پے جھک گیا تھا۔۔

احرام جائیں یہاں سے۔وہ اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی تھی۔۔لیکن احرام مست ہو کر اپنے آتشی لمس اس کی گردن پے چھوڑ رہا تھا۔۔اچانک قدموں کی آہٹ نے اسے نور سے دور ہونے پے مجبور کر دیا۔۔

آپ یہاں ؟ ثنا اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھنے لگی احرام نے جلدی سے ہاتھ گلاس پکڑ لیا تھا

ہاں۔۔وہ میں پانی پینے آیا تھا۔۔وہ ہچکچاتے ہوئے بولا تو ثنا مسکرانے لگی

آپ باہر بیٹھیں میں لے آتی ہوں۔۔وہ مسکرا کر کہتی اس کے ہاتھ سے گلاس لے چکی تھی احرام بھی مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا تھا جبکہ نور اپنے کام میں مصروف تھی۔۔دیکھتے ہی دیکھتے شام بھی ہو چکی تھی ثنا نے کھانا بنا

لیا تھا اس نے نور سے پوچھ پوچھ کر کھانا بنایا تھا۔ ثنا اور نور کو چھوڑ سب باہر بیٹھے تھے۔ نور اور ثنا دونوں کھانا لگا رہی تھی۔۔ کھانا لگا کر دونوں بھی بیٹھ گئی تھی۔۔

حشبو سے لگ رہا ہے کھانا کافی مزیدار ہو گا۔۔ وہ نور کو جلانے کے لئے بولا تو ثنا شرما گئی کلثوم بی بی اور دعا بھی مسکرانے لگی۔۔

شروع کرو۔۔ کلثوم بی بی سب سے کہنے لگی احرام نے جب پہلا نوالہ لیا تو اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھ ایسا لگ رہا تھا جیسے کھانا بالکل ہی حراب بنا ہو۔۔

کیسا بنا ہے احرام جی؟ ثنا نے پیار سے پوچھا۔

ب۔ بہت زیادہ اچھا بنا ہے۔۔ وہ اپنے غصے پے قابو پائے بولا تھا کھانے میں
کافی زیادہ مرچی تھی۔۔۔

○○○○○○○○○○○○○

ثنا بیٹا اتنی مرچی کھانے میں۔ کلثوم بی بی نے دانت پیستے ہوئے پوچھا وہ اس
وقت پیار سے پوچھ رہی تھی حالانکہ وہ کافی زیادہ غصے میں تھی یہ سن ثنا
انہیں دیکھنے لگی

احرام بیٹا تمھیں مرچی نہیں محسوس ہو رہی کیا؟ کلثوم بی بی نے پوچھا

ہے تو سہی لیکن ثنا جی نے اتنے پیار سے بنایا ہے تو میں منع نہیں کر سکتا اور میں نا مرچی شوق سے کھاتا ہوں۔۔وہ نور کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا جب کے احرام کا دل کر رہا تھا کے وہ سارا کھانا ثنا کے منہ میں ایک بار میں ہی ٹھو سے لیکن وہ نور کو جلانے کے لئے ایسا بول رہا تھا۔احرام دو تین نوالے کھا کر بس کر چکا تھا

بس وہ کیا ہے نا آج مجھے بھوک ہی نہیں تھی اس لئے۔۔وہ جلدی سے کہتا اٹھ کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا اس کے جانے پے نور مسکرانے لگی احرام کے جانے کے بعد کلثوم بی بی نے کافی بے عزتی کی تھی ثنا کی۔۔ثنا اب یہ بھی نہیں کہہ سکتی تھی کے میری مدد نور نے کی کیوں کے اس نے سب سے یہی کہا تھا کے سارا کھانا میں نے حود بنایا ہے۔۔۔سبھی نے کھانا چھوڑ دیا نور برتن اٹھا کر کچن کی طرف چلی گئی تھی تھا ثنا بھی غصے اس کے پیچھے چلی گئی تھی۔۔

تم نے جان بوجھ کر مجھ سے مرچی ڈلوائی ہے تاکہ ۔ماما میری ۔بے عزتی کریں ۔۔وہ غصے میں اس سے پوچھنے لگی۔

آپی مرچی تو آپ نے خود ہی ڈالی تھی نا پھر ۔۔نور نے اسے یاد دلایا۔

۔پتا نہیں احرام جی میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے یہی سوچ رہے ہوں گے کے اس لڑکی کو تو کھانا بنانا ہی نہیں آتا انہیں امپریس کرنے کے چکر میں سب گڑ بڑ ہو گیا اب کیا ہو گا ۔۔وہ کافی اداسی سے اسے بتا رہی تھی ۔اسے کہتی وہ غصے میں اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی ۔۔نور بھی شکر لے کر احرام کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی ۔۔باہر کھڑی وہ دستک دینے لگی ۔۔

بڑی جلدی یاد آئی ہے میری۔۔ دروازہ کھولتے ہی۔ احرام فوراً سے بولا۔

میں تو آتی ہی نا بس ایسے ہی سوچا ہمارے گھر ایک مہمان آیا ہے جو کافی تکلیف میں ہو گا اس لیے۔ ویسے زیادہ مرچی تو نہیں لگی نا۔ لگی تو ہو گی اسی لیے آپ کے گال اتنے سرخ ہو گے ہیں اسی لیے شکر لائی ہوں کھالیں اچھا محسوس۔ ہو گا۔۔؟ وہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولی تھی

چلو شکر کے بہانے اپنا دیدار تو کروایا۔ وہ اس کے ہاتھ سے شکر لے کر ایک سائیڈ پے رکھ اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا

احرام یہ کیا کر رہے ہیں آپ چھوڑیں مجھے۔۔ بن پانی کے مچھلی کی طرح وہ مچلی تھی اس کی۔ باہوں میں۔

ارے ارے ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں۔۔وہ اس کے گال پے لب رکھے مسکرا کر بولا تھا۔

شکر کس لئے لائی ایسے ہی آجاتی مجھے اس شکر سے زیادہ اس شکر کی ضرورت تھی۔۔اس کے لبوں کو سہلاتے وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لیتے بے تابی سے وہ اپنے عشق کی مہر ثابت کر رہا تھا۔اس کے لبوں کو چومتے وہ اسے بیڈ پے گرا اس کے اوپر جھک گیا تھا

احرام خدا کے لیے چھوڑ دیں پلیز مجھے انا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔وہ اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

میرا بس نہیں کے میں تمھاری آواز کو بھی چوم لوں۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا ۔۔

تمھیں پتا نور وہ عورتیں بہت خوش نصیب ہوتی ہیں جن کے لیے مرد ساری دُنیا سے لڑتے ہیں انہیں پانے کے لیے آللہ کے آگے روتے ہیں اور تم تو بہت زیادہ حوش نصیب ہو یار تمھارے لیے میں اتنا تڑپ رہا ہوں پوری دنیا سے لڑنے کے لیے تیار ہوں اور اللہ کے آگے روتا ہوں گڑ گڑاتا ہوں کے تم مجھ سے دور کبھی نا جاؤ۔۔ نور اللہ کے بعد میں جس کے سامنے رویا ہوں وہ تم ہو صرف تم۔۔۔ وہ اپنا منہ اس کے بالوں میں چھپاتے ہوئے کہنے لگا۔۔

احرام ثنا آپی۔۔ نور کی بات پے وہ غصے میں چلا یا تھا

میں یہاں ہماری بات کر رہا ہوں اور تم ثنا کی پوٹلی کھول کر بیٹھ گئی ہو۔۔وہ سختی سے بولا تو نور خاموش ہو گئی تھی۔۔وہ اب مسکرا کر اپنا ہاتھ نور کے پیٹ پے رکھنے لگا۔۔

اوئے کان کھول کر سن لو تمھاری ماما پے صرف میرا حق ہے اپنی ماما سے دور رہنا کیوں کے تمھارے بابا تمھاری ماما کے قریب کسی کو بھی نہیں آنے دیتے چلو تھوڑا سا قریب آ جانا لیکن اس سے زیادہ نہیں۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا یہ دیکھ نور مسکرانے لگی لیکن جب احرام اس کی طرف دیکھنے لگا تو وہ غصے والا منہ۔ بنا چکی تھی۔۔

آپ نے کہا تھا جو آپ کی بات نہیں مانتا آپ اسے جان سے مار دیتے ہیں تو کیا مجھے بھی مار دیں گے۔۔؟وہ آنکھیں مٹکا مٹکا کر پوچھ رہی تھی۔اس نے صرف احرام۔ کی بات ہی نہیں مانی بلکہ اسے دھوکا دے کر یہاں چلی آئی

تھی اور احرام کو دھوکا دینے کی سزا وہ اچھے طریقے سے جانتی تھی اس لئے وہ جاننے کی کوشش کر رہی تھی کے اب احرام مجھے مار دیں گے یا چھوڑ دیں گے۔۔

ہاں لیکن تم مجھے ایک چھوٹا سا تحفہ دے رہی ہو اس لئے تمھیں معاف کیا ۔۔وہ اس کے پیٹ پے ہاتھ رکھے ہی بولا تھا۔۔

احرام پلیز آپ بتادیں نا سب کلثوم بی بی کو اور ختم کریں یہ کھیل۔۔نور نے معصومیت سے کہا

تو تم کیوں نہیں بتا دیتی۔۔وہ اسی سے پوچھے لگا۔

مم۔میں کیابتاؤں اب انہیں یہ تو نہیں بتا سکتی کے میرا شوہر میرے باپ کا قاتل ہے جسے چھوڑ کر میں یہاں آگئی تھی۔۔نور کا چہرہ مرجھا گیا تھا

ہزار بار کہا ہے نور تمھارا باپ بے گناہ نہیں تھا اور بتادو انہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔وہ فوراً سے بولا

اگر میں نے انہیں بتادیا تو وہ آپ سے نفرت کرنے لگے گی۔آپ پلیز واپس چلے جائیں مجھے یہی چھوڑ کر مجھے آپ کے ساتھ نا جانا ہے نا رہنا ہے ۔۔نور پھر اسے غصہ دلا گئی تھی۔۔

میں سانس لینا چھوڑ سکتا ہوں نور لیکن تمھیں کبھی نہیں۔۔۔اس سے کہتا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کمرے سے نکل گیا نور کافی حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○

احرام اس کا ہاتھ پکڑ کلثوم بی بی کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔ کمرے کی لائٹ جلا کر وہ انہیں آواز دینے لگا وہ بھی جاگ چکی تھی احرام کے ہاتھ میں نور کا ہاتھ دیکھ وہ کافی حیران ہوئی تھی۔۔

یہ سب نور۔۔ کلثوم بی بی بستر سے نیچے اتر کر ان کے قریب آئی تھی۔۔

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ وہ فوراً سے بولا تھا۔ کلثوم بی بی کے پوچھنے پہ وہ انہیں سب بتا گیا تھا۔

آنٹی جو ہو گیا سو ہو گیا اور نور کے بابا بالکل بھی بے گناہ نہیں تھے انہوں نے میرے کام سے پیارے دوست کو مار دیا تھا اور اگر میں انہیں بنا مارتا تو وہ

مجھے بھی مار ڈالتے۔۔۔وہ نم آنکھوں سے اپنے پرانے زخموں کو کھوریدرہا تھا وہ انہیں سب بتا رہا تھا اپنے بابا کے بارے میں سن کر نور بہت عجیب طرح سے اس کی دیکھ رہی تھی۔

نور کو میرے ساتھ رہنا پڑے گا چاہے خوشی یا پھر زبردستی میں اسے خود سے دور نہیں جانے دے سکتا یہ میری زندگی ہے میرے جینے کی وجہ ہے آنٹی نور کو مجھ سے زیادہ کوئی بھی محبت نہیں کر پائے گا اس کے لئے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔احرام پھر جذبات سے بھری آواز میں بول رہا تھا احرام کی سب باتوں کو مدھے نظر رکھتے ہوئے وہ نور کو سمجھانے لگی۔

دیکھو نور جو ہو گیا سو ہو گیا مجھے اس لڑکے کی آنکھوں میں سچائی نظر آ رہی ہے تمھارے لیے جس طرح کا لڑکا میں چاہتی تھی وہ ساری خوبیاں احرام میں ہیں۔میں نے کہا تھا نا تمھیں شہزادہ ملے گا اور دیکھو تمھیں تمھارا

شہزادہ مل گیا۔۔۔ کلثوم بی بی کی بات پے احرام ان کے گلے لگ گیا تھا وہ کافی حوش تھا جبکہ نور کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔۔ جس سے دیکھ یہ صاف نظر آرہا تھا کے نور ابھی تک حفا ہے

شکریہ مجھے سمجھنے کے لیے بس نہیں سمجھ رہی۔۔ وہ ایک نظر نور کی طرف دیکھتا کلثوم بی بی سے کہنے لگا۔۔

عام بات نہیں ہے آپ نے میرے پاپا کا قتل کیا ہے قتل جس کے لئے میں کبھی آپ کو معاف نہیں کروں گی اور پلیز آپ چلیں جائیں یہاں سے کلثوم بی آپ پلیز کہیں ناان سے جائیں یہاں سے۔۔ نور کا غصہ دیکھنے لائق تھا۔

نور۔۔ کلثوم بی بی آرام سے بولیں تو وہ باہر نکل گئی۔

چھوڑیں اسے میں سب ہینڈل کر لوں گا۔ کلثوم بی بی کو یوں پریشان دیکھ کر بولتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

پیکنگ کر لو ہمیں ابھی جانا ہے۔۔ وہ نور کے دائیں طرف کھڑا ہوتا سخت والے لہجے میں اسے آڈر دے رہا تھا۔

میں کہیں نہیں جاؤں۔ گی آپ نے جانا ہے تو جائیں۔۔ وہ بھی اسی کے انداز میں کہتی جانے ہی لگی جب احرام نے اس کا ہاتھ پکڑا اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔

اب تم مجھے مجبور کر رہی ہو۔ وہ اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے کہنے لگا۔

جو مرضی سمجھیں جو کرنا ہے کر لیں لیکن میں آپ کے ساتھ اس جہنم نہیں جاؤں گی۔ وہ دوٹوک انداز میں بولی تھی جس پے احرام پہلے ہلکا سا مسکرایا تھا اور پھر غصے میں آگیا تھا

تمھیں تو میں اپنے ساتھ ہی لے جاؤں گا نور جان چاہے زندہ یا مردہ۔ اس کے دونوں بازوؤں پے اپنے انگلیوں دھنساتا آتشی انداز میں کہتا اسے چھوڑ کر اپنی لٹ پیچھے کرنے لگا۔

اس سے پہلے میں۔ اپنا طریقہ اپناوں جاؤ اور پیکنگ کر و ورنہ اسی حالت میں اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔ پھر اسے آڈر دیتا وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا جبکہ نور کی ڈھیروں آنسوں اُمڈ آئے تھے۔۔ وہ بھاگ کر کلثوم بی بی کے کمرے میں چلی گئی تھی کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ان کے ساتھ لپٹ گئی

میں یہاں سے نہیں جانا چاہتی پلیز آپ ان سے کہیں نا مجھے نا لے جائیں ۔۔وہ ان سے منت کر رہی تھی۔

نور میری بچی ادھر دیکھوں۔۔وہ اسے حود سے الگ کرتی اپنی طرف متوجہ کرنے لگی وہ بھی روتے روتے ان سے الگ ہو گئی وہ سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔

نور تمھیں احرام پے بالکل یقین نہیں ہے بیٹا مجھے اس کی آنکھوں میں سچائی نظر آ رہی تھی تم اسے ایک موقع دے کر تو دیکھو۔۔۔وہ اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولیں تھیں کیوں کے نور کے دماغ کو اس کے بھائی نے پوری طرح سے واش کر دیا تھا اسے اب صرف اپنا بھائی ہی سچا لگ رہا تھا۔۔

نہیں مجھے نہیں دینا کوئی موقع انہیں انہوں نے۔۔وہ روتے ہوئے بتا رہی تھی کے احرام دوبارہ غصے میں اندر داخل ہوا تھا۔۔

یہ ایسے نہیں مانے گی اسے میں اپنے طریقے سے ہی ہینڈل کروں گا چلو ۔۔۔کلثوم بی بی سے کہتا وہ زبردستی نور کا ہاتھ پکڑا اسے کمرے میں لے گیا ۔وہ اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے چھوڑیں چھوڑیں کی رٹ لگائے تھی احرام۔ نے بھی اسے اپنے کمرے میں لے جا کر بیڈ پے پٹخ اس پے جھک گیا تھا۔۔

کیوں اپنی موت کو دعوت دے رہی ہو لڑکی کیوں میرے ہاتھوں حرام ہونا چاہتی ہو اور اس بار میں ڈائلاگ نہیں مار رہا بے بی اس بار میں تمھیں وچ میں مار ڈالوں گا۔۔اور پھر حود کو بھی۔۔وہ اپنی غصے سے ہوئی لال آنکھیں اسے دیکھتا یکدم خاموش کروا گیا تھا۔۔

دس منٹ ہیں آپ کے پاس بیگم ان دس منٹ کے اندر اندر تم مجھے ریڈی ملو ورنہ وہ حال کروں گا جو سوچ بھی نہیں سکتی۔۔اخری بار اسے اپنا آڈر دیتا غصے سے اس کا ہاتھ پکڑ دروازے سے باہر نکال گیا۔۔اب کی دفعہ نور سچ میں اس سے حوف کھا گئی تھی۔۔وہ احرام کے بتائے ہوئے ٹائم کے اندر اندر ہی ریڈی ہو گئی تھی۔۔۔

شاباش۔۔اسے تیار دیکھ کر وہ مسکرایا تھا وہ ہاتھ میں بیگ پکڑے کسی مجسمے کی طرح کھڑی تھی۔۔احرام کلثوم بی بی اور دعا سے مل رہا تھا کلثوم بی بی اور دعا نور سے بھی مل رہیں تھیں۔۔۔جبکہ ثنا اپنے کمرے میں ہی تھی وہ ابھی تک ناراض تھی کلثوم بی بی کو پتا چل گیا تھا کے ثنا احرام کو پسند کرنے لگی ہے اور اس سے شادی کی خواہش کر رہی ہے۔۔احرام باہر کھڑا انور کا انتظار کر رہا تھا اور وہ اندر آنکھوں میں آنسوں لیے نا میں سر ہلا رہی تھی مطلب میں

نہیں جانا چاہتی آخر احرام کے چلانے پے وہ اپنے آنسوں صاف کرتی اپنے دل کی تیز ترین دھڑکنوں کو کنڑول کرتی باہر چلی گئی تھی۔۔

بہت لیٹ کروادیتی ہو بیوی۔۔وہ گاڑی میں بیٹھا آگے کی طرف جھک کر مسکرا کر کہتا گاڑی کا دروازہ کھول گیا تھا نوراب بھی باہر کھڑی پیچھے دیکھ رہی تھی کلثوم بی بی اور دعا دونوں اسے اللہ حافظ کہہ رہیں تھیں۔۔وہ پھر نا میں سر ہلانے لگی احرام کو اس کا یہ حال دیکھ کافی غصہ آیا تھا اس کے پھر چلانے پے وہ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔احرام کلثوم بی بی کو اللہ حافظ کہتا گاڑی سٹارٹ کرتا یہاں سے نکل گیا تھا نورونڈو سے منہ باہر نکال کافی دیر تک پیچھے دیکھتی رہی۔۔

منہ اندر کرلو کان ورنہ کوئی گاڑی والا اسے اڑا لے جائے گا۔۔احرام نے مسکرا کر نرمی سے کہا لیکن وہ ضدی لڑکی تھی کہاں ماننے والی تھی۔

نور منہ اندر کر لو۔۔ پھر نرمی سے بولا وہ پھر نا مانی۔اب وہ دانت پیستے ہوئے ایک ہی جھٹکے میں اس کا بازو پکڑ اپنی طرف کھینچنے لگا۔

بہری ہو گئی ہو کیا بات کیوں نہیں سنتی۔۔ وہ اسے بے حد اپنے قریب لائے غصے میں پوچھنے لگا جس پے وہ فوراً سے اپنا وجود جھٹک گئی تھی۔۔

مجھے کوئی بات نہیں کرنی آپ سے۔۔ وہ اسی کے انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

نفرت کرتی ہو مجھ سے؟اس نے مسکرا کر پوچھا

بہت زیادہ۔۔ وہ چیخ کر بولی تھی۔ جس پے وہ پاگل شخص مسکرا دیا۔

تم مجھ سے نفرت کرتے کرتے تھک جاؤ گی لیکن میرا عشق نہیں تھکے تھا میں تم سے عشق کرتا تھا کرتا ہوں اور یوں ہی ساری عمر کرتا رہوں گا

۔۔زخمی مسکراہٹ لئے وہ اسے بتارہا تھا جس پہ وہ اپنے کان پہ ہاتھ رکھ گئی تھی شاید وہ اس کی باتیں نہیں سننا چاہتی تھی اس کی اس حرکت پہ وہ کھل کھلا کر مسکرایا تھا آخر سفر طے کرنے کے بعد وہ لاہور پہنچ گیا تھا

۔۔گاڑی کا دروازہ گارڈ نے کھولا تھا وہ گاڑی سے نکل کر نور کا ہاتھ تھام کر اس کے بھائی کے گھر کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔وہ عرشمان کے گھر کا دروازہ زور زور سے پیٹ رہا تھا دروازہ نگار نے کھولا تھا دروازے پہ احرام کو دیکھ اس کا گلہ ہی سوکھ گیا تھا۔۔

کہاں ہے تمھارا شوہر؟ وہ نور کا ہاتھ تھماتے ہوئے پوچھنے لگا

و۔و۔وہ کسی کام سے گئے ہیں۔۔نگار کے لفظوں نے اس کا ساتھ نادیا نور کا ہاتھ چھوڑ کر سیف اللہ کو اپنی گود میں بیٹھا کر اپنا پن نما چاقو نکال چکا تھا یہ دیکھ نگار چیخی تھی وہ آگے بڑھ رہی تھی جب احرام نے اسے چاقو دیکھا کر وہی رکنے کا اشارہ کرنے لگا۔۔

سائیں پلیز میرے بیٹے کو چھوڑ دیں۔۔نگار اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو وہ اونچی اواز میں ہنسنے لگا

ارے ارے ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں اور تم چلانے لگی سوچو جب اس کی بوٹی بوٹی کروں گا تب کیا حال ہو گا تمھارا اور تمھارے شوہر کا۔۔وہ سیف اللہ کے معصوم سے چہرے پر چاقو سے لائنیں بناتے ہوئے بول تھا۔

احرام چھوڑیں اسے۔۔نور بھی بولی تھی۔

تم تو خاموش ہی رہو بیوی۔۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے جلدی سے اپنے شوہر کو بلاؤ ورنہ جب تک وہ آتا اس معصوم کے ٹکڑے ٹکڑے۔۔ احرام کافی اچھی ایکٹنگ کر رہا تھا جس پے نگار چلاتے ہوئے عرشمان کا نمر ملانے لگی۔ نمبر ملاتے ہی وہ اسے یہ کہہ کر کال کاٹ گئی کے جہاں بھی ہیں جلدی سے گھر آ جائیں ۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں عرشمان بھاگتا ہوا آیا تھا اس کی سانس پھولی ہوئی تھی۔۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو اپنے بیٹے کو احرام کے قبضے میں دیکھ وہ چلایا تھا وہ بھی نگار کی طرح اگے بڑھ کر۔ سیف اللہ کو بچانا چاہتا تھا جس پے احرام نے اسے بھی چاقو دیکھا کر پیچھے رہنے کو کہا

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے کے ساتھ ایسا کرنے کی؟ عرشمان نے بلند آواز سے کہا

ارے سالے صاحب کیا بتاؤں میرے پاس نا بہت بہت ہمت ہے کہو تو ریکھاؤں۔۔اب کی دفعہ وہ چاقو سیفی ہے گلے پے رکھے بولا تھا۔

سائیں پلیز۔۔نگار نے التجا کی۔

کیا چاہتے ہو تم؟آخر کار عرشمان نے پوچھ ہی لیا

یہ ہوئی نا بات تو سنو میں یہ چاہتا ہوں آج تم نور کو سب سچ بتاؤ بتاوا سے کے اس رات کیا ہوا تھا کس نے کسے مارا تھا بتاؤ اسے کیوں کے اب میں اس کی ناراضگی اور سہہ نہیں سکتا بے قصور ہوتے ہوئے بھی مجھے گناہگار بنا دیا تم

نے بتاؤ اسے اور بچالو اپنے بیٹے کو ورنہ میں قسم کھاتا ہوں آج یہاں لاشیں بچھیں گی لاشیں۔۔وہ نور کو دیکھتے ہوئے غصے میں اسے نور کو سب سچ بتانے جا کہہ رہا تھا اور اب عرشمان کی بولتی بند ہو چکی تھی۔

ارے اتنا کیا سوچنا بتاؤ اسے ورنہ۔۔وہ سیفی کے گلے پہ چاقو کا دباؤ ڈالتے ہوئے بولا تو نگار چلاتے ہوئے عرشمان کے قریب آگئی۔

پلیز آپ بتا دیں اسے سب سچ ورنہ سائیں ہمارے اکلوتے بیٹے جو مار ڈالیں گے پلیز۔۔۔نگار روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

ٹھیک ہے میں نور کو سب سچ بتا دوں گا پہلے میرے بیٹے کو چھوڑو۔۔عرشمان نے نرم اور ہار ماننے والے انداز میں کہا

پہلے سچ۔احرام نے مختصر کہا تو عرشمان آنکھیں بند کرتا گہری سانس لیتا نور کے قریب آیا۔۔

نور آج کہوں گا سب سچ کہوں گا۔۔وہ کبھی نور کو دیکھتا تو کبھی احرام کو

کیسا سچ بھائی؟نور نے بے صبری سے پوچھا

میں نے تم سے جھوٹ کہا تھا اس رات احرام نے نہیں بابا نے انہیں ہمارے گھر بلایا تھا۔۔بابا کا پلین تھا کے وہ ان دونوں کو مار کر زمین پے قبضہ کر لیں گے وہ زمین انہی کی ہے جس پے ہم زبردستی قبضہ کرنا چاہتے تھے اس رات بابا نے اس کے دوست کو مار دیا تھا اس سے پہلے احرام پے گولی چلاتے احرام نے اپنی جان بچانے کے لیے بابا کی طرف گولی چلائی۔اور میں نے سب کو یہی کہا کے احرام سائیں نے بابا کو جان بوجھ کر مار دیا

حالانکہ سب غلطی ہماری تھی نور مجھے معاف کردو میں لالچی ہو گیا تھا آج پتا چلا کے میری اصلی دولت میرا بیٹا بیوی اور تم ہو میں نے اپنے فائدے کی لئے تمھارا استعمال کیا تمھیں احرام کے حلاف بھڑکایا۔ مجھے معاف کردو پلیز۔۔۔ وہ ایک ہی سانس میں اسے سب بتایا آخر میں اپنے کیے کی معافی مانگنے لگا تھا وہ اسے سچ بتا رہا تھا اور احرام مسکرا رہا تھا

بھائی آپ نے ایسا کیوں کیا کیوں پاپا کے گناہ پے پردہ ڈالا کیوں مجھے احرام سے دور کرنا چاہا آپ کو پتا ہے آپ کی وجہ سے میں نے نا جانے کیا کیا انہیں بول دیا۔۔۔ نور کو عرشمان پے کافی غصہ آ رہا تھا اور وہ اب شرمندہ سی بھی تھی۔۔

ہو گیا۔۔ احرام سیفی کو چھوڑ ان کے درمیان کھڑا ہو گیا۔۔

پلیز مجھے معاف کر دو نور پلیز۔۔وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا تھا۔۔

نور جلدی سے اپنے بھائی کو معاف کر کے اس سے سب ختم کر دو اب میں اس شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا اس نے تمھیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی ہے اس کے باپ نے مجھ سے میرا دوست چھین لیا اسے دیکھ کر مجھے بہت غصہ آرہا ہے۔۔۔وہ نور کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو نور حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔

احرام میں رشتہ کیسے ختم کروں وہ میرے بھائی ہیں۔۔نور نے کہا

تھا اب نہیں ہے اب اس کے ساتھ تمہارا کوئی واسطہ نہیں ہے اور ہاں اب اگر میں نے تمھیں ان سے ملتے دیکھا تو بہت برا ہو گا چلو۔۔غصے میں کہتا وہ نور کا ہاتھ پکڑ حویلی کی طرف چلا گیا تھا آج عرشمان ہار گیا تھا آج اس کے

بیٹے نے اسے ہرا دیا تھا۔۔جب احرام حویلی میں داخل ہوا تو سبھی کو آوازیں لگا لگا کر ان کو ان کے کمروں سے باہر آنے پے مجبور کر گیا۔ سبھی ایک ہی جگہ اکٹھے ہو چکے تھے نور کو احرام کے ساتھ دیکھ دلربا کے ہوش ہی اڑ۔ گے تھے ساحل اور آرزم بھی نور کو دیکھ حوش ہو چکے تھے لیکن احرام کو یوں عجیب طرح سے اہنی طرح دیکھتا دیکھ دونوں کی سٹی پٹی گھل ہو گئی تھی ۔۔نور کا ہاتھ چھوڑ کر وہ آہستہ آہستہ دونوں لڑکوں کی طرف آیا تھا دونوں نے فوراً سے اپنی نگاہیں جھکالی تھی۔۔

جب نور کو بھگایا تھا تب ڈر نہیں لگا تو اب کس لیے ڈر رہے ہو۔۔وہ دونوں کے کانپتے وجود کو دیکھ کر کہنے لگا۔

معاف کر دیں بھائی سائیں۔۔دونوں کی آواز نکلی تو ایک ساتھ لیکن حود سے بھری ہوئی

تم دونوں کس کے بھائی ہو؟ احرام کا سوال

آپ کے۔۔ ساحل نے جواب دیا

میری طرف دیکھ کر بتاؤ؟ احرام نے پھر غصے میں کہا تو ساحل نے اپنا سر اٹھایا

آپ کے۔ ساحل نے آرام سے کہا تو وہ چلا یا۔

میرے بھائی ہو کر مجھ سے غداری مجھ سے چلا کی مجھے دھوکا دیا تم دونوں یہ بات اچھی طرح سے جانتے تھے کے میں دھوکا دینے والوں کا کیا انجام کرتا ہوں پھر بھی تم دونوں نے مجھے دھوکا دیا تم دونوں یہ بات بھی جانتے تھے

کے نور سائیں میری زندگی ہے پھر بھی تم دونوں نے مجھ سے میری زندگی چھینی یہ سب کرنے کے بعد معافی۔۔کیسے کیسے معاف کردوں۔۔۔وہ دونوں کے ارد گرد چکر کاٹتے ہوئے کہہ رہا تھا

اگر آج میں نے تم دونوں کو معاف کر دیا تو یہاں موجود ہر شخص مجھے دھوکا دینے لگا تھا انہیں پتا چل جائے گا کے احرام ہمیں معاف کر دے گا جو میں ہرگز نہیں کرتا۔۔تم دونوں نے غلطی کی ہے اور اس غلطی کی سزا دونوں کو مل کر ہی رہے گی۔۔احرام جی بات پے بشرہ اپنے۔بیٹوں کی طرف سے بولی تھی وہ احرام کی منت کر رہی تھی کے انہیں معاف کر دو۔

غلطی کرنے والوں کو احرام کبھی نہیں بخشتا چاہے وہ احرام کا عشق ہی کیوں نا ہو۔۔وہ نور کی طرف دیکھ کر بشرہ سے کہنے لگا۔

تم دونوں کی سزا یہ ہے کے تم دونوں پوری حویلی کی صفائی کرو گے اور جب تک میں نہیں کہتا رکو گے نہیں اگر رکے تو سزا چگنی کر دوں گا۔۔تو چلو لگ جاؤ کام پے۔۔سب کو اپنا فیصلہ سناتا نور کو بری طرح سے ہاتھ سے پکڑتا کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔دونوں لڑکے وہی کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

○○○○○○○○○○○○

بالکل ٹھیک کیا اس نے تم دونوں کے ساتھ یہی ہونا چاہیے تھا اور کرو نور بھابھی کی مدد۔۔بشرہ ان پے غصہ نکالتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی ۔

چلو اللہ کا نام لے کر شروع کرتے ہیں۔۔آرزم نے اداسی سے کہا دونوں کام پے لگ گے تھے۔۔

لو بیوی تمھیں بھاگنے والوں کا بندوست تو ہو گیا اب آج کے بعد کوئی بھی تمھیں مجھ سے دور کرنے کا حیال تک اپنے دماغ میں نا لائے گا۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے نور سے کہنے لگا وہ کافی زیادہ پرشان ہو گئی تھی دونوں کے لیے اور ہوتی بھی کیسے نا وہ دونوں اسی کے کہنے پے اپنے بھائی سے غداری کر بیٹھے۔۔تھے۔

۔احرام پلیز انہیں معاف کر دیں اس میں ان کی کوئی غلطی نہیں انہوں نے جو کیا سب میرے کہنے پے کیا پلیز۔۔نور اس کی منتیں کر رہی تھی کے دونوں کو معاف کر دو۔۔

وہ بچے تو نہیں تھے جو تمھارے کہنے پے چل رہے تھے انہیں میرا اچھی طرح سے پتا تھا لیکن پھر بھی انہوں نے تمھارا ساتھ دیا کیا کروں یار میرا اصول ہے جو غلطی کرتا ہے اسے اس کی سزا مل کر ہی رہتی ہے چاہیے وہ تم ہی کیوں نا ہو۔۔۔وہ اس کے لبوں کو سہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔

پلیز انہیں معاف کر دیں پلیز آج کے بعد وہ ایسا نہیں کریں گے۔۔نور پھر اس کی منت کرنے لگی۔

نہیں نا جانے من اگر میں نے انہیں بنا سزا کے چھوڑا تو آگے پتا نہیں وہ کیا کریں گے انہوں نے مجھے دھوکا دیا ہے اور مجھے دھوکا اپنی موت کو دعوت دینے جیسا ہے۔۔اور ویسے بھی میں نے انہیں بہت ہی آسان سزا سنائی ہے۔۔۔وہ نور کو چھوڑ صوفے پے بیٹھ گیا تھا نور بھی اس کے قریب چلی گئی

تھی وہ لگاتار اس کی منتیں کیے جا رہی تھی لیکن احرام اس کی ایک بھی نہیں سن رہا تھا۔۔

میں تمھارے دیوروں کو دیکھ کر آتا ہوں۔۔ مسکرا کر کہتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔ جب وہ نیچے گیا تو دونوں صفائی کر رہے تھے۔۔

ویری گڈ اچھی طرح سے کرنا ہوتی حویلی شیشے کی طرح چمکنی چاہیئے اگر زرا بھی گند نظر آیا تو بچو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔ وہ انہیں صفائی کرتا دیکھ مسکرا کر کہنے لگا

یہ سزا یاد رہی تو آئندہ مجھے دھوکا دینے کے بارے میں ہزار بار سوچنا۔ پھر ان سے کہتا وہ دوبارہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو نور تھوڑھی کے نیچے ہاتھ رکھے اداس صوفے پے بیٹھی

تھی۔احرام بھی مسکراتا ہوا اس کے قریب بیٹھ گیا تھا احرام نے جوں ہی اس کے کندھے پے اپنا سر رکھا تو۔نور نے فوراً سے اپنا کندھا جھٹک دیا

میری بیوی۔ناراض ہے کیا؟ وہ مزید اس کے قریب تر ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔

ہاں۔۔وہ بھی بغیر اس کی طرف دیکھے بولی تھی۔۔

وجہ ؟ وہ مسکرا کر پوچھنے لگا تو نور نے اس کی طرف دیکھا

وجہ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں احرام پلیز نا چھوڑ دیں انہیں پلیز۔۔نور اس کی شرٹ کے بٹنوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بولی تھی۔۔یہ دیکھ وہ مسکرانے لگا تھا۔۔

تم کیوں محنت کر رہی ہوں میں کھول دیتا ہوں نا۔۔ مسکرا کر کہتا وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔

نہیں احرام۔۔ وہ اپنا منہ اپنے ہاتھوں میں چھپا گئی۔

کیا ہوا یار ؟ وہ فوراً سے اس کا ہاتھ اس کے منہ پے سے ہٹا گیا۔۔

آپ نے بٹن کیوں کھولے۔۔ نور نے فوراً سے پوچھا

تم کھول رہی تھی تو میں نے ہلپ کر دی میری بیوی آج رومینس کے موڈ میں ہے۔۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے گلے میں ڈالے بولا تھا

جی نہیں بالکل بھی نہیں میں رومینس کے موڈ میں نہیں ہوں اور نا ہوں گی ۔۔اس نے فوراً سے نا میں سر ہلایا تو وہ اپنے دانت دیکھتے ہوئے ہنس پڑا ۔۔ جس پہ نور فوراً سے اس کے نمایاں ہونے والے ڈمپل پہ انگلی گھسا گئی۔

اچھا تو بنا لو نا موڈ۔۔ وہ اس کے نرم گالوں پہ اپنے لب رکھے بولا تو نور اٹھ گئی۔۔

آپ ساحل بھائی اور آرزم بھائی کو چھوڑ دیں۔۔ وہ اٹھتے ہوئے کہنے لگی۔

بالکل بھی نہیں۔۔ وہ غصے میں بولا تھا۔۔

ٹھیک ہے پھر میرے قریب بھی مت آئیے گا۔۔ یہ کہہ کر وہ بیڈ پے بیٹھ گئی۔۔

جتنی بھی کوشش کرنی ہے کر لو نور لیکن مجھے اپنے قریب آنے سے روک نہیں پاؤ گی۔۔ وہ اس کی طرف دیکھ فوراً سے بولا تھا دوسری طرف بشرہ اپنے شوہر ہے غصہ کر رہی تھی۔۔ اور وہ اسے ری لیکس ہو نا۔ ہو بول رہا تھا اس وقت وہ ری لیکس کیسے ہو سکتی تھی اس کے بیٹوں کو احرام نے سزا جو سنا دی تھی۔۔ شام کا کھانا کھانے کے بعد احرام اپنے کمرے میں چلا گیا تھا ساحل اور آرزم ابھی تک بھو کے پیاسے اپنا کام کر رہے تھے احرام اتنی آسانی سے کسی کو بھی نہیں چھوڑتا تھا احرام جب واشروم سے باہر آیا تو نور اس کی سائیڈ پے پانی ڈال رہی تھی۔۔ یہ دیکھ وہ چلایا تھا۔

پاگل ہوگئی ہو کیا یہ کیا کر رہی ہو تم ؟ وہ غصے میں بولا تھا لیکن نور اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر لگاتار پانی ڈالے جا رہی تھی۔۔

میں نے جو کیا بالکل ٹھیک کیا۔۔ وہ جگ ٹیبل پے پٹختے ہوئے بولی تو احرام تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔۔

اب میں کہاں سوؤں گا۔؟ وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔

صوفے پے۔۔ نور نے عجیب سا منہ بنا کر صوفے کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

نہیں میں وہاں نہیں سوؤں گا۔۔ وہ ضدی انداز میں کہنے لگا

ٹھیک ہے پھر دوسرے کمرے میں سوجائیں۔۔وہ اسی کے انداز میں بولی تو احرام نے اسے کمر سے کھینچ اپنے سینے سے لگالیا۔تھا

ایسا کیوں کررہی ہو یار۔۔وہ اپنی بیرڈ اس کے گالوں پے رب کرتا مدہوشی والے انداز میں پوچھنے لگا۔

اور جو آپ کررہے ہیں اس کا کیا پلیز احرام چھوڑدیں انہیں میری حاطر پلیز ۔۔وہ اداسی سے کہتی اپنا منہ اس کے سینے میں چھپا گئی۔۔

نور۔اچھا ٹھیک ہے میں چھوڑدوں گا انہیں۔لیکن صرف تمھارے لیے چھوڑرہا ہوں۔انہیں ورنہ تم کو مجھ سے دور کرنے والے کی سزا صرف سزائے موت ہے۔احرام نے جب یہ کہا تو وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی احرام اس کے سر پے بوسہ دے کر کمرے سے باہر جانے لگا۔

کیا حال ہے دونوں کا؟ احرام دونوں کے سر پے کھڑا ان کی حالت جو تنگ ہو رہی تھی دیکھ کر پوچھنے لگا دونوں نڈھال ہو چکے تھے۔

ب بھائی س سائیں پ۔۔ پلیز معاف کر دیں۔۔ دونوں ٹوٹی پھوٹی آواز کے ساتھ معافی مانگنے لگے

ٹھیک ہے معاف کیا صرف تمھاری بھابھی کی وجہ سے تمھیں چھوڑا ورنہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا بے وفا بھائیوں کی مجھے کوئی ضرورت نہیں۔۔ دل تو چاہ رہا ہے کے ابھی تم دونوں کے ہاتھ پاؤں توڑ کر لاہور کی سڑکوں پے بھیک منگواؤں۔۔ خیر پہلی اور آخر غلطی تھی یہ تم دونوں کی اب اگر ایسا کیا تو میں ایک ہی سیکنڈ میں تم دونوں کی روحیں تم سے جدا کر دوں گا ۔۔ وہ کافی غصے میں دونوں سے کہہ رہا تھا جبکہ وہ بیچارے زمین پر پڑے لمبی

لمبی سانسیں لینے میں مصروف تھے۔۔۔ان سے کہتا وہ جا چکا تھا دونوں اب سکون کا سانس لیتے ہوئے اٹھ کر اپنے کمروں کی طرف چلے گئے تھے۔۔

معاف کر آیا ہوں تمھارے بے وفا بیکار دیوروں کو۔۔وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اسے بتانے لگا تو وہ مسکرائی تھی

گڈ بیوی۔۔وہ نئی بیڈ شیٹ دیکھ کر کہتا اسے اٹھا کر بیڈ پے چھوڑ اس پے جھک گیا

نور اب دوبارہ مجھ سے بے وفائی مت کرنا میں برداشت نہیں کر پاؤں گا اور اگر تم سے جدا ہوا تو مر ہی جاؤں گا۔۔وہ اس کے بالوں میں اپنا منہ دیے اس کی بالوں کی خشبو کو اپنے اندر اتارتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔اس کی گردن کو چومتا وہ مزید اسے اپنے ساتھ لگا کر گہری نیند میں اتر گیا تھا۔۔دوسرے

دن صبح آرزم فریش ہو کر اپنے کمرے سے نکلا ہی تھا کے نین اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

سوچا حال پوچھ آؤں تو کیسا رہا کل کا دن؟ نین نے مسکرا کر پوچھا تو وہ مسکرانے لگا۔

بہت زبردست کاش تم بھی ہوتی۔ آرزم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

سوری میں مذاق کر رہی تھی مجھے تم دونوں کے لیے بہت برا لگ رہا تھا قسم سے۔۔۔ وہ اب سریس انداز میں کہہ رہی تھی

اچھا جی تو آپ فکر بھی کرتی ہیں واہ۔ آرزم پھر مسکرا کر بولا تھا جس پے نین بھی مسکرائی تھی۔۔ نین جانے لگی تو آرزم نے اسے۔ روک لیا تھا۔

کیا ہوا؟ نین نے پلٹ کر پوچھا۔ آرزم اب خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اسے دیکھ ایسا لگ رہا تھا جسے وہ بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہو اس سے۔۔

یوں ہی مسکراتے رہو گے یا کچھ بولو گے بھی۔۔ نین نے فوراً سے پوچھا۔۔

و۔وہ میں پوچھ رہا تھا کے کیا کبھی تم نے کسی سے محبت کی۔۔اس نے مسکرا کر پوچھا۔

نہیں کی۔؟ ویسے بھی مجھے میرے ٹائپ کا لڑکا نہیں ملے گا ڈھونڈنا پڑے گا۔۔ نین مسکرا مسکرا کر ہی اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔

اپنے ارد گرد نظر مارو کیا پتا تمھارے ٹائپ کا لڑکا مل جائے۔۔ وہ اپنا کالر ٹھیک کرتے ہوئے ہنس کر بولا تھا وہ اسے اشارہ دے رہا تھا اور نین بھی اس کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔۔

چھوڑو جب ہونا ہوا ہو جائے گا پہلے ہمیں مل کر ساحل سائیں اور دلربا۔ کو ایک کرنا ہو گا۔۔ نین فور بولی تھی۔

وہ احرام سائیں کا پیچھا چھوڑے گی تب نا۔ آرزم نے منہ بنا کر بتایا

تو کیا ہوا ہم نا دلربا کے دل میں ساحل سائیں کے لیے نفرت نکال محبت ڈالیں گے۔۔ نین نے محبت سے کہا

تم دونوں تو لڑتی ہی رہتی ہو تم اس کے دل میں ساحل کے لیے محبت کیسے جگاؤ گی۔۔آرزم نے آئی بروا چکائی

دلربا سے دوستی کر کے۔۔نین کی بات پے آرزم نے اپنا چہرہ آگے کیا

سچ میں کیا؟آرزم نے پوچھا

ہاں اگر دونوں کو ملانا ہے تو دلربا سے دوستی تو کرنی ہی پڑے گی۔۔نین نظر جھکا کر اپنے انگلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

بالکل ٹھیک کہا تم نے مجھے ناساحل کو دیکھ بہت برا فیل ہوتا ہے وہ دلربا کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ ہے کے اسے دیکھنا تک نہیں چاہتی۔۔آرزم نے اداسی سے اسے بتایا۔۔

بس تم دیکھتے جاؤ کیسے میں ان دونوں کو ایک کرتی ہوں۔اس سے احرام سائیں کی لائف بھی ٹھیک ہو جائے گی۔۔اس سے کہتی وہ سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔وہ سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف جانے کی بجائے دلربا کے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔ نین جب کمرے میں داخل ہوئی تو دلربا کافی پرشان بیٹھی تھی وہ نور کی وجہ سے پرشان تھی اللہ اللہ کر کے تو اس نے اسے یہاں سے بھیجا تھا اور اب وہ پھر یہاں آ گئی تو یہی بات دلربا کو ستائے جا۔رہی تھی۔۔ نین دروازے پے کھڑی کھانسنے لگی تو دلربا نے ایک نظر اسے دیکھا

تم ؟ دلربا فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

اندر آسکتی ہوں۔۔ نین نے مسکرا کر پوچھا تو دلربا نے اسے پرمیشن دے دی۔۔

کیا ہوا کافی پریشان لگ رہی ہو

؟ نین نے ہمت کر کے اس سے بات کی کیوں کے دونوں ایک دوسرے سے ناراض تھی۔۔

کچھ نہیں۔۔ وہ دوسری طرف موڑ گئی

سوری۔۔ نین اس کے سامنے جانتے ہوئے بولی تو دلربا نے اسے دیکھا۔

کیوں؟ وہ پوچھنے لگی۔

لڑائی کی وجہ سے دیکھو دلربا قسم سے میرا۔ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا تمھیں ہرٹ کرنے کا میری عادت ہے یار میں نے بندے کو منہ پے بات بول دیتی ہوں جس کی وجہ سے وہ میرا دشمن بن جاتا ہے۔میں اچھا نہیں لگتا کے ہم ایسے لڑتی رہے کون سا ہمیں ہمیشہ کے لیے ایک ساتھ رہنا ہے اس لیے کیا ہم سب کچھ بھول کر اچھی دوستیں نہیں بن سکتیں۔۔ نین محبت سے اسے کہہ رہی تھی۔دلربا بھی اس کی بات پے ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔

کیا تم میری دوست بنا چاہتی ہو؟ نین نے مسکرا کر پوچھا تو دلربا مسکرا کر اس کے گلے لگ گئی۔۔

سوری میں نے بھی تمھیں بہت کچھ الٹا سیدھا کہا ہے۔۔ وہ اس کے گلے لگے کہنے لگی۔۔

اٹس اوکے اب تو ہم ابھی فرینڈز س ہیں نا۔۔ نین نے مسکرا کر پوچھا تو وہ ہاں میں سر ہلانے لگی۔۔ دونوں میں اب دوستی ہو چکی تھی اور دونوں اب بیٹھ کر باتیں کر رہی تھی نین اب ساحل کے حوالے سے اس سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن وہ ڈر بھی رہی تھی کے کہی پھر یہ ساحل کا نام سن کر غصہ نا ہو جائے۔۔

دلربا کیا تم سچ میں احرام سر کو پسند کرتی ہو۔۔؟ نین نے پوچھا

پسند نہیں کرتی محبت کرتی ہوں۔۔ دلربا نے فوراً سے کہا

کیا محبت کرنا گناہِ ہے۔۔ نین نے پھر پوچھا۔۔

نہیں تو۔۔ دلربا نے کہا

تو تم ساحل سائیں کو کیوں سزا دے رہی ہو۔۔ نین کی بات پے دلربا بولنے ہی والے تھی کے نین اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرنے لگی

پہلے میری پوری بات سن لو۔ جتنا تم سر سے محبت کرتی ہو اتنا سے زیادہ ساحل سائیں تم سے کرتا ہے اور اس سے کئی گناہ زیادہ احرام۔ سائیں نور سے اب حود ہی دیکھ لو وہ اس کے لئے کیا کیا کر رہے ہیں۔۔ دلربا برا مت ماننا لیکن احرام سائیں تمھیں کبھی نہیں مل سکتے وہ صرف نور سے محبت کرتے ہیں۔ تم اپنی زندگی اپنے ہاتھوں سے ہی برباد کر رہی ہو ساحل سائیں میں آخر۔ کیا برائی ہے اتنا ہینڈ سم تو ہے اتنا اچھا ہے قسم سے یار اگر ایسا شخص میرے پیچھے پاگل ہوتا نا تو میں تو مان چکی ہوتی اس نے کبھی تمھارے لیے برا نہیں کہا ہمیشہ تمھارے لیے کھڑا رہا ہے اس کے باوجود کے تم

احرام سائیں کے حواب دیکھ رہی ہو۔ نین اسے اچھی طرح سے سمجھا رہی تھی۔

دلربا ابھی بھی وقت ہے ساحل سائیں کو ہاں کر دو ورنہ جب تم ہاں کرو گے تب وہ کسی اور کا ہو چکا ہو گا۔۔ نین کی اس بات پے دلربا اداس سی ہو گئی تھی

مجھے آرزم نے بتایا تھا کیسے جب تمھارا ایکسڈنٹ ہوا تھا تو ساحل سائیں پاگلوں کی طرح ہسپتال پہنچا تھا۔ ایسا شخص کبھی نہیں ملے گا تمھیں جیسا ساحل سائیں ہے۔۔ میرا کام تھا تمھیں سمجھانا اب آگے تمھاری مرضی ساحل۔ سائیں کو کسی اور کا ہونے سے روک لینا پلیز۔۔۔ یہ کہہ نین کمرے سے باہر نکل گئی تھی جبکہ دلربا وہی بیٹھی سوچوں میں گم ہو گئی تھی۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایک ماہ گزر چکا تھا آج احرام نور کو باہر گھومانے لے

گیا تھا۔۔نور آئیس کریم کھانے کی ضد کر رہی تھی احرام اس کی ضد پے اسے گاڑی میں بیٹھا کر آئیس کریم لینے چلا گیا تھا۔۔

چاکلیٹ فلو فر لا یے گا۔۔وہ ونڈو سے منہ۔باہر نکال کر بولی تو احرام مسکرا کر اسے دیکھنے لگا وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا جب ایک بہت بڑی گاڑی نے اس کی گاڑی کو ٹکر ماری تھی۔۔گاڑی دور جا کر گری تھی یہ دیکھ وہ چلا یا تھا ۔۔جس نے ٹکر ماری وہ بھاگ گیا تھا احرام چلاتے ہوئے اپنی گاڑی کے قریب چلا گیا تھا کافی لوگ وہاں اکھٹے ہو گے تھے۔

نور نور۔۔وہ اس کا نام لیتے ہوئے دروازہ کھول رہا تھا اندر نور خون سے لہوں لہان تھی اسے دیکھ وہ اونچی اواز میں چلا یا تھا۔جلدی سے اسے باہر نکال اس کا سر اپنی گود میں رکھے وہ اس کا چہرہ تھپتھپانے لگا کافی۔رو اور چلا رہا تھا وہ نور کی حالت دیکھنے لائق تھی۔

کوئی ایمبولنس کو کال۔ کرو جلدی۔۔ وہ لوگوں کی طرف دیکھتے ہوئے چلایا تھا

نور تمھیں کچھ نہیں ہوگا نور پلیز آنکھیں کھولو پلیز۔۔ وہ لگاتار اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا۔۔ نور کی سانسیں تیز ہو رہی تھی۔۔ جب اس نے دیکھا کے ایمبولنس ابھی لیٹ ہے تو وہ نور کو اپنی گود میں اٹھا کر ہسپتال کی طرف بھاگنے۔ لگا وہ اونچی اواز میں چلاتا سب کو یہی کہتا ہٹو ہٹو ہسپتال کی طرف بھاگ رہا تھا۔۔ ہسپتال قریب ہی تھا اس لئے وہ جلدی پہنچ گیا تھا جب وہ ہسپتال پہنچا تو وہ چلانے لگا سب لوگ اسے دیکھ کافی ڈر رہے تھے۔۔

ڈاکٹر ڈاکٹر۔۔ وہ چلا رہا تھا اس کی آوازیں سن سبھی ڈاکٹر باہر نکل آئے تھے

۔۔

میری بیوی کو بچالیں۔اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے اگر اسے کچھ ہوا تو میں آپ کو اور آپ کے اس ہسپتال کو آگ لگا دوں گا۔۔وہ سب کی طرف دیکھتے ہوئے وحشی انداز میں بول رہا تھا ڈاکٹر بھی جلدی سے نور کو اندر لے گئے تھے۔۔احرام غصے میں باہر ٹہل رہا تھا وہ ساحل اور آرزم کو کال کر کے یہاں آنے کا بول چکا تھا۔۔تقریباً بیس منٹ گزر چکے تھے۔

احرام نور ٹھیک تو ہے نا اسے کچھ ہوا تو نہیں اگر اسے کچھ تو نہیں نا۔۔
عرشمان دور کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا عرشمان کو دیکھ احرام کافی غصے میں اس کی طرف بڑھا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟وہ اسے کالر سے پکڑے چلایا تھا سبھی لوگ انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

میں نور کے لیے یہاں آیا ہوں۔۔ عرشمان نے نرمی سے کہا

وہ تمھاری کچھ نہیں لگتی سمجھے چلے جاؤ یہاں سے۔۔وہ پھر اونچی اواز میں چلایا تھا۔ تبھی ساحل اور آرزم بھی اچکے تھے۔

بھائی سائیں چھوڑیں اسے پلیز۔۔ساحل نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ اسے چھوڑ کر غصے میں پھر ٹہلنے لگا۔۔

تم یہاں کیوں آئے ہو۔؟ساحل نے اس سے پوچھا۔۔

اپنی بہن سے ملنے آیا ہوں نا۔۔وہ ساحل سے بھی نرمی سے بات کر رہا تھا

تمھیں کس نے بتایا کے نور کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے۔۔ ساحل نے پوچھا۔

میں کسی کام سے جا رہا تھا راستے میں بھیڑ کو دیکھا تو رک گیا پھر کسی ایک نے کہا کے یہاں ایک نور نام کی لڑی کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے اور جب میں نے احرام کی گاڑی دیکھی تو میرے پاؤں تلے سے جیسے زمین ہی نکل گئی ہو میں نے ان سے ہسپتال کا پوچھ بھاگتا ہوا آیا ہوں۔۔ ساحل اپنے بھائی سے کہہ دو اگر میری بہن کو کچھ ہوا تو میں اس چھوڑوں گا نہیں عرشمان اسے انگلی دیکھاتے ہوئے کہہ رہا تھا مطلب اتنا سب ہونے کے باوجود بھی وہ اسی ہے غصہ کر رہا تھا۔

ابے او سالے یہ دھمکیاں کہی اور جا کر دینا وہ میری بیوی ہے میری زندگی ہے میری دھڑکن ہے اسے میں کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔ وہ پھر غصے میں اس کی طرف بڑھا تھا۔۔ احرام جب غصے میں عرشمان کی طرف بڑھا تو

ساحل نے اسے روک لیا۔۔احرام بھی دوبارہ خاموشی سے غصے میں ہی ٹہلنے لگا وہ کافی زیادہ پریشان تھا اس کی آنکھیں نم تھی اس کے علاوہ باقی تینوں۔ عرشمان ساحل اور آرزم پریشان تھے۔۔ڈاکٹر بھی باہر نکل آئی تھی اسے دیکھ احرام اس کے قریب چلا گیا تھا۔۔

کیسی ہے میری بیوی۔؟احرام نے تڑپ کر پوچھا

آپ کی وائف کا مس کیررج ہو گیا ہے اور ان کی حالت کافی نازک ہے ہمیں او پازیٹیو بلڈ کی ضرورت ہے آپ میں سے کسی کا او پازیٹیو بلڈ ہے ۔۔ڈاکٹر نے جب یہ پوچھا تو احرام چلا اٹھا اپنے بچے کا سن کر اس کے پورے وجود سے ایک کرنٹ نکلا تھا پہلے سے کہیں زیادہ اس کی حالت حراب ہوتی جارہی تھی۔

کیسا ہسپتال ہے یہ جہاں خون کا نام نشان ہی نہیں ڈاکٹر اگر میری وائف کو کچھ بھی ہوا تو میں جو کروں گا وہ آپ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔۔ وہ حود پے قابو پائے بے حد غصے میں اس سے کہہ رہا تھا ابھی وہ اپنے بچے کا غم چھوڑ نور کے لیے پرشان ہو رہا تھا۔۔

میرا او پازیٹو ہے۔۔ عرشمان اونچی اواز میں کہتا ان کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا یہ سن ڈاکٹر مسکرائی تھی۔۔

تو پھر دیر کس بات کی نرس انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ۔ڈاکٹر نے فوراً کہا تو احرام نے صاف انکار کر دیا

یہ شخص ہر گز میری بیوی کو حون نہیں دے گا۔احرام نے سخت لہجے میں کہا تو عرشمان بھی سے غصے میں دیکھنے لگا

احرام وہ میری بہن ہے میں اسے خون دے سکتا ہوں۔۔وہ غصے میں اس سے کہہ رہا تھا۔۔

نہیں بالکل بھی نہیں وہ میری بیوی ہے اور میں تم جیسے شخص کا خون اپنی بیوی کی نسوں میں بالکل بھی نہیں اترنے دوں گا۔۔۔وہ پھر غصے میں بولا تھا

احرام بچوں جیسی باتیں مت کرو۔اگر میں نے اسے خون نا دیا تو وہ مر جائے گی۔۔عرشمان نے اسے سمجھانا چاہا

اسے کچھ بھی نہیں ہو گا اور نا ہی۔ میں اسے تمھارا خون لگنے دوں گا۔ وہ اپنی ضد پے اڑا رہا ساحل اور آرزم بھی اسے سمجھا رہے تھے۔۔ اندر سے نرس بھاگتی باہر آئی تھی۔۔

ڈاکٹر پیشنٹ کی حالت کافی نازک ہے۔۔ نرس ڈاکٹر کو بتا رہی تھی یہ سن کر احرام غصے میں آیا تھا۔

پیشنٹ کی حالت کافی سریس ہے اگر اسے وقت پے خون نا دیا گیا تو ہم اسے نہیں بچا سکتے۔۔ ڈاکٹر نے دوبارہ ان سب سے کہا

بھائی سائیں پلیز جانے دیں اسے اپنی نور کی حاطر کیا آپ نہیں چاہتے کے وہ بچ جائے۔۔ ساحل نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ لمبی سانس لینے لگا

لیکن ساحل۔۔احرام نے بولنا چاہا لیکن ساحل اسے پھر سمجھانے لگا جس پے وہ بڑی مشکل سے راضی ہو گیا تھا عرشمان بھی نرس کے ساتھ خون دینے چلا گیا تھا۔۔ڈاکٹر بھی واپس اندر چلی گئی تھی۔احرام دروازے سے ٹیک لگائے ہی رونے لگا تھا اس وقت وہ صرف اپنی نور کے لیے رو رہا تھا۔۔ساحل اور آرزم اسے کافی حوصلہ دے رہے تھے۔۔نور کو خون لگنے کے بعد ڈاکٹر دوبارہ باہر آئی تو احرام اور باقی لڑکے اس کے قریب چلے گئے۔۔

کیسی ہے وہ احرام نے نم آنکھوں سے پوچھا۔

دیکھیں وہ ابھی بے ہوش ہیں اگر چوبیس گھنٹوں میں انہیں ہوش نا آیا تو وہ کومہ میں بھی جا سکتی ہیں آپ لوگ بس دعا کریں۔۔ یہ کہہ کر وہ فوراً اندر۔ چلی گئی تھی۔ احرام وہی گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔

ساحل میرے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے یار پہلے مجھ سے میرا بچا چھین گیا اب نور کی یہ حالت ہے۔۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ فرش پے مارتے ہوئے بولا تھا آرزم سے جب احرام کی تکلیف برداشت نا ہوئی تو وہ ایک سائیڈ پے۔ چلا گیا تھا۔۔ ساحل بھی آنکھوں میں آنسوں لیے۔ اسے سمجھا رہا تھا لیکن وہ چوٹ کھایا ہوا شخص دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا۔۔۔ عرشمان دور سے یہ سب دیکھ رہا تھا اس کی بھی آنکھیں نم تھی۔۔

دوسروں کی روحیں ان سے جدا کرتا تھا آج میری اپنی روح مجھ سے جدا ہو رہی ہے۔۔ ساحل میں بتا دوں اگر نور کو کچھ بھی ہوا تو میں سب کو آگ لگا

دوں گا سب ختم کر دوں گا۔۔ وہ اس کے گلے لگے روئے جا رہا تھا۔۔ یوں کافی وقت ہو گیا تھا چوبیس گھنٹے پورے ہونے میں ایک گھنٹہ باقی۔ تھا اور نور کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔ جبکہ احرام کافی تڑپ رہا تھا ایک ایک منٹ اس کی سانسیں تنگ کر رہا تھا۔ اس کے وجود سے تو آدھی جان کب کی نکل چکی تھی اگر اس نے نور کو نہیں دیکھا تو شاید اس کی بچی کچی جان بھی نکل جانی تھی اس لئے۔ وہ بنا پوچھے ڈاکٹر سے اندر چلا گیا تھا۔۔

نور اٹھو بس بہت ہو گیا تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کے تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی اب وہ وعدہ پورا کرنے کا وقت آ گیا ہے اٹھو اور اپنا وعدہ پورا کرو ۔۔۔ وہ اندر داخل ہوتے ہوئے کہنے لگا ساحل بھی بھاگ کر اندر چلا آیا تھا ۔۔

نور کہانا اٹھو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔وہ بالکل اس کے کان کے قریب جا کر بولا تھا لیکن نور میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تھی۔الٹا مشین میں اس کی سانسوں کی لائین آہستہ آہستہ۔سیدھی ہوتی نظر آرہی تھی۔یہ دیکھ اب احرام کی آنکھوں۔سے آنسوں ٹپکنے لگے تھے۔۔

تم مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو مگر یہ سوچا ہے کے میں تمہارے بغیر مر جائے گا سائیں۔وہ وہی فرش پے بیٹھے روتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

میں تمھیں جانے ہی نہیں دوں گا۔جینے اور مرنے کی قسمیں کھائی ہیں ہم نے ایسے کیسے تم مجھے اس بے وفا دنیا میں اکیلا چھوڑ کر جا سکتی ہو۔۔وہ اٹھتے ہوئے دوبارہ اسے ہلا رہا تھا

نور اٹھو نا پلیز نور میں مر رہا ہوں مر رہا ہے تمھارا احرام مجھے سانس نہیں آرہی کچھ تو بولو تا کہ مجھے سانس آئے نور پلیز۔۔۔ وہ اسے جھنجوڑ رہا تھا آخر نور نے ایک گہرہ سانس لیا تھا یہ دیکھ وہ روتے ہوئے مسکرا اٹھا اور ڈاکٹر ڈاکٹر چلانے لگا۔۔ ڈاکٹر بھی فوراً سے اندر داخل ہوئی تھی۔۔

آپ پلیز باہر جائیں۔۔ ڈاکٹر نے کہا احرام۔ وہی رہنا چاہتا تھا لیکن۔ ساحل اسے زبردستی باہر لے آیا تھا۔۔ وہ سب اب باہر ہی ویٹ کر رہے تھے عرشمان بھی ابھی تک یہی تھا۔۔

ساحل مجھے دیکھنا ہے نور کو ہٹو احرام نے غصے میں کہا

بھائی سائیں ڈاکٹر نور سائیں کا چک اپ کر رہی ہیں نا پلیز۔۔ ساحل نے اسے روکا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر میں ڈاکٹر حود ہی باہر آگئی تھی۔۔

آپ کی وائف اب حطرے سے باہر ہے۔۔ڈاکٹر نے مسکرا کر بتایا تو احرام کے بے جان چہرے پے مسکراہٹ کھیلی تھی۔۔

مم۔میں اس سے مل سکتا ہوں اس بے چینی سے پوچھا۔۔تو ڈاکٹر نے اسے۔نور سے ملنے کی اجازت دے دی۔۔اندر جاتے ہی وہ نور سے لپٹ گیا۔۔

کہاں جا رہی تھی مجھے چھوڑ کر تمھیں پتا بھی ہے میں نہیں رہ سکتا تمھارے بغیر پھر بھی۔۔؟ وہ اس سے الگ ہو کر پوچھنے لگا۔۔نور مسکرا کر اپنا ہاتھ اس کے گال پے رکھ گئی احرام بھی مسکرا کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پے رکھ گیا دوسری طرف۔عرشان اندر آنے کی کافی ضد کر رہا تھا لیکن ساحل اسے اندر نہیں آنے دے رہا تھا اسے احرام کا پتا تھا آخر تھک ہار وہ چلا گیا تھا

س۔۔ سر وہ ڈاکٹر آپ کو بلا رہی ہیں۔۔ نرس اندر داخل ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگی۔ تو جبران نور کے گال پے ہاتھ رکھ مسکرا کر باہر نکل گیا تھا۔۔

کیا بات ہے ڈاکٹر آپ نے بلوایا تھا۔۔ احرام نے فوراً سے پوچھا تو ڈاکٹر اس سے محاطب ہوئی

دیکھیں سائیں میرے پاس ایک اور بری حبر ہے۔۔ ڈاکٹر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی۔۔ جس پے احرام نے اپنے آئی برو آچکائے تھے۔۔

کیسی بری حبر۔ ؟اس نے فوراً پوچھا۔۔

آپ کی وائف اب کبھی بھی ماں نہیں بن سکتی ۔۔ یہ خبر سن کر احرام کی ٹانگوں سے جیسے ۔ جان ہی نکل گئی ہو ۔ پہلے اپنے بچے کو کھونے کا غم اور اب یہ کے نور کبھی ماں نہیں بن سکتی اس شخص پے تو قیامت ٹوٹ پڑھی تھی ۔۔

ک ۔۔ کیا؟ بڑی مشکل سے خود پے قابو پائے وہ بولا تھا ۔

جی ۔۔ ڈاکٹر نے کہا احرام بھی لڑکھڑاتے پاؤں کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا تھا ۔۔ پھر آنکھوں میں آنسوں لیے دیوار پے مکے مار رہا تھا ۔۔

آخر میرے ساتھ کیا ایسا کیوں ہو رہا ہے اتنی آزمائش ۔۔ وہ خود سے کہہ رہا تھا ۔

نور کو کچھ بھی نہیں نہیں پتا چلنے دوں گا میں اسے پچھ پتا نہیں چلے گا۔۔وہ جلدی سے اپنے آنسوں صاف کرتا نور کی طرف چلا گیا تھا۔۔ تھوڑی دیر میں وہ نور کو لے کر حویلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔۔نور کا سن کر سکینہ بی بی نین دلربا سبھی اس سے ملنے اس کے کمرے میں چلے گئے تھے سب اس کے قریب بیٹھے تھے جبکہ احرام کمرے سے باہر کھڑا فون پے بات کر رہا تھا۔۔

سنو مجھے وہ شخص ہر حال میں چاہیے جس کی وجہ سے نور کا یہ حال ہوا ہے ۔۔وہ فون پے شان سے کہہ رہا تھا اس نے شان کو سارا واقعہ بتا دیا تھا شان سے کہتا وہ بھی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

تمھیں اپنا حیال رکھنا ہے۔سب کے جانے کے بعد وہ اس کے قریب بیٹھ اس کے گال پے ہاتھ رکھے کہتا اٹھنے ہی والا تھا کے نور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا

احرام ہمارا بچا۔ نور نم آنکھوں کے ساتھ بولی تھی۔

میری جان پریشان مت ہو اللہ نے چاہا تو ہم پھر سے ماں باپ بن جائیں گے ۔۔ وہ اس کے گالوں پے ہاتھ رکھے حوصلہ دے رہا تھا وہ اسے یہ بالکل بھی نہیں بتانا چاہتا تھا کے اب وہ ماں نہیں بن سکتی ۔۔

یہ رہا تمھارا فون اور ہاں اس عرشمان کے بچے سے بالکل بھی بات مت کرنا ۔۔ وہ فون اس کی گود میں رکھے کہتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا تھا ۔۔ تھوڑی دیر بعد احرام کو شان کی کال آئی تھی وہ اسے کہہ رہا تھا کے ہم نے اس شخص کو پکڑ لیا ہے احرام نے اسے اپنی بتائی ہوئی جگہ پے لانے کا بولا تھا اسے جگہ جا بتا کر وہ بھی اسی جگہ کی طرف روانہ ہو گیا تھا احرام ان سے پہلے وہاں پہنچ غصے میں ٹہل رہا تھا شان اا اس شخص کو پکڑ اندر لا رہا تھا

شان کے ساتھ دو حوالدار بھی تھے۔۔اسے دیکھ احرام کا خون ابلنے لگا تھا
۔۔

اس کے دونوں ہاتھ باندھو۔احرام نے غصے میں شان سے کہا شان جلدی سے اسے باندھنے لگا تو وہ چلانے لگا کے مجھے چھوڑ دو چھوڑ دو۔احرام نے شان کو یہاں سے جانے کا بول دیا تھا

اللہ اسے سائیں سے بچائے۔۔۔شان گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہتا یہاں سے چلا گیا تھا احرام اپنا چاقو نکال غصے میں اس کی طرف بڑھ رہا تھا وہ شخص بھی چلا رہا تھا۔۔

ششش۔۔احرام نے اسے اپنی آنکھیں دیکھائی تو وہ ایک دم سے خاموش ہو گیا۔۔

ایکسڈنٹ کر کے بھاگ گے تھے ناتا کہ تمھیں کوئی۔ پکڑ نا سکے۔ ؟ وہ چاقو سے اس کے ہاتھ پے لائنیں بناتے ہوئے پوچھنے لگا

مجھے معاف کر دیں سائیں میں نے جان بوجھ کر ایکسڈنٹ نہیں۔ کیا۔۔ وہ شحص روتے ہوئے رہا کہنے لگا

۔ تم۔ نے میری بیوی کو چوٹ پہنچائی مطلب مجھے پہنچائی اور جو مجھے تکلیف پہنچاتا ہے اسے اس کی سزا مل کر رہتی ہے۔۔ کتنی تکلیف ہوئی ہے میری بیوی کو پتا ہے نہیں پتا کیسے پتا ہو گا جب تک حود تکلیف محسوس نہیں کر و گے تمھیں اس کی تکلیف کا اندازہ کیسے ہو گا۔ وہ دانت پیستے ہوئے کہتا چاقو اس کے ہاتھ میں گھسا گیا تھا اس پے اس شخص کی چیخ بے ساختہ نکلی تھی۔۔

محسوس ہوا نہیں ہوا۔ پھر کہتا وہ اس کے دوسرے ہاتھ میں چاقو گھسا گیا تھا اس شخص کی چیخ پھر گونجی تھی۔

اب بھی محسوس ہوئی یا۔۔ یہ کہہ وہ پھر چاقو مارنے لگا تھا کے وہ شخص فوراً سے بولا تھا

بہت تکلیف محسوس ہوئی ہے پلیز چھوڑ دیں میں آج کے بعد ایسا نہیں کروں گا وعدہ۔۔ وہ فوراً سے بولا تو احرام نے اسے چھوڑ دیا۔۔

آج کے بعد تم مجھے کہی بھی دیکھائی دیے تو اس دنیا میں بھی نہیں دیکھائی دو گے۔۔ وہ غصے میں چلایا تھا وہ شخص بھی سر ہلاتا یہاں سے بھاگ گیا تھا۔
پانچ دن گزرنے کے بعد! آج احرام سائیں کے بھائی ساحل سائیں کی برتھڈے تھی۔۔ پوری حویلی کو سجایا گیا تھا۔ شام ہو چکی تھی سبھی

برتھڈے پارٹی کے۔ تیار ہو چکے تھے ساحل بھی تیار ہو چکا تھا وہ بہت پیارا لگ رہا تھا۔ رہ گے تھے نور اور احرام

نور شیشے کے سامنے کھڑی پرفیوم لگا رہی تھی اتنے میں احرام اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا اس کے کندھے پر اپنی تھوڑھی رکھ دی۔۔

یہ کون سی پرفیوم لگائی ہے تم نے؟ اچانک سے اس نے خشبو کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا جس پے نور پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ خاموش تھی۔

بولو کون سی پرفیوم ہے یہ؟ احرام نے پھر پوچھا

و۔ وہ یہ دلربا آپی نے دی تھی مجھے اس کی سمیل کافی اچھی لگی تھی تو اُنہوں نے دے دی۔۔ وہ ڈرتے ہوئے معصومیت سے اسے بتا رہی تھی وہ بتانا

نہیں چاہتی تھی لیکن وہ پوچھ رہا تھا اور وہ جھوٹ بول نہیں سکتی تھی کیوں کے اسے اتنا اچھا جھوٹ بولنا آتا ہی نہیں تھا۔۔۔

کیا یہ اس دلربا کی پرفیوم ہے اس کی تو۔۔ جاؤ جلدی کپڑے چینج کر کے او جاؤ۔۔ وہ اسے آڈر دیتے ہوئے بیڈ پے لیٹ گیا۔

احرام پلیز۔۔۔ نور اس کے قریب جاتے ہوئے منت کرنے لگی

نور خبردار جو بحث کی تو جاؤ اور چینج کرو۔ سبھی ہمارا انتظار کر رہیں ہوں گے۔۔۔ وہ سخت لہجے میں اسے۔ کہہ رہا تھا۔

لیکن احرام۔۔ نور نے پھر ادا سی سے کہا تو وہ اسے غصے میں اٹھا۔

پلیز گو۔۔۔وہ۔سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو نور بھی غصے میں چینج کرنے چلی گئی تھی۔کپڑے چینج کر وہ باہر آئی تو احرام اٹھ کر اس کے قریب چلا گیا وہ اپنی آنکھیں بند کرتا اس کے۔وجود سے حشبو کو محسوس کرنے لگا تھا

شاور لے کر آؤ جلدی۔۔پھر غصے میں کہتا وہ بیڈ پے لیٹ گیا تھا احرام نے جب یہ کہا تو نور کافی غصے میں آگئی تھی۔۔

احرام بڑی مشکل سے تیار ہوئی تھی اب شاور پلیز ایسا نا کریں میں۔وعدہ آج کے بعد کبھی یہ پرفیوم نہیں لگاؤں گی۔۔وہ پاؤں پٹختے ہوئے کہتی اس کے قریب چلی گئی تھی۔۔

نور کھانا جاؤ جلدی۔۔وہ اتنی زور سے چلایا تھا کے نور مجبور ہو کر واشروم کی طرف چلی گئی تھی۔۔جب وہ شاور لے کر باہر نکلی تو کافی غصے میں تھی احرام دوبارہ اٹھ کر اس کی طرف بڑھا تھا اسے اپنی طرف موڑ پھر۔اس کے وجود سے حشبو محسوس کرنے لگا تھا۔

اب ٹھیک ہے۔اب تیار ہو جاؤ۔۔وہ مسکرا کر بولا تو نور نے اپنا وجود اس سے چھڑایا لیا تھا

مجھے نہیں جانا آپ جائیں۔۔بے حد غصے میں وہ بولی تھی نور میں اب ہمت نہیں تھی کے وہ دوبارہ حود کو سجائے۔۔

کیوں۔؟احرام نے پوچھا

ایسے ہی۔۔وہ اداسی سے بولی

نور چپ چاپ تیار ہو جاؤ ورنہ میں حود تیار کر کے لے جاؤں گا اور شائد تمھیں میرا کیا ہوا میک اپ پسند نا آئے۔۔وہ غصے میں اسے کہہ رہا تھا ۔۔نور ابھی بھی اداس ہی کھڑی تھی۔۔

نور۔وہ چلایا تو وہ فوراً سے تیار ہونا شروع ہو گئی تھی

ہلکا ہلکا میک کرنا زیادہ تھوپنا مت۔۔اسے کہتا وہ دوبارہ بیڈ پے لیٹ گیا بیڈ پے لیٹا وہ مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا نور بھی اداسی سے تیار ہو رہی تھی ۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں نور تیار ہو چکی تھی۔۔اسے تیار دیکھ وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب آیا

تھا۔

بہت پیاری لگ رہی ہو دل کرتا ہے بس تمھیں ہی دیکھتا رہوں۔ وہ اسے ماتھے پے بوسہ دیتے ہوئے بولا تھا۔۔

اب یہ سڑھی ہوئی شکل کیوں بنائی ہے۔ چلو جلدی سے ایک زبردست سمائل کرو۔ وہ اسے بے حد اداس دیکھ بولا تھا۔ نور بھی زبردستی والی سمائل کرنے لگی تھی۔۔

ایسے نہیں ایسے۔۔ وہ ایسے حود سمائل کر کے دیکھا رہا تھا نور بھی ویسی ہی سمائل کرنے لگی تھی۔۔ تیار ہو کر دونوں کپل نیچے چلے گئے تھے سبھی کی نظریں اب ان پے تھی۔۔ اس پارٹی میں صرف گھر کے لوگ تھے کیوں کے ساحل نے کسی کو بھی بلانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔۔ اب کی دفعہ دلربا دونوں کو دیکھ اپنی نگاہیں جھکا گئی تھی کچھ دنوں سے وہ کافی ڈسٹرب سی

رہنے لگی تھی نا جانے اب اسے کون سا غم کھائے جا رہا تھا۔۔ ساحل کی نظریں بھی دلربا پے ہی تھیں۔۔۔ چلو چلو اب کیک کاٹتے ہیں آرزم نے اونچی اواز میں کہا تو نین اسے ایک سائیڈ پے آنے کا اشارہ کرنے لگی آرزم بھی مسکراتے ہوئے اپنے بالوں کو نفاست سے پیچھے کرتا نین کی طرف چلا گیا تھا۔ اسے نین کی طرف جاتا دیکھ بشرہ کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔۔

یہ لڑکی ہر وقت میرے بیٹے کے ساتھ چپکی رہتی ہے۔ غصے سے نین کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بڑبڑائی تھی۔۔

کیا ہوا۔۔ وہ سرگوشی کرتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

میں سوچ رہی تھی کیوں نا آج ساحل سائیں اور دلربا دونوں کو ایک کیا جائے۔ اج اگر ساحل سائیں ایک بار پھر دلربا کو پروپوز کر۔ دے تو کیا حیال ہے۔۔۔ نین بھی مسکراتے ہوئے سرگوشی کرتے ہوئے بولی تھی

بہت ہی نیک حیال ہے آپ کا میں ساحل سے کہتا ہوں ویٹ۔ آرزم پھر سرگوشی کرتے ہوئے کہتا ساحل کی طرف چلا گیا تھا۔ وہ ساحل کو بھی ایک سائیڈ پے لے گیا تھا۔۔

ساحل اگر تم دلربا کو پروپوز کرو تو آج تمھارے لیے بہت حاص۔ دن ہے مجھے پورا یقین ہے دلربا مان جائے گی ویسے بھی میں نے نوٹ کیا ہے آج کل وہ صرف تمھیں ہی دیکھتی رہتی ہے آرزم نے مسکرا کر اسے کہا۔ تو اس کا مرجھایا ہوا چہرہ کھل اٹھا۔

کیا سچ میں؟ساحل نے خوش ہو کر پوچھا جس پے آرزم نے ہاں میں سر ہلایا
۔

لیکن اگر وہ غصہ ہو گئی تو۔ساحل اب اداس ہو گیا تھا تب آرزم نے اسے حوصلہ دیا کے ایک بار ٹرائی تو کرو پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔ساحل اب ٹیبل کے قریب چلا گیا تھا سبھی اسے گفٹ دے رہے تھے جبکہ دلربا خالی ہاتھ ہی تھی۔۔

سوری وہ میں گفٹ لانا بھول گئی۔۔دلربا نے معذرت کرتے ہوئے کہا وہ اپنی نگاہیں جھکائے کھڑی تھی۔

نہیں گفٹ تو مجھے چاہیے تو ابھی چاہیے۔۔ساحل مسکرا کر کہہ رہا تھا اس کی بات پے دلربا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

لیکن۔ابھی میں کہاں سے لاؤں۔۔وہ فوراً بولی تو ساحل ایک گھنٹے کے بل نیچے بیٹھ گیا یہ دیکھ دلربا کی دل کی دھڑکنیں اب تیز ہوئی تھی شاید وہ اندازہ لگا چکی تھی کے ساحل کیا کرنے والا ہے۔۔ساحل کو ایسے دیکھ آرزم اور نین کافی خوش ہوئے۔تھے جبکہ بشرہ کا میٹر شارٹ ہو رہا تھا سکینہ بی بی صوفے پر بیٹھیں مسکرا رہیں تھیں اور سارہ بھی کافی خوش تھی احرام نور کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے یہ سب دیکھ رہا تھا

پہلے تو میں اکیلے میں تم سے اپنی دل کی بات کیا کرتا تھا لیکن آج ان سب کے سامنے میں پھر تم سے اپنے دل کی بات کر رہا ہوں۔۔دلربا آئی لو سو مچ۔یہ عاشق تمھیں بہت محبت دے گا ہر تکلیف ہر پریشانی سے بچا کر رکھے گا اگر تم مان گئی تو میرے لیے میرے برتھڈے کا اس سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہو گا تھام لو میرا ہاتھ بن جاؤ میری۔۔۔وہ اپنی آنکھیں میں محبت

کا جہاں سمائے اسے پر و پوز کر رہا تھا دلر با سب کی طرف دیکھ رہی۔۔بشرہ
است سخت نظروں سے گھور رہی تھی۔۔

مان جاؤ دلر با دیکھو کتنے پیار سے کہہ رہا ہے اگر تم نا مانی تو میں ہاں کر دوں گی
۔۔ نین نے اونچی اواز میں مسکرا کر کہا تو آر زم غصے میں اسے دیکھنے لگا
۔۔اور بشرہ کا تو غصے سے برا حال ہو رہا تھا

پلیز۔۔ساحل نے پھر کہا وہ پھر سب کی طرف دیکھنے لگی جب۔اس نے
احرام۔کی طرف دیکھا تو وہ نور کی طرف دیکھنے لگا۔۔

او کے۔۔وہ فوراً سے بولی تھی یہ سن ساحل کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نا رہا
نین آر زم سکینہ بی بی سارہ کرنے سائیں نور سبھی بہت حوش ہوئے تھے۔

ایک بار پھر سے کہنا؟ ساحل پھر۔اس کے منہ سے پھر ہاں سننا چاہتا تھا۔

میں تیار ہوں تم سے شادی کرنے کے لئے۔دلربا پھر احرام کی طرف جو نور کے ہاتھوں کو چومے جا رہا تھا دیکھ کہنے لگی جس پے ہر طرف سے ہوٹنگ ہوئی تھی۔۔ساحل کے پاس کوئی رینگ نہیں تھی تو نین نے اپنی رنگ اتار اس کی طرف پھینکی تھی وہ جلدی سے مسکراتے ہوئے اسے رینگ پہنانے لگا تھا رینگ پہنا وہ اس کے ماتھے کو چومنے لگا۔۔۔

بہت شکریہ مجھے اتنا بڑا تحفہ دینے کے لیے۔۔وہ بے حد خوشی سے کہہ رہا تھا دلربا بس مسکرائی تھی۔۔جب اس نے بشرہ کی طرف دیکھا تو وہ دانت پیستے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی۔اس پے وہ فوراً سے اپنا منہ دوسری طرف موڑ گئی تھی بشرہ کو اپنی ہار نظر آ رہی تھی جو وہ سوچ رہی تھی وہ سب ختم ہو گیا تھا

جس کے سہارے وہ اس گھر پہ راج کرنا چاہتی تھی آج وہ اس سے دور ہو گیا تھا۔

شکر ہے دلربا مان گئی ساحل اور دلربا ایک ہو گے۔۔ نین نے اچھلتے ہوئے کہا تو آرزم مسکرا دیا۔

انہیں تو ایک کر دیا ہمیں بھی ایک کر دو۔ آرزم نے مسکرا کر کہا تو نین اسے کہنی مارنے لگی

اب بول بھی دو۔۔ آرزم نے بے تابی سے کہا

کیا؟ نین نے شرما کر پوچھا

یہی کے تم بھی مجھے لو کرتی ہو۔۔آرزم نے آنکھ دبا کر کہا

نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں میں نہیں کرتی۔۔اس سے کہتی وہ دوسری طرف مڑا اپنی زبان اپنے دانتوں تلے دبا گئی۔۔ تھی۔

نین پلیز ایسا مت کہو مجھے پتا ہے تم بھی مجھے پسند کرتی ہو۔۔آرزم۔اب سریس انداز میں بول رہا تھا۔

نہیں کرتی نا۔۔وہ دوسری طرف مڑے ہی بولی تھی وہ اسے چھیڑ رہی تھی

۔

ٹھیک ہے پھر میں کسی اور نین کو ڈھونڈ لوں گا۔۔وہ یہ کہہ کر جانے ہی والا تھا کے نین نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

مذاق کررہی تھی۔۔وہ شرما کر بولی تھی

مطلب تم بھی مجھے آرزم نے جلدی سے کہا تو نین مسکرا کر ہاں میں سر ہلانے لگی۔۔جس آرزم مسکراتے ہوئے ساحل کے قریب جاتا اس کا ہاتھ پکڑ اسے ایک سائیڈ پے لے گیا۔۔

کیا ہوا؟ساحل نے مسکرا کر پوچھا۔۔

یار مجھے بھی تمھیں کچھ بتانا ہے۔۔آرزم لڑکیوں کی طرح شرمارہا تھا۔

کیا بولو جلدی ؟ساحل سے اب ویٹ نہیں ہو رہا تھا۔آخر آرزم نے اسے بتا ہی دیا تھا کے میں نگار کو پسند کرتا ہوں بلکہ اسے محبت ہو گئی ہے اور جب

اس نے محبت کا کہا تو ساحل ہنس پڑھا ساحل اس لیے ہنس رہا تھا کے اس کے بھائی کو لڑکیوں سے بڑی جلدی سے محبت ہو جاتی تھی اور یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔

کیوں ہنسے ؟آرزم نے اداسی سے پوچھا

اس لیے کے محبت اور تمھیں۔وہ یہ کہہ کر پھر ہنس پڑھا

ن۔۔نہیں میں سچ میں اس سے محبت کرتا ہوں سچ میں یار۔۔آرزم کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ اسے اپنا دل کھول کر دیکھائے۔۔

اچھا بابا نین کو پتا ہے ؟ساحل نے پھر پوچھا

ہاں وہ مان بھی گئی ہے بس بھائی سائیں اور ماما سائیں کو بتانا ہے بھائی سائیں کو تم بتادو ماما سے میں حود ہی بات کرلوں گا پلیز۔۔۔آرزم اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر منت کرنے لگا

اچھااوکے اب چلو کیک کاٹ لیں۔۔۔اسے ہاتھ سے پکڑ وہ ٹیبل کی طرف آیا تھا۔۔پھر ہیپی برتھڈے کی آوازیں گونجے لگی تھی ساحل نے سب سے پہلے اپنی دادی کو کیک کھلایا تھا پھر باقیوں کو بشرہ تو کب کا بھاگ کر پانے کمرے کی طرف چلی گئی تھی شاید وہ اب مزید یہ تماشہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔ساحل ہاتھ میں کیک لئے اپنی ماں کے کمرے کی طرف جارہا تھا۔اج ساحل بہت زیادہ حوش تھا آج اسے برتھڈے کا اتنا بہترین تحفہ جو ملا تھا

ماما سائیں آپ یہاں کیوں چلی آئیں؟ وہ اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔وہ زبردستی والی مسکراہٹ بھکیرتی اسے بتارہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کے ساحل کو پتا چلے کے اس کی ماں حوش نہیں ہے ۔

ماما آپ حوش ہیں نا؟ ساحل نے مسکرا کر پوچھا روہ پھر پھیکی زبردستی والی مسکراہٹ لئے ہاں میں سر ہلا گئی۔۔ساحل اسے کیک کھلا رہا تھا۔۔وہ کیک اس کے منہ کے قریب لے گیا جس پے وہ سختی سے منع کر گئی۔۔۔

کیا ہوا؟ ساحل نے پوچھا

کچھ نہیں میرا بالکل بھی دل نہیں ہے تم حود کھالو۔۔وہ بہانا بناتے ہوئے بولی تھی۔

اچھاماما سائیں میرے پاس ایک اور گڈ نیوز ہے۔۔وہ کیک ایک سائیڈ پے رکھ کر حوش ہوتا اسے کہنے لگا جس پے وہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھنے لگی ۔۔جسے ساحل گڈ نیوز کہہ رہا تھا وہ بشرہ کے لیے بیڈ نیوز ہی تھی۔۔

کیسی گڈ نیوز؟ بشرہ نے پوچھا تو ساحل نے سب بتادیا اب یہ دھماکے دار نیوز سن کر جیسے اس کے پاؤں تلے سے کسی نے زمین ہی کھینچ لی ہو۔

ک۔۔کیا وہ کیئر ٹیکر آرزم سائیں کا دماغ حراب تو نہیں ہو گیا۔بشرہ غصے میں بولی تو آرزم حود ہی اندر داخل ہوا۔وہ سریس شکل بناتا اپنی ماں کے قریب کھڑا ہوا۔

تمھیں وہ کیئر ٹیکر ہی ملی تھی کیا خبر دار خبر دار جو اسے میری بہو بنایا تو

۔۔بشرہ بیگم اس پے چلائی تھی دونوں حیرانی سے ایک دوسرے کو دیکھ

رہے تھے

ماما سائیں۔آپ راضی ہوں یا ناراض لیکن وہی آپ کی بہو بنے گی۔میں

محبت کرتا ہوں اس سے۔۔آرزم بھی اپنی ماں کی طرح غصے میں بولا تھا۔۔

ہاں ہاں پہلے کون سا تم دونوں نے میری بات مانی تھی جو آج مانو گے اگر

اپنی ہی من مانی کرنی ہے تو یہاں کیا کر رہے ہو جاؤ اور جو دل کرتا ہے کرو

میں ہی پاگل ہوں جو تم دونوں کا اچھا سوچ رہی ہوں۔۔۔دونوں سے غصے

میں بات کرتی وہ بیڈ پے بیٹھ گئی آرزم بھی غصے میں باہر نکل گیا تھا ساحل

اسی کے پیچھے بھاگا تھا۔۔

ایک تواس حویلی کے مردوں کو بڑی جلدی محبت ہو جاتی ہے میں ان لڑکوں کے لئے کیا نہیں کر رہی اور یہ جو دل آئے کریں مجھے کیا میں کیوں اتنا تڑپوں۔۔۔وہ عجیب وغریب پوز بناتی اکیلے میں ہی حود سے باتیں کر رہی تھی۔۔

مجھے بھی آپ لوگوں سے کچھ کہنا ہے۔آرزم سب کے سامنے جاتے ہوئے بولا تھا۔۔

بولو۔؟احرام۔نے کہا

میں اور نین بھی ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں اور نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔آرزم بے دھڑک بولا جس پے سکینہ بی بی اور سارہ مسکرائیں تھیں۔۔

واہ بھائی ایک کے بعد ایک خوش خبری۔۔ سارہ نے آنکھ دبا کر آرزم کی طرف دیکھا جس پے وہ مسکرایا تھا

اس بار پکی والی محبت ہوئی ہے یا کچی۔ احرام نے مذاق کرنے والے انداز میں پوچھا جس پے نین فوراً سے آرزم کی طرف دیکھنے لگی۔

آ۔ بھائی سائیں پکی والی۔۔ وہ کبھی اپنے بھائی کو دیکھتا تو کبھی احرام

میری دعا ہے کے پکی ہی رہے کچی رہی تو میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا ۔۔ احرام اسے دونوں کندھوں سے پکڑے بتا رہا تھا

بہت اچھا فیصلہ کیا تم نے۔۔۔ کرامت سائیں نے آرزم کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو احرام فوراً سے آرزم سے دور ہو گیا۔۔

تو نکاح کب رکھیں پھر۔۔نور نے فوراً سے پوچھا وہ تو سب سے زیادہ خوش نظر آرہی تھی۔

ہاں میں بھی سوچ رہا تھا۔آرزم بھی فوراً سے بولا تھا۔۔

جب میری بیوی کہے گی تب۔احرام نور کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔۔

پرسوں۔نور مسکرا کر بولی تھی

ڈن۔۔احرام نے نور کی ہاں میں ہاں ملائی یہ سن ساحل کافی خوش ہوا تھا

کیوں نا دونوں کا نکاح ایک ساتھ رکھا جائے۔۔نور فوراً سے بولی۔۔اس کی بات پے آرزم مسکرا اٹھا۔۔

تمھارے منہ میں گھی شکر ڈن۔۔۔آرزم نور سے کہہ رہا تھا

اگر جوڑیاں بن گئی ہیں تو اب اپنے اپنے کمروں میں تشریف لے جائیں ۔۔۔احرام سب سے کہتا نور کو کمرے میں چلنے کا اشارہ کرنے لگا ساحل اور آرزم کافی حوش تھے دونوں ایک دوسرے کے گلے مل رہے تھے دونوں کو ان کا پیار جو مل گیا تھا۔۔۔

OOOOOOOOOOOOOOOO

تین دن گزرنے کے بعد آج نور نین اور دلربا کے ساتھ ان کے نکاح کی شاپنگ کرنے چلی گئی تھی احرام ساتھ چلنے کے لیے کہہ رہا تھا لیکن نور نے اسے اپنے ساتھ چلنے کے لیے منع کر دیا تھا۔۔وہ اسے کہہ رہا تھا کے۔ ساحل سائیں کو لے جاؤ لیکن نور کسی بھی لڑکے کو اپنے ساتھ۔لے جانے سے صاف انکار۔کر چکی تھی۔لڑکیاں شاپنگ کرنے میں مصروف تھی۔اج پھر حویلی کو سجایا جا رہا تھا اس نکاح میں صرف گھر والے ہی تھے احرام نے اتنا بڑا فنکشن رکھنے سے منع کر دیا تھا۔۔وہ اپنے کمرے میں کھڑکی کے پاس کھڑا اپنے فون پے ٹائم چک کر رہا تھا۔۔۔اتنے میں نور کو گاڑی سے نکلتا دیکھ فوراً سے کھڑکی سے دور ہو گیا۔وہ نیچے نہیں گیا تھا بلکے کمرے میں ہی نور کا انتظار کرنے لگا نور کو اندر داخل ہوتا دیکھ فوراً اس کے قریب چلا گیا تھا

پورے چار گھنٹے بیس منٹ اونیس سیکنڈ تم نے لگائے ہیں۔۔ وہ اس کے قریب کھڑا اسے بتا رہا تھا۔۔

آپ ٹائم نوٹ کر رہے تھے کیا؟ وہ حیرانی سے پوچھنے لگی

ہاں نا کیا کرتا تم مجھے اپنے ساتھ بھی نہیں لے گئی بہت یاد آرہی تھی تمھاری ۔۔ وہ اس کے ناک کو دباتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگا۔

آپ کوئی بچے ہیں جو ساتھ لے جاتی اور صرف چار گھنٹے ہی تو لگائے ہیں چار دن تو نہیں۔۔ وہ سامان بیڈ پے رکھ پھر اس سے محاطب ہوئی تھی۔۔

تم نہیں سمجھ سکتی نور یہ چار گھنٹے میرے لیے بہت تکلیف دہ تھے خیر یہ بتاؤ کسی نے کوئی بتمیزی تو نہیں کی نا۔۔؟ وہ اس اس گالوں پے جھکتا سخت لہجے

میں پوچھنے لگا نور نے فوراً سے نا میں سر ہلا یا یوں سبھی نکاح کی تیاریوں میں لگ گے تھے۔۔ نین کی طرف سے اس نکاح میں کوئی بھی نہیں تھا کیوں اس کے بھی پیرنٹس اس دنیا میں نہیں تھے وہ کرائے کے گھر میں رہ کر اپنا کام کرتی تھی۔۔ یوں شام ہو چکی تھی سب تیاریاں مکمل ہو چکیں تھیں ۔۔ دلربا اور نین بہت پیاری لگ رہیں تھیں نین نے حود کو اور دلربا کو تیار کیا تھا دونوں۔ لڑکے بھی بہت پیارے لگ رہے تھے اور حوش بھی۔ بشرہ اپنے کمرے میں ہی تھی اسے کافی زیادہ غصہ تھا سارہ بھی تیار ہو کر سکینہ بی بی کو ان کے کمرے سے باہر لا رہی تھی

۔ نور دلربا اور نین کی تعریف کر رہی تھی نور ان سے پوچھ رہی تھی کے آپ دونوں کو کس نے تیار کیا ہے نین نے مسکرا کر کہا میں نے پالر کا کورس کیا ہے۔۔ ان سے بات کرتے ہوئے نور کی نظر سامنے پھول کی لڑی جو اس کے سامنے ہی گر چکی تھی دیکھ فوراً اس کی طرف چلی گئی پھول کی لڑی کو اٹھا کر وہ۔ پاس پڑا ٹیبل اٹھا کر اس پے چڑھ گئی تھی۔۔

نور یار آرام سے اگر تم گر گئی تو احرام سائیں سر ہمیں نہیں چھوڑیں گے ۔۔ نین اسے دیکھ دور سے بولی تھی ۔۔

کچھ نہیں ہو گا۔ نین سے کہتی وہ لڑی لگانے لگی تھی ۔۔

نین بات سننا۔ دلربا نے اسے پکارا تو وہ اس کی طرف چلی گئی تھی۔ نور کافی کوشش کر رہی تھی لیکن لڑی تھی جو لگنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ۔ٹیبل کافی ہل رہا تھا احرام اسے ٹیبل پے چڑھا دیکھ لیا تھا۔ نور نیچے گرنے ہی والی تھی کے احرام نے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا تھا۔

تمھارے الٹے کام ہی ہوتے ہیں ابھی گر جاتی تو؟ وہ اسے اپنی باہوں میں بھرے کہہ رہا تھا۔۔

زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا۔ پاؤں ٹوٹ جاتا یا بازو۔۔ وہ مسکرا کر بولی تو احرام اسے نیچے چھوڑ گیا۔

بے انتہا عزیز ہو تم مجھے یوں سمجھو تمھارے ہونے سے میری سانسیں چلتی ہیں۔۔ وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

اچھا نا یہ لگا دیں۔۔ وہ لڑی اسے تھماتے ہوئے بولی تھی۔ وہ مسکراتے ہوئے لڑی لے چکا تھا۔

جو حکم میری جان۔۔ اس سے کہتا وہ ٹیبل پہ چڑھ گیا۔ وہ بھی کوشش کر رہا تھا لیکن لڑی لگ ہی نہیں رہی تھی۔۔ وہ اب نور کی طرف دیکھنے لگا تھا

یہ بھی تمھاری۔ طرح ضدی ہے۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔

آخری بار کوشش کرتا ہوں نہیں تو میں اسے باہر پھینک دوں گا۔۔نور سے کہتا وہ پھر لڑی لگانے لگا اس بار لڑی لگ گئی تھی۔۔

لڑی بھی آپ سے ڈر گئی تبھی تو لگ گئی۔۔نور نے مسکرا کر کہا احرام بھی مسکراتے ہوئے نیچے اتر گیا تھا۔۔

کب آئے گئے مولوی صاحب ؟نور نے اداسی سے پوچھا۔

بس آتے ہوں گے۔۔آرزم نے کہا نور اب کچن کی طرف بڑھ رہی تھی کے احرام بھی اس کے پیچھے پیچھے کچن کی طرف چلا گیا تھا۔۔کچن میں داخل

ہو کر وہ فوراً اسے نور کے قریب جاتا اسے کمر سے کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتا اس کے گردن پے جھکا تھا۔

احرام کیا کر رہے ہیں چھوڑیں مجھے۔۔نور نے ضدی انداز میں کہا تو احرام اس کے منہ پے ہاتھ رکھ گیا۔۔اس کے منہ پے ہاتھ رکھے وہ مسلسل اس کی گردن پے اپنے لمس چھوڑنے لگا۔ گردن سے سیدھا وہ اس کے لبوں پے جھکا تھا۔۔

احرام کوئی اجائے گا پلیز چھوڑ دیں۔۔نور نے پھر۔منت کی

جسے آنا ہے آنے دو آئی ڈانٹ کیئر۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہتا وہ اس کے لبوں کو قید میں لے چکا تھا۔

اچھا نہیں لگ رہا سب باہر ہیں اور ہم یہاں ۔۔ نور اب پیار سے کہہ رہی تھی ۔۔

وہ سب اپنی ہونے والی بیویوں کے ساتھ ہیں اور میں یہاں اپنی بیوی کے ساتھ ۔ وہ مسکرا کر بولا تھا نور جو مرضی کر لے احرام اسے اپنی مرضی سے ہی چھوڑے گا ۔

بھائی ۔ سائیں ۔ نور سائیں ۔۔ باہر سے آرزم کی آوازیں آرہی تھی وہ انہیں کچن میں جاتا دیکھ چکا تھا وہ اب ادھر ہی آرہا تھا

اف یہ لڑکے بھی نا سکون کی سانس بھی نہیں لینے دیتے ۔۔ احرام نے غصے میں کہا نور بھی جلدی سے اپنا وجود چھڑوا کر ۔ باہر نکل گئی تھی ۔۔ نور آرزم کے پاس سے مسکراتے ہوئے گزر گئی تھی ۔۔

کیا ہوا چلا کیوں رہے تھے ؟احرام نے غصے میں پوچھا

وہ مولوی صاحب آ گے ہیں تو اسی لیے۔۔آرزم نے ڈرتے ہوئے کہا کیوں
کے وہ اپنے بھائی کے غصے کا اندازہ لگا چکا تھا۔

تو نکاح میں نے پڑھوانا ہے یا مولوی صاحب نے۔۔؟وہ پھر غصے میں پوچھ
رہا تھا۔

پڑھانا تو مولوی صاحب نے ہے لیکن۔۔وہ بول رہا تھا کے نے احرام اسے
چپ رہنے کا اشارہ کر دیا تھا۔۔

بشرہ بیگم کیوں ضد پکڑ کر بیٹھ گئی ہو چلو باہر۔۔ کرامت سائیں اندر داخل ہوا تو وہ بیڈ پے بیٹھی تھی۔۔

مجھے نہیں جانا اور نا مجھے ان کی خوشی میں شریک ہونا ہے۔۔ وہ ناراضگی والے انداز میں کہہ رہی تھی کرامت بھی مسکراتے سائیں ہوئے اس کے قریب بیٹھ گئے۔۔

تمھیں اپنی ضد پیاری ہے یا بچوں کی خوشی ارے تمھیں تو خوش ہونا چاہیے ۔۔ کرامت سائیں اسے سمجھاتے ہوئے بولے تھے

جب انہیں میری پرواہ نہیں تو میں کیوں ان کی پرواہ کروں۔ وہ اپنا اکھڑا رویہ اختیار کیے ہی بول رہی تھی جب کرامت سائیں نے دیکھا کے اسے سمجھانا بیکار ہے تو وہ ہار مانتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔۔

بیٹا بشرہ کہاں ہے ؟ کرامت سائیں کو آتا دیکھ سکینہ بی بی نے پوچھا۔۔

و۔وہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لیے۔۔ کرامت سائیں نے بہانا بناتے ہوئے بتایا

جسے آنا ہو گا آجائے گا آپ نکاح شروع کریں۔۔ احرام غصے میں مولوی صاحب سے کہہ رہا تھا کے اتنے میں بشرہ بھی یہی آگئی جس سے کرامت سائیں مسکرانے لگے

شکریہ۔۔ کرامت سائیں بشرہ کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولے وہ غصے میں چپ چاپ کھڑی تھی۔۔ کچھ ہی دیر میں نکاح ہو چکا تھا بشرہ کو

چھوڑ سب بہت خوش تھے۔۔احرام اب نور کو کمرے میں چلنے۔کا اشارہ کر رہا تھا اور وہ نا میں سر ہلا رہی تھی۔

اور کسی کا نکاح بھی کروانا ہے کیا؟ وہ اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔۔

نہیں وہ مجھے ساحل بھائی اور آرزم بھائی کا راستہ روک ان سے پیسے لینے ہیں ۔۔نور نے خوش ہو کر کہا تو وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ گیا۔

مجھ سے لے لینا اب چلو۔۔وہ پھر اس کا ہاتھ پکڑ رہا تھا نور نے پھر اپنا ہاتھ جھٹک لیا تھا۔۔

پلیز نا۔۔نور ضدی انداز میں بولی۔تو احرام غصے میں اسے اپنی گود میں اٹھا کر اوپر چلا گیا۔۔وہ چھوڑیں چھوڑیں چلا رہی تھی لیکن وہ اسے لے کر

کمرے میں گھس گیا تھا احرام نے جب اسے نیچے اتارا تو وہ پھر کمرے سے باہر جانے لگی

اگر۔ باہر نکلی تو ٹانگ توڑ دوں گا۔۔ وہ غصے میں چلایا تو نور نے فوراً سے دروازہ بند کر دیا وہ بھی اب غصے میں آگئی تھی۔۔

شکر ہے نور چلی گئی ورنہ وہ میرا راستہ روک مجھ سے ضرور پیسے مانگتی ۔آرزم حود سے کہتا مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔جب وہ اندر داخل ہوا تو نین شیشے کے سامنے کھڑی حود کو دیکھ رہی تھی۔آرزم کو آتا دیکھ وہ فوراً سے بیڈ پے بیٹھ گئی تھی۔۔وہ بھی مسکراتے۔ہوئے۔اس کے قریب جا رہا تھا۔وہ اس کے قریب بیٹھ اس کا گھونٹ اٹھنے لگا۔

بہت پیاری لگ رہی ہو۔آرزم نے مسکرا کر کہا۔۔

وہ تو میں ہوں ہی۔ اچھا میری منہ دیکھائی کہاں ہے؟ مسکرا کر کہتی وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھا گئی تھی وہ بھی مسکراتے ہوئے اپنی جیب چک کرنے لگا جیب میں ہاتھ ڈالتے ہی اس کے منہ پے بارہ بجے تھے۔۔اب جلدی سے وہ دوسری جیب چک کرنے لگا تھا۔۔

کیا ہوا؟ نین نے پوچھا وہ کچھ ڈھونڈنے میں مصروف تھا

یار انگوٹھی نہیں مل رہی پتا نہیں کہاں چلی گئی۔۔وہ انگوٹھی کو ادھر ادھر ڈھونڈتے ہوئے کہنے لگا یہ سن نین اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

کیا گم گئی ایسے کیسے گم گئی تم نے میری منہ دیکھائی والی رنگ گم کردی تم کتنے لاپرواہ ہو آرزم سائیں ایک رینگ تک سنبھال نہیں پائے حد ہے

۔۔وہ بے حد غصے میں کہتی بیڈ پے بیٹھ گئی تھی آرزم اب اس کی طرف بڑھا تھا

سوری وہ پتا نہیں کیسے۔۔میں نئی لا دوں گا آرزم اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا تھا۔۔

نہیں مجھے ابھی چاہیے جاؤ اور ابھی ڈھونڈ کر لے آؤ ورنہ میں تم سے بات نہیں کروں گی جاؤ۔۔۔نین نے کافی غصے میں کہا تھا آرزم اس کی منت کر رہا تھا لیکن وہ اسے کمرے سے باہر نکال دروازہ بند کر چکی تھی۔۔

کیا میں پہلا انسان ہوں جسے شادی کی رات اس کی بیوی نے اسے اسی کے کمرے سے نکل دیا۔۔وہ حود سے کہہ رہا تھا وہ اب پریشانی سے انگوٹھی ڈھونڈ رہا تھا۔۔

واآرزم کیا قسمت پائی ہے ادھر ساحل سائیں اپنی بیوی سے پیار بھری باتیں کر رہا ہو گا اور یہاں میری بیوی نے مجھے انگھوٹھی ڈھونڈنے میں لگا دیا ہے۔۔وہ پھر حود سے کہنے لگا۔۔دوسری طرف ساحل دلربا سے باتیں کر رہا تھا۔۔وہ اسے کہہ رہا تھا کے میں ہمیشہ تمھیں حوش رکھوں گا۔۔ کبھی کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا۔

تم سے محبت ہو گی یا نہیں وہ تو پتا نہیں لیکن میں ہر سکھ دکھ میں تمھارا ساتھ دوں گی۔دلربا نے مسکرا کر کہا اس کی بات پے وہ اس کا ماتھا چومنے لگا تھا ۔وہ اب مسکرا کر اپنی جیب سے انگوٹھی نکلنے لگا تھا۔۔

شٹ آرزم کی انگوٹھی تو میرے پاس ہی رہ گئی۔۔ویٹ میں ابھی آتا ہوں ۔۔دلربا سے کہتا وہ فوراً نیچے کی طرف چلا آیا تھا۔آرزم ابھی تک انگھوٹھی ڈھونڈ رہا تھا۔۔

کیا ڈھونڈ رہے ہو؟آرزم کو دیکھ کر ساحل نے پوچھا

یار انگوٹھی گم ہو گئی ہے بس وہی ڈھونڈ رہا ہوں نا جانے کہاں چلی گئی۔۔وہ بے حد اداسی سے اسے بتا رہا تھا

رینگ میرے پاس ہی رہ گئی تھی سوری مجھے ابھی یاد آئی۔۔وہ اسے ڈبی دیتے ہوئے بول رہا تھا یہ دیکھ وہ آرزم اپنے ماتھے پے سر رکھے لمبی سانس لینے لگا۔

یہ تمھارے پاس تھی اور میں اسے یہاں ڈھونڈ رہا تھا۔وہ ڈبی کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

شکریہ۔۔اسے سے کہتا وہ بھاگ کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔

نین رینگ مل گئی اب تو کھول دو۔۔وہ باہر کھڑا دروازہ پیٹ رہا تھا۔۔اندر سے کوئی آواز۔نا آئی۔

نین آرزم نے پھر کہا۔اخر دروازہ کھل گیا تھا۔

مل گئی۔وہ اسے انگھوٹھی دیکھاتے ہوئے بولا تھا۔نین بھی مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا گئی تھی اسے رینگ پہنا کر
نے پھر ایک لمبا سانس لیا تھا۔۔

صبح کے آٹھ بج رہے تھے آرزم بے غم سورہا تھا جب اسے نین باوزوں سے پکڑ کر جھنجوڑ رہی تھی۔۔

کیا ہوا زلزلہ ہو رہا ہے کیا؟ وہ بوکھلایا ہوا سے کہتا اٹھ کر بیٹھ گیا جس پے نین مسکرانے لگی۔

ارے نہیں احرام سائیں کا حکم۔ ہے کے نئے دولہے کو فوراً سے میرے کمرے میں بھیجا جائے۔۔ نین ہنس کر اسے احرام کا حکم سنا رہی تھی یہ سنتے ہی وہ خود پے سے کمبل جھٹک کر فریش ہو کر احرام کے کمرے میں۔ چلا گیا جہاں ساحل پہلے سے موجود تھا۔۔

جی بھائی سائیں۔۔آرزم نے فوراً سے سوال کیا۔ جس پے احرام صرف یہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا کے میرے پیچھے آؤ۔ وہ اپنے بھائی سائیں کی بات مانتے ہوئے اس کے پیچھے چل دیے آرزم کا موڈ کافی آف ہو چکا تھا آج وہ نین کے ساتھ ٹائم سپنڈ کرنا چاہتا تھا۔ لیکن وہ احرام تھا جو کسی بھی حال میں انہیں سکون کی سانس نہیں لینے دیتا تھا آرزم منہ بنائے اس کے ساتھ جا رہا تھا دونوں کو لے کر وہ ایک دو منزلہ شاپ کے قریب پہنچ گے تھے شاپ بند تھی۔۔وہ آرزم کو شاپ پے پٹرول چھڑکنے کا حکم دے کر خود سگریٹ سلگانے لگا۔ آرزم بھی پٹرول چھڑک چکا تھا احرام اب آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا شاپ کے قریب چلا گیا تھا۔۔اپنے منہ سے سگریٹ نکال وحشی مسکراہٹ لئے وہ۔ سگریٹ پھینک چکا تھا سگریٹ پھینکتے ہی آگ نے پوری شاپ کو لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔یہ دیکھ وہ کافی مسکرایا تھا۔ اس شاپ کا مالک ایکسپائر میڈسن سیل کرتا تھا جس سے کافی لوگوں نے شکایت کی تھی شان نے کافی بار اسے کاروبار بند کرنے کی دھمکی دی تھی لیکن

وہ شخص باز نا آیا تھا اور آج احرام نے دھمکی دینے کی بجائے سیدھا اس کی شاپ ہی جلا ڈالی تھی احرام دھمکی نہیں دیتا وہ بس کر کے ہی دیکھاتا۔ تھا

بڑا قسمت والا ہے وہ شخص جو اس شاپ کے اندر نہیں تھا ورنہ وہ بھی اس شاپ کے ساتھ جل کر مر جاتا دونوں سے کہتا وہ گاڑی سٹارٹ کر۔ یہی سے افس کی طرف چلا گیا تھا۔۔ بچا کچا کام نپٹا کر وہ حویلی کی طرف چلا گیا تھا احرام اپنے کمرے میں جاتے ہی بیڈ پے لیٹ گیا تھا نور کمرے میں موجود ہی نہیں تھی وہ دوپہر کا کھانا بنانے کے لیے کچن میں جہد وجہد کر رہی تھی ۔۔احرام کب سے نور کا انتظار کر رہا تھا کے آئے گی آئے گی لیکن وہ بچاری تو کچن میں مصروف تھی۔۔ وہ بور ہوتا بیڈ سے اٹھ چکا تھا وہ اب کمرے میں ہی ٹہل رہا تھا۔۔ اس کا انتظار کرتے کرتے وہ خود ہی نیچے چلا گیا تھا۔۔

کھانے پے دھیان دینا۔۔ دونوں سے بس اتنا کہہ کر وہ نور کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا

مجھے نا بہت ضروری مشورہ چاہیے تم سے؟ وہ اس کے گرد اپنا حصار بنائے کہنے لگا

کیسا مشورہ؟ نور کھانا بناتے ہوئے پوچھ رہی تھی

مجھے نا میری بیوی لفٹ ہی نہیں کروا رہی مجھے نا ایک اور بیوی کی ضرورت پڑھنے لگی ہے۔۔ وہ شرارتی انداز میں بولا تو نور اس کی طرف غصے سے دیکھنے لگی۔

اچھاتو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کرلیں دوسری شادی۔۔وہ اس کی قید سے رہاہونے کی کوشش کرتے بولی تھی جبکہ احرام دل ہی دل میں مسکرا رہاتھا

پکا کرلوں برداشت کرلوگی اپنی سوتن کو؟ وہ پھر شرارتی انداز میں پوچھنے لگا احرام کی آنکھوں میں شرارت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔۔

ک۔کرلیں۔۔وہ دوسری طرف دیکھتے ہوئے منہ بنا کر بولی تو احرام اسے اپنی طرف متوجہ کرتا مزید اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔۔

لیکن وہ بھی تمھاری جیسی نکلی تو؟ احرام نے دوبارہ شرارتی انداز میں پوچھا

تو تیسری کر لینا۔۔وہ پھر غصے میں بولی تھی جس پہ احرام کی پھر ہنسی نکلی تھی۔۔

اور اگر وہ بھی تمھاری طرح ہوئی تو؟احرام نے پھر ہنس کر پوچھا۔۔نوراب غصے میں اسے گھورنے لگی تھی۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔نوراب کافی جذباتی ہو گئی تھی۔۔

چھوڑو یار نہیں کرتا وہ سب بھی تمھاری طرح ہی ہوں گی اس لئے تم سے ہی کام چلانا پڑے گا۔۔وہ پھر ہنس کر بولا تو نور اس کے سینے پہ مکا مار گئی۔

بہت بہت برے ہیں آپ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں نا۔۔ نور کی آنکھوں میں اب آنسوں کا سیلاب آگیا تھا۔

او لے لے لے میرا بچارو نے لگا ارے میں تو مذاق کر رہا تھا اگر ہزار حوریں بھی آجائیں نا تو وہ میری نور کا مقابلہ نہیں کر سکتی اتنی پیاری ہے میری نور۔۔ وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا نور بھی روتے روتے مسکرا گئی تھی۔۔

آپ نہیں نا دوسری شادی کریں گے ؟ وہ اداسی سے پوچھ رہی تھی۔ نور کے چہرے پے جلن صاف دیکھائی دے رہی تھی۔

نہیں کرتا بابا لیکن تم خود کو ٹھیک کرو نا۔۔ تم سے بیوی والی کوئی فیلنگ ہی نہیں آتی۔ تم زرا بھی رومینٹک نہیں ہو۔۔احرام اس کے گالوں کو سہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

اچھا تو کیسے ہوتے ہیں رومینٹک۔؟ نور نے مسکرا کر پوچھا۔۔

یہ بھی میں۔ مجھے ہی بتانا پڑے گا تمھیں نہیں پتا کیسے ہوتے ہیں رومینٹک ؟۔۔وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا

نہیں مجھے نہیں نا پتا۔ نور بھی اب شرارتی انداز میں کہہ رہی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے پھر میں بتاتا ہوں۔۔ مسکرا کر وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تھا کے نور چلائی تھی۔

میں مذاق کر رہی تھی احرام پلیز۔نور نے فوراً کہا

لیکن میں مذاق نہیں کر رہا جان میں تمھیں بتاتا ہوں کیسے رومینس کیا جاتا ہے۔۔وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا۔نور پے اجھکا تھا۔ا۔اس کے گالوں اور لبوں کو چومنے لگا دوسرے دن شام کے چھے بج رہے تھے احرام جو کافی دیر پہلے سویا تھا ابھی تک سو ہی رہا تھا۔۔نور کچن میں ہی تھی جب اس کا فون بجنے لگا تھا ہاتھ صاف کر وہ فون اٹھانے لگی فون پے عرشمان کا نام دیکھ وہ گھبرا گئی تھی۔۔وہ فون اٹھنا نہیں چاہتی تھی۔کیوں کے اسے احرام۔۔نے صاف صاف منع کیا تھا کے اب تم عرشمان سے بات نہیں کرو گی لیکن فون تھا کے بجے جا رہا تھا اس لئے اس نے فون اٹھا ہی لیا تھا۔۔

اب آپ نے فون کیوں کیا آپ کو پتا ہے نا احرام نے مجھے منع کیا ہے آپ سے بات کرنے کے لیے پھر نور فون پک کرتے ہی غصے میں آگئی۔۔۔

میں اپنے کیے کی معافی مانگنا چاہتا تھا اس لئے۔۔۔فون سے اداس ہونے والی آواز گونجی نور اب خاموش کھڑی تھی اس سے پہلے نور کچھ بولتی احرام اسے پکارنے لگا جس پے نور فوراً سے کال کاٹ گئی تھی وہ کال کاٹ کر فون سائیڈ پے رکھ گئی۔۔

نور اپنا فون دینا ذرا۔وہ کچن میں داخل ہوتے کہنے لگا تو نور نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

کیوں ؟اس نے فوراً پوچھا

یار وہ میرے فون کی بیٹری ہی نہیں مجھے شان سے بہت ضروری بات کرنی تھی اس لیے۔۔وہ بالکل اس کے قریب کھڑا کہنے لگا۔۔وہ بھی اسے فون ہاتھ میں تھما کر دوبارہ کام میں مصروف ہو گئی احرام

بھی کچن سے نکل باہر چلا گیا تھا وہ اس کا فون ہاتھ میں پکڑے کمرے کی طرف چلا گیا تھا صوفے پے بیٹھا وہ شان۔کو کال کرنے لگا کے

اچانک۔اس کا ہاتھ لگنے سے سے ایک ریکارڈنگ اوپن ہو گئی تھی۔احرام بڑے غور سے اسے سن رہا تھا دو منٹ پہلے نور جو عرشمان سے باتیں کر رہی تھی تو ان کی باتیں ریکارڈ ہو چکی تھی جس کا نور کو پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔پہلے تو وہ نور کی آواز پے مسکرایا تھا پھر جب عرشمان کی آواز سنی۔تو وہ غصے میں آگیا تھا۔۔

اتنا بڑا دھوکا میرے ساتھ۔نور۔۔۔غصے میں حود سے کہتا وہ چلاتے ہوئے ہی کچن کی طرف بھاگا تھا

تم نے پھر مجھے دھوکا دیا ہے۔۔وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اونچی اواز میں چلایا تھا

دھوکا کیسا دھوکا؟نور جو کام کر رہی تھی اس سے محاطب ہوئی۔

جب میں نے تمھیں منع کیا تھا کے اب سے تم اس عرشمان کے بچے سے بات نہیں کروگی تو کیوں کی۔۔وہ غصے میں اس کے قریب جا اسے بالوں سے پکڑنے لگا۔اس کے بال پکڑتے ہی اسے تکلیف محسوس ہوئی تو وہ چلائی تھی۔۔

احرام پلیز چھوڑیں مجھے۔۔نور اپنے بال چھڑوانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔

بہن ہونے کا فرض ادا کر رہی تھی ہاں۔۔وہ اسے بالوں سے کھینچ اپنے بے حد اپنے قریب لے آیا۔نور کی پھر بے ساختہ چیخ نکلی تھی لیکن احرام کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا وہ اپنے سوال کا جواب مانگ رہا تھا

قسم سے میں نے انہیں کال نہیں کی تھی انہوں نے خود مجھے کی تھی۔میں تو ان سے بات بھی نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔۔نور اپنی صفائی پیش کر رہی تھی جبکہ احرام دانت پیس کر اسے دیکھ رہا تھا۔

جب منع کیا تھا تو کیوں بات کی کیوں؟اب کی دفعہ اس کے بال چھوڑ اس کا چہرہ تھامتے ہوئے پوچھنے لگا۔

احرام قسم سے وہی معافی مانگ رہے تھے پلیز میرا یقین کریں۔۔ا۔وہ بول رہی تھی جب احرام چلاتے ہوئے اس کی بات کاٹ گیا تھا۔۔

یقین اور تم پے نہیں نور اب بہت مشکل ہے۔تم نے۔میرا یقین نہیں میرا دل توڑا ہے۔۔۔وہ اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لے جاتے اس کی آنکھوں میں جن میں وہ اپنے لیے صاف صاف ڈر دیکھ رہا تھا دیکھ کر کہنے لگا

۔۔

اگر تم احرام شاہ کا عشق نا ہوتی تو آج میں تمھارا وہ حال کرتا نور کے تمھاری روح تک کانپ اٹھتی تم میرے عشق کا ناجائز فائدا اٹھا رہی ہو بے بی۔۔۔وہ غصے میں ہی کہہ رہا تھا۔نور اب خاموش ہو چکی تھی اسے پتا تھا ابھی وہ بے

حد غصے میں ہے اس وقت اس سے کوئی بھی بات کرنا بیکار ہے شائد وہ اس کا غصہ ختم ہونے کے بعد بات کرنا چاہتی تھی۔

بیوی ہونے کا فرض تو تم نبھا نہیں پاتی چلی بہن ہونے کا فرض نبھانے۔۔وہ غصے میں اسے چھوڑتا کچن سے باہر چلا گیا تھا جبکہ۔نور اب یہ سوچ رہی تھی کے احرام کو کیسے پتا چلا۔۔۔

سن بے سالے آج کے بعد اگر نور کی طرف کال کی تو وہ حال کروں گا کے سوچ بھی نہیں سکتے۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے فون پے عرشمان کو دھمکی دیتا کال کاٹ گیا۔کال کاٹنے کے بعد وہ صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے نور کی غلطی کو یاد کرنے لگا۔وہ اب اپنا غصہ ختم کرنے کے لیے سکینہ بی بی کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا ان سے ڈھیروں باتیں کرنے کے بعد وہ دوبارہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا کمرے میں جاتے ہی وہ

ٹانگیں نیچے رکھ بیڈ پے لیٹ گیا اس نے پھر اپنی آنکھیں موندلی تھی غصّہ ابھی تک اس کا ختم نہیں ہوا تھا اتنے میں نور مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔۔

احرام۔۔نور نے محبت سے کہا تو وہ اٹھ کر غصے میں واشروم کی طرف چلا گیا۔نور وہی بیٹھی اس سے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی۔۔وہ شاور لے کر ہی نکلا تھا۔۔اسے باہر آتا دیکھ وہ فوراً سے ٹاول اٹھا کر اس کے قریب چلی گئی۔احرام نے غصے میں اس سے ٹاول کھینچا تھا۔۔

کھانا کھالیں سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔نور نے پھر محبت سے کہا۔

بہت شکریہ تم خود ہی کھاو۔غصے میں اسے کہتا وہ خود کو شیشے میں دیکھنے لگا۔

کھانے کے ساتھ کیا ناراضگی۔۔نور دو قدم چل کر اس کے قریب کھڑی ہو گئی۔۔

نہیں کھانا مطلب نہیں کھانا جاؤ۔ یہاں سے۔۔وہ حود۔ کو شیشے میں دیکھتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا۔۔

میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی کہہ رہی ہوں کے میں نے بھائی کو کال نہیں کی تھی انہوں نے حود کی تھی۔۔نور پھر اپنی صفائی پیش کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

نہیں ضرورت مجھے تمھاری صفائی کی نور اس وقت تمھیں دیکھ کر میرا دماغ اور حراب ہو رہا ہے برائے مہربانی کر کے یہاں سے چلی جاؤ ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گا۔۔وہ اونچی اواز میں چلایا تھا نور بھی ڈر کے مارے کمرے سے

چلی گئی تھی۔۔اس کے جانے کے بعد وہ غصے میں اپنا ہاتھ ٹیبل پے مارتا بیڈ پے بیٹھ گیا تھا۔۔نور ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے اندر داخل ہوئی۔۔

کہاں جارہے ہیں آپ؟نور کھانا ٹیبل پے رکھ کر پوچھنے لگی۔۔نور کے سوال پے وہ کچھ نا بولا

احرام بتائیں نا کہاں جارہے ہیں آپ؟وہ دو قدم آگے بڑھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔

جہاں مرضی جاؤں تمھیں کیا۔۔وہ سخت لہجے میں بولتا کمرے سے باہر نکل گیا نور بھی اس کے پیچھے باہر چلی گئی تھی۔۔

بھائی سائیں کہاں جارہے ہیں؟ساحل بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا۔

کسی کام سے جا رہا ہوں۔۔احرام نے غصے میں کہا

میں بھی چلوں کیا؟ ساحل نے پوچھا تو وہ اسے منع کرتا اکیلا ہی کہی چلا گیا ۔۔نور اسے جاتا دیکھ رہی تھی وہ بھی آنکھوں میں آنسوں لیے بھاگ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی یوں کافی رات ہو چکی تھی اور احرام ابھی تک واپس نہیں بتایا تھا۔۔وہ کافی دیر تک کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی اس نے بھی ابھی تک کھانا نہیں کھایا تھا۔۔انتظار کرتے کرتے رات کے گیارہ بج گے تھے۔نور جاگنا چاہتی تھی لیکن۔ نیند نے اسے جاگنے نا دیا وہ سو گئی تھی۔اس کے سونے کے بیس منٹ بعد احرام بھی آگیا تھا۔۔وہ غصے میں ہی تھا جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو نور سو رہی۔ تھی وہ بھی غصے میں اپنے کپڑے چینج کرتا بیڈ کی طرف آگیا تھا۔۔وہ نور سے منہ پھیر کر ہی سویا تھا۔اس سے رہا نا گیا تو اس نے کروٹ بدل لی وہ نور کو دیکھے جا رہا تھا نور

اسی کی طرف مڑے سو رہی تھی وہ کافی گہری نیند میں تھی۔۔۔جبران اس کی کمر پے ہاتھ رکھنے ہی والا تھا کے ہاتھ کو فوراً پیچھے کر لیا۔

میں اس لیے تم سے بے رخی سے بات کر رہا ہوں نور تا کہ تم پھر ایسا نا کرو پھر اس شخص کی باتوں میں نا آؤ پھر مجھے دھوکا نا دو۔۔۔وہ بالکل دھمی آواز میں اسے دیکھ کر کہہ رہا تھا۔۔دوسرے دن احرام بغیر ناشتے کے ہی افس چلا گیا تھا۔۔دلربا اپنے کمرے میں ہی تھی۔۔

آسکتی ہوں۔۔؟بشرہ نے بے رحی سے پوچھا۔۔

ارے حالہ سائیں آپ آئیں نا۔۔دلربا خوش ہوتے ہوئے بولی تو وہ منہ بنا کر اندر داخل ہوئی

آنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن سوچا پوچھ ہی لوں کے تم نے یہ قدم کیوں اٹھایا؟

وہ ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے دلربا سے بات کر رہی تھی۔

مجھے نہیں پتا میں نے کیسے یہ قدم اٹھایا مجھے معاف کر دیں لیکن اب میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر پاؤں گی دیکھیے حالہ سائیں جو ہو گیا ہو گیا آپ بھی سب بھول جائیں۔ پہلی بار وہ اتنی عقلمندی والی باتیں کر رہی تھی۔۔

ضرور تمھارا دماغ کسی نے ٹھکانے لگایا ہو گا اسی لیے ایسی باتیں کر رہی ہوں تم تو احرام سے محبت کرتی تھی نا پھر کیا ہوا اس محبت کا۔۔ بشرہ کا لہجہ سخت ہی تھا اور اس کے اس سوال پے وہ ہلکا سا مسکرائی

مجھے یہ تو نہیں پتا کے میں احرام کو بھلا پائی ہوں یا نہیں لیکن اتنا پتا ہے کے اب میرے دل نے ساحل کو تسلیم کر لیا ہے اب جینا اور مرنا اسی کے سنگ ہے۔۔وہ مسکرا کر ہی بول رہی تھی

حالہ سائیں آپ بھی۔۔دلربا پورا جملہ مکمل کرتی لیکن بشرہ نے اسے آگے مزید کچھ نا بولنے کا اشارہ کر غصے میں کمرے سے نکل گئی۔

سبھی سدھر گے بس ایک یہ نہیں سدھرتی اللہ انہیں ہدایت دے دیں۔۔دلربا مسکرا کر بشرہ کے لیے دعا کرنے لگی۔۔نورا اپنے کمرے میں اداس بیٹھی تھی کیوں کے کل سے احرام نے اس سے سیدھے منہ بات تک نا کی تھی۔۔وہ۔اپنے شوہر کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی جب نین دروازے پر دستک دے کر اندر آنے کی پرمیشن مانگنے لگی۔۔نورا اپنے آنسوں صاف کرتی اسے اندر آنے کا اشارہ کر گئی تھی۔۔نور کی بھیگی ہوئی

پلکوں کو دیکھ نین کی وجہ پوچھی تو نور نے اسے سب بتا دیا۔۔اس پے نین اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔دونوں باتیں کر رہی تھی۔۔یوں دیکھتے ہی دیکھتے شام ہو گئی تھی احرام جو جلدی حویلی چلا جایا کرتا تھا آج لیٹ ہی گیا تھا ۔۔احرام صوفے پر بیٹھا اپنے فون سے انگلیاں گھما رہا تھا نور بھی اداس چہرہ لیے اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔

احرام معاف آخری بار اپنی نور کو معاف نہیں کر سکتے۔۔وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے معصومیت سے بولی تھی اس سے احرام نے فون پر سے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھتے ہوئے لمبی سانس لی وہ فون سائیڈ پے رکھ اپنے دونوں ہاتھوں اپنے منہ کو ڈھانپ چکا تھا۔۔

احرام آخری بار وعدہ آج کے بعد کبھی آپ کو شکایت کا موقع نہیں دوں گی پلیز۔پھر معصومیت سے کہتی وہ اس کے کندھے پر سر رکھ گئی۔۔

ٹھیک ہے اگر تم چاہتی ہو کے میں مان جاؤں تو پھر کچھ ایسا کروں جس سے میں تمھاری اس غلطی کو بھول کر مان جاؤں ورنہ میں۔۔۔وہ بولتے بولتے رکا پہلے وہ خوش ہوئی تھی اور پھر اس کے ورنہ پے سر اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔

ورنہ کیا؟وہ پوچھ رہی تھی

ورنہ میں تم سے بالکل بھی بات نہیں کروں گا۔۔وہ بھی بچے کی طرح ضدی انداز میں بولا تھا

احرام۔۔نور نے اسے باوزوں سے پکڑ کر جھنجوڑا

کوئی احرام نہیں تمھارے پاس بیس منٹ ہیں ان بیس منٹ کے اندر اندر اگر تم مجھے منا گئی تو گڈ ورنہ بائے۔۔اسے اپنا فیصلہ سناتا اس کے قریب سے اٹھ کر وہ باہر چلا گیا اور نورا اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔

یا اللہ کیسا شوہر دیا مجھے۔۔وہ اپنے ماتھے پے ہاتھ رکھے خود سے گویا ہوئی۔

ایسا کیا کروں اب جو یہ مان جائیں کیا کروں آخر۔۔وہ ٹہلتے ہوئے اپنے ناخن چبا رہی تھی

کیا کروں کیا کروں۔۔وہ انگلیوں سے چٹکیاں بجاتے ہوئے بولی

مطالب پھر وہی ساڑھی افف۔۔خود سے کہتی وہ الماری سے وہی بلیک کلر کی ساڑھی جو احرام اس کے لئے لایا تھا۔نکال کر واشروم کی طرف چلی گئی

تھی۔۔وہ پھر اسی کالے رنگ۔کی ساڑھی میں قیامت ڈھا رہی تھی۔۔

ساڑھی پہن کر وہ اب تیزی سے میک اپ کرنے لگی تھی۔ہلکا پھلکا میک اپ کر کے وہ اب۔اپنے بال کھول چکی تھی۔حد سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی اس کا یہ لوک کسی کی بھی جان لے سکتا تھا۔۔وہ اب الماری سے اونچی ہیلز نکال رہی تھی یہ ہیلز اسے دلربا نے ہی دلائی تھی جو احرام کی نظر سے ابھی تک بچی ہوئی تھی۔۔اور آج وہ پہلی بار انہیں پہن رہی تھی

۔۔

اف پتا نہیں یہ لڑکیاں کیسے اتنی اونچی ہیلز پہن لیتی ہیں مجھ سے تو چلا بھی نہیں جا رہا۔وہ بالکل دھمی آواز میں حود سے کہہ رہی تھی۔۔اسے بالکل بھی چلا نہیں جا رہا تھا

بیس منٹ کے بعد!!

احرام دوبارہ جب کمرے میں آیا تو نور کمرے میں نہیں تھی۔۔

کچھ نہیں ہو پائے گا اس لڑکی سے۔۔غصے میں حود سے کہتا وہ دوبارہ کمرے سے باہر جانے لگا جب پیچھے سے احرام کی آواز پے وہ پلٹا۔۔نور جو الماری کے پیچھے چھپی تھی باہر نکل آئی تھی وہ ایک نئ نور کو دیکھ رہا تھا اسے ایسے دیکھ وہ اپنے منہ پے ہاتھ رکھ صوفے پے بیٹھ گیا تھا اسے کوئی آئیڈیا نہیں تھا کے اس کی بیوی ایسا کچھ کرے گی۔وہ سرپرائز سا ہوتا اسے سر سے پاؤں تک گھور رہا تھا۔۔۔

میں کوئی حواب تو نہیں دیکھ رہا بے بی یہ سب۔۔وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔نور دور ہی کھڑی حود کو دیکھ رہی تھی احرام بھی اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کر رہا تھا نور بھی مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہی تھی نور

لڑکھڑاتے ہوئے چل رہی تھی وہ اس اونچی ہیلز میں۔زرا بھی کنفرٹیبل نہیں تھی۔اسے ایسے چلتا دیکھ وہ مسکرا رہا تھا۔۔جب وہ اس کے قریب پہنچی تو احرام اسے کھینچ خود پے گرا گیا تھا۔۔

مجھے قتل کرنے کا پورا بندوبست کرر کھا ہے تم نے۔۔۔وہ اس کے بازوؤں پے انگلیاں پھیرتے ہوئے بولا تھا

اب تو آپ راضی ہیں نا؟ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر اتنی معصومیت اور میٹھی آواز کے ساتھ بولی کے احرام کے دل کی دھڑکنوں نے اسے سنگل دیا وہ بے قابو سا ہوتا اسے کمر سے کھینچ مزید اپنے سینے سے لگائے اسے اپنی بے تاب بے چین دھڑکنیں سنانے لگا

اتنی ٹھوس وجہ کے باوجود کوئی پاگل ہی ہو گا جو نا مانے اگر تم مر جانے کا بھی بول دو گی تو یہ سائیں مر جائے گا بس حکم کرو۔۔وہ اس کے گرد اپنا حصار تنگ کرتے بولا تھا۔۔

استغفار مرنے کی باتیں تو نا کریں۔۔وہ اسے پیار سے ڈانٹ رہی تھی وہ بھی بے قابو سا ہوتا مسکرا کر اپنے شرٹ کے بٹن کھولنے والا تھا کے رک گیا۔

آج یہ کام تم کرو گی چلو اپنے ان پیارے ہاتھوں سے انہیں آزاد کرو۔۔وہ اسے کہہ رہا تھا

م۔۔میم۔میں ؟نور لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ گوئی۔

ہاں۔جی آپ کھولو۔احرام نے مسکرا کر کہا تو نور اپنی آنکھیں بند کرتی بٹن کھولنے لگی۔۔وہ اسے دیکھ مسکرا رہا تھا۔وہ بٹن کھول چکی تھی۔۔وہ اب مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ شرٹ کے اندر کرتے اپنے دل کے مقام پے رکھ گیا۔۔وہ اب لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا۔۔ایک مدہوشی سے چھانے لگی تھی اس پے وہ بے تاب ہوتے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام اس کے لبوں پے جھکتا اپنی تڑپ مٹا رہا تھا۔۔اس کے لبوں کو چومنے لگا۔لبوں کو آزاد کر وہ اس کے بالوں کو ایک سائیڈ کرتا اس کے گردن پے اپنے لب رکھ گیا نور بھی خاموشی سے اس کی شدتیں سہہ رہی تھی۔۔اسے گود میں اٹھا کر وہ اب بیڈ کی طرف چلا گیا تھا۔۔وہ اسے اپنی باہوں میں قید کیے ایک بار پھر اپنی شدتیں لٹانے لگا تھا۔۔اج نور کا پلین کامیاب ہو گیا تھا آخر کار اس نے منا ہی لیا تھا اپنے احرام کو۔۔

OOOOOOOOOOOOOOO

دوسرے دن صبح کے چھ بج رہے تھے۔۔نور احرام کی۔ باہوں سے لپٹے ہوئے تھی وہ جاگ رہی تھی وہ مسلسل کے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی ۔احرام کے آنکھ کھلتے ہی وہ فوراً سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی۔ یہ دیکھ وہ مسکرایا تھا۔

مجھ سے چالاکیاں اچھی نہیں بیوی تمھیں لگتا ہے تم میرے اتنے قریب ہو کر مجھ سے چلاکی کروگی اور مجھے پتا نہیں چلے گا کیا۔۔۔وہ مسکرا کر کہتا اس کے گردن پے اپنے لب۔ رکھ گیا۔ نور ہنوز آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔

سوتے ہوئے تم کتنی پیاری لگتی ہو جی چاہتا ہے تمھیں چوم لوں۔۔ سوئی رہو مجھے بھی یوں رومانس کرنے میں بڑا مزہ آئے گا۔ وہ اس کی کمر پہ اپنی انگلیاں پھیرتے شرارتی انداز میں بولا تھا

نہیں۔۔ نور نے فوراً سے آنکھیں کھولی۔ تو وہ مسکرانے لگا

کیا ہوا سوئی رہتی نا سوتے ہوئے تم کتنی پیاری لگتی تھی بالکل پری جیسی ۔۔ وہ مسکرا کر ہی کہہ رہا تھا۔ نور اس کی باہوں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی

چھوڑیں مجھے کچن جانا ہے۔۔ وہ فوراً سے بولی تھی۔

کیوں ؟! احرام نے پوچھا

ناشتہ بنانے۔۔نور نے کہا

کس کے لیے۔؟وہ پھر پوچھنے لگا۔

پڑوسیوں کے لیے۔۔نور کی بات پے وہ ہنس پڑا۔

ظاہر ہے سبھی کے لیے۔۔وہ غصہ کرنے والے انداز میں بولی تھی۔

باقیوں کا تو پتا نہیں لیکن میری بھوک ایسے تو نہیں مٹے گی۔۔وہ اس کے گرد اپنا حصار بناتے ہوئے کہنے لگا

تو کیسے مٹے گی پھر؟ وہ بھی پوچھنے لگی احرام اب اسے کے لبوں کو سہلا رہا تھا مطلب وہ اسے صاف صاف اشارہ دے رہا تھا۔

تمھارے لبوں کے جام سے۔ مسکرا کر کہتا وہ اب کے لبوں کو اپنی لبوں کی قید میں لیتا مدہوش سا ہو گیا تھا۔۔

چھوڑیں۔۔ نور نے اس کا حصار توڑتے ہوئے کہا اس بار وہ اسے آسانی سے چھوڑ چکا تھا

آرام سے بنانا جان آج میں لیٹ کام پے جاؤں گا۔۔۔ وہ اونچی اواز میں کہتا بیڈ سے ٹیک لگا گیا تھا۔ صبح کے دس بج رہے تھے

سبھی ناشتہ کر چکے تھے احرام نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا تھا نور اس کا ناشتہ لے کر کمرے میں ہی چلی گئی تھی وہ ٹیبل پے رکھ رہی تھی احرام بھی فریش ہو کر باہر آیا تھا۔۔

ارے ارے یہاں لانے کی زحمت کیوں کی میں وہی اجاتا۔۔وہ ٹاول بیڈ پے پھینکتا اس کے قریب آیا تھا۔

اب لے آئی ہوں تو کرلیں۔۔وہ مسکرا کر بولی۔۔احرام بھی ناشتہ کرنے لگا وہ کھاتے کھاتے ایک نوالہ اسے بھی کھلانے لگا۔

اچھا احرام مجھے نا آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔نور چباتے ہوئے بول رہی تھی

بولو۔۔وہ بھی جباتے ہوئے پوچھنے لگا۔

احرام آپ اپنے بابا سے ناراضگی چھوڑ دیں نا پلیز مجھے اچھا نہیں لگتا جب آپ ان پے غصہ کرتے ہیں پلیز بھول جائیں جو ہو گیا۔۔وہ اسے سمجھا رہی تھی اور وہ کھاتے کھاتے رک گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا

کیسے بھول جاؤں نور کیسے وہ میری ماں کی جگہ اس عورت کو لے آئے جس نے کبھی مجھے ماں کا پیار نہیں دیا۔۔۔وہ ناشتہ چھوڑ کر اب۔اسے اپنی دکھی داستان سنا رہا تھا۔

نور میرا بچپن بہت برا گزرا ہے جس جس سے محبت کی سب نے چھوڑ دیا۔۔میں محبت کے لیے ترسا ہوں نور ترسا ہوں کرامت سائیں نے

صرف اپنے بارے میں سوچا ہے اور میں بھی اپنے بارے میں ہ سوچ رہا ہوں۔۔ وہ اب رونے والے انداز میں اسے بتا رہا تھا۔۔

احرام میں آپ کا دکھ سمجھ سکتی ہوں لیکن وہ ہیں تو آپ کے بابا نا کون سا ہم سب نے ساری زندگی جینا ہے اللہ بھی تو سب گناہ معاف کر دیا ہے پلیز میرے لیے اپنے بابا سائیں سے راضی ہو جائیں پلیز اور رہی بات بشرہ سائیں کی تو وہ وقت انے پے حود ہی ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔ نور نے محبت سے اسے سمجھایا۔

لیکن۔۔۔ احرام کے لیکن پے وہ اس کے منہ پے اپنا ہاتھ رکھ گئی۔

پلیز۔۔بے حد محبت اور معصومیت سے اس نے کہا تھا جس پے وہ اس کا ہاتھ چوم کر او کے بول گیا اور اس کے او کے پے نور جیسے خوشی سے ناچنے لگی تھی۔۔

چلیں پھر میں آپ دونوں باپ بیٹے کی ناراضگی دور کر دوں۔۔وہ کافی ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

ناشتہ کر لوں پھر۔۔وہ بھی مسکرا کر بولا تھا اور پھر ناشتہ کرنے کے بعد دونوں نیچے چلے گئے تھے۔۔کرامت سائیں سکینہ بی بی کے کمرے میں بیٹھے تھے وہ اپنی ماں سے باتیں کر رہے تھے جب نور احرام کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی۔۔

او میرے بچو۔۔سکینہ بی بی نے دونوں سے کہا۔۔احرام مسکراتا ہوا۔سکینہ بی بی کے قریب بیٹھ گیا۔۔کرامت سائیں اب بالکل خاموش تھے۔۔نور احرام کو کہنی مار کچھ بولنے کے لیے کہہ رہی تھی اور وہ کھانسے جا رہا تھا۔۔

امی سائیں میں چلتا ہوں۔۔کرامت اٹھ کر کھڑا ہوا تو نور نے احرام کو بازوؤں سے پکڑ کر جھنجوڑا۔۔

بابا سائیں۔۔احرام نے بے ساختہ کہا جس پے کرامت سائیں پلٹ کر حیرانی سے اسے دیکھنے لگے۔اور سکینہ بی بی مسکرانے لگیں۔۔

کیا کہا تم نے؟ کرامت سائیں نے پوچھا

بابا۔۔احرام اٹھ کر ان کے قریب چلا گیا۔۔

پھر سے کہنا؟ کرامت سائیں کو جیسے اپنے کانوں پے یقین نا آیا

بابا سائیں بابا سائیں۔۔احرام نے پھر بابا سائیں والا جملہ دہرایا اور اس پے وہ خوشی کے آنسوؤں لئے بے اختیار اس کے گلے لگ گئے خوشی کے آنسوں تو احرام کی آنکھوں میں بھی آ گے تھے۔۔

تم مجھ سے راضی ہو گے۔۔وہ اس سے الگ ہو کر پوچھنے لگے تو احرام نے آنسوں صاف کرتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔۔

مجھے معاف کر دیں بابا سائیں میں نے آپ پے کتنا غصّہ کیا کیا کچھ نہیں کیا اور آپ نے کبھی مجھے کچھ نہیں کہا میں بچپن سے ہی آپ کو اپنا گناہگار مانتا آیا ہوں جبکہ اصلی گناہگار تو میں تھا جو اپنے باپ کے ساتھ ایسا سلوک کر رہا

تھا باباسائیں مجھے معاف کر دیں آج نور نے میری آنکھوں پر سے نفرت کی پٹی کھول دی ہے۔۔۔وہ رونے والے انداز میں ہی ان سے بات کر رہا تھا ۔کرامت سائیں نے ایک نظر نور پے ڈال کر پھر احرام کو اپنے گلے لگا لیا

میرے بچے میں تم سے کبھی ناراض تھا ہی نہیں اور آج میں بہت خوش ہوں آج مجھے میرا احرام مل گیا وہ احرام جو کہی کھو گیا تھا۔۔وہ بھی اسی کے انداز میں بول رہے تھے دونوں باپ بیٹے کا پیار۔دیکھ نور کی بھی آنکھیں بھر آئیں تھیں۔۔

نور میں تمھارا شکریہ کیسے ادا کروں آج تم نے ایک باپ کو اس کے بیٹے سے ملایا ہے اللہ تمھیں سارے جہاں کی خوشیاں عطا کرے۔۔کرامت سائیں نور کی طرف دیکھ کر مسکرا کر بولے تھے۔۔سچ میں آج نور نے دونوں کی

ناراضگی ختم کر دی آج اسی کی وجہ سے احرام اپنے باپ سے راضی ہو گیا تھا

--

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کے تم دونوں ٹھیک ہو گئے۔ سکینہ بی بی چھت کی طرف دیکھ کر بولیں تھیں جس پے احرام فوراً سے ان کے گلے لگ گیا --تھوڑی دیر بعد احرام کام پے چلا گیا تھا آج سارہ کی یونیورسٹی سے چھٹی تھی وہ نور دلربا اور نین چاروں مل بیٹھ باتیں کر رہیں تھی --جب اچانک سارہ کو کال آ گئی وہ کال پک کر ایک سائیڈ پے چلی گئی --

کیا-- ک- کون سے ہسپتال ؟ سارہ نے روتے ہوئے پوچھا اور پھر کال کاٹ گئی-

کیا ہوا سارہ سائیں ؟ نین نے اسے پریشان ہوتے ہوئے دیکھ پوچھا-

ماما سائیں کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے مجھے جانا ہے۔۔وہ روتے ہوئے انہیں بتا رہی تھی بشرہ کچھ دیر پہلے شاپنگ کرنے اکیلے ہی چلی گئی تھی اور اب یہ حبر ۔۔نور نے بھی احرام کو بتادیا تھا نین جو سکینہ بی بی کے پاس چھوڑ کر تینوں لڑکیاں ہسپتال کے لیے روانہ ہو گئیں تھیں اور ان کے پہنچنے کے دس منٹ بعد تینوں لڑکے بھی پہنچ گے تھے کرامت سائیں کام سے کہی گے تھے لیکن انہیں فون جر کے بتادیا تھا سارہ نے۔۔

کیسے ہوا۔یہ سب ؟احرام نے ڈرائیور سے پوچھا تھا

و۔۔وہ سائیں بشرہ سائیں روڈ کراس کر رہیں تھی تو ایک گاڑی نے انہیں کچل دیا۔۔ڈرائیور نے ڈرتے ہوئے اسے بتایا۔۔

ری لیکس ہو جاؤ وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔ سارہ کو یوں روتا دیکھ احرام نے اس کے سر پے ہاتھ رکھا۔۔

آپ میں سے بی نیگٹو بلڈ کس کا ہے۔۔؟ ڈاکٹر باہر آتے ہوئے پوچھنے لگی جس پے سبھی احرام کی طرف دیکھنے لگے

ان کا ہے۔۔ نور نے فوراً سے بتایا لیکن سب یہ جانتے تھے کے احرام بشرہ سے نفرت کرتا ہے اور وہ اسے خون نہیں دے گا۔ بشرہ کا اور احرام کا بلڈ ایک ہی تھا۔

آپ پلیز جلدی سے بلڈ دے دیں ورنہ ہم پیشنٹ کو نہیں بچا پائیں گے ۔۔ ڈاکٹر نے کہا تو سبھی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔۔ احرام چپ

چاپ نرس کے ساتھ خون دینے چلا گیا تھا۔ جلد ہی وہ خون دے کر باہر آ گیا تھا۔۔

شکریہ۔۔ دونوں لڑکوں نے اس کا شکریہ ادا کیا

کس لیے ؟ احرام اپنے سلیوز آگے کرتے ہوئے پوچھنے لگا

ماما سائیں کو خون دینے کے لیے۔۔ ساحل نے نم آنکھوں سے کہا

اس میں شکریہ والی کیسی بات۔۔ و۔ وہ میری بھی ماں ہیں۔۔ احرام نے آف موڈ کے ساتھ کہا آج پہلی بار اس نے بشرہ کو اپنی ماں مانا تھا دونوں لڑکے نم آنکھوں سے اس کے ساتھ چپک گے۔۔ ایسا لگ رہا تھا سب سہی ہو رہا ہے۔ یوں کچھ ہی دیر میں کرامت سائیں بھی پہنچ گے تھے

کیسی ہے تمھارا اماں ؟ کرامت سائیں دونوں لڑکوں سے پوچھنے لگے۔

ابھی ڈاکٹر نے کچھ کہا نہیں بابا سائیں ماما سائیں کو خون بھائی سائیں نے دیا ہے۔آرزم نے مسکرا کر بتایا تو کرامت سائیں مسکرا کر احرام کی طرف دیکھنے لگے۔۔۔لمبا انتظار کرنے کے آخر ڈاکٹر باہر نکل آئی تھی۔

ڈاکٹر میری والدہ اب کیسی ہیں ؟ ساحل نے نم آنکھوں سے پوچھا

دانٹ وری وہ اب بالکل ٹھیک ہیں تھینک گاڈ وقت پے بلڈ مل گیا اگر بلڈ نا ملتا تو ہم انہیں بچا نا پاتے۔۔۔ڈاکٹر نے مسکرا کر انہیں پریشانی سے چھٹکارا دلایا

کیا ہم ان سے مل سکتے ہیں؟ ساحل نے پھر سوال کیا

جی ضرور۔۔ڈاکٹر نے مختصر کہا اور چلی گئی۔۔ سب سے پہلے کرامت سائیں ہی اندر گے تھے بشرہ انہیں دیکھ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

کیسی ہو؟ کرامت سائیں اس کے قریب بیٹھ کر پوچھنے لگے

ٹ۔ٹھیک ہوں۔۔ مرجھائے چہرے کے ساتھ بولی

میرے بچے کہاں ہیں۔؟ بشرہ نے سوال کیا

سبھی باہر ہیں اور تمھارے لیے کافی پرشان تھے اور تمھیں پتا ہے تمھیں خون کس نے دیا؟ کرامت سائیں مسکرا کر بولے

نہیں کس نے دیا؟

احرام نے دیا ہے تمھیں خون اور اگر وہ نا دیتا تو تم۔۔ کرامت سائیں کی بات ہے وہ گھور کر انہیں دیکھنے لگی

ک۔۔ کیا احرام نے مجھے خون دیا۔۔ بشرہ نے اپنا سوال دہرایا تو کرامت سائیں نے ہاں میں سر ہلایا

میں اس کے لئے اتنا بتا سوچتی رہی اور اس نے میری جان بچائی یا اللہ۔۔ وہ اپنے دل میں کہہ رہی تھی۔۔

مجھے احرام سے ملنا ہے۔۔بشرہ نے کہااور کرامت سائیں بھاگ کر باہر جا کر احرام کو اندر لے آئے احرام آف موڈ میں ہی دروازے کے قریب کھڑا تھا

دور کیوں کھڑے ہو اپنی ماں کے گلے نہیں ملتے۔۔بشرہ کی پلکیں بھیگی ہوئی تھیں احرام سے جب رہا نا گیا تو وہ بھاگ کر بشرہ کے گلے لگ گیا

امی۔۔احرام نے تڑپ کر کہا احرام کے منہ سے حود کے لئے ماں لفظ سن جیسے بشرہ کو سکون ملا وہ احرام کا ماتھا چوم کر اس کے دونوں ہاتھ چومنے لگی

۔۔

امی سائیں کیا ہم سب بھول کر ایک نئ زندگی نہیں شروع کر سکتے ۔۔احرام نے محبت سے پوچھا تو بشرہ نم آنکھوں سے ہاں میں سر ہلانے لگی سبھی باہر سے یہ سب دیکھ کر حوشی سے جھوم رہے تھے کے سب ٹھیک ہو

گیا ہے احرام اپنی زندگی میں جن جن سے خفا تھا ناراضگی توڑ چکا تھا۔۔ لمبے عرصے کے بعد خوشیوں نے ان کے دروازے پہ دستک دی تھی۔۔ تھوڑی دیر بعد سبھی بشرہ کو لے کر حویلی کی طرف چلے گئے تھے۔ بشرہ نے ابھی اپنے کمرے میں قدم رکھا ہی تھا کے نین سکینہ بی بی کو لے کر اس کے کمرے میں چلی آئی

بشرہ بیگم اب کیسی ہو؟ سکینہ بی بی نے پوچھا

امی سائیں اب میں ٹھیک ہوں۔۔ بشرہ نے خوش ہو کر کہا سبھی آج ایک نئی بشرہ کو دیکھ رہے تھے۔۔ بشرہ نے دونوں لڑکوں کو معاف کر دیا تھا اور نین کو بھی اپنی بہو کے روپ میں تسلیم کر لیا تھا۔ اج کافی ٹائم بھی سبھی مل کر باتیں کر رہے تھے کے اچانک نور احرام کا ہاتھ پکڑ کمرے کی طرف لے گئی جس پہ احرام کافی حیران تھا۔۔

ارے ارے کیا بات ہے آج میری فل رومینٹک موڈ میں لگ رہی ہے ۔۔احرام نے مسکرا کر پوچھا تو وہ ہلکا سا مسکرا کر اس کے سینے پے مکا مار گئی ۔۔

ایسی کوئی بات نہیں میرے پتی جی ۔۔وہ اپنے دونوں ہاتھ باہم ملائے بولی تھی ۔۔

پھر ۔۔؟احرام نے پوچھا جس پے وہ اس کے بٹنوں کے ساتھ کھیلنے لگی ۔۔

وہ احرام میں کہہ رہی تھی کے ۔۔نور جیسے ڈر رہی تھی

کیا وہ وہ جان ؟وہ یکدم اسے کمر سے پکڑ اپنے سینے سے لگاتا پوچھنے لگا ۔

احرام اب جب سب ایک ہو گے ہیں تو عرشمان بھائی کو بھی معاف کر دیں مجھے پتا ہے انہوں نے جو کیا بہت غلط کیا لیکن وہ معافی مانگ چکے ہی تو پلیز ۔۔۔نور نے بے حد معصومیت سے کہا پہلے تو وہ صاف انکار کر گیا تھا لیکن پھر نور کی ضد کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک گیا وہ اپنے دشمن کو معاف کر چکا تھا اور نور کو پرمیشن بھی دے گیا کے اب تم اپنے بھائی سے مل سکتی ہو۔۔۔

چلو اسی خوشی میں ایک کس۔۔احرام نے اپنا گال آگے کیا تو نور نے حوشی کے مارے اس کے گال پے چار کس کر دیے تھے۔۔اسے کس کر کے وہ بھاگ کر نیچے چلی گئی تھی۔۔وہ کچن میں تھی جب ایک نوکر اسے یہ کہنے لگا کے سائیں آپ کو بلا رہے ہیں۔۔نور بھی سب کام کاج چھوڑ کر اوپر چلی گئی تھی

ایک تو جب آپ بلا کر کہی چھپ جاتے ہیں نا احرام تو قسم سی بہت برے لگتے ہیں۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہنے لگی۔

میری جان میں چھپا نہیں ہوں واشروم میں ہوں وہ ٹاول لینا بھول گیا تھا ٹاول اٹھا کر دو مجھے۔۔واشروم سے آواز آئی نور بھی ٹاول اٹھا کر واشروم کی طرف چلی گئی۔۔

یہ لیں۔۔۔وہ اپنا ہاتھ آگے کیے دوسری طرف دیکھتے ہوئے بولی تو احرام نے فوراً سے آدھا دروازہ کھولا احرام نے شرارت کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

یہ کیا کر رہے ہیں۔آپ چھوڑیں مجھے۔۔وہ اپنی آنکھوں پے ہاتھ۔رکھے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی احرام بھی اسے ایسا کرتے دیکھ ہنس پڑا۔

صابن لگانے میں میری مدد نہیں کروگی بے بی۔۔وہ پھر شرارتی انداز میں بولا تھا یہ سن کر نور کے گال سرخ ہونا شروع ہو گے تھے۔۔

کبھی نہیں۔۔وہ اپنا ہاتھ چھڑا چکی تھی۔۔احرام بھی مسکرا کر دروازہ بند کر گیا تھا۔

توبہ ہے ایکسٹرا رومنٹک ہو گے یہ تو۔۔وہ خود سے کہہ رہی تھی۔ بھی شاور لے کر باہر آگیا تھا احرام ہاتھ میں تاویز پکڑے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کرنے لگا نور بھی اس کے قریب چلی گئی۔۔وہ اسے تاویز باندھنے کا کہہ رہا تھا۔۔

تمھیں پتا ہے اسی تاویز نے مجھے مسکرانے پے اور تم سے اور بھی زیادہ محبت کرنے پے مجبور کر دیا تھا۔۔وہ مسکراتے ہوئے بتانے لگا نور بھی ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔۔۔اس کے مسکرانے پے۔اپنے دونوں ہاتھ اس کے گلے میں ڈال اس اس کے لبوں پے جھکنے ہی والا تھا کے نور چلائی تھی

احرام کیا کر رہے ہیں پھر رومانس۔۔نور نے غصے والے انداز میں کہا۔تو وہ اس کے گالوں کو۔چومنے لگا

کیا چوں چوں کرتی رہتی ہو اتنی سی ہو میرے سامنے۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہنے لگا

سہی ہے نا آپ کی طرف لمبا ٹا ور تو نہیں۔۔وہ بھی اسے کے انداز میں کہنے لگی۔وہ بھی مسکرا کر کبھی اس کی ایک آنکھ میں دیکھتا تو کبھی دوسری۔

بہت بولنے لگی ہو ڈر نہیں لگتا مجھ سے کیا؟اس کے سوال پے وہ مسکرا کر نا میں سر ہلاتی باہر نکل گئ

سہی ہے بچو ایک بار موقع ملے پھر بتاتا ہوں۔۔وہ اونچی اواز میں بول رہا تھا لیکن نور جا چکی تھی

ایک ماہ گزرنے کے بعد۔۔

شام ہونے کے قریب تھی۔دلربا اور نین کچن میں نور کے ساتھ مل کر کھانا بنا رہیں تھیں۔۔ساحل کمرے میں دلربا کے پرس میں کچھ ڈھونڈ رہا تھا۔اچانک سے اسے ایک کاغذ پے نظر پڑی وہ اسے نکال کھول کر پڑھنے لگا

۔۔

دلربا پریگننٹ ہے۔وہ کاغذ پے لیکھا ہوا دھمی آواز میں پڑھنے لگا دلربا پریگننٹ ہے یہ پڑھ کر وہ خوشی سے جھوم اٹھا تھا وکاغذ ہاتھ میں پکڑے کچن کی طرف چلا گیا تھا۔دلربا کا ہاتھ پکڑ کر وہ کمرے میں لے ایا

تم ماں بنے والی ہو اور مجھے پتا ہی نہیں۔۔وہ اس کے گلے لگے کہنے لگا جبکہ دلربا کافی اداسی دیکھائی دے رہی تھی۔

ہم دو بچوں کے ماں باپ بنے والے ہیں۔دلربا؟وہ خوش ہوتے ہوئے اسے بتانے لگا۔دلربا ابھی بھی اسی طرح اداس پرشان نظر آرہی تھی جیسے وہ خوش نہیں تھی۔۔

مجھے کیوں نہیں بتایا؟ساحل نے پوچھا۔

ساحل مجھے یہ بچے نہیں چاہیے۔۔دلربا دوسری طرف موڑے بولی تو ساحل کے ماتھے پے بل پڑھنے لگے۔

تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو یہ کیا کہہ رہی ہو اللہ نے ہمیں اتنی بڑی خوشی سے نوازا ہے اور تم کہہ رہی ہو نہیں چاہیے۔۔ساحل اب جذباتی ہو گیا تھا اسے یہ سن کر کافی غصہ آیا تھا۔

میرا کہنے کا مطلب ہے مجھے ابھی یہ بچے نہیں چاہیے۔۔وہ اس کا غصہ دیکھ کر کہنے لگی۔

توکب چاہیے جب ہم بڑھے ہو جائیں گے تب۔۔ساحل نے غصے میں کہا

میں نے ایسا کب کہا بس مجھے ابھی کے لیے نہیں چاہیے میرا فگر حراب ہو جائے گا۔۔ وہ اپنی انگلیاں مسلتے ہوئے بولی تو ساحل نے اسے دونوں کندھوں سے پکڑ لیا۔

ماں بننے سے فگر حراب ہوتا ہے مجھے آج پتا چلا۔۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں دلربا جو۔اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں اور اللہ پاک ہمیں دو دو بچوں سے نواز رہا ہے پلیز ایسامت کہو کچھ نہیں ہو گا۔۔ ساحل اب اسے سمجھارہا تھا۔

میں اکیلے دو بچوں کو نہیں پال سکتی ساحل۔۔ وہ پھر کہنے لگی اسے بچے چاہیے ہی نہیں تھے اسی لئے تو وہ بار بار ایسا کہہ رہی تھی۔۔

میں پالنے میں مدد کرو گا تمھاری۔۔ ساحل نے پیار سے کہا

لیکن ساحل۔۔دلربا پھر کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن ساحل نے اپنے ہاتھ سے اسے چپ رہنے کا اشارہ کر دیا۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا تم میری اولاد کو اس دنیا میں لاؤ گی مطلب لاؤ گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے دلربا جو تمھیں ہر حال میں ماننا ہو گا۔۔وہ جو کب سے آتا پیار سے کہہ رہا تھا اب کی دفعہ غصے میں اپنا فیصلہ سنا گیا۔۔

اور ہاں میری اولاد کو کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے۔۔وہ کمرے سے جاتے جاتے پلٹا تھا۔دوسرے دن صبح جب کچن میں داخل ہوا تو نور اپنی پشت اس کی طرف موڑے کھڑی تھی وہ مسکراتے ہوئے اسے اپنی طرف۔موڑ گیا ۔۔

نور میرا بچا کیا ہوا تم رو رہی ہو؟ وہ اس کی نم دیکھیں دیکھ کر پوچھنے لگا وہ اب پرشان سا ہو گیا تھا۔

کچھ نہیں۔۔نور کچھ چھپا رہی تھی۔۔

کچھ تو ہوا ہے بتاو مجھے۔؟ وہ غصے والے انداز میں پوچھنے لگا۔

دلربا اور ساحل بھائی جڑوا بچوں کے ماں باپ بننے والے ہیں۔۔نور اداسی سے اسے۔بتا رہی تھی۔۔

یہ تو بہت حوشی کی بات ہے تم اور رو رہی ہو۔۔وہ اس کے آنسوں صاف کر رہا تھا

مجھے بھی بچہ چاہیے ہمارا بچہ کب ہو گا۔۔ وہ روتے ہوئے اس سے پلٹ گئی اسے اپنا بچا یاد آرہا تھا جو اس نے ایک حادثے میں کھو دیا تھا۔

نور میری جان تم کیوں پریشان ہو رہی ہو اللہ سب بہتر کرے گا پلیز مت رو ۔۔ اور دوسرے بچے کا کوئی فائدا نہیں ایک بچا تو تم سنبھال نہیں سکتی وہ بیچارہ بھی میری طرح رولے گا۔۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے اب شرارتی انداز میں بولنے لگا احرام اس لئے کہہ رہا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کے نور اب کبھی ماں نہیں بن سکتی۔ اور یہ۔ بات وہ اسے بتا کر ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا ۔۔

oooooooooo

کیسے رولے گا وہ؟ وہ۔ بھی پوچھنے لگی۔

جیسے میں رول رہا ہوں ہر وقت تمھارے لیے تڑپتا رہتا ہوں لیکن تم ہو کے میرے قریب تک نہیں آتی مجھے ہی تمھیں اپنے قریب لانا پڑتا ہے۔۔۔ وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

نہیں احرام میں اسے رولنے نہیں دوں گی اپنے سینے سے لگا کر رکھوں گی ۔۔ نوراب سمائل کر رہی تھی۔۔

پہلے اس بچے کو پالو پھر دوسرے کا سوچیں گے جلدی سے ناشتہ بناؤ تاکہ میں کھا کر اپنے کام پے جاؤں اور حبردار جواب روئی تو۔۔ وہ جلدی جلدی کہتا اب کچن سے چلا گیا تھا۔ نین اپنا کمرہ سیٹ کر رہی تھی آرزم مسکرا کر بیڈ پے بیٹھ گیا۔

مجھے ایک بات بتاؤ تم پاپا کی پریوں کو اتنے اچھے بھلے چہرے پے اتنا میک اپ تھوپنے کی کیا ضرورت ہے ؟ وہ اس کے میک اپ کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

بہت ضرورت ہے تبھی تو تم پاپا کے پرے اسی چہرے پے اپنا دل ہار بیٹھتے ہو۔۔وہ بھی مسکرا کر بولی تھی

ویسے یہ بات ہے۔آرزم نے مسکرا کہا۔۔

آرزم سائیں۔۔ باہر سے احرام کی آواز آئی

جاؤ اب احرام سائیں بلا رہے ہیں۔۔ نین نے اسے بتایا

ایک کس مل جائے تو۔۔آرزم نے ابھی کہا ہی تھا کے وہ اسے کس کرتی دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔دن سے شام ہوئی پتا ہی نا چلا ابھی بیٹھ کر۔کھانا کھا رہے تھے۔سارہ کو چھوڑ سبھی خوش تھے نور جب سے سارہ کو نوٹ کر رہی تھی وہ ٹھیک طرح سے کھانا ہی نہیں کھا رہی تھی۔۔یوں سارہ ایک دو نوالے کھا کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔نور سے رہا نا گیا تو وہ بھی جلدی سے اپنا کھانا ختم کر کے سارہ کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔

سارہ سائیں۔۔نور اس کے کمرے کا دروازہ پیٹنے لگی۔۔

جی؟سارہ نے دروازہ کھولا

اندر آسکتی ہوں؟ نور دروازے پے کھڑی پوچھنے لگی

اللہ یہ بھی پوچھنے والی بات ہے۔۔ سارہ نے اسے کھینچ کر اندر کیا۔

آپ ٹھیک تو ہو نا مطلب کچھ دونوں سے میں نوٹ کر رہی آپ اداس اداس سی رہنے لگی ہیں کھانا بھی ٹھیک۔ طرح سے نہیں کھایا کچھ ہوا ہے کیا کوئی پرشانی؟ نور نے بیٹھتے ہیں سوال کیا

ن۔۔ نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں وہ میں بس ایسے ہی۔۔ جیسے وہ کچھ چھپا رہی تھی

آپ مجھ سے شیئر کر سکتی ہیں۔۔ نور نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھ پیار سے کہا تو وہ اسے دیکھ سوچ میں پڑھ گئی۔

نور سائیں۔۔ایک لمبی سانس لیتے ہوئے سارہ نے کہا

و۔۔دراصل ایک لڑکا ہے ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت پسند کرتے ہیں اس نے میری جان بچائی تھی تو بس وہی سے وہ مجھے اچھا لگنے لگا۔۔سارہ نے آخر اسے سچ بتا ہی دیا نور حوش ہوئی

تو پھر آپ اتنا پرشان کیوں ہیں اگر آپ ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں تو اسے کہیں کے وہ یہاں آئے آپ کا ہاتھ مانگے۔۔نور نے مسکرا کر کہا

بھائی سائیں نہیں مانیں گے۔۔سارہ نے اداس ہوتے ہوئے کہا

کیوں نہیں مانے گے میں ہوں نا ضرور مانے گے۔۔نور اسے حوصلہ دیتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا کر اس کے گلے جا لگی

تم بہت اچھی ہو نور سائیں۔۔سارہ اس کے گلے لگے ہی بولی تھی۔۔

اچھا پہلے نا میں اسے ملوں گی میں دیکھنا چاہتی ہوں میری نند کا ہونے والے وہ کیسے ہیں۔۔نور اسے کہنی مارتے ہوئے مسکرا کر بولی تھی۔۔جس پے سارہ شرما گئی۔

ٹھیک ہے کل میں تمھیں اس سے ملاؤں گی۔۔سارہ نے کہا باتیں کرنے کے بعد نور اٹھ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔دوسرے دن سارہ اور نور شاپنگ کرنے کا بہانا بنا کر اس لڑکے سے ملنے چلیں گئی تھیں۔۔

وہ رہی گاڑی اس کی۔۔ سارہ سامنے کی طرف اشارہ کر کے اسے دیکھانے لگی۔۔ دونوں گاڑی سے نکل کر مسکرا کر آہستہ آہستہ اس گاڑی کی طرف قدم بڑھانے لگیں۔۔

او میرا فون تم چلو میں لے آتی ہوں۔۔ نور سے کہتی وہ واپس گاڑی کی طرف چلی گئی تھی۔۔ نور مسکرا کر آگے بڑھ رہی تھی جب وہ گاڑی کے قریب پہنچی تو اسی گاڑی سے کچھ لوگ نکل نور کو زبردستی اندر ڈال کر لے گے سارہ نے جب یہ دیکھا تو وہ چلانے لگی وہ کافی بوکھلا سی گئی تھی اسے کچھ سمجھ نا آیا یہ سب کیا ہوا وہ ہارون کی طرف کال کر رہی تھی اور آگے سے فون سویچ اوف آرہا تھا سارہ ڈری سہمی حویلی پہنچ گئی تھی اس نے کسی کو کچھ نا بتایا کیوں کے اس کی حالت کافی حراب ہو چکی تھی اس احرام کا ڈر تھا کے اگر اسے پتا چلا تو وہ اسے نہیں چھوڑے گا وہ حود کو کمرے میں لاک کر کے بار بار ہارون کی طرف کال کرنے لگی

پک اپ دی فون ہارون۔۔وہ ٹہلتے ٹہلتے بولی تھی فون ابھی تک سوئچ آف تھا وہ اب غصے میں فون بیڈ پے پھینک نیچے بیٹھ کر آنسوں بہانے لگی اسے کافی شاکڈ لگا آخر یہ سب کیا ہوا۔۔وہی گاڑی جس میں نور تھی آخر ایک سنسان جگہ پے جا کر رکی تھی۔۔نور کو زبردستی گاڑی سے نکال کر وہ اسے لے جا رہے تھے ان لوگوں نے نور کا چہرہ ڈھانپ دیا تھا نور چلائے جا رہی تھی۔۔۔

سر لے آئے آپ کا شکار۔۔۔ایک آدمی نے اونچی اواز میں کہا تو سامنے کھڑا ایک لڑکا جس کی پشت ان کی طرف تھی فوراً سے ان کی طرف مڑا وہ اور کوئی نہیں ہارون ہی تھا۔۔وہ مسکراتے ہوئے سگریٹ کے کش لگا رہا تھا

ویری گڈ لے آؤ اسے ۔۔اس نے اپنے آدمیوں کو آڈر دیا۔۔وہ نور کو اس کی طرف لے جا رہے تھے۔ تبھی اچانک ہارون کا فون بجنے لگا۔۔

سارہ۔فون پے سارہ کا چمکتا ہوا نام دیکھ سگریٹ بے ساختہ اس کے ہاتھ سے چھٹا تھا۔

ہیلو۔۔وہ کال پک کرتے ہوئے بولا تو فون پے سے سارہ چلانے لگی یہ دیکھ وہ اور بھی زیادہ غصے میں آیا تھا۔۔وہ بنا کچھ کہے سارہ کی کال کاٹ فوراً سے نور کی طرف آتا اس کا ڈھانپا ہوا۔چہرہ دیکھنے لگا

الو کے پٹھو یہ کسے اٹھا لائے۔۔وہ نور کا چہرہ دیکھ کر بولا تھا

سر جسے آپ نے کہا تھا وہی ہے نا سارہ۔۔اس کے آدمی نے اسے بتایا تو وہ اپنے ماتھے پے ہاتھ رکھے غصے میں دھاڑا

یہ سارہ نہیں ہے ہیے کون ہو تم ؟ اپنے آدمی پے چلاتا۔اب وہ نور سے پوچھنے لگا

بھابھی ہوں میں اس کی احرام شاہ کی بیوی ہوں چھوڑ دو مجھے۔۔نور اپنا وجود جھٹکاتے ہوئے بولی تو وہ بے ساختہ مسکرانے لگا

احرام شاہ کی بیوی۔۔ہارون نے مسکراتے ہوئے کہا

سائیں کی بہن نا سہی اس کی بیوی کی سہی۔۔وہ نور کو چھونے کی کوشش کر رہا تھا کے نور نے اس کے منہ پے تھوکا

زلیل آدمی حبر دار جو مجھے ہاتھ لگایا۔۔ نور نے غصے میں کہا جس پے ہارون نے ایک زوردار تھپڑ اسے دے مارا۔۔

تمھاری اتنی ہمت مجھ پہ تھوکو گی تمھارا تو میں وہ حال کروں گا کے تم سوچ بھی نہیں سکتی اور تمھیں تکلیف میں دیکھ وہ سائیں تڑپے گا برا مزہ آئے گا ۔۔ نور کو بالوں سے پکڑے وہ اونچی آواز میں قہقہ لگانے لگا۔

کون ہو تم اور کیا دشمنی ہے تمھاری احرام سے ؟ نور نے پوچھا

تمھارے شوہر کے دو۔ تین دشمن ہوں تو کھوں ناہزاروں دشمن بنا رکھے ہیں اس نے خیر میں بتایا ہوں میں کون ہوں۔۔ تمھارے شوہر نے مجھے جیل بھجوایا تھا جس کا بدلہ لینے کے لئے میں نے اس کی بہن کا استعمال کیا

سارہ کو چوٹ پہنا میں احرام شاہ کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا لیکن اب تو اس کی دکتی نس پے پاؤں رکھا ہے۔۔۔وہ مسکرا کر اسے بتا رہا تھا

ضرور تم نے کچھ غلط کیا ہو گا اسی لیے احرام نے تمھیں سزا دلوائی۔۔نور غصے میں بولی

ہاں کیا تھا نا صرف ایک لڑکی کی عزت لوٹی تھی میں نے تو ایک لڑکی کی عزت لوٹی تھی اور احرام شاہ نے مجھے جیل بھیج دیا تھا اب میں اس کی بیوی کی لوٹوں گا اب دیکھتا ہوں وہ کیا کرتا ہے وہ تو جیتے جی ہی مر جائے گا۔۔وہ پھر کہتے ہوئے قہقہ لگانے لگا جس پے نور چلائی تھی

اگر احرام کو پتا چلا نا تو وہ تمھارے ہزار ٹوٹے کر ڈالیں گے۔۔نور نے اسے دھمکی دی تو وہ مسکرانے لگا

کون کس کے ٹوٹے کرے گا پتا چل جائے گا۔۔اسے کہتا وہ اب احرام کی طرف کال کرنے لگا

ہیلو فون سے احرام کی آواز آئی تو نور احرام احرام چلانے لگی۔۔نور کے چلانے کی آواز پے وہ پھر نور نور کرنے لگا

ری لیکس ہو جاؤ سائیں تمھاری بیوی میرے قبضے میں ہے
۔ہارون نے مسکرا کر کہا تو فون سے چلانے کی آوازیں آنے لگیں

اگر میری بیوی کو ہاتھ بھی لگایا تو ہاتھ توڑا دوں گا۔۔فون سے خوفناک آواز گونجی

سائیں۔ہاتھ تو کیا میں تمھاری بیوی کا وہ حال کروں گا کے تم سوچ بھی نہیں سکتے تم نے مجھے ایک ریپ کیس میں جیل بھیجا تھا نا آج میں ایک اور ریپ کروں گا گھبرانا مت فل ایچ ڈی ویڈیو بنا کر بھیجوں گا تم نے چس لے لینا ۔۔ وہ دانت دبا دبا کر بول رہا تھا۔اور یہ گھٹیا بکواس سن کر احرام دھاڑا تھا

تمھاری بیوی یہاں کیسے آئی اپنی پیاری بہن سے پوچھ لینا بائے۔۔ وہ کال کاٹ چکا تھا دوسری طرف احرام بنا دیر کیے دونوں لڑکوں کے ساتھ فوراً سے حویلی پہنچ گیا تھا

سارہ سارہ۔احرام چلاتے ہوئے اس کے کمرے کا دروازہ پیٹنے لگا اور جب سارہ نے دروازہ کھولا تو احرام اسے جبڑے سے پکڑ دیوار کے ساتھ لگا گیا

نور اس لڑکے کے پاس کیسے پہنچی کیسے بولو ؟احرام کے غصے کی حد ہی نہیں تھی جس پے سارہ نے ڈرے ڈرتے اسے سب بتادیا جس پے احرام نے سارہ کو دو تھپڑ مارے تھے

تمھاری وجہ سے صرف تمھاری وجہ سے نور اس لڑکے کے چنگل میں ہے بتادوں سارہ اگر نور کے ساتھ کچھ ہوا تو میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا اور رہی بات عشق محبت کی بیچ میں نور کو چھڑانے کے بعد تمھاری کلاس لگاتا ہوں۔۔۔اسے کہتا وہ دونوں کو لے کر نور کو ڈھونڈنے نکل گیا۔۔ہارون مسکرا کر نور کی طرف بڑھ رہا تھا ایک آدمی نے نور کو پکڑ کر رکھا تھا نور چلا رہی تھی چیخ رہی تھی لیکن اس کے چلانے کا ان درندوں پے کوئی اثر نا ہوا آخر نور نے خود ہی ہمت جوڑ کر اس آدمی کے ہاتھ کو کاٹ دیا تھا اور وہاں سے بھاگ گئی تھی ہارون اور اس کے آدمی اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے نور کبھی ان کی طرف دیکھتی تو کبھی سامنے۔اخر بھاگتے بھاگتے وہ

سڑک کے قریب پہنچ گئی تھی ایک نظر پیچھے ڈال اس نے ابھی سڑک پے قدم رکھا ہی تھا کے ایک گاڑی نے اسے ہوا میں اڑا دیا تھا اور وہ دور جا کر تھا دیکھتے ہی دیکھتے وہ خون میں بھیگ چکی گری تھی اس کا سر پتھر سے جا لگا تھی۔۔ یہ منظر دیکھ ہارون اور اس کے آدمی وہی سے بھاگ گے تھے نور کو دیکھ کافی بھیڑ اکھٹی ہو گئی تھی۔۔

ارے یہ تو سائیں کی بیوی ہے۔ایک آدمی نے نور کے چہرے کی طرف دیکھ کر سب سے کہا اور فوراً سے اپنا فون نکال احرام کا ہی نمبر لگانے لگا

سائیں آپ کی بیوی کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے میں آپ کو ہسپتال کا نام سینڈ کرتا ہوں آپ وہی آجائیں۔۔ وہ آدمی اسے فون پے بتاتا نور کو لے کر ہسپتال چلا گیا تھا۔۔۔ دوسری طرف احرام کے جسم سے جان نکل چکی تھی جب

اس نے سنا کے نور کا ایکسڈنٹ ہو گیا ہے وہ بھی اسی کی ہسپتال چلا روانہ ہو گیا
تھا جہاں وہ آدمی نور کو لے گیا تھا

نور نام کی پیشنٹ ۔۔احرام جو ہسپتال پہنچ چکا تھا ریسپشن پے لڑکی سے
پوچھنے لگا تو وہ اسے سامنے والے کمرے کی طرف اشارہ کرنے لگی جس نے
نور کی جان۔بچائی تھی وہ بھی باہر ہی کھڑا تھا

کیسی ہے میری بیوی اب ؟احرام نے اس آدمی سے پوچھا

سائیں ابھی ڈاکٹر نے کچھ بتایا نہیں آپ فکر نا کریں وہ ٹھیک ہو جائیں گی
۔۔وہ آدمی اسے تسلی دیتا یہاں سے چلا گیا تھا احرام اور دونوں لڑکے ڈاکٹر
کے
باہر آنے کا انتظار کرنے لگے

سائیں نور سائیں ٹھیک ہو جائے گی دانٹ وری۔۔احرام کو پریشان ہوتے دیکھ ساحل۔ بھی اسے حوصلہ دینے لگا تقریباً بیس منٹ بعد ڈاکٹر باہر آئی تھی وہ انہیں بتا چکی تھی کے نور اب بالکل ٹھیک ہے بس وہ بے ہوش ہے احرام بنا رہے اندر بھاگا تھا اندر جاتے ہی وہ نور کے قریب بیٹھ اس کے ہاتھ چومنے لگا

میں وعدہ کرتا ہوں تم سے نور جس کی وجہ سے تمھارا یہ حال ہوا ہے میں نے اسے موت کی نیند کا سلایا تو میں تمھارا احرام نہیں۔۔۔وہ اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بول رہا تھا اس کی آنکھوں میں میں بدلے کی آگ صاف صاف دیکھائی دے رہی تھی اس کا جنون صاف نظر آ رہا تھا۔

ہارون اپنے لئے کوئی محفوظ ٹھکانہ ڈھونڈ لے کیوں کے اب تجھے مجھ سے دنیا کی کوئی بھی طاقت بچا نہیں سکے گی۔۔۔وہ چیر پھاڑ دینے والے انداز میں حود سے کہہ رہا تھا

سنو نور کے پاس ہی رہنا میں کچھ کام نپٹا کر آیا۔۔وہ باہر آ کر دونوں سے کہتا چلا گیا

جس بھی بل میں چھپے ہو ڈھونڈ کر ماروں گا تم نے میری نور کو تکلیف پہنچائی اب تمھاری باری۔۔وہ ڈرائیو کرتے کرتے باتیں کر رہا تھا۔وہ جو نور کی تکلیف پے جنونی عاشق کا روپ دھار لیتا تھا اور اس بار بات نور کی عزت کی تھی اس بار وہ ہارون کو بالکل بھی معاف کرنے والا نہیں تھا ہارون احرام سے چھپ کر اپنے فام ہاؤس بیٹھا تھا اسے پتا تھا احرام یہاں کبھی نہیں آئے گا کیوں کے احرام کو اس کے فام ہاؤس کے بارے میں بالکل بھی نہیں پتا تھا

وہ صوفے پے بیٹھا شراب پی رہا تھا وہ شراب کا گلاس منہ کے ساتھ لگانے ہی والا تھا کے۔اچانک کسی چیز کے گرنے کی آواز سن گلاس ٹیبل پے ہی چھوڑ اٹھ کر اسے دیکھنے چلا گیا۔جب اسے لگا کے وہ اس کا وہم تھا تو واپس چلا آیا سامنے نظر پڑھتے ہی وہ حوف میں آیا سامنے کوئی اور نہیں احرام شاہ بیٹھا تھا وہ اسے ڈھونڈ چکا تھا

ت۔۔تم یہاں ؟ ڈر نے ہارون کے لفظوں میں لڑکھڑاہٹ پیدا کر دی تھی ۔۔اس کے ماتھے سے پسینہ موتیوں کی صورت میں ٹپک رہا تھا جس سے صاف نظر آرہا تھا کے احرام کو دیکھ ہارون کتنا حوف کھا گیا ہے۔

تمھیں کیا لگا تم یہاں چھپ کر بیٹھوں گے اور مجھے پتا نہیں چلے گا ارے میں احرام شاہ ہوں انڈر ورلڈ کا کینگ یہاں کا بے تاج بادشاہ ہوں۔۔۔وہ چلاتے ہوئے اٹھا تھا

میری بیوی کی ایک تکلیف پے میری جان چلی جاتی تھی اور تم نے اسے اتنی تکلیفیں دی آج میں اس کی ایک ایک تکلیف کا حساب تم سے لوں گا ۔۔احرام اس کے قریب جاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا وہ اب اس سے معافی مانگے لگا

س۔سائیں مجھے معاف کر دو پلیز۔۔اس نے التجا کی مگر لیٹ۔

نانا اب کوئی معافی نہیں تمھارے گناہوں کا گھڑا بھر چکا ہے جس نے بھی میری بیوی کی طرف گندی نظر سے دیکھا میں نے اس کی حالت ہی حراب کر دی میں نے اور تم نے اپنے ان گندے ہاتھوں سے اسے چھوا۔۔وہ غصے میں اس کا ہاتھ پکڑ اسے توڑتے ہوئے کہنے لگا اس پے ہارون چلانے لگا۔۔

پلیز مجھے چھوڑ دو پلیز۔۔وہ پھر التجا کرنے لگا

نہیں میں تمھیں نہیں چھوڑوں گا تم میرے دشمن ہو اور احرام کبھی اپنے دشمنوں کو معاف نہیں کرتا۔۔۔وہ اب آہستہ آہستہ وحشی روپ اختیار کر رہا تھا۔۔اتنے میں ہارون اپنا وجود چھڑوا اندر بھاگ گیا بیل جا رہی تھی۔

جب گیڈر کی موت۔آتی ہے ناوہ بھی ایسے ہی بھاگتا ہے۔۔احرام اونچی اواز میں کہتا دروازہ توڑ اندر گھس گیا تھا وہ غصے میں اسے کالر سے پکڑ گھسیٹا ہوا باہر لے آیا تھا۔۔

کس سے مدد مانگ رہے تھے کوئی بھی نہیں بچائے گا تجھے کوئی بھی نہیں۔ہیزل گرین آنکھوں میں حد سے بھی زیادہ غصہ جھلک رہا تھا۔۔

ویسے کس طرح کی موت تمھیں پسند ہے چل آج تو بتا جیسے تو کہے گا ویسے تجھے ماروں گا یہ گولڈن چانس ہے ایسا چانس میں نے آج تک کسی کو نہیں دیا تو لکی ہے بے ۔۔ایک کام کرتا ہوں آج تجھے تیرے ہی ہاتھوں مرواتا ہوں ۔۔وہ وحشی مسکراہٹیں بکھیرتا بول رہا تھا جبکہ ہارون کا حال دیکھنے لائق تھا ۔۔

مجھے چھوڑ دو پلیز پلیز ۔۔وہ فوراً سے اس کے پاؤں میں گر گیا۔آج اسے احرام کے سامنے اپنی اوقات کا اندازہ ہو چکا تھا۔۔احرام نے مسکراتے ہوئے اس گریبان سے پکڑ کھڑا کر دیا تھا

کاپی پنسل کاپی پنسل۔وہ اسے گریبان سے ہی پکڑے ادھر ادھر دیکھنے لگا ۔۔تب اس کی نظر سامنے ٹیبل پے پڑھتی ہے جہاں ایک چھوٹی سے کاپی اور پن پڑا تھا۔وہ اسے گریبان سے ہی کھینچ وہاں لے گیا تھا۔

چل لکھ۔۔وہ اسے گریبان سے چھوڑ لکھنے کا کہنے لگا۔

ک۔کیا۔؟۔وہ پن ہاتھ میں پکڑے بولا تھا

لکھ میں ہارون شاہد اس دُنیا
سے جا رہا ہوں میں نے بہت ساری لڑکیوں کی زندگی برد کی ہے اور اب
میں پچھتا رہا ہوں
اب میں اس دنیا میں رہنے کے قابل ہی نہیں میری موت کا زمہ دار میں
خود ہوں۔احرام نے ایک ایک لفظ اسے بتایا۔

پلیز ایسا مت کرو۔وہ پھر معافی مانگنے لگا۔

لکھ۔۔اس نے چلا کر کہا تو۔وہ بھی اس کے ادا کیے گئے لفظوں کو کاپی پے اتارنے لگا۔۔

گڈ۔۔احرام نے کاپی پے اپنے ادا کیے ہوئے لفظوں کو دیکھ کر کہا۔۔احرام اب رسی ڈھونڈ کر اسے اس کے کمرے کی طرف لے گیا تھا۔احرام رسی فین کے ساتھ باندھ اسے اس کے ساتھ لٹکنے کو کہہ رہا تھا ہارون اس کی کافی منتیں کر رہا تھا وہ بیکار میں اس کی منتیں کر رہا تھا۔کیوں احرام کسی بھی حال میں اسے معاف کرنے والا نہیں تھا

آج پہلی بار ایسا ہو رہا ہے کسی کو اسی کے ہاتھوں مروا رہا ہوں اگر میں تمھیں خود اپنے ہاتھوں سے مارتا تو تمھاری روح بہت مشکل سے نکلتی تمھیں بہت تکلیف ہوتی بہت بری موت دیتا میں تمھیں۔۔وہ دانت پیس پیس کر اس سے باتیں کر رہا تھا۔۔

پلیز۔۔ایک آخری کوشش ہارون نے کی احرام۔نے نامیں سر ہلایا اور اسے لٹکنے کے لیے کہا وہ بھی رسی اپنے گلے میں ڈال گیا تھا۔۔

اب جہنم میں جا کر یہ سب کرنا بائے۔۔وحشی انداز میں کہتا وہ ٹیبل کو پاؤں مار گرا گیا تھا ہارون لٹک رہا تھا آخر وہ تڑپتے تڑپتے ہی اوپر چلا گیا تھا۔۔احرام اس کا لکھا ہوا خط بیڈ پے پھینک کر وہاں سے واپس ہسپتال کی طرف چلا آیا ۔۔نور کو ہوش آ چکا تھا۔۔او وہ نور کو ہوش میں دیکھ کافی خوش ہوا تھا۔۔

کیسی ہو اب ؟احرام نے مسکرا کر پوچھا

ٹھیک ہوں۔نور نے آہستگی سے کہا کچھ ہی دیر میں وہ اسے لے کر حویلی کی طرف چلا گیا تھا حویلی داخل ہوتے ہی وہ سیدھا سارہ کے کمرے میں چلا گیا

تھا سارہ اسے دیکھ حوف کھا چکی تھی۔۔احرام صوفے پر بیٹھتا دونوں ٹانگیں ٹیبل پے رکھے اسے گھورنے لگا

احرام شاہ کی بہن اسی کے دشمن کے ساتھ عشق لڑا رہی تھی تمھیں یونیورسٹی عشق لڑانے کے لیے تو نہیں بھیجتے تھے ہم؟ وہ اس وقت نرم لہجے میں اس سے کہہ رہا تھا ساحل اور آرزم بھی اسی کمرے میں موجود تھے

م۔معاف کر دیں بھائی سائیں۔۔سارہ نے کہا تو وہ فوراً سے اٹھ کھڑا ہوا

جس کے ساتھ عشق لڑا رہی تھی وہ تم سے کوئی محبت نہیں کرتا تھا بلکہ وہ مجھ سے بدلہ لینے کے لئے تمھارا یوز کر رہا تھا اور تم اس کمینے کے جال میں پھنس گئی۔۔تم لڑکیاں اتنی ناداں کیسے ہو سکتی ہو کیسے اتنی آسانی سے کسی کے بھی بہکاوے میں آجاتی ہو آج تمھاری جگہ اس بے غیرت نے نور کے

ساتھ آج اگر نور کو کچھ ہو جاتا تو میں تمھیں کبھی معاف نا کرتا اور ہاں تمھارے اس جھوٹے عاشق کو اوپر پہنچا کر آیا ہوں اگر تم میری بہن نا ہوتی تو تمھاری عقل ٹھکانے لگاتا حیر اب تم یونیورسٹی نہیں جاؤ گی میں پرسوں تمھارا انسپکٹر شان سے نکاح کرواؤں گا اور تمھیں کرنا ہو گا ورنہ تم مجھے اچھے طریقے سے جانتی ہو پیاری بہنا۔۔ وہ اس کے سر پے ایک زوردار پٹخا پھوڑتے ہوئے بولا تھا شان کے ساتھ نکاح کا سن ساحل اور آرزم بھی کافی حیران رہ گئے تھے احرام یہاں سے چلا گیا تھا سارہ وہی بیٹھ کر گرم گرم آنسوں بہانے لگی تھی وہ ہارون کو کوس رہی تھی۔۔ احرام کے کمرے سے جاتے ہی نور یہاں ادھمکی تھی نور کو دیکھ کر سارہ روتے ہوئے اس کے گلے جا لگی

مجھے معاف کر دیں نور سائیں میری وجہ سے تم۔۔ سارہ نے معافی مانگی

کوئی بات نہیں آپ کو تھوڑی نا اس کا پتا تھا خیر جو ہو گیا ہو گیا سب بھول جائیں۔۔نور نے محبت سے کہا

نور بھائی سائیں نے میری یونیورسٹی چھڑوادی ہے اور اب وہ پرسوں انسپکٹر شان کے ساتھ میرا نکاح کر رہے ہیں۔۔وہ نور کو بتا رہی تھی یہ سن کر نور فوراً سے کمرے سے نکل احرام کی طرف چلی گئی تھی

احرام یہ میں کیا سن رہی ہوں آپ نے سارہ آپی کی یونیورسٹی چھڑوادی اور ان کا نکاح ان کی مرضی پوچھے بغیر کر رہے ہیں یہ بہت غلط بات ہے احرام ۔۔نور کمرے میں داخل ہوتے ہی احرام پے برس پڑھی

میں بالکل ٹھیک کر رہا ہوں نور اس نے جتنا پڑھنا لیکھنا ہے پڑھ چکی آزادی دی تھی اسے جس کا نتیجہ یہ نکلا اب اسے کوئی آزادی نہیں ملے گی اور رہی

بات نکاح کی تو میں نے اس کا نکاح انسپکٹر شان سے طے کر دیا ہے چاہے سارہ راضی ہو یا نا وہ لڑکا۔ بہت اچھا ہے خوش رکھے گا اسے۔۔ وہ نور کے قریب کھڑا تھا اور اسے بتا رہا تھا

نور تمھیں لگتا ہے میں اس کے لئے کچھ غلط سوچوں گا بھائی ہوں میں اس کا ۔۔ پھر اس سے کہتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا نور واپس سارہ کی طرف آئی تھی وہ اسے سمجھا رہی تھی کے احرام جو کر رہے وہ تمھارے حق میں اچھا ہو گا۔۔۔

تین دن بعد! آج سارہ اور شان کا نکاح تھا اس نکاح میں صرف انسپکٹر شان اور سارہ کی فیملی پہ شامل تھی احرام نے شان سے پوچھ لیا تھا اور وہ نکاح کرنے کی حامی بھر چکا تھا شان خوش تھا اور سارہ پر شان بشرہ تو احرام کے ساتھ ہی تھی اسے پتا تھا احرام جو کرتا تھا وہ سب کے لیے بہتر ہی کرتا ہے

۔۔یوں کچھ ہی دیر میں نکاح ہو چکا تھا اب رحضتی کا وقت آگیا تھا وہ سب کے گلے لگے رو رہی تھی احرام حود کو قابو میں رکھے بس اس کے سر پے ہاتھ رکھتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا یوں سارہ کی رحستی بھی ہو چکی تھی

○○○○○○○○○○○○○

۔رات کے نو بجے تھے احرام کھڑکی سے ٹیک لگائے گم سن تھا۔نور بھی اس کے قریب کھڑی ہو کر اس کے پرشان ہونے کی وجہ معلوم کرنے لگی

نور آئی نو کے سارہ کو مجھ پے غصہ ہو گا لیکن قسم سے وہ لڑکا۔بہت اچھا ہے ہماری سارہ کو بہت حوش رکھے گا دیکھنا وہ وہاں بہت حوش رہے گی۔۔وہ نور کی طرف متوجہ ہوتا نم آنکھوں سے کہہ رہا تھا

انشاءاللہ احرام۔۔ نور نے مختصر کہا اسے کہتی وہ بیڈ پے بیٹھ گئی تھی احرام بھی کھڑکی سے دور ہٹ کر آئینے کے سامنے کھڑا خود کو دیکھنے لگا وہ خود کو دیکھتے دیکھتے ہی اپنی شرٹ اتارنے لگا نور یہ سب دیکھ رہی تھی اس سے وہ اندازہ لگا چکی تھی کے احرام اب کیا کرنے والا ہے۔۔

ریلیکس بے بی جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے وہ میری پیٹھ میں بہت درد ہے مالش کر دو نا۔۔ وہ شیشے میں اسے دیکھ کر کہتا اب اس کے قریب چلا گیا تھا۔۔ نور بھی جلدی سے آئیل لے کر اس کی پیٹھ کی مالش کرنے لگتی ہے۔۔

قسم سے جادو ہے تمھارے ہاتھوں میں تمھارے ہاتھ لگاتے درد چھو منتر ہو جاتا ہے۔۔وہ اپنی آنکھیں موندے مسکرا کر کہہ رہا تھا۔نور بھی مسکرا کر مالش کر رہی تھی۔

بس اب آرام آگیا ہے۔۔وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

اب آپ شرٹ پہن لیں۔۔نور نے فوراً کہا

کیوں مجھے ایسا دیکھنے میں۔شرم آتی ہے کیا؟وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

شرم تو نہیں آتی بس ایسے ہی۔۔وہ مسکرا کر بولی تو احرام اس کی گود میں اپنا سر رکھ گیا۔۔دوسرے دن شام کو آج احرام لیٹ ہی حویلی گیا تھا

یہ کیا ہے ؟ وہ اس کے ہاتھ میں ایک شاپر اور ایک ڈبا دیکھ کر پوچھنے لگی۔

بتاؤں گا۔ وہ نور کا ہاتھ پکڑ کر کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔

چلو جلدی سے اسے پہن کر آ جاؤ۔۔ وہ ایک بلو رنگ کی ہاف بازوؤں والی میکسی نکال اسے دینے لگا۔۔

واو یہ کتنی پیاری ہے۔ نور میکسی کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔

تم پہن کر آو گی تب ہی پتا چلے گا کے میکسی پیاری ہے یا میری نور۔۔ وہ پلکیں جھپکاتا بولا تھا۔

لیکن یہ کس لیے لائی ہے آپ نے؟اس نے پھر سوال پوچھا تو احرام نے اسے زبردستی چینج کرنے کے لیے بھیج دیا۔۔اسے بھیجنے کے بعد وہ جلدی سے ڈبے سے کیک نکال ٹیبل پے رکھ گیا تھا اس نے گلاب کے پھول بھی لائے تو وہ ٹیبل کو پھولوں سے سجانے لگا تھا ٹیبل پے پھول رکھ کر وہ اب بیڈ کی طرف چلا گیا تھا پھولوں سے ایک بڑا دل بنا کر وہ اس میں احرام کی نور لکھنے لگا۔۔جو کافی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔اتنے میں نور بھی بلو رنگ کی میکسی پہن کر باہر نکل آئی تھی احرام اسے دیکھ کر مسکرانے لگا تھا۔

بہت بہت پیاری لگ رہی ہو تمھیں میری نظر نا لگے۔وہ اس کی تعریف کرتے ہوئے بولا تو نور شرما گئی۔

احرام آپ کا جنم دن ہے کیا سوری مجھے نہیں پتا تھا کے آج آپ کا جنم دن ہے۔۔وہ کیک کو دیکھ کر جلدی سے بولی تو احرام نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔۔

نہیں یار آج میرا جنم دن نہیں ہے آج ہماری wedding anniversary ہے۔۔وہ مسکرا کر اسے بتا رہا تھا۔ مطلب ایک سال ہو گیا تھا ان کے نکاح کو وقت کافی جلدی بیت گیا تھا۔۔

کیا آپ کو یاد تھا یہ دن ؟نور نے فوراً سے پوچھا۔

بھلا یہ دن کوئی بھول سکتا ہے اس دن تم نور العین سے نور احرام شاہ میری زندگی بنی تھی۔۔وہ اس کے کندھے پے ہاتھ۔رکھے مسکرا کر گویا تھا۔۔وہ اس کے کندھے سے ہاتھ ہٹا اپنی جیب سے ایک باکس نکالتا ہے۔۔باکس

سے ایک چمکدار انگوٹھی نکال وہ اس کی انگلی میں پہناتا اس کا ہاتھ چومنے لگا۔۔

یہ ڈائمنڈ کی رینگ ہے میں نے یہ حاص تمھارے لیے بنوائی ہے اور میں نے۔انہیں کہا بھی ہے کے اس رینگ کی کوئی کاپی نہیں ہونی چاہیے۔جیسے میری نور جیسا کوئی نہیں ویسے یہ انگوٹھی بھی ایک ہونی چاہیے۔اس رینگ میں میری محبت شامل ہے اسے گم مت کرنا ورنہ میں تمھیں گم کر دوں گا ۔۔اس کے ہاتھ کو سہلاتے ہوئے وہ مسکرا کر بتانے لگا۔وہ رینگ حد سے بھی زیادہ حوبصورت تھی۔

چلو اب جلدی سے ہم کیک کاٹ لیتے ہیں۔۔وہ اس کا ہاتھ پکڑا اسے ٹیبل کے قریب لے گیا نور کیک پے جبران کی نور لیکھا دیکھ کافی حوش ہوئی تھی ۔۔دونوں اب مل کر کیک کاٹنے لگے تھے۔۔

Happy wedding anniversary.

احرام کیک کا ٹکڑا اسے کھلاتے ہوئے کہنے لگا۔۔ نور نے بھی یہی الفاظ دہرا کر اسے کیک کھلایا تھا۔۔

کہاں ؟ نور کو واشروم کی طرف جاتا دیکھ وہ اسے روک پوچھنے لگا۔

کپڑے چینج کرنے مجھے بہت نیند آئی ہے۔۔ نیند کے تاثرات اس کے چہرے پے صاف دیکھائی دے رہے تھے وہ بار بار جمائی لے رہی تھی۔۔

ہے اتنا wedding anniversary بالکل بھی نہیں آج ہماری خاص دن ہے ابھی اور تم سونے جا رہی ہو میں تمھیں ایسا بالکل بھی نہیں

کرنے دوں گا نور۔اپنی نیند کل ہوتی کر لینا۔وہ غصے میں کہتا اس کا ہاتھ پکڑ اسے بیڈ کے قریب لے گیا تھا۔

ابھی تو میں نے بہت کچھ سوچا ہے ابھی کہاں میں تمھیں سونے دوں گا ۔۔وہ اسے بیڈ پے پڑھے پھولوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا۔۔جبکہ نور کا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔مسکراتے ہوئے وہ اس کے بالوں کو کھول گیا اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ اسے آرام سے اپنی باہوں میں اٹھا کر وہ بیڈ پے چھوڑ گیا۔اس کے لبوں پے جھکتا وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔شرٹ کے بٹنوں کو آزاد کرتا وہ اس کا چہرہ تھام چکا تھا مسکراتے ہوئے اس کے کندھے سے میکسی کو سرکاتا وہ اپنے گرم لب رکھے اس کے وجود کی خشبو کو اپنے سینے میں اتارنے لگا۔۔وہ بھی اس کی باہوں میں پگل رہی تھی۔وہ پوری طرح سے مدہوش سا ہوا۔اپنی شدتیں لٹا رہا تھا۔۔دوسرے دن صبح دلربا شیشے میں حود کو تنگ نظروں سے دیکھ

رہی تھی اس کا پیٹ کافی بڑا ہو گیا تھا۔ جو کپڑے وہ شوق سے پہنتی تھی اب اسے ان فٹ ہونے لگے تھے۔۔

مجھے مول لے چلنا مجھے نئے کپڑے لینے ہیں یہ سب اب میں نہیں پہن سکتی۔۔ دلربا کی بات پہ وہ اوکے کہنے لگا۔۔

ویسے پریگننسی سے کافی روپ چڑھا ہے تم پہ۔۔ ساحل نے مسکرا کر کہا تو وہ ہلکا سا مسکرائی تھی دلربا ماں بننے سے خوش نہیں تھی۔۔

پانچ دن بعد۔

احرام دوپہر ہوتے ہی حویلی۔ کی طرف چلا گیا تھا نور کو کچن میں ڈھونڈ کمرے۔ کی طرف چلا گیا تھا۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو نور الماری میں اپنے کپڑے سیٹ کر رہی تھی وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔

نور تمھارے بال۔۔؟ وہ غصے والے انداز میں کہتا اس کے قریب جاتے ہوئے اس کے سر سے دوپٹہ اتارنے لگا۔ نور بھی پلٹی تھی۔۔

تم نے بال کاٹ دیے ہیں کیا؟ اس کے بالوں کی لنتھ دیکھ کر وہ غصے میں غرایا۔۔ احرام کو نور کے بالوں سے بے حد محبّت تھی۔۔ نور بھی اپنا نچلہ لب دبائے کھڑی اسے دیکھنے لگی۔

کچھ پوچھ رہا ہوں میں تم نے اپنے بال کاٹ دیے ہیں؟ وہ اس کے بالوں کو ہاتھ میں پکڑے غصے میں پوچھنے لگا

ہاں۔وہ میں برابر کر رہی تھی تو حراب ہو گے پھر نے نے تھوڑے سے اور کاٹ لیے سوری۔۔وہ اپنی غلطی تسلیم کر چکی تھی۔۔اس پے احرام نے آنکھیں بند کر ایک لمبی سانس اندر کو کھینچی۔۔

دل تو کرتا ہے میں تمھیں۔وہ بولتے رکا تھا

۔اب اگر تم نے یہ حرکت کی تو میں تمھیں پورا گنجا کر دوں گا۔۔وہ اس کے بالوں کو چھوڑ۔چکا تھا۔

سوری نا۔۔نور نے پھر کہا۔

اچار ڈالوں گا تمھاری سوری کا اتنے لمبے بال تھے دیکھو کتنے کر لئے ہیں۔۔۔۔وہ سخت لہجے سے نرم لہجہ استعمال کرنے لگا۔

خیر یہ پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر چھوڑ رہا ہوں خیر تمھیں ایک اچھی خبر دینی۔ تھی لیکن تم نے میرا موڈ۔ہی آف کر دیا۔۔وہ اب بیڈ کی طرف چلا گیا تھا اچھی خبر کا نام سن نور مسکرا کر اس کے قریب بیٹھ گئی۔۔

کیا خبر ہے پلیز بتائیں؟وہ خبر سننے کے لیے کافی ایکسائٹڈ لگ رہی تھی ۔احرام ایک نظر اسے دیکھ سامنے کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

پہلے میرا موڈ اچھا کرو پھر بتاؤں گا۔۔وہ اداسی سے کہنے لگا۔جس پے نور نے فوراً سے اس کے گال کو چوما تھا اس پے وہ اداسی چھوڑ مسکرانے لگا تھا۔۔

اب بتائیں ؟نور نے مسکرا کر پوچھا تو وہ اس کے گرد اپنے بازو پھیلانے لگا۔

آج شام کی ہماری ترکی کی فلائٹ ہے میں نے سوچا کتنا عرصہ ہو گیا ہے میں نے اپنی بیوی کو کہی گھومایا نہیں اس لیے اچانک ہی ترکی کا پلین بنا لیا تم کیا کہتی ہو ترکی ٹھیک ہے یا کہی اور چلیں۔۔وہ اسے بتاتا اب اس کی فیورٹ جگہ کا پوچھنے لگا تھا

ترکی ہی چلتے ہی۔۔نور مسکرا کر بولی تو احرام نے اس کے گالوں پے اپنے لب رکھ لیے۔۔نور نے اپنے اور احرام کے کپڑے پیک کر لیے تھے اس نے دو الگ الگ سوٹ کیس بنائے تھے۔۔شام ہوتے ہی احرام اور نور ایرپورٹ کے لیے نکل گئے تھے احرام اکثر شام کا سفر ہی کرتا تھا۔اور یوں لمبا سفر طے کرنے کے بعد دونوں ترکی جیسے حوبصورت ملک پہنچ گئے تھے۔۔یہاں آسمان پے کالے سیاہ بادل منڈلا رہے تھے ہلکی ہلکی بوندا

باندی ہو۔رہی تھی۔۔دونوں ہوٹل پہنچ چکے تھے نور کمرے میں داخل ہوتے ہی کھڑکی کے قریب کھڑی ہو گئی

کتنا رومینٹک موسم ہے نا۔۔نور بے ساختہ بولی۔

ہم بھی کب سے رومینٹک کھڑے ہیں ہمیں بھی دیکھ لو ہمیں بھی پیار کرنے کا موقع دے دو۔۔وہ مسکرا کر بولا تھا نور کھڑکی اس سے دور جا رہی تھی کے احرام نے اسے کھینچ کر کھڑکی کے ساتھ لگا گیا تھا۔۔وہ۔آہستہ آہستہ اس کے چہرے پے انگلیاں پھیرنے لگا نور اپنی آنکھیں موند لمبی سانسیں لینے لگی تھی بنا صبر کیے وہ اس کے لبوں پے اجھکا تھا دونوں ہاتھ اس کی کمر پے رکھے اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔۔

بس۔۔نور نے اپنا وجود جھٹکا۔۔

تم مجھے یوں روک نہیں سکتی نور تمھیں پتا ہے نا تم صرف میری ہو احرام کی اور احرام کو اس کی نور کو پیار کرنے سے اس کی نور بھی نہیں روک سکتی انڈرسٹینڈ۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اسے بیڈ پے گرا گیا۔۔وہ مدہوش سا ہوتا اس کی شرٹ کو سرکانے لگا نور اس کا ہاتھ پیچھے کرتی منع کر گئی۔

پلیز احرام۔۔۔نور کو اچھا نہیں لگا تھا۔لیکن وہ بھی ضدی تھا نور جس بات سے اسے منع کرتی وہ ضد کر کے وہی بات کرتا وہ اپنی ضد ہر حال میں پوری کرتا۔۔

No baby it's romance time ۔

آنکھوں میں جسارت لئے وہ مدہوشی والے انداز میں کہتا اس کے شرٹ سرکا گیا جس پے نور نے بیڈ شیٹ اپنی مٹھیوں میں دبوچ لی تھی۔اس کے کندھے پے اپنے دانت گھاڑتا اس کی گردن پے لمس چھوڑنے لگا گردن سے سیدھا وہ اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔حود کو مدہوش سا کر وہ اس نازک وجود پے شدتیں لٹانے لگا تھا۔۔شام ہونے کے قریب تھی بارش بھی رک گئی تھی نور کے ضد کرنے پے دونوں ہوٹل سے باہر نکل گئے تھے دونوں پیدل ہی چل رہے تھے۔۔احرام اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے کچھ گنگنا رہا تھا۔۔ان کے پیچھے آہستہ آہستہ ایک گاڑی چل رہی تھی جسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ان کا ہی پیچھا کر رہی ہو۔۔

پھول۔۔سامنے ایک پھولوں کی دوکان دیکھ نور نے اسے اشارہ کیا۔

چاہیے۔۔؟اس نے محبت سے پوچھا تو نور نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا
۔۔ویٹ میں لے اتا ہوں۔اسے دوکان کے باہر۔ کھڑا کر وہ اندر چلا گیا تھا
۔۔وہ لال رنگ کے پھول لے رہا تھا۔احرام جو اسے دیکھ رہا تھا اب پھول
والے شخص کی طرف دیکھنے لگا تھا کے اچانک اسی گاڑی سے دو لڑکے نکل
نور کے منہ پے ہاتھ رکھ اسے زبردستی گاڑی میں بیٹھا گئے نور چلائی تھی یہ
سب دیکھ اندر سے بھاگتا ہوا باہر آیا تھا لیکن کوئی فائدا نہیں وہ لوگ نور کو
اپنے ساتھ لے گئے تھے۔اس کے ہاتھ سے لال رنگ کے پھولوں کا بکے
زمین پے گرا تھا وہ نور کا نام خوفناک آواز نکالتے ہوئے وہی گھٹنوں کے بل
نیچے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

وہ جو گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا ادھر ادھر دیکھنے لگا تب اسے اپنے سامنے ایک
بائیک نظر آتی ہے وہ بھاگ کر اس بائیک کے قریب چلا گیا احرام بہت لکی

تھا بائیک والا چابی بائیک کے ساتھ ہی لگا کر۔ چلا گیا تھا جبران بھی جلدی سے بائیک سٹارٹ کرنے لگا۔۔

ہیے۔۔ بائیک کی آواز سن ایک شخص پھولوں کی دوکان سے بھاگتا ہوا آیا وہ بائیک اسی کی تھی۔۔ احرام۔ بائیک لے کر ان لڑکوں کے پیچھے چلا گیا تھا ۔۔ وہ بے حد تیزی سے بائیک چلا رہا تھا گاڑی کافی آگے تھی احرام کا خون اس وقت کھول رہا تھا۔۔ اخر وہ لڑکے نور کو اپنے اڈے پے لے کر پہنچ گے تھے۔۔ احرام بھی بائیک سے اتر۔ انہیں ڈھونڈنے لگا تھا یہاں کافی گلیاں تھی اس لئے اسے پتا نہیں تھا کے وہ نور کو کس طرف لے گئے ہیں وہ نور نور چلا رہا تھا۔۔

پلیز چھوڑ دو مجھے جانے دو۔ نور ان کی منتیں کر رہی تھی

Don't move

ایک لڑکے نے چلا کر کہا

.you are so hot baby kis me kis me ..

۔اسی لڑکے نے نور کو سر سے پاؤں تک گھورتے ہوئے خمار بھری آواز میں بولا تھا وہ انگلش میں بات کر رہے تھے نور کو ان کی بات کی زرا بھی سمجھ نا آئی تھی۔

پلیز چھوڑ دو مجھے۔نور چلائی تھی۔دوسرا لڑکا نور اسے ہاتھ لگا رہا تھا جب پیچھے سے
احرام چلایا تھا احرام کو دیکھ نور پھر سے چلائی تھی۔

احرام۔۔وہ اس کی طرف دیکھ رونے والے انداز میں بولی تھی۔

دور رہو میری بیوی سے۔۔وہ دور سے کہتا ان کی طرف بڑھنے لگا جب دوسرے لڑکے نے گن نور کے سر پے رکھ اسے وہی رکنے کا اشارہ کیا۔۔

Stop there i kill her .

وہ لڑکا جبران سے کہنے لگا احرام بھی وہی رک گیا تھا۔

Leave my wife now .

احرام نے وخشت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

No you go back...

وہ لڑکا غصے سے چلایا تھا۔۔

رک سالے۔۔دھمی آواز میں کہتا وہ ان کی طرف بڑھتا انہیں نور سے دور کر گیا تھا۔۔احرام ان سے گن چھین دور پھینک گیا تھا۔وہ اب دونوں کو مار رہا تھا۔۔

ان دونوں کی اتنی ہمت میری بیوی کو چھوا۔۔وہ انہیں مارتے مارتے اپنا پن نما چاقو نکال پہلے ان کی دونوں کلائیاں ہی کاٹ گیا تھا اس سے پہلے احرام ان کا گلہ کاٹتا وہ دونوں بھاگ چکے تھے

رکو سالو۔۔دونوں کو بھاگتا دیکھ احرام چلایا

شش میری بات سنو جو ہو گیا سو ہو گیا اب سب ٹھیک ہے جو بھی میری نور پے گندی نظر ڈالے گا ان کا یہی انجام ہو گا نور کو احرام سے کوئی الگ نہیں کر سکتا کوئی بھی نہیں۔۔۔وہ اس کا چہرہ تھامتے ہوئے بتانے لگا۔۔۔نور کو

ری لیکس کر وہ ہوٹل لے گیا۔۔۔دوسرے دن ۔۔دونوں ناشتہ کرنے کے بعد تازہ ہوا کھانے باہر نکل ۔گے تھے۔۔نور احرام سے باتیں کر رہی تھی جب اس کی نظر قریب ہی ایک جھولے پے پڑھی اس میں سے بچے کے رونے کی آوازیں آرہی تھی نور احرام کا ہاتھ چھوڑ اس کے پاس چلی گئ

۔۔

یہ کس کا بچا۔ہے وہ ادھر ادھر دیکھ کر بولی تھی بچا کافی تو رہا تھا نور نے بچے کو اٹھا لیا تھا۔

بس بس احرام یہ کس کا بچا ہے دیکھیں نا کتنا رو رہا ہے۔وہ اسے چپ کرتے۔ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔۔

میں بھی تمھارے ساتھ ہوں مجھے کیا پتا اور چھوڑ و اسے یہ نا ہو چوری کا الزام لگ جائے ہم پے۔۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا۔

نہیں ہم اسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے جب تک اس کے ماں باپ نا مل جائیں یہ ہمارے ساتھ ہی رہے گا۔ احرام سے کہتی وہ اب اندر چلی گئی تھی احرام بھی غصے میں اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا بیڈ پے بیٹھ کر بچے کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی بچا بھی خاموش ہو گیا تھا۔۔

تم نے ٹھیکہ اٹھایا ہوا ہے ہر کسی کا۔۔ احرام نے اونچی اواز میں کہا تو بچا پھر سے رونے لگا۔۔

آہستہ کیا ہو گیا ہے اگر اس کی جگہ ہمارا بچا ہوتا تو۔۔ وہ بچے کو اپنے سینے سے لگائے ٹہلنے لگی۔۔

تو میں اسے انہی لوگوں کے پاس رہنے دیتا۔۔وہ پھر غصے میں بولا تھا۔

بہت شوق ہے نا بچوں کا تمھیں میں نا ایک کام کرتا ہوں اس ہوٹل میں جتنے بھی بچے ہیں سب لا کر تمھاری گود میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔وہ غصے والے انداز میں بولا تو نور ٹہلتے ٹہلتے رک گئی۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے جائیں لے آئیں۔۔وہ سریس انداز میں کہنے لگی اس کی بات پے احرام اور زیادہ غصے میں آیا تھا

اگر کسی کو پتا چلا نا تو دیکھنا میں تو بھائی انہیں صاف صاف بول دوں گا میری بیوی کو بچے پالنے کا بڑا ہی شوق ہے اس لیے اس سے پوچھیں میں اس کے ساتھ بالکل بھی شامل نہیں ہوں۔۔اس سے کہتا وہ اب صوفے پے بیٹھ گیا

تھا۔احرام کے غصے سے صاف لگ رہا تھا کے وہ اس بچے سے حوش نہیں تھا تو اس کا مطلب وہ جائلس ہو رہا تھا

ایک مجھے چھوڑ کر اسے باقی سبھی پے پیار آتا ہے۔۔وہ جائلس ہوتے ہوئے دھمی آواز میں حود سے کہہ رہا تھا۔۔نور جو ٹہل رہی تھی اب بچے کو بیڈ پے چھوڑ اسی کے ساتھ لیٹ گئی تھی یہ دیکھ احرام کا دماغ گھوم گیا تھا۔وہ نور کو کسی کے ساتھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا نور بچے کو سلاتے سلاتے حود بھی گہری نیند میں اتر گئی تھی احرام بھی جائلس ہوتا اس کے قریب لیٹ گیا تھا۔۔احرام لیٹا ہی تھا کے دروازے پے دستک کی آواز سن دروازہ کھولنے چلا گیا تھا۔۔

سر آپ کو کچھ چاہیے تو نہیں۔۔دروازے پے ایک شخص کھڑا اس سے پوچھنے لگا۔وہ شخص اردو بول اور سمجھ سکتا تھا۔

نہیں بہت شکریہ۔۔ویٹ سنو یہ نیچے کس کے چلانے کیا آوازیں آرہی ہیں ؟اسے روک احرام پوچھنے لگا۔

ایک لیڈی ہے شائد اس کا بچا کھو گیا ہے۔۔وہ شخص اسے بتا کر واپس چلا گیا تھا احرام بچے کا سن نور کے قریب سے بچے کو اٹھا کر نیچے چلا گیا تھا۔۔۔

مجھے میرا بچا چاہیے۔۔وہ عورت اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی۔وہ لوگ آج ہی اسی ہوٹل آئے تھے۔۔

ایکسیوزمی اسی بچے کی بات کر رہی ہیں آپ۔۔احرام ان کے سامنے جاتے ہوئے بولا تو وہ عورت اپنے آنسوں صاف کرتی اس کی گود سے بچا لے گئی۔

ہاں یہ میرا ہی بیٹا ہے وہ غلطی سے میں اسے باہر چھوڑ گاڑی سے سامان لینے چلی گئی تھی اور جب آئی تو یہ نہیں تھا پھر ہم اسے ہر جگہ ڈھونڈنے لگے تھے۔۔ وہ اپنے بچے کو پیار کرتے ہوئے اس سے کہنے لگی۔۔

وہ ہمیں لگا کوئی اسے یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا ہے تو میری وائف اسے اپنے ساتھ لے گئی اور جب پتا چلا کے آپ اسے ڈھونڈ رہی ہیں تو میں اسے لے آیا۔۔ احرام نے نرمی سے کہا

آپ کا بہت شکریہ۔۔ اس کے شوہر نے مسکرا کر کہا۔ یہ دونوں میاں بیوی بھی اردو میں ہی بات کر رہے تھے۔۔

شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں آپ پلیز آئندہ سے اس کا حیال رکھیے گا۔۔ جبران انہیں سمجھا کر واپس اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔ احرام جب کمرے میں داخل ہوا۔ تو نور جاگی ہوئی تھی۔۔

وہ بچا کہاں گیا۔ اس نے فوراً احرام سے پوچھا۔

جہان اسے ہونا چاہیے وہی ہے۔۔ احرام کی بات وہ سمجھ نا پائی اور پوچھنے لگی تو احرام نے اسے سب بتا دیا اس بات پے وہ شکر ادا کرنے لگی تھی۔ یوں انہیں یہاں چار دن ہو چکے تھے دونوں نے کافی انجوائے کیا تھا یہاں۔ آج دونوں واپس پاکستان کے لیے روانہ ہو رہے تھے اور سفر طے کرنے کے بعد پاکستان پہنچ گے تھے آئر پورٹ پے انہیں ساحل اور آرزم لینے آئے تھے

گاڑی سے نکلتے ہی نور کا پاؤں پھسلا اور وہ منہ کے بل زمین پے گری تھی
لیکن جلد ہی وہ اٹھ کر اندر چلی گئی تھی

شام کا وقت تھا باہر بہت تیز بارش لگی تھی۔دونوں کھانا کھانے کے بعد کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔۔وہ اس کے قریب بیٹھا اس کے ہاتھ کو چومنے لگا۔

تمھاری رینگ کہاں ہے؟اس کی نظر اس کی انگلی پے پڑھی تو رنگ غائب تھی۔۔نور اب ڈر کر۔اسے دیکھنے لگی۔

رینگ کہاں گئی؟وہ غصے میں اس کا ہاتھ چھوڑ گیا تھا۔

وہ میں نے اتار کر ہاتھ میں پکڑی تھی وہ انگلی پے نشان بن گیا تھا اس لئے گاڑی سے اتری تب تو ہاتھ میں تھی اس کے بعد میں گر گئی تھی پھر یاد نہیں

۔۔وہ ڈرنے والے انداز میں آہستہ آہستہ اسے بتارہی تھی۔۔یہ سن کر وہ بیڈ پر سے اٹھ اس کا ہاتھ پکڑ اسے کمرے سے باہر لے گیا۔۔

کہا تھا تم سے کے اگر وہ گم ہوئی تو میں تمھیں گم کر دوں گا جاؤ اور ڈھونڈ کر لاؤ۔۔وہ اسے باہر دھکا دیتے ہوئے بولا تھا

سنو رینگ ڈھونڈ کر ہی لانا ورنہ اندر مت آنا۔۔غصے میں اسے کہتا وہ دروازہ بند کر گیا تھا نور بارش میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔نور بارش میں بھیگتی انگھوٹھی ڈھونڈنے لگی تھی احرام دونوں ہاتھ باہم ملائے کھڑکی سے اسے دیکھ رہا تھا نور باہر لگی روشنی کی مدد سے رینگ ڈھونڈ رہی تھی۔۔

یہی تمھاری سزا ہے نور۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑ بڑانے لگا۔۔نور ہر جگہ انگوٹھی ڈھونڈ چکی تھی وہ کافی زیادہ بھیگ چکی تھی تب اچانک اسے یاد آیا

کے وہ پھسلی تھی شاید وہی وہ گر گئی ہو۔ یاد کرنے پے وہ پھر اچھی طرح اس جگہ جھک کر روشنی کی مدد سے غور لگا کر انگھوٹھی کو دیکھنے لگی تب اس کی نظر ہلکی سے چکنے والی چیز ہے پڑھتی ہی وہ اسے اٹھا کر دیکھنے لگی تھی۔

شکر اللہ۔۔ وہ مسکرا کر۔ بولی تھی۔ انگھوٹھی مل گئی تھی۔۔ وہ اب جلدی سے دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دروازہ پیٹنے لگی احرام نے بھی دروازہ کھول دیا تھا

مل گئی۔۔ نور انگھوٹھی اسے دیکھاتے ہوئے بولی تو احرام بنا کچھ کہے کمرے کی طرف چلا گیا تھا نور بھی دروازہ بند کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔ احرام غصے میں ہی ٹاول اٹھا کر اس کے قریب چلا گیا۔

یہ نہیں ہے کے مجھے تم سے زیادہ اس رینگ سے پیار تھا مجھے صرف تم سے محبت ہے نور تم سے رینگ ڈھونڈنے میں نے اسی لیے کہا تھا کیوں کے میں نے تمھیں کہا تھا کے اس میں میری محبت شامل ہے۔اسے گم مت کرنا اور تم نے اسے گم کر کے غلطی کی اور میں نے تمھیں اس کی سزا دی آئیندہ تم نے ایسی غلطی پھر دہرائی تو تمھیں ایسے ہی سزا ملا کرے گی میں بالکل بھی بخشنے والا نہیں ہوں نور۔۔۔وہ ٹاول سے اس کے بالوں کو خشک کرتے ہوئے کہنے لگا نور خاموش ہی کھڑی تھی

oooooooooooooo

دوسرے دن صبح کے گیارہ بجے تھے۔آج شان سارہ کو لے کر حویلی آیا تھا سارہ سب سے مل کر رونے لگی تھی سب سے مل کر وہ نور سے حوب باتیں

کر رہی تھی جبکہ شان واپس چلا گیا تھا سارہ دو تین دن کے لیے ہی آئی تھی ۔۔دن سے شام کیسے ہوئی کچھ پتا نا چلا شام کا کھانا کھا کر آرزم نین ساحل دلربا سارہ نور سبھی باہر گارڈن ایریا میں بیٹھ کر گپے مار رہے تھے احرام سکینہ بی بی کے کمرے میں تھا وہ ان کی کمپنی جوائن نا کر سکا

مجھے ایک بات بتاؤ تم لڑکیاں اتنے لمبے لمبے ناخن کیوں رکھتی ہو وجہ ؟ نین کے ناخنوں پے نظر پڑھتے ہی آرزم نے سوال کیا۔۔

آپ جیسے شوہروں کے منہ کا نقشہ بگاڑنے کے لیے۔۔نور نے مسکرا کر کہا تو نین نے اس کے ہاتھ پے تالی بجائی۔۔باقی سب بھی مسکرانے لگے

کیا؟آرزم کا منہ کھولا کا کھلا رہ گیا۔

ہاں یہ ہمارا ہتھیار ہے۔ نور نے پھر مسکرا کر کہا۔

کافی خطرناک ہتھیار ہے تم لڑکیاں کے پاس تو۔ وہ اپنے کالر کو سیٹ کرتے ہوئے بولا تھا

ہاں تم بچ کے رہنا مجھ سے۔۔ نین نے مسکرا کر کہا نور اٹھ رہی تھی جب اس کی گود میں پڑھا سیل نیچے گر گیا وہ اسے اٹھانے جھک گئی کے اچانک اسے اپنی کمر پے درد محسوس ہوا اور وہ فون اٹھاتے اٹھاتے رک گئی

نور تم تو وقت سے پہلے ہی بڑھی ہو گئی ہو آرزم نے مذاق کرنے والے انداز میں کہا۔

اوئے خبردار جو میری بیوی کو بڈھا کہا تو۔ پیچھے سے احرام کی آواز آئی۔ تو سبھی پلٹے تھے۔ احرام کو دیکھ آرزم نے اپنی زبان اپنے دانت میں دبالی تھی۔۔

بڈھے ہوں گے اس کے دشمن یہ تو ابھی جوان ہے۔۔ وہ نور کے قریب کھڑا سبھی کی طرف دیکھ کر بولا تھا۔

سوری میں مذاق آرزم نے وضاحت دینا چاہی تو احرام نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا نور کا ہاتھ پکڑ وہ اسے اندر لے گیا نور بڑی مشکل سے چل رہی تھی

اور تمھیں کیا ہوا ہے جو یہ تمھیں بڈھا کہہ رہا تھا؟ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے نور کے گالوں پے ہاتھ رکھے پوچھنے لگا

وہ اچانک سے کمر میں درد محسوس ہوا تھا اس لئے۔۔نور کے بتانے پے اسے بیڈ پے بیٹھا کر لا کر سے درد کی ٹیوب نکال کے اس کے قریب بیٹھ گیا تھا۔۔

الٹی لیٹو۔احرام نے آڈر دیا تو وہ اسے گھورنے لگی۔

ن۔نہیں میں خود لگا دوں گی۔۔نور نے فوراً منع کیا تھا

بے بی میں تمھارا شوہر ہوں کوئی غیر محرم نہیں جو تم اتنا شرما رہی چلو لیٹو۔۔وہ اسے بالوں سے پکڑ کر اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتا اسے آنکھیں دیکھاتے ہوئے سخت لہجے میں بولا تو۔نور اس کا غصہ دیکھ الٹی لیٹ گئی۔۔احرام بھی آہستہ آہستہ اس کی قمیض کو اوپر کرتا ٹیوب لگانے لگا تھا

جبکہ نور کو اس وقت گدگدی سا کچھ محسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ اسے ٹیوب لگا چکا تھا نور ابھی سیدھی ہوئی ہیں تھی کے احرام اس کے چہرے پے جھک گیا۔

تمھیں پتا ہے تمھیں ایسے شرماتا دیکھ دل کرتا ہے تمھیں اپنی دھڑکنوں میں چھپا لوں۔ وہ اسے شرماتا دیکھ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہتا اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔

ایک ہفتہ گزرنے کے بعد شام کے آٹھ بجے تھے احرام بیڈ پے لیٹا تھا۔۔ وہ اسے کال کر کمرے میں چلا چکا تھا

جی فرمائیں۔ وہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے پوچھنے لگی۔

بہت۔ سردی لگ رہی ہے۔۔ وہ مسکرا کر کہنے لگا اسے دیکھ لگ رہا تھا کے وہ رومانس کے موڈ میں ہے۔

تو کمبل اوڑلیں۔ نور نے کمبل کی طرف اشارہ کیا۔

نہیں کمبل سے بھی سردی نہیں جائے گی۔۔ وہ اداس چہرہ بنا کر بولا تھا وہ اب نور کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کرنے لگا تھا۔ نور جب۔ اس کے قریب کھڑی ہوئی تو وہ اسے کھینچ خود پے گرا گیا۔

۔ چھوڑیں مجھے کیا کر رہے ہیں۔۔ نور بلبلا اٹھی تھی۔

میں اپنی سردی مٹا رہا ہوں۔۔ وہ اسے اپنی باہوں میں بھرے لگاتار اس کے چہرے کو چومے جا رہا تھا۔

چھوڑتے ہیں کیا میں۔۔نور نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا۔احرام نے پھر بھی نا چھوڑا تو وہ اس کے بازو پے چٹکی کاٹ گئی۔

اوچھ۔۔ کتنی بے رحم ہو تم۔۔وہ اسے چھوڑ کر اپنا بازو ملتے ہوئے بولا تھا نور اٹھ چکی تھی۔۔

کوئی بات نہیں بچو ایک بار ہاتھ لگو پھر پوچھو گا میں۔۔وہ اپنے چہرے پے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تھا نور باہر چلی گئی تھی۔۔دوسرے دن۔آج احرام

کام پے نہیں گیا تھا۔صبح سے دوپہر ہو چکی تھی لیکن احرام کمرے میں ہی تھا۔۔نور کچن میں کام کر رہی تھی۔۔جب وہ پلٹی تو ایک دم سے گھبرا گئی ۔۔سامنے احرام کافی غصے سے اسے گھور رہا تھا۔

کیا؟احرام کو گھورتا دیکھ نور نے پوچھا۔

تم بہت بے رحم اور لاپرواہ قسم کی بیوی ہو۔۔احرام نے غصے میں کہا۔نور کو اس کی بات کی باکل سمجھ نا آئی تھی وہ تو یہ سوچ رہی تھی اب انہیں کون سا دوراہ پڑھ گیا ہے۔۔

کیوں اب میں نے کیا کیا؟وہ وجہ پوچھ رہی تھی۔

تمھیں نہیں پتا؟وہ وجہ بتانے کی بجائے پھر سوال کرنے لگا

نہیں نا آپ بتائیں نا۔۔نور نے کہا

پکا نہیں پتا۔ احرام نے پھر کہا

پکا نہیں پتا۔۔ نور نے پھر۔ کہا

تمھیں نہیں پتا میں کب سے تمھارا انتظار کر رہا ہوں کے نور آئے گی آئے گی لیکن نہیں نور میڈم تو کام میں مصروف ہیں۔۔ وہ ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے اسے بتانے لگا۔

تم بالکل بھی ابھی بیوی نہیں ہو نور تمھیں اپنے شوہر کے جذ باتوں کی کوئی فکر نہیں بس کام اور کام۔۔ کیوں میرے جذ بات کا گلہ گھونٹ رہی ہو کبھی حود بھی آجایا کرو۔۔۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسے کمر سے کھینچ اپنے قریب تر کر گیا تھا۔

اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے سب آپ کا ہے۔آپ ہی ہر وقت بس رومانس کے موڈ میں ہوتے ہیں تھوڑا کم کر دیں اپنے رومانس کو۔احرام کے خاموش ہونے کے بعد نور نے اپنا جواب پیش کیا۔۔

جی نہیں اس میں میرا ابھی کوئی قصور نہیں۔۔سارا کا قصور آپ کا ہے جس طرح ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے اسی لیے میرے رومانس کے پیچھے بھی آپ کا ہی ہاتھ ہے۔اور یہ رومانس کبھی نہیں حتم ہو گا الٹا اور بڑھے گا۔۔وہ محبت سے اسے کہہ رہا تھا۔۔نور کی بولتی اب بند ہو چکی تھی وہ حود کو چھڑا رہی تھی لیکن وہ ابھی تو اس۔کی باہوں میں آئی تو پھر وہ اسے جیسے چھوڑ سکتا تھا۔وہ اس کی حرکت ہے اسے آنکھیں دیکھتا مزید اپنے سینے سے لگا گیا۔۔اس کے لبوں پے جھلکتا ایک میٹھی سی جسارت کرتا اپنے شرٹ کے بٹن کھول دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھماتا وہ اپنی

شدت لٹانے لگا۔۔اسے اپنی گود میں اٹھا کمرے کی طرف لے گیا تھا کسی نے اسے ایسا کرتا بالکل بھی نا دیکھا تھا۔۔۔

اح۔نور پھر کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن وہ پھر اس کی بولتی بند کر گیا۔۔

ششش کچھ مت بولو صرف مجھے محسوس کرو۔۔وہ اس کے لبوں پے انگلی رکھتا کہنے لگا اس کے لبوں۔کو سہلاتے وہ پھر انہیں اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔اس نازک وجود کو اپنی باہوں میں بھرے وہ اس کے پور پور کو اپنے عشق کی شدتوں سے سراب کرنے لگا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صدیوں سے اس سے بچھڑا ہو۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے مزید ایک سال گزر چکا تھا۔۔دو ہزار اٹھارہ گزر چکا تھا ۔۔اللہ کا ایک اور معجزہ ہوا تھا نور جسے ڈاکٹر نے کہا تھا کے وہ اب کبھی ماں

نہیں بن سکتی۔ماں بنے والی تھی اسی لیے تو کہتے ہیں اللہ پے یقین رکھنا چاہیے وہ ناممکن کو بھی ممکن بنا دیتا ہے۔۔وہ جو ایک ساتھ ان پر تکلیفوں کا۔پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔اب آہستہ آہستہ ان کی سب تکلیفیں دور ہو رہی تھی ۔نور کی ڈیلیوری میں ایک ماہ باقی تھا احرام اور نور کافی خوش تھے۔۔اور تو اور دلربا کے ہاں جو دو جڑاؤ بچوں کی پیدائش ہوئی تھی۔۔وہ دونوں ایک سال اور سات ماہ کے ہو چکے تھے دلربا کا ایک بیٹا جس کا نام۔آریز۔اور ایک بیٹی جس کا نام۔مرحا۔۔تھا دونوں بہت پیارے تھے دلربا ابھی بھی ناخوش ہی تھی جبکہ نین نے ایک پیارے سے بیٹے کو جنم دیا تھا جو ابھی صرف ایک سال کا تھا۔۔جس کا نام۔عیان۔تھا۔

صبح کے گیارہ بج رہے تھے احرام آج گھر۔ہی تھا وہ بیڈ پے لیٹا اپنے فون سے لگا تھا جبکہ نور دونوں ٹانگیں ٹیبل پے مزے سے ٹی وی دیکھ رہی تھی ۔۔اچانک سے اسے درد محسوس ہوا تو وہ احرام کو پکارنے لگی احرام بھی اس کی آواز پے بھاگ کر اس کے قریب آیا۔۔احرام کے پوچھنے پے وہ اسے بتا

رہی تھی کے مجھے بہت درد ہو رہا ہے وہ بنا کچھ کہے اسے ہسپتال لے کر چلا گیا تھا نور گاڑی کی فرنٹ سیٹ پے بیٹھی درد سے نڈھال ہو رہی تھی احرام جو گاڑی ڈرائیو کرتے ساتھ ساتھ اسے حوصلہ دے رہا تھا وہ خود بھی کافی زیادہ پرشان تھا کچھ ہی پلوں میں وہ۔ ہسپتال پہنچ گے تھے ہسپتال کے اندر داخل ہوتے ہی نور چیخنے چلانے لگی تھی۔۔اس کی حالت دیکھ احرام کی بھی جان نکل رہی تھی۔۔ڈاکٹر نور کو آپریشن تھیٹر لے گے تھے۔ان کے پیچھے پیچھے آرزم اور ساحل بھی یہی پہنچ گے تھے۔

احرام ٹہلتے ہوئے لگاتار دعائیں کر رہا تھا تقریباً دس منٹ بعد ڈاکٹر باہر آئی تھی اس سے پہلے کے احرام نور کے بارے میں پوچھتا ڈاکٹر فوراً سے بولی تھی۔۔

دیکھیں آپ کی وائف کی کنڈیشن بہت کریٹیکل ہے۔ ہمیں ماں اور بچے می سے کسی ایک کو بچانا ہو گا آپ جلدی سے بتائیں میں کسے بچائیں۔۔؟ڈاکٹر

کے سوال پے احرام آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا۔۔ پھر ان کی خوشیوں کو کسی کی نظر لگ گئی تھی۔۔

جلدی بتائیں؟ ڈاکٹر نے پھر پوچھا۔

م۔ میری وائف کو بچا لیں پلیز اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔ وہ رونے والے انداز میں کہنے لگا ڈاکٹر بھی فوراً سے اندر چلی گئی تھی۔۔ احرام اندر سے پورا ٹوٹ چکا تھا۔ اولاد کا دکھ الگ سے اور نور کی پریشانی الگ سے۔۔ دونوں لڑکوں اسے حوصلہ دے رہے تھے۔ احرام اب پہلے سے کہیں زیادہ گناہ دعائیں کرنے لگا تھا۔۔ کچھ ہی گھنٹوں میں آپریشن ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر بھی باہر نکل آئی تھی۔۔

میری وائف۔ اس نے پوچھا

آپ کی وائف نے لڑکے کو جنم دیا ہے۔ڈاکٹر نے فوراً سے بتایا۔ مطلب اس کا چھوٹا سا دشمن پیدا ہو گیا تھا۔

۔لیکن! ڈاکٹر بولتے بولتے رکی تھی۔۔احرام ڈاکٹر کی بات پے پہلے ہلکا سا مسکرایا تھا اور جب ڈاکٹر نے مر جھائے چہرے کے ساتھ لیکن کہا تو وہ پھر اداس ہو گیا

لیکن کیا جلدی بتائیں۔۔وہ بنا صبر کیے پوچھنے لگا۔

آپ کا بے بی اپنے ٹائم سے پہلے پیدا ہوا ہے۔۔اس کی کنڈیشن بہت حراب ہے کچھ کہا نہیں جاسکتا ہے وہ بچ پائے گا یا نہیں۔۔اپ بس اس کے لئے دعا کریں باقی آپ کی وائف بھی ابھی بے ہوش ہیں ان کی بھی حالت ٹھیک

نہیں ہے۔ڈاکٹر اسے کہتی چلی گئی تھی جبکہ احرام اب ہکا۔بکا ہر طرف دیکھ رہا تھا وہ یہی سوچ رہا تھا کے یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔اب پھر سے اسے تکلیفوں نے گھیر لیا تھا اب اسے ایک ننھی زندگی کی ٹنشن کھائے جا رہی تھی۔۔۔حود کو مظبوط بنا کر وہ اپنے بیٹے کو دیکھنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو اس کا بچا مشین میں پڑا تھا۔جسے اپنی ماں کی گود میں ہونا چاہیے تھا وہ بے چارہ مشین میں کی گود میں پڑا تھا ۔احرام آہستہ آہستہ اس کے قریب جا رہا تھا ساحل اور آرزم بھی اسی کے ساتھ اندر چلے گے تھے۔۔جب وہ میشن کے پاس کھڑا ہوا تو ننھی معصوم سی جان آنکھیں موندے تھا۔وہ کافی کمزور تھا۔وہ دیکھنے میں ہی لگ رہا تھا کے احرام شاہ کا بیٹا ہے بہت ہی پیارا تھا۔وہ

تو بھی میری طرح ضدی ہے آخر دنیا میں آہی گیا۔۔وہ اسے دیکھ ہلکا سا مسکرا کر بولا تھا ساحل اور آرزم اسے دیکھ ایک دوسرے سے باتیں کرنے

لگے تھے۔۔اپنے بیٹے سے باتیں کرتا وہ اب نور کو دیکھنے چلا گیا تھا نور بے ہوش تھی احرام اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اداس بیٹھا تھا۔

نور پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ تمھیں پتا ہے نا میں تمھیں ایسے نہیں دیکھ سکتا۔۔وہ نم آنکھوں سے اس کے ساتھ باتیں کیے جا رہا تھا اس وقت اسے دیکھ بہت دکھ لگ رہا تھا ایک طرف نور جو بے ہوش پڑھی تھی اور دوسری طرف اس کا بیٹا جو زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔جبران کافی دیر نور کے پاس بیٹھا رہا ساحل اسے باہر آنے کو کہہ رہا تھا لیکن وہ انکار کر گیا تھا اسے نور کے پاس ہی بیٹھنا تھا۔۔وہ اسے اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔۔یوں شام ہونے۔کے قریب تھی نور کو ہوش آ گیا تھا لیکن اس کی حالت ابھی سہی طرح سے ٹھیک نہیں تھی احرام اسے ہوش میں دیکھ تھوڑا سا بہتر ہوا تھا۔۔

احرام ہمارا بچہ؟ وہ بالکل آہستہ سے بولی تھی۔

بیٹا ہوا ہے۔۔احرام نے اسے بتایا تو وہ مسکرانے لگی۔۔

سچی۔مجھے اسے دیکھنا ہے۔وہ اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لیے بے تاب سی ہو گئی تھی۔وہ اٹھ رہی تھی جب احرام نے اسے روک لیا تھا۔

نورو۔وہ ابھی اسے مشین میں رکھا ہے نے۔۔احرام کے بتانے پے نور پرشان ہو گئی تھی۔۔

کیوں اسے مشین میں کیوں رکھا ہے نے وہ ٹھیک تو ہے نا بتائیں نا جبران۔بتائیں نا۔۔وہ اسے شرٹ سے پکڑے لگاتار پوچھنے لگی۔

نور وہ ٹھیک ہے بس ایسے ہی اسے مشین میں رکھا ہے نے۔۔ وہ اس سے جھوٹ کہہ رہا تھا۔ نور کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے وہ اسے سچ بتا کر اور تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔

اچھا لیکن مجھے اسے دیکھنا ہے دیکھنا ہے وہ کیسا ہے۔۔ وہ پھر سے بے تاب ہوتے ہوئے بولی تھی۔

نور ابھی تم آرام کرو بعد میں دیکھ لینا اسے احرام نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ بھی اسی کی طرح ضدی تھی اس نے ٹھان لی تھی کے مجھے اپنے بیٹے کو دیکھنا ہی دیکھنا ہے۔۔ آخر احرام مرجھائے چہرے کے ساتھ اسے اپنے بیٹے سے ملوانے لے گیا تھا۔۔

ماشاءاللہ میرا چاند ماما کی جان۔۔وہ اسے دیکھ کر خوش ہو گئی تھی۔۔جبکہ کبھی اسے دیکھتا تو کبھی اپنے بیٹے کو۔

احرام یہ کتنا چھوٹا ہے نا۔۔وہ اسے دیکھ کر۔اس سے کہنے لگی۔

نور بچے چھوٹے ہی ہوتے ہیں۔احرام نے فوراً کہا

مجھے اسے اٹھانا ہے۔۔نور نے ضدی انداز میں کہا تو احرام نے اسے منع کر دیا۔

یہ کب جاگے گا۔؟وہ اداس چہرہ لیے پوچھنے لگی۔۔

پتا نہیں۔۔وہ پھر بولا تھا۔

اچھا جب یہ جاگا مجھے بتائے گا۔۔نور اس سے کہتی باہر نکل گئی تھی جبکہ احرام وہی کھڑا اپنے بیٹے کو گھورنے لگا تھا۔۔

واہ جی آتے ہی میری بیوی کو اپنے قابو میں کر لیا میں اتنی محبت کرتا ہوں اس سے لیکن آج تک ایسی فکر میں نے اپنے لیے نہیں دیکھی جتنا وہ تمھاری کر رہی ہے۔ایک بار تو ٹھیک ہو جا پھر تجھے بتاتا ہوں۔۔وہ ہکا سا مسکراتا آہستہ آہستہ سے بول رہا تھا۔اور وہ معصوم سی جان تیز تیز سانسیں لے رہا تھا۔۔دوسرے دن۔۔ابھی تک اس کے بیٹے نے اپنی آنکھیں نہیں کھولی تھی نور کل اسے سے اپنی گود میں اٹھانے کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔لیکن احرام اسے کوئی کوئی بہانا بنا کر اسے روک لیتا تھا۔

احرام یہ کل سے یہی ہے مجھے اسے اٹھانا ہے۔۔نور نے پھر ضد کی تھی اب احرام کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ اسے آخر کب تک روکتا اس لیے اس نے اسے سب بتا دیا وہ اسے بتا کے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن نور بار بار ضد کر رہی تھی اس لئے اسے مجبوراً اسے بتانا پڑا۔۔نور یہ سن کر بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھی۔۔

یہ کب ٹھیک ہو گا اگر اسے کچھ ہوا تو میں بھی مر جاؤں گی۔وہ روتے ہوئے بول رہی تھی اس کی مرنے والی بات نے احرام کو غصہ دلا دیا تھا۔

خبردار جو دوبارہ ایسی بات کی تو۔۔وہ بے حد غصے میں بولتا اب روکا تھا۔۔

اگر تمھیں کچھ ہو گیا تو میں کیا کروں گا بتاؤ کیا کروں گا میں نور میری جان یہ ٹھیک ہو جائے گا اللہ پے بھروسہ رکھو۔جس نے آزمائش دی ہے وہ اس

سے نکالے گا بھی۔۔ وہ اب نرم لہجے اختیار کرتے اسے پیار سے سمجھانے لگا نور اس کے گلے لگ چکی تھی۔۔ نور سے اپنے بچے کو ایسے دیکھا نا گیا تو وہ باہر نکل گئی۔۔

ٹھیک ہو جا یار دیکھ تیری ماں تیرے لیے کتنا پرشان ہو رہی ہے تجھے پتا ہے تیرے بابا تیری ماں کو کبھی پرشان نہیں دیکھ سکتے بہت محبت کرتا ہوں میں اس سے۔ مجھے کچھ پتا نہیں تو بس جلدی سے ٹھیک ہو جا۔۔ وہ اپنے ایک دن کے بیٹے سے کہہ رہا تھا اس سے بھی برداشت نا ہوا تو وہ بھی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ جب وہ اندر داخل ہوا تو نور بیڈ پے اداس بیٹھی تھی۔۔ احرام بھی اس کے قریب بیٹھ گیا تھا۔۔ جب وہ اس کے قریب بیٹھا تو نور اس کے گلے لگ گئی۔ احرام بھی نم آنکھوں سے اس کے سر کو سہلا رہا تھا۔ اسے حوصلہ دے کر وہ ڈاکٹر سے ملنے چلا گیا تھا۔۔ وہ ڈاکٹر سے پوچھ رہا تھا کے میرا بیٹا کب ٹھیک ہو گا ڈاکٹر بھی اسے کہہ رہی تھی کے ابھی کچھ کہا نہیں جا

سکتا وہ انہیں بس دعائیں کرنے۔ کو بول رہی تھی لیکن احرام تو لگاتار دعائیں کر رہا تھا۔۔ یوں آٹھ دن گزر چکے تھے ان آٹھ دنوں میں ان کے بیٹے کی حالت میں کوئی تبدیلی نا آئی تھی۔ نور اور احرام ہسپتال میں ہی تھے جبکہ بشرہ دلربا۔ اور باقی سب بھی یہی تھے۔ نور نے تو اپنے بیٹے کے غم میں کھانا پینا چھوڑ دیا تھا لیکن احرام نے اسے زبردستی کھانا کھلا دیتا تھا کیونکہ وہ نور کی صحت کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ان آٹھ دنوں میں نور نے اپنے بیٹے کی آواز تک نا سنی تھی۔۔۔ دونوں لگاتار دعائیں کیے جا رہے تھے۔ دونوں نے اپنے بیٹے کا نام رکھ لیا تھا۔ اس کا نام تھا ساحر احرام اور نور باہر ٹہل رہے تھے جب ساحر کے کمرے سے ایک نرس بھاگتی ہوئی ڈاکٹر کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی یہ دیکھ دونوں کافی پریشان ہو گے تھے ڈاکٹر نرس کے ساتھ ساحر کو دیکھنے چلی گئی تھی۔۔ ساحر کی طبیعت کافی خراب ہو رہی تھی۔۔ وہ پہلے سے زیادہ تیز تیز سانسیں لے رہا تھا۔ نور اور احرام دروازے پے کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے جب احرام نے نرس

وہ اسے بتانے لگی کے آپ کا بیٹے کی کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے سے پوچھا تو یہ سن کر نور اونچی اواز میں رونا شروع ہو گئی تھی احرام کی آنکھوں میں بھی آنسوں اگے تھے۔۔ڈاکٹر کافی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی حالت اور بھی زیادہ حراب ہوتی جا رہی تھی۔۔ڈاکٹر نے دونوں کو باہر جانے کا بول دیا تھا احرام نور کو لے کر باہر نکل گیا تھا نور تو چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔احرام حود ٹوٹ کر بکھرا ہوا تھا لیکن وہ نور کو بھی سہارا ابھی دے رہا تھا۔اندر ساحر کی سانسیں آہستہ آہستہ اس سے جدا ہو رہی تھے۔۔چند منٹوں میں ہی وہ سانس لینا چھوڑ گیا۔ڈاکٹر بھی اسے دیکھ نا میں سر ہلانے لگی۔۔مطلب ساحر اس دنیا سے چلا گیا تھا وہ ننھی جان جس نے ابھی تک آنکھ بھی نہیں کھولی تھی وہ جا چکا تھا چھوڑا گیا تھا اپنے ماں باپ کو یوں روتا تڑپتا۔۔۔

نور باہر تڑپ رہی تھی۔۔

احرام ہمارا بچا؟ وہ اس کے گلے لگے رو رہی تھی اس وقت اسے دیکھ بہت برا لگ رہا تھا۔۔

نور اسے کچھ نہیں ہو گا دیکھنا وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہنے لگا۔ سبھی دونوں کو حوصلہ دے رہے تھے ڈاکٹر اداس منہ بنا کر باہر جانے والی تھی جب اچانک سے نرس نے اسے آواز دی ۔۔۔ مشین پر سے جو لائنیں سیدھی ہو گئی تھی اب آہستہ آہستہ بن رہی تھی۔۔ یہ دیکھ ڈاکٹر دوبارہ اس کے قریب چلی گئی تھی۔۔ وہ ننھی سی جان دوبارہ سانس لینے لگا تھا وہ اپنے باپ کی طرح ضدی تھا جس نے موت کو بھی مات دے دی تھی یا یوں کہیں کچھ زیادہ ہی ضدی تھا۔۔ ڈاکٹر بھی اسے

چک کرنے لگی تھی ساحر کی سانسیں اب نارمل ہو گئی تھی۔ نرس کو اس کے پاس چھوڑ وہ باہر چلی گئی تھی۔۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟ نور ڈاکٹر کو دیکھ اس کے قریب آئی تھی۔

ایسے معجزے بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں آپ کے بیٹے نے تو پہلے سانس لینا ہی چھوڑ گیا تھا لیکن اب وہ ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر نے جب مسکرا کر بتایا تو دونوں کے مرجھائے اداس چہرے پے مسکراہٹیں بکھر گئیں تھی۔ نور ساحر سے ملنے کی ضد کر رہی تھی۔۔ ڈاکٹر نے بھی اسے ملنے کی پرمیشن دے دی تھی۔۔ وہ خوشی کے آنسوں لیے بھاگ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی احرام بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا۔۔ جب وہ ساحر کے قریب گئی تو وہ آہستہ آہستہ سانسیں لے رہا تھا لیکن وہ ابھی تک آنکھیں موندے

تھا۔ حوشیاں نے پھر ان کے دروازے پے دستک دی تھی سب اب نارمل ہو رہا تھا۔۔

نو ماہ بعد!!

ساحر جو پیدائش کے وقت کافی کمزور تھا اب ماشاءاللہ سے کافی صحت مند ہو گیا تھا نور تو اس پے جان لٹاتی تھی اور یہ دیکھ احرام کو چڑ ہوتی تھی وہ نور کو بس اپنے لیے کیئر کرتا دیکھنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا نور بس مجھ سے زیادہ کسی کو پیار نا کرے یہ نہیں تھا کے احرام کو ساحر سے پیار نہیں تھا۔۔ وہ۔ تو اس کا اپنا خون تھا نور اور اس کے محبت کی نشانی تھا بس وہ جائلس ہو جاتا تھا۔۔ وہ خود سے بھی جائلس ہوتا تھا۔ باقی تو پھر باقی تھے۔ ساحر کی آنکھوں کا کلر سیم احرام کی آنکھوں کا کلر تھا۔۔ وہ بچا شہزادہ تھا شہزادہ۔۔ نور ساحر کو گود میں اٹھائے بیڈ پے بیٹھی تھی۔ احرام بھی عجیب سا منہ بنائے کمرے میں

داخل ہوا تھا۔۔وہ جب مسکراتے ہوئے نور کے قریب بیٹھا تو ساحر نے رونا شروع کر دیا۔۔

جب بھی میں تمھارے قریب آتا ہوں یہ رونے لگتا ہے۔۔وہ اسے روتا دیکھ فوراً سے بولا تھا۔

میں بھی یہی کہنے والی تھی کے بچے آپ کو دیکھ کر رونا کیوں شروع کر دیتے ہیں۔؟وہ نوران کو چپ کرواتے ہوئے بولی تھی۔۔

اگر میرا۔چہرہ ڈراؤنا ہوتا تو میں کہتا اب اتنے پیارے چہرے کو دیکھ کر یہ رونے لگے تو اس میرا کیا قصور۔احرام بھی مسکرا کر بولا تھا ساحر بھی خاموش ہو گیا تھا نور اسے اپنے کندھے سے لگائے اس کی پیٹھ پے تھپکی جو دے رہی تھی۔۔اچانک سے احرام ساحر کو نور کی گود سے اٹھا کر بیڈ پے

چھوڑ گیا تھا۔اسے بیڈ پے چھوڑ وہ نور کے قریب بیٹھتا اس کے گرد اپنے بازو حائل کرتا اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔اس کی اس حرکت پے نور فوراً بولی سے بولی تھی۔

کیا کر رہے ہیں وہ دیکھ رہا ہے۔۔۔نور ساحر کی طرف دیکھ کر بولی تھی ساحر بھی بس احرام کو ہی دیکھائے جا رہا تھا۔

دیکھنے دو۔اسے بھی تو پتا چلے اس کا باپ اس کی ماں سے کتنا پیار کرتا ہے اس کی ماں پے صرف اس کے بابا کا حق ہے اور کسی کا نہیں۔۔وہ ایک نظر ساحر کو دیکھتا نور سے کہتا دوبارہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی گرفت میں لے چکا تھا۔۔ساحر جو کب سے خاموش تھا اب رونے لگا تھا نور احرام سے اپنا وجود چھڑوا ساحر کے قریب چلی گئی یہ دیکھ احرام غصے میں باہر چلا گیا تھا۔۔وہ کافی جائلس ہو رہا تھا۔۔احرام کے جاتے ہی دونوں لڑکیاں اس کے کمرے

میں داخل ہوئیں تھی وہ ساحر کو اٹھا کر اس سے پیار کر رہیں تھیں ان کے اپنے بچے اس وقت کھیلنے میں مصروف تھے۔۔بشرہ اور کرامت سائیں بھی ساحر سے حوب لاڈ پیار کرتے تھے دوپہر کا کھانا کھا کر احرام ریسٹ کرنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا نور بھی ساحر کو سلا کر اسے کمرے کی طرف لے گئی تھی۔احرام بیڈ سے ٹیک لگائے لیٹا نور کو اندر آتے دیکھ رہا تھا۔نور ساحر کو احرام کے قریب چھوڑ باہر جانے والے تھی کے پیچھے سے اسے احرام نے پکارا تھا۔۔

اسے یہاں کیوں چھوڑا اپنی سائیڈ رکھو۔۔وہ غصہ کرنے والے انداز میں کہنے لگا۔احرام بے بی کاٹ کا بول رہا تھا لیکن نور نے صاف انکار کر دیا تھا کے میں اپنے بچے کو اپنے پاس رکھوں گی کسی بے بی کاٹ میں نہیں۔۔

کیا ہو گیا ہے وہ گر جائے گا یہاں سے۔اور آپ کو میرے بیٹے سے آخر کیا دشمنی ہے ؟۔نور بھی لڑنے والے انداز میں پوچھنے لگی تھی۔۔

وہ ہر شخص میرا دشمن ہے جو تمھیں مجھ سے دور کرے گا۔میں تمھاری جگہ۔کسی کو برداشت نہیں کر سکتا نور۔۔وہ فوراً سے بولا تو نور لمبی سانس لیتے ہوئے اسے انگلی دیکھا کر بنا کچھ کہے باہر چلی گئی تھی۔۔

مجھ سے میری بیوی کو جدا کرنے والے تمھیں کیا سزا۔دوں ؟ وہ اب ساحر کے ننھے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لئے آرام سے بولا تھا۔۔۔دلربا کو بچوں نے اسے اتنا تنگ کر رکھا تھا کے اسے مجبوراً ساحل کو بلانا پڑا تھا آج احرام کو چھوڑ کر ساحل اور آرزم دونوں کام پے گے تھے کیوں کے احرام نے سب زمہ داری ان پے ڈال رکھی تھی دلربا کے چلانے پے ساحل حویلی پہنچ گیا تھا

تم نے کہا تھا میں مدد کروں گا انہیں پالنے میں اب ؟۔۔میں بتا دوں مجھ سے اکیلے میں یہ سنبھلنے نہیں جاتے تمھاری اولاد نے مجھے بہت تنگ کرر کھا ہے اگر یہی حال رہا تو میں انہیں کہی بیچ آؤں گی۔۔دلربا کافی سخت لہجے میں اسے بتا رہی تھی اس نے مرحا کو گود میں اٹھا رکھا تھا جبکہ آریز بیڈ پے لیٹا کافی رو رہا تھا

حبر دار جو یہ سب کیا تو۔۔وہ اسے کہتا آریز کو اٹھا چکا تھا

کیا حبر دار میری جو حالت ہوتی ہے نا وہ بس مجھے ہی پتا ہے بہت شوق تھی نا تمھیں بچوں کا اب پالو انہیں۔۔۔وہ مرحا کو بھی اسی کی گود میں چھوڑ غصے سے باہر چلی گئی تھی۔۔ساحل بس اسے جاتا دیکھ رہا تھا دونوں بچے ایک ساتھ رو رہے شام کا کھانا۔کھا کر احرام سیدھا سکینہ بی بی کے کمرے کی

طرف چلا گیا تھا اپنی دادی سے حوف باتیں کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف لوٹ آیا تھا

احرام کو ایسا محسوس ہو رہا تھا کے ساحر کے آنے سے نور مجھے اگنور کر رہی ہے۔۔نور کمرے میں ساحر کو سلا رہی تھی لیکن وہ سو ہی نہیں رہا تھا۔۔

کب سوئے گا یہ ؟احرام نے غصے میں پوچھا

پتا نہیں۔۔نور۔نے آرام سے کہا

افف جب یہ سو جائے گا نا تو مجھے آواز لگا دینا۔۔غصے میں کہتا وہ باہر نکل گیا تھا تقریباً تیس منٹ بعد جب وہ دوبارہ کمرے میں آیا تو نور ساحر کو اپنی باہوں میں بھرے سو رہی تھی یہ دیکھ احرام نے غصے میں اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھی۔وہ غصے سے ہوا لال چہرہ لیے آرام سے بیڈ پے لیٹ گیا تھا۔

اچھا نہیں کیا تم نے میرے ساتھ نور اس غلطی کی سزا میں تمھیں ضرور دوں گا۔۔ وہ دھمی آواز میں کہتا غصے میں ہی۔ لیٹ گیا تھا۔۔ رات کے دو بجے ساحر کے رونے کی آواز سن نور جاگ چکی تھی۔ ساحر اونچی اواز میں رو رہا تھا۔۔ نور اسے گود میں اٹھا کر بیٹھ گئی تھی۔۔ وہ اسے چپ کروا رہی تھی لیکن وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔

اسے چپ کرواؤ ورنہ میں اسے باہر پھینک دوں گا احرام نے بغیر پلٹے غصے میں کہا ساحر کے رونے کی وجہ سے اس کی نیند حرام ہو گئی تھی۔۔

بش بش میرا بچا۔۔ وہ احرام کی بات کو اگنور کر ساحر سے کہنے لگی۔ نور اب اسے اٹھا کر کمرے میں ہی ٹہلنے لگی تھی وہ اسے اپنے کندھے سے لگائے اس کی پیٹھ سہلا رہی تھی۔۔ وہ پھر بھی چپ نہیں ہو رہا تھا۔۔ جب نور کو لگا کے

شائد اسے بھوک لگی ہو اس لئے رو رہا ہے تو وہ اسے اٹھا کر کچن کی طرف چلی گئی تھی۔

آتے ہی میری بیوی کو اپنا غلام بنا لیا ڈیڑھ فوٹا سا نا ہو تو احرام بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا دوسرے دن کام سے واپس آتے ہی سیدھا کمرے کی طرف چلا گیا تھا وہ نور سے ناراض تھا وہ صبح کا ناشتہ بھی نہیں کر کے گیا تھا۔ اسے رات والی بات ابھی تک یاد تھی۔ ساحر بیڈ پے سویا تھا احرام اسے گھورتا الماری سے اپنے کپڑے نکال واشروم کی طرف چلا گیا تھا۔۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ شاور لے کر باہر آیا تھا۔۔

کھانا لے آؤں ؟ نور کمرے میں قدم رکھتے ہی پوچھنے لگی

نہیں شکریہ۔۔ بنا اسے دیکھے وہ انکار کر گیا۔

کیوں نہیں کھانا؟ وہ اس کے قریب جاتے ہوئے پوچھنے لگی۔

بس نہیں کھانا تو نہیں کھانا۔۔ وہ پھر اسے بنا دیکھے بولا تھا

آپ نے صبح کا ناشتہ بھی نہیں کیا تھا اس لئے پلیز کھانا کھا لیں نا۔۔ وہ اس کی فکر کرتے ہوئے بولی تو احرام اسے دیوار کے ساتھ لگائے اس پے جھکا تھا۔

اگر تمھیں میری اتنی فکر ہوتی نا تو جو تم نے رات کو کیا وہ سب نا کرتی تمھیں پتا ہے میں کتنا تڑپ رہا تھا اور تم۔ تم مزے سے ساحر کو اپنی باہوں میں بھرے سو گئی تھی جن باہوں میں کبھی میں ہوا کرتا تھا اب تمھارا لاڈلہ آگیا ہے۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

رات کو ہی سوچ لیا تھا کے تمھیں اس غلطی کی سزا دے کر ہی رہوں گا شائد تم بھول گئی ہو مجھے اس لئے ایک بار پھر تمھیں یاد دلانا چاہتا ہوں کے میں کون ہوں اور کیا کیا کر سکتا ہوں۔۔ سخت الفاظوں کی برسات کرتا وہ اس کا چہرہ تھام کر اس کے لبوں پے جھکتا انہیں مکمل طور پے اپنی قید میں لے چکا تھا۔۔ وہ بری طرح سے اس کے ہونٹوں کو کھینچ رہا تھا۔۔ وہ اسے گود میں اٹھا کر دوسرے روم کی طرف لے گیا تھا پھر بری طرح سے اسے بیڈ پے گراتا اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا پھر اس کے لبوں پے جھک گیا تھا۔۔

کیا معافی نہیں مل سکتی؟ نور نے معصومیت سے کہا

نہیں بالکل بھی نہیں کوئی چانس ہی نہیں۔۔ وہ اس کے لبوں کو چومتا اس کی گردن پے اجھکا تھا۔۔ زرا سی شرٹ اس کے کندھے سے سرکا کر وہ اپنے لب رکھ گیا تھا اس نے بری طرح سے اس کے کندھے پے اپنے دانت

گھاڑے تھے۔۔نور کو پتا تھا میں نے غلطی کی ہے اور اب اگر پھر احرام سے دور ہوئی تو وہ پھر کچھ کر گزرے گا وہ بے بس سی ہوتی اس جنونی شوہر کی شدتوں سہہ رہی تھی۔۔وہ پوری طرح سے اس کے وجود پے حاوی ہوتا اس کے نازک وجود کو اپنے عشق کے رنگ میں رنگ رہا تھا۔۔

بس پلیز۔۔وہ اس کی شدتوں کو اور سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔

ابھی کدھر میری جان ابھی تو تمھاری سزا پوری نہیں ہوئی ہے تم نے مجھے بہت تڑپایا ہے اس لیے تمھیں بھی تڑپنا ہو گا۔۔وہ اس کے لب پے اپنی انگلی رکھے کہتا ایک بار پھر اپنی شدتیں لٹانے لگا تھا۔۔۔جبکہ نور کو ابھی بھی ساحر کی فکر ہو رہی تھی کہی وہ بیڈ سے نیچے گر نا جائے۔۔اخر نور اس سے اپنا وجود چھڑوا کر کمرے کی طرف بھاگی تھی

دو دن گزر چکے تھے۔ جب سے ساحر ہوا تھا نور نے کچن کا کام وقتی چھوڑ دیا تھا آج ساحر کاف رو رہا تھا وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اس لئے نور اسے لے کر کمرے میں چلی گئی تھی وہ اسے سلاتے سلاتے حود سو گئی تھی اتنے میں احرام مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا تھا وہ پھر جلدی آگیا تھا مسکراتے ہوئے وہ نور کے قریب تر ہوتا اسے کمرے سے پکڑ اس کے چہرے پے جھکنے ہی والا تھا کے اس کی نظر ساحر پے پڑھی تھی وہ جاگ رہا تھا وہ آنکھیں ٹم ٹما کر اسے گھور رہا تھا۔۔

او کیا دیکھ رہا ہے میں اپنی بیوی کو پیار کر رہا ہوں نا چل اپنی آنکھیں بند کر گندا سا نا ہو تو۔۔ وہ بالکل دھمی آواز میں نور ان سے کہنے لگا۔

اوئے بنڈ کر آنکھیں شرم نہیں آتی کیا گندا بچا۔احرام نے پھر کہا اس دفعہ ساحر نے اپنے رونے والا منہ بنا لیا تھا اس نے اپنے لب بھینچ لیے تھے اسے لگا احرام اسے ڈانٹ رہا ہے۔۔

نہیں بند کرنی او کے نا کرو مجھے کیا لیکن میں تو اپنی بیوی کو پیار کروں گا۔۔اس سے کہتا اس نے ابھی نور کے گال پے لب رکھے ہی تھے کے ساحر پورا زور لگا تا رونا شروع کر گیا تھا اس کے رونے پے نور جھٹ سے اٹھی تھی۔۔

احرام ؟نور نے اسے گھور کر دیکھا۔

میں نے کچھ نہیں کیا قسم سے۔۔وہ جلدی سے بولا نور اسے اٹھا کر اپنی گود میں رکھ گئی تھی۔ساحر روئے جا رہا تھا نور احرام کو ہی دیکھ رہا تھی وہ سوچ

رہی تھی احرام نے ہی کچھ کیا ہو گا۔۔ جبکہ احرام کمرے سے نکل گیا تھا۔ آخر نور اسے دوبارہ سلا کر کچن کی طرف چلی گئی تھی۔ احرام کمرے کے باہر ٹہلتا فون پے کسی سے باتیں کر رہا تھا۔۔ کال کاٹ کر وہ کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو ساحر۔ جاگ رہا تھا وہ اپنی ٹانگوں کو آگے کرتا اپنے منہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ احرام مسکراتے ہوئے اس کے قریب چلا گیا تھا۔ احرام اپنا فون ٹیبل پے رکھ اسے اٹھا رہا تھا کے وہ چلانے لگا۔۔ اس کے رونے پے وہ دوبارہ اسے بیڈ پے چھوڑ گیا۔۔ نور بھی بھاگی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

اف یار ایک تو جب بھی اسے اٹھاتا ہوں یہ رونے لگتا ہے اب اگر یہ پھر رویا تو قسم سے میں اسے کہی دور لے جا کر پھینک۔ دوں گا۔۔ وہ نور سے کہتا صوفے پے بیٹھ گیا تھا۔۔

توبہ توبہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔اس سے کہتی وہ نور کے قریب بیٹھ گئی

۔

سچ کہہ رہا ہوں۔۔جب بھی اسے اٹھاو۔تو بس رونے لگتا ہے کیا میں اس کا کچھ نہیں لگتا جو مجھے دیکھ کر یہ رونے لگتا ہے احرام غصے میں بول رہا تھا

آپ بچے سے ضد لگائے بیٹھے ہیں۔۔۔نور نے کہا

ہاں ہاں اب تم ایسا ہی کہو گی۔غصے والے انداز میں کہتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔شام ہو چکی تھی ساحر کافی رو رہا تھا اس لئے نور نیچے نہیں گئی تھی اس لئے احرام اپنا اور اس کا کھانا لے کمرے میں ہی چلا گیا تھا وہ خود بھی کھا رہا تھا اور اسے بھی کھلا رہا تھا کھانا کھا کر احرام اس کے قریب لیٹا فون میں مگن تھا جبکہ نور ساحر گود میں اٹھا کر بیٹھی اس کے سر کو سہلا رہی تھی

تبھی اچانک سے ساحر کو وومٹنگ ہونے لگی یہ دیکھ نور چلائی تو احرام اسے دیکھنے لگا۔۔

کیا ہوا؟ احرام نے فوراً سے پوچھا۔۔

دیکھیں نا اسے کیا ہو رہا ہے۔۔ نور نے رونے والے انداز میں کہا ساحر کو لگاتار وومٹنگ ہو رہی تھی نور کو تو اس کی طبیعت دن سے ہی ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔۔ یہ دیکھ احرام بھی ڈر گیا تھا۔

ڈانٹ وری کچھ نہیں ہوگا اسے چلو اسے ہسپتال لے چلتے ہیں۔ نور کو حوصلہ دیتے ہوئے وہ باہر نکل گیا تھا۔ نور بھی ساحر کو لے کر کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔۔ کچھ ہی لمحے میں دونوں اسے لے کر ہسپتال پہنچ گئے تھے۔۔ ان کی قسمت کافی اچھی تھی کے اس پہر اتنی رش نہیں تھی۔۔ دونوں ساحر کو

ڈاکٹر کے کیبن میں لے گئے تھے۔۔ڈاکٹر۔اسے چک کرنے لگا تھا۔ساحر کو چک کر وہ انہیں اسے ڈرپ۔لگوانے کا بول رہا تھا نور نے تو صاف انکار کر دیا تھا کے میں اسے ڈرپ نہیں لگواوں گی لیکن احرام کے غصّہ کرنے پے وہ مان گئی تھی۔دونوں اسے لے کر دوسرے روم چلے گئے تھے۔

پلیز آرام سے۔۔نور نے اداسی سے کہا وہ ساحر کو ڈرپ لگتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔احرام نے اسے پھر سمجھایا تھا۔۔ڈاکٹر نے جب ساحر کی رگ میں سوئی ڈالی تو نور نے چیخی تھی جبکہ ساحر اپنی ماں کو گھور رہا تھا۔۔پہلے تو وہ خاموش تھا لیکن نور کے چلانے پے وہ بھی رونے۔لگا۔۔یہ دیکھ احرام نے اپنی ماتھے پے ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔کچھ ہی دیر میں ساحر کو ڈرپ لگ چکی تھی اس کی طبیعت اب پہلے سے ٹھیک لگ رہی تھی۔دونوں اب اسے لے کر یہاں سے جارہے تھے۔۔دروازے سے نکلتے ہی ساحر کا سر دروازے سے ٹکرا گیا تھا نور نے فوراً سے اس کا سر سہلایا تھا۔۔

کچھ نہیں ہوا میرے بچے کو۔۔نور اس کا سر سہلاتے ہوئے بولی تو وہ پہلے اس گھورتا رونا شروع کر گیا تھا۔۔

توبہ توبہ نور تمھارا بیٹا کتنا ڈرامے باز ہے یار مطلب پہلے وہ بالکل بھی نہیں رویا اور جب تم نے کہا تو وہ رونے لگا توبہ بہت ہی ڈرامے باز لڑکا ہے تمھارا۔۔۔احرام نے مسکرا کر کہا تو نور اس گھور کر دروازے سے نکل گئی تھی۔۔نور ساحر کو کندھے سے لگائے آگے آگے چل رہی تھی جبکہ احرام پیچھے پیچھے چلتا ساحر کی نقلیں اتار رہا تھا۔۔اس کے ایسا کرنے پے وہ پھر رونے لگا تو نور نے پلٹ کر احرام کو دیکھا تو احرام اسے دیکھ سریس موڈ میں آگیا تھا۔۔وہ پھر غصے سے اسے گھورتی آگے آگے چلنے لگی تھی جبکہ احرام پھر شرارتی موڈ میں آگیا تھا۔۔۔وقت کو بھی پر لگ چکے تھے۔یوں دیکھتے ہی دیکھتے تین سال گزر چکے تھے۔۔ساحر چار سال کا ہونے والا تھا۔ساحر

جیسے جیسے بڑا ہوتا جارہا تھا اپنے باپ کی طرح خوبصورت ہوتا جارہا تھا اور ڈرامے باز بھی اس کے پاس بھی اپنے باپ کی طرح ایک ڈمپل تھا اور وہ اپنے باپ کو کافی جلاتا۔ تھا۔۔ ساحل اور آرزم کے بچے بھی بڑے ہو چکے تھے سارہ کو بھی اللہ پاک نے ایک پیاری بیٹی سے نوازا تھا جو تین سال کی ہونے والی تھی۔اس کا نام منت تھا۔۔

دوپہر کا وقت تھا وہ صوفے کے ارد گرد چکر لگا رہا تھا نور ہاتھ میں کھانے کی پلیٹ پکڑے اسی کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔

اوئے۔۔ میری بیوی کو اپنے پیچھے لگالیا میری بیوی تیری نوکرانی نہیں ہے احرام سامنے سے آتا اسے پکڑ کر سمجھانے لگا وہ غلط انسان کو سمجھا رہا تھا کیوں اس کا بیٹا اس سے دو قدم آگے تھا۔

چھولو موجے کھالوس بابا (چھوڑو مجھے کھڑوس بابا) وہ اسے اپنا غصہ دیکھتا۔ اس کی گرفت سے اپنے ننھے وجود کو چھڑانے کی لگاتار کوششیں کیے جارہا تھا۔

نہیں چھوڑوں گا۔۔احرام نے ضدی انداز میں کہا۔

ماما بتاؤ موجے (ماما بچاؤ مجھے) وہ اب نور کو پکار رہا تھا۔۔ لیکن لگ رہا تھا۔احرام نے اسے نا چھوڑنے کی قسم کھا رہی ہے۔

چھولو موجے چھولو (چھوڑو مجھے چھوڑو) وہ اب ضدی انداز میں بول رہا تھا۔

احرام پلیز چھوڑدیں اسے۔نور کی منت کرنے کی دیر تھی کے احرام نے اسے چھوڑ دیا تھا۔۔اسے چھوڑ کر وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا احرام

واشروم چلا گیا تھا جبکہ ساحر اس کے بیڈ پے اچھل رہا تھا۔۔احرام جب واشروم سے باہر نکلا تو ساحر کو بیڈ پے اچھلتا دیکھ غصے میں اس کے قریب آیا۔

اوئے بندے دا پتر بن جا چل نیچے اتر فوراً۔۔احرام نے اسے نیچے اترانا چاہا لیکن وہ ضدی بچا اس کا غصہ بڑھنا کے لیے اور تیزی سے اچھلنے لگا تھا۔

اترتا ہے یا۔احرام اسے دھمکی دینے والے انداز میں کہنے لگا تو وہ مسکراتے ہوئے نا میں سر ہلانے لگا۔۔

نور۔نور۔احرام اب ہار مانتے ہوئے نور کو پکارنے لگا تھا وہ جو کسی کے سامنے نہیں ہارا تھا اپنے چار سال کے بچے کے آگے گھٹنے ٹیک دیتا تھا۔۔نور بھی بھاگتی ہوئی کمرے کی طرف آئی تھی۔۔

کیا ہوا؟ نور نے جلدی سے پوچھا۔

اپنا لاڈلا پیارا ہے یا نہیں اگر پیارا ہے تو اسے باہر لے جاؤ ورنہ میں اسے تڈے کا کچومر بنا ڈالوں گا۔۔ وہ طیش میں آتا اسے بتا رہا تھا یہ سن نور نے فوراً سے ساحر کو اٹھا کر باہر چلی گئی تھی۔۔ جس پے احرام نے ایک لمبی سانس لی تھی

دلربا کا ایسا ہی حال تھا اس کے بچوں نے اسے تگنی کا ناچ نچا رکھا تھا۔۔ شام کا وقت تھا دلربا کچن میں کھانا بنا رہی تھی مرحا اور آریز دونوں کمرے میں گھسے دلربا کے پرس سے چیزیں نکال ایک دوسرے کے منہ پے تھوپ رہے تھے۔۔ وہ ایک دوسرے کا منہ حراب کر اب ایک دوسرے کی شکایت کرنے کچن میں چلے گے تھے۔۔ دلربا نے جب ان دونوں کا حال دیکھا تو وہ کھانا بنانا چھوڑ ان کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔۔

یہ کیا کیا تم دونوں نے اللہ۔۔ دونوں سے کہتی وہ اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے پرس سے سب سامان باہر پڑا تھا یہ دیکھ اسے بہت غصہ آیا تھا وہ دونوں کو کافی ڈانٹ رہی تھی۔۔

ماما میں نے کچھ نہیں کیا یہ سب اس۔ چھپکلی نے کیا ہے۔۔ آریز اپنا چشمہ سیٹ۔ کرتے ہوئے بولا تو مرحا نے اس کے بال پکڑ لئے تھے دونوں بہن بھائی ایک دوسرے کے ساتھ بہت لڑتے تھے

جھوٹا میں نے کب کیا تم نے بھی کیا تھا۔۔ مرحا اسے بالوں سے پکڑے ہی بولی تھی دونوں اب اپنی ماں کے سامنے لڑ رہے تھے دلربا انہیں چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

دلربا کہاں ہو؟۔ باہر سے۔ ساحل کی آواز آئی یہ سن دونوں بچے ایسے ہو گے جیسے ان جیسا کوئی ہے ہی نہیں۔۔

شکر اللہ۔۔ ساحل کی آواز سن دلربا نے لمبی سانس لی تھی وہ اکیلے ان شرارتی بچوں کو نہیں سنبھال سکتی تھی۔۔

شکر ہے تم آگے تمھارے ان بچوں نے مجھے بہت تنگ کر رکھا ہے۔۔ دلربا اس سے دونوں کی شکایت لگا رہی تھی۔

اب کیا کر دیا میرے بچوں نے؟ وہ مسکرا کر پوچھنے لگا

یہ پوچھو کیا نہیں کیا اتنا تنگ کرتے ہیں کے دل کرتا ہے میں حود کوشی کر لوں۔۔ میں کہہ رہوں ہوں ساحل اگر ان کا یہی حال رہا تو میں انہیں

ہوسٹل میں بھیج دوں گی۔۔ساحل سے کہتی وہ دوبارہ کچن کی طرف چلی گئی تھی۔صرف دلربا کے بچے ہی شرارتی نہیں تھے بلکہ آرزم کا بیٹا بھی بہت شراتی تھا

OOOOOOOOOOO

دوسرے دن آرزم کمرے میں صوفے پے بیٹھا اپنا فون استعمال کر رہا تھا۔عیان چھوری چھپے اسے پیچھے سے دیکھ رہا تھا۔آرزم فیس بک استعمال کر رہا تھا اچانک سے اس کے سامنے ایک لڑکی کی تصویر آئی وہ اوپر کرنے ہی والا تھا کے عیان اس کے ہاتھ سے فون چھین کچن کی طرف چلا گیا تھا آرزم بھی غصے میں اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا تھا۔

ماماماماد یکھو بابا یہ دیکھ رہے تھے۔۔وہ فون نین کو دیکھتا بولا تو نین غصے میں آ گئی۔

کیا چیز ہو تو وے لاؤ دو میرا فون۔آرزم فون لینے کے لیے آگے بڑھا ہی تھا کے نین چلانے لگی تھی۔۔

بہت شوق ہے لڑکیوں کا تو مجھے تلاق دے دو اور لے آؤ کوئی اور ہی۔۔ نین نے غصے میں کہا تو وہ ہکا بکا اسے دیکھنے لگا

کیا بول رہی ہو یار میں نے کب کہا مجھے لڑکیوں کا شوق ہے کچھ بھی۔۔وہ بولا تو نین نے بے احتیار اس کی بات کاٹی تھی۔

جی نہیں میں کچھ بھی نہیں بول رہی تم ایسے ہی ہو۔ نین نے پھر غصے میں کہا
تو آرزم اپنے ماتھے پے ہاتھ رکھ گیا

حوش ہو گے دونوں کو لڑوا کر۔۔ عیان سے کہتا وہ کچن سے باہر نکل گیا تھا
تینوں بھائی ناشتہ کرنے کے بعد کام پے چلے گئے تھے۔

کیا ہوا تمھارا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے ؟احرام جو کب سے آرزم کو نوٹ کر رہا
تھا پوچھے لگا تینوں اس وقت گاڑی میں بیٹھے تھے جس پے آرزم نے اسے
سب بتا دیا

تم دونوں کیوں لڑتے رہتے ہوں ؟احرام نے کہا

میں نہیں لڑتا بھائی سائیں آپ کا بھتیجا ہی ہم دونوں کی لڑائی کروا دیتا ہے وہ نین سے جھوٹ بول دیتا ہے کے میں لڑکیوں کو دیکھتا ہوں یہ کرتا ہوں اور وہ پاگل بھی اسی کی بات مان لیتی ہے مطلب حد ہے۔ وہ اپنا ماتھا پکڑے اسے اپنا حال سنا رہا تھا۔

کاش بیوی کو قابو کرنے کا کوئی تاویز ہوتا۔۔ وہ اپنے کسی۔ حیال میں گم سا ہوا دونوں سے کہنے لگا

ایسا کوئی تاویز نہیں ہوتا الٹا بیویاں ہی ہمیں قابو کرنے کے لیے ہم پے تاویز کر دیتی ہیں۔ احرام نے مسکرا کر کہا تھا

ساحر کا بھی نا پوچھو بہت زیادہ ڈرامے باز ہے۔ نور اسے ہمیشہ مجھ سے پروٹیکٹ کرتی رہی ہے جیسے میں اس کا باپ نہیں کوئی دشمن ہوں۔ وہ مسکرا

کر اسے بتا رہا تھا دونوں سے کہہ رہا تھا۔۔ باتیں کرتے کرتے وہ افس پہنچ چکے تھے۔وہ کرسی پے جھولے لے رہا تھا جب اسے شان کی کال آئی تھی شاید وہ پھر اسے کسی کام سے بلا رہا تھا احرام بھی اپنی بھائیوں کے ساتھ وہی روانہ ہو گیا تھا کام نپٹا کر وہ وہی سے سیدھا حویلی چلا گیا اج وہ کافی زیادہ غصے میں تھا۔۔نور اس سے کھانے کا پوچھ رہی تھی۔ لیکن وہ منع کر چکا تھا آخر وہ اپنا غصہ ختم کرنے کے لیے ریسٹ کرنے لیٹ گیا تھا تقریباً دو گھنٹے ریسٹ کرنے کے بعد وہ فریش ہو کر واشروم سے۔ایر آیا تھا۔نور اور ساحر دونوں ماں بیٹا ٹی وی دیکھ رہے تھے۔۔وہ بھی مسکراتے ہوئے نور کے قریب بیٹھ گیا تھا اسے دیکھ احرام اسے گھورنے لگا تھا۔۔

کیا دیکھ رہا ہے ادھر دیکھ۔۔احرام نے بھی اسے گھورتے ہوئے کہا تو وہ دوبارہ ٹی وی کی طرف دیکھنے لگا۔۔احرام نے جب مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ نونور کے ہاتھ پے رکھا تو ساحر نے فوراً سے اس کا ہاتھ نور کے ہاتھ سے

ہٹا یا۔۔احرام نے پھر ہاتھ رکھا احرام نے پھر ہاتھ ہاتھ ہٹا دیا۔دونوں باپ بیٹا کافی ضدی تھے آخر نوران سے تنگ ان کے درمیان سے اٹھ گئی تھی

کھالوس بابا(کھڑوس بابا)وہ چلایا تھا

ماما آپ مجھ شے ناراج ہو گئی او(ماما آپ مجھ سے ناراض ہو گئی ہو)؟ساحر بیڈ پے چڑھ کر اس کے قریب بیٹھا پوچھنے لگا

نہیں میری جان میں آپ سے ناراض نہیں ہوں نور نے اس کے گال کو چومتے ہوئے کہا۔

تو بابا شے ناراج ہیں کا (تو بابا سے ناراض ہیں کیا)؟ وہ پھر معصومیت سے پوچھنے لگا۔ نور نے پھر اس کی معصومیت پے نا میں سر ہلاتے ہوئے اس کے گال کو چوما تھا

دیکھا مجھے ماما نے کش دیا میرے دمپلج پے (دیکھا مجھے ماما۔ نے کش دیا ڈملپز پے)۔۔ وہ اپنے ڈمپل کی نمائش کرتا احرام کو جائلس کرواتے ہوئے بول رہا تھا۔

میں نا تیرا یہ ڈملپز کھا جاؤں گا۔۔ وہ اس کے قریب آیا تو احرام بھاگ کر نور کی گود میں بیٹھ گیا۔ احرام۔ ہمیشہ اسے ڈمپل کھا جانے کی دھمکی دیتا تھا۔۔

بو کے بابا جائلش بابا (بو جھے بابا جائلش بابا۔ (بو کھے بابا جائلس بابا) وہ نور کی گود میں بیٹھے ہنستے ہوئے بول رہا تھا۔

او ہیلو میں نہیں جائلس ہوتا میرے پاس بھی ڈمپل ہے۔ وہ اسے اپنا ڈمپل دیکھاتا کہتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا

شام کے آٹھ بج رہے تھے۔ سبھی لوگ ڈائننگ پے بیٹھے احرام کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔۔ بشرہ سبھی بچوں سے کھیل رہی تھی دلربا اور نین۔ کے بچے ایک دوسرے کی نقلیں اتار رہے تھے اتنے میں احرام بھی آگیا تھا احرام کو دیکھ سبھی بچے ایک دم خاموش ہو گے۔۔ بھئی وحشت تھی اس بندے کی کھانا کھا کر سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔۔

پتا نہیں کب یہ بڑا ہے گا اور کب اپنے کمرے میں جائے گا۔۔ احرام نور کے کندھے پے اپنا سر ٹکائے اداسی سے بولا احرام کے عشق پے اس کے بیٹے نے قبضہ کر لیا تھا تو وہ کیسے برداشت کرتا۔۔ کچھ ہی دیر میں نور اسے سلا چکی

تھی احرام بھی نور سے لپٹ کر اس کی گردن پے لب رکھے ہی سو گیا تھا

۔۔دوسرے دن صبح ساحر ابھی اٹھا ہی تھا کے احرام اس پے لپکا تھا

کھالوس بابا پیتھ ہٹیں (کھڑوس بابا پیچھے ہٹیں) ساحر اس کے دونوں گالوں پکڑے اسے پیچھے کی طرف دھکیلنے لگا۔۔

اوئے چلغوے نا کر۔احرام کو تکلیف محسوس ہوئی۔وہ اسے چھوڑ چکا تھا۔۔

ایک کس دے دو میں چھوڑ دوں گا پکا۔۔احرام نے پیار سے کہا

بش ایک کش (بس ایک کس) وہ مان گیا تھا

اوکے۔۔یہ کہہ وہ دوبارہ اس کے قریب جاتا اس کا چہرہ تھام کر اس کے ڈمپل پہ لب رکھنے لگا وہ مسکراتے ہوئے اس کے ڈمپل کو اپنے دانتوں سے ہلکا سا کاٹ گیا تھا اس پہ ساحر چلایا تھا نور بھی فوراً سے کمرے میں آئی تھی۔

کھالوس بابا نے کات دیا ماما (کھڑوس بابا نے کاٹ دیا ماما) وہ سچ میں رونے لگا تھا اس کے رونے کی آوازیں پوری حویلی میں گونج رہیں تھی

احرام کیا کرتے ہیں آپ بچا ہے وہ۔۔چپ ہو جاؤ دیکھو میں نے بابا کو ڈانٹ دیا ہے۔۔وہ غصے میں احرام سے کہتی ساحر کو خاموش کرانے لگی تھی۔۔

ارے میں تو اسے چوم رہا تھا اب اسے میرا چومنا اچھا نہیں لگا تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔وہ جان بوجھ کر اس کے سامنے معصوم بن رہا تھا۔

۔آپ پے یہ معصومیت زرا بھی سوٹ نہیں کرتی تو پلیز۔ وہ اسے کہتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔ تھوڑی دیر بعد احرام بھی ناشتہ کر کے کام پے چلا گیا تھا۔۔ وہ ابھی اپنے کیبن میں داخل ہوا ہی تھا کے اسے کسی کی کال آ گئی تھی کوئی اجنبی سی آواز تھی وہ وہ اسے کہہ رہا تھا کے ایک ساٹھ سال کے آدمی نے ایک سولہ سال کی لڑکی کے ساتھ زبردستی نکاح کر لیا ہے وہ اسکے ساتھ نہیں رہنا چاہتی لیکن اس نے یہ کہہ کر اسے زبردستی اپنے پاس رکھا ہے کے میں تمھیں جان سے مار دوں گا۔۔ یہ سن کر احرام نے غصے میں اپنے مٹھیاں بھینچ لی تھی وہ شان سے کہتا اپنے بھائیوں کو اسی جگہ چلا گیا تھا احرام سمیت سبھی باہر کھڑے تھے شان کے ساتھ دو حوالدار بھی تھے یہاں پولیس سے زیادہ طاقتور احرام تھا اس لئے ہر کوئی اسے ہی مدد مانگتا تھا ساحل دروازے پے دستک دے رہے تھے احرام ان کے پیچھے کھڑا دروازہ کھول گیا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی وہی شخص ان سگریٹ جلا رہا تھا۔ اخر

سے پوچھنے لگا کے آپ لوگ کون ہیں۔۔اس نے ابھی یہ سوال کیا ہی تھا کے احرام دونوں لڑکوں کو پیچھے کرتا خود اس سے مخاطب ہوا۔

سائیں آپ یہاں ؟احرام کو اپنے گھر دیکھ اس کے پسینے چھوٹنے لگے ۔۔احرام بنا کچھ کہے اندر گھس گیا تھا

وہ لڑکی کہاں ہے ؟احرام ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

ک۔۔کون سی لڑکی ؟اس شخص نے پوچھا

وہی جسے زبردستی نکاح کر کے یہاں رکھا ہے۔۔احرام نہایت نرم لہجے سے پوچھ رہا تھا

سائیں یہاں کوئی لڑکی نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ وہ ڈرتے ہوئے بتا رہا تھا

دیکھو چاچا اب اس عمر میں میں آپ کو گھسٹوں ماروں تو اچھا رہے گا شرافت سے بتادیں کہاں ہے وہ لڑکی ورنہ اگر میں نے اپنی شرافت دیکھائی ناتو آپ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔۔۔ اب کی دفعہ احرام نے غصے میں کہا اس سے پہلے وہ کچھ کہتا پیچھے سے وہی لڑکی روتے چلاتے ہوئے باہر کو آئی تھی اس کے چہرے پے نشان سے صاف لگ رہا تھا کے اس شخص نے اسے بہت مارا تھا

پلیز مجھے بچالیں پلیز یہ یہ۔ شخص مجھے بہت مارتا ہے بہت ظلم کرتا ہے اس نے میرے ساتھ۔۔۔ وہ بولتے بولتے اب رکی تھی۔۔

کیا چاچا آپ کی دونوں ٹانگیں قبر میں ہیں اور آپ یہ گھل کھلا رہے ہیں اچھا نہیں لگتا۔۔۔احرام نے مسکرا کر کہا

احرام۔کی عدالت میں انصاف ہوتا ہے اور اس لڑکی کو انصاف ملے گا شان لے جاؤ انہیں اور ہاں ان کی حوب حاطر داری کرنا تا کہ آگے وہ یہ حیال بھی اپنے دماغ میں نالا پائیں۔۔۔شان سے کہتا وہ یہاں سے چلا گیا تھا
وہ تھک ہار سکون پانے کے لیے حویلی روانہ ہو گیا تھا۔احرام بیڈ پے بیٹھا اپنے شوز کے تسمے کھول رہا تھا جب اس کی نظر نیچے پڑھی۔۔

اوئے چلغوے یہاں کیا کر رہا ہے چل باہر نکل۔۔بیڈ کے نیچے ساحر تھا وہ کچھ کھا رہا تھا احرام کے چلانے پے وہ فوراََ سے باہر نکلا تھا وہ باہر بھاگنے ہی والا تھا جب احرام نے اسے پکڑ لیا تھا۔۔

پھر چاکلیٹ کھا رہے ہو۔۔ ویٹ یہ چاکلیٹ تو نہیں ہے منہ کھولو جلدی ۔احرام نے غصے میں اسے منہ کھولنے کا آڈر دیا ساحر نے بھی منہ کھول دیا تھا

گندے لڑکے مٹی کھا رہے ہو؟ احرام نے غصے میں پوچھا تو وہ ماماما کرنے لگا۔ نور پھر اس کی چیخ پے دوڑی چلی آئی تھی۔

کیا ہوا اب؟ نور نے فوراً سے پوچھا۔

بابا موجے تنگ کر رے اے (بابا مجھے تنگ کر رہے ہیں) وہ نور کے ساتھ لپٹتے ہوئے بولا تو احرام غصے میں بول پڑا

مجھے کچھ کہنے سے پہلے اپنے لاڈلے کا منہ چیک کر و مٹی کھا رہا ہے۔۔ سخت لہجے میں کہتا احرام کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

ماما۔ میں نے متی نی تھائی شاحر نے متی نی تھائی میں تو آپ کا معشوم بتا ہوں نا (ماما میں نے مٹی نہیں کھائی ساحر نے مٹی نہیں کھائی میں تو آپ کا معصوم بچا ہوں نا) وہ اتنی معصومیت سے بول رہا تھا کے نور کو زرا بھی اس پے غصہ کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔ پھر بھی وہ اسے اچھے سے سمجھا رہی تھی۔ نور اسے سمجھا رہی تھی جب اسے سارہ کا فون آ گیا تھا جب ساحر نے یہ سنا کے فون پے پھوپھو بات کر رہی ہیں تو وہ فوراً سے اس کے کان سے فون کھینچ اپنے کان کے ساتھ لگا گیا تھا۔

ہیلو پھوپھو منو شے میلی بات کلوائیں (ہیلو پھوپھو منت سے میری بات کروائیں) وہ فون پے سارہ سے بات کر رہا تھا نور کمرے سے باہر نکل آئی

تھی احرام بھی دوبارہ کمرے میں داخل ہوتا ساحر کے قریب بیٹھ گیا تھا ۔۔ساحر صوفے پے ٹانگ پے ٹانگ رکھے منت سے باتیں کر رہا تھا منت بھی معصوم معصوم باتیں کر رہی تھی ۔دس منٹ بعد کال کاٹ چکی تھی احرام بھی اب اس سے محاطب ہوا تھا

اوئے تجھے میری بھانجی
اچھی لگتی ہے کیا کہو تو تیری شادی کروادوں اس سے ۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا ساحر اپنی ننھی آنکھیں میچ اسے بڑے غصے سے دیکھ رہا تھا۔

تو بس حکم کر تیرا ابا بالڑکیوں کی لائینیں لگادے گا۔یار ک۔اسے کہتا وہ اپنا فون نکال اسے کچھ اسی کی عمر لڑکیوں کی پکس دیکھانے لگا تھا۔

بتاان میں سے کون سی لڑکی پسند ہے۔۔پتا نہیں وہ سریس انداز میں پوچھ رہا تھایااس سے شرارت کر رہا تھااتنے میں نور ٹھک کمرے میں داخل ہوئی شائداس کی باتیں سن لی تھی

شرم کریں یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ اس سے۔میر ابیٹااتنا معصوم ہے اور آپ اسے ایسی باتیں کر رہے ہیں۔۔وہ احرام پے غصہ کرتی ساحر کے چہرے کو چومنے لگی تھی۔

ہاں ہاں تمھیں تو میری ساری باتیں غلط ہی لگتی ہیں نااور کیا غلط کہا میں نے اسے شادی تو کرنی ہی ہے ناتو ابھی اس کے لئے کوئی اچھی سی اپنے پسند کی لڑکی ڈھونڈ رہا ہوں کیوں نور میڈم مجھے لگتا ہے آپ کا یہ لاڈلہ بیٹا ایک جگہ ٹکے گا نہیں مجھے لگتا ہے یہ بھی اپنے آرزم چاچو کی طرح گرل فرینڈز بنائے گا اور یہ میں ہر گز برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔میں کہتا ہوں یہ مجھ پے

جائے اگر اس کے باپ نے یہ حرکت نہیں کی تو یہ بھی نا کرے۔۔وہ اٹھ کر کھڑا ہوتا سر سیس انداز میں اسے کہہ رہا تھا۔

اللہ اللہ آپ میرے معصوم بیٹے کے لیے ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں احرام مجھے یقین ہے یہ ایسا ہر گز نہیں کرے گا۔۔نور ایک نظر ساحر کی طرف دیکھتے ہوئے اسے پے برس پڑی۔

مجھے تو بہت یقین ہے یہ ایسا ہی کرے گا حیر ویسے تمھیں اس معصوم پے بڑا پیار آتا ہے لیکن مجھ معصوم پے تو کبھی نہیں آیا۔۔؟وہ سریس سے اب نارمل موڈ میں آگیا تھا۔

معصوم کون ؟نور نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے پوچھا۔

میں۔احرام نے اپنی طرف اشارہ کیا۔۔

آپ اور معصوم اچھا مذاق ہے۔۔۔اس کا مذاق اڑاتی وہ دوبارہ کچن کی طرف چلی گئی تھی۔۔ جبکہ احرام کا فون لگاتار بجنے لگا تھا اور وہ غصے میں ہی کال کاٹ کر حویلی سے باہر نکل گیا تھا یوں شام ہو چکی تھی احرام ابھی تک حویلی واپس نہیں بتایا تھا نور بھی کھانا کھا کر۔ساحر کو سلا کر الماری سے نائٹ نکال واشروم کی طرف چلی گئی تھی۔۔ چینج کرنے کے بعد وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنا وجود دیکھنے لگی تھی احرام کی محبت اسے دن بدن حسین بناتی جا رہی تھی خود کو دیکھ اب وہ ساحر کے قریب لیٹ گئی تھی۔۔رات کے گیارہ بجے تھے احرام بھی حویلی پہنچ گیا تھا وہ کافی غصے میں تھا۔۔اپنے کپڑے چینج کرنے کے بعد وہ ساحر کی سائیڈ چلا گیا تھا ساحر کو اٹھا کر اپنی سائیڈ پے رکھ وہ نور کے قریب لیٹا آہستہ آہستہ اس کی نائٹ سوٹ کی دوری

کھولتا اس کی کمر میں ہاتھ ڈال اسے اپنی باہوں میں بھر چکا تھا۔ نور نیند سے جاگ چکی تھی۔

احرام۔ نور نے سخت لہجے میں کہا۔

اس وقت نہیں نور اس وقت میرا دماغ بہت حراب ہے اس وقت کچھ مت کہنا۔۔ وہ بھی اسی کے انداز میں کہتا اس کی گردن پے اپنے لب رکھ گیا تھا ۔اس کا غصہ دیکھ وہ بے چاری حود کو اسے کے حوالے کر چکی تھی احرام بھی اسے اپنی باہوں میں بھرے گہری نیند میں اتر گیا تھا۔۔

oooooooooooooooo

دوسرے دن احرام جو کسی کام سے گیا تھا حویلی آگیا تھا جب وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظر تینوں بچوں پے پڑھی ساحر آریز مرہا تینوں بیڈ پے لیٹے کارٹون دیکھ رہے تھے تینوں کو گھورتا وہ واشروم میں گھس گیا تھ وہ فریش ہو کر وہ ان کے قریب چلا گیا

اوئے چشمش چل سائیڈ پے ہو۔۔احرام نے آریز سے کہا تو وہ ایک سائیڈ پے ہو گیا تھا احرام بھی ان کے ساتھ بیٹھ کارٹون دیکھ رہا تھا وہ اپنے بیٹے سے ریموٹ مانگ نور سے بے عزتی نہیں کھانا چاہتا تھا۔۔آریز اور مرحا دونوں ان کے قریب سے اٹھ چکے تھے۔جبکہ ساحر بڑے مزے سے ٹی وی دیکھ رہا تھا

اوئے چشمش اسے بھی لے جا۔۔احرام نے آریز سے کہا آریز اپنے چاچو کی بات مناتا زبردستی ساحر کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔احرام اب چائنل بدل

چکا تھا کچھ سوچتے سوچتے ہی وہ کچن کی طرف چلا گیا تھا کیوں کے اسے پتا تھا کے میری بیوی کچن میں ہی دستیاب ہو گی کچن میں سوائے نور کے اور کوئی نا تھا نور اپنے کام میں مصروف تھی احرام آہستہ آہستہ اندر داخل ہوتا اسے کمر سے پکڑ اپنی طرف متوجہ کرتا فوراً اسے کے لبوں پے اجھکا تھا اچانک سے اپنے لبوں پے ہونے والے حملے کے لیے وہ زرا بھی تیار نا تھی۔۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے کندھے پے رکھے اسے پیچھے دھکیل رہی تھی جبکہ احرام نے پوری طرح سے اسے اپنی گرفت میں لیا ہوا تھا۔۔

پلیز چھوڑیں کیا کر رہے ہیں کوئی اجائے گا۔ نور نے پھر حود کو چھڑاتے ہوئے کہا

جسے آنا ہے آنے دو۔۔۔ مسکرا کر کہتا وہ پھر اس کے لبوں پے اجھکا تھا وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا جب ساحر کی آوازیں گونجی تھی۔ ساحر کی آواز

پے احرام کافی غصے میں آتا دوبارہ اپنی شرٹ کے بٹن باندھ چکا تھا نور کچن سے باہر نکل گئی تھی احرام دانت پیستے ہوئے اس کے پیچھے باہر چلا گیا تھا آج پھر اس کا رومانس ادھورا رہ گیا تھا۔ ساحر نور کا ہاتھ تھام کمرے کی طرف چلا گیا تھا اسے اپنے قریب ہی بیٹھا کر وہ پھر سے کارٹون دیکھنے لگا

آریز اور مرحا کہاں ہیں؟ نور نے اس سے پوچھا

وہ بایل اے (وہ باہر ہیں) نور کو بتا کر وہ پھر ٹی وی کے سامنے بیٹھ گیا احرام دوسرے۔ کمرے میں چلا گیا تھا اسے اس وقت اپنے بیٹے پے غصہ آرہا تھا

دو دن بعد! آریز اور مرحا دونوں نے دلربا کو تگنی کا ناچ نچایا ہوا تھا اس لئے ساحل انہیں گھمانے باہر لے گیا تھا۔

پاپا آئس کریم آئس کریم۔۔دونوں بچے ونڈو سے منہ باہر نکال کر چلائے تھے۔

منہ اندر کرو جلدی۔۔ساحل ان کی طرف دیکھ کر بولا تھا

آئس کریم آئس کریم۔دونوں ایک ہی رٹ لگائے ہوئے تھے۔۔

اوکے یار لے اتا ہوں منہ اندر کروں۔۔وہ گاڑی روک چکا تھا

سنو گاڑی سے نیچے مت اترنا۔۔ساحل انے وارن کرتا ان کے لیے آئس کریم لینے چلا گیا تھا اور جب وہ واپس آیا تو بچے گاڑی میں تھے ہی نہیں یہ دیکھ وہ کافی پریشان ہو گیا تھا تبھی اسے ایک رونگ نمبر سے کال آئی تھی۔وہ دونوں آئس کریم کو ایک ہاتھ میں پکڑ فون پک کر گیا

اگر بچے زندہ چاہیے تو احرام سائیں جو ہمارے حوالے کر دو ایڈریس سینڈ کر رہے ہیں اگر پولیس کو بتایا تو بچوں کی لاشیں ملیں گی۔۔اجنبی سی آواز آئی اور کال کٹ گئی ساحل کے ہاتھ سے دونوں آئس کریم بے ساختہ زمین پے گریں تھیں وہ پریشان ہوتا حویلی کی طرف آیا تھا۔۔

بھائی سائیں۔۔بھائی سائیں۔ساحل احرام کے کمرے کی جانب بڑھتا چلا رہا تھا۔۔

کیا ہوا؟احرام اس کے چلانے کی آواز سن کمرے سے باہر آیا تھا ساحل نے اسے سب بتا دیا جس پے وہ آگ بگولا ہو گیا تھا۔۔

سنو فکر مت کرنا میں انہیں سہی سلامت لے آؤں گا ساحل سے کہتا وہ نیچے چلا گیا دلربا کو ساحل بتا چکا تھا سب بچوں کا سن کر وہ رونا شروع ہو گئی تھی

پوری حویلی میں رونا دھونا شروع ہو چکا تھا ساحل اسے سمجھا کر گیا تھا کے ہم انہیں سہی سلامت لے آئیں گے ساحل احرام کے ساتھ ہی گیا تھا دونوں گاڑی میں بیٹھے تھے گاڑی احرام ڈرائیو کر رہا تھا احرام ساحل سے اسی شخص کا نمبر لے کر بات کرنے لگا تھا

سن بے تو جو بھی ہے مجھے نہیں پتا تیری میرے ساتھ کیا دشمنی ہے مجھے یہ بھی جاننے کا شوق نہیں بس میں احرام شاہ ہوں تجھے معلوم ہونے کے باجود بھی تم نے مجھے چھڑا ہے اب اس شاہ کی وحشت سے بچنے کا کوئی ٹھکانہ ڈھونڈ سکتا ہے تو ڈھونڈ لے آ رہا ہوں میں۔۔وہ فون پے اسی شخص سے بڑے وحشی انداز میں بات کر رہا تھا۔

ہمارا تعارف چھوڑو سائیں بس ہم تجھے مار کر تیری جگہ لینا چاہتے ہیں تیری بلی دے کر ہی ہم انڈر ورلڈ کے کینگ بن سکتے ہیں تیری جگہ لے سکتے ہیں

بس فرق اتنا ہو گا کے تو برائی کو حتم۔ کر رہا ہے لیکن ہم اچھائی کو حتم کریں گے۔۔۔۔وہ شخص اس سے کہتا اونچی اواز میں ہنسا تھا

مجھے مارنے کے تم جیسوں کے حواب حواب ہی رہیں گے حیرسن بچوں کو کچھ نہیں ہونا چاہے اگر انہیں کچھ ہوا تو میں تم سب کو ایسی موت دوں گا جو آج تک کسی کو نہیں دی۔۔احرام ان سے کہتا گاڑی کی سپیڈ بڑھا چکا تھا اس وقت اس کے گاڑی چلانے کا اسٹائل بڑا انکھوا تھا۔

ہم بچوں کے ٹوٹے ٹوٹے کر دیں گے۔۔وہ شحص چلایا۔

تو انہیں تو مار دے گا لیکن اس کے بعد میں تم لوگوں کا جو حال کروں گا کے تم لوگ حود کہو گے پلیز ہمیں مار دو مار دو ہمیں موت تم سب کا شکار کر رہی ہے میں۔ سب سے پہلے تمھاری فیملی کو ڈھونڈ کر انہیں تمھاری آنکھوں کے سامنے ماروں گا پھر تم لوگوں کو۔ احرام مسکراتے ہوئے بولا تھا اب کی دفعہ فون سے اس شحص کی آواز نا آئی تھی۔۔

آرہا ہوں میں۔ آرہی ہے تم لوگوں کی موت اپنی موت کے زمہ دار تم لوگ حود ہو گے۔ وہ اونچی اواز میں بول رہا تھا

و۔ ویٹ۔ ویٹ۔ اگر ہم انہیں چھوڑ دیں تو کیا تم ہمیں چھوڑ دو گے۔ ہ۔ ہم کبھی غلط کام نہیں کریں گے اچھے انسان بنے گے پلیز ہماری فیملی اور ہمیں کچھ مت کرنا۔۔ وہ شحص معافی مانگنے والے انداز میں بولا تھا مطلب وہ احرام سے ڈر گیا تھا

احرام کو کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوئی وہ شخص اس کی دھمکی سے ہی ڈر گیا تھا۔اس کی بات پے احرام نے بریک لگائی تھی ۔۔وہ مسکرایا تھا

بڑے کوئی ڈرپوک لوگ یو بے

ابھی تو میں نے کچھ ہی نہیں اور تم لوگوں کا یہ حال ہے سوچو اگر میں تمھارے سامنے آتا تو تم لوگوں کیا کیا حال ہوتا۔احرام نے جب مسکرا کر کہا تو وہ شخص اسے منع کر گیا کے پلیز یہاں مت انا ہم سے بھول ہو گئی ہے ۔پلیز۔۔وہ لگاتار معافیاں مانگ رہا تھا۔

دس منٹ کے اندر اندر بچے حویلی میں ہونے چاہئیں ورنہ میں تم لوگوں کا قیمہ بنا ڈالوں گا۔۔وہ بس اتنا کہہ گاڑی موڑ کر حویلی کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔دونوں کے حویلی پہنچنے کے کچھ دیر بعد ہی اس شخص کے آدمی بچوں کو چھوڑ گے تھے

بچوں کو دیکھ کر سبھی کی جان میں جان آئی تھی دلربا کافی خوش ہوئی تھی وہ انہیں جا بجا پیار کر رہی تھی شام ہو چکی تھی سبھی مل بیٹھ

کھانا کھا رہے تھے کھانا کھاتے وقت بھی احرام ساحر کے ساتھ شرارت کر رہا تھا اور پھر نور سے اچھی بھلی بے عزتی کھا رہا تھا۔ وہ لاہور کا کینگ کا کینگ ہونے کے باوجود اپنی بیوی سے بے عزتی۔ کھاتا تھا۔۔ کھانا کھانے کے بعد نور ساحر کو لے کر

کمرے کی طرف چلی گئی تھی احرام۔ جب کمرے کے اندر داخل ہوا تو ساحر احرام کی سائیڈ پے لیٹا ہوا تھا یہ دیکھ احرام نے اسے گھورنا شروع کیا تھا۔

اوئے پدی چل اپنی سائیڈ پے ہو۔ احرام اس کے قریب جاتا اسے آڈر دینے لگا وہ اپنی دونوں ٹانگیں بیڈ پے پٹختا نا میں سر ہلانے لگا۔

نور اپنے لاڈلے کو بولو اپنی سائڈ پے جائے ورنہ میں باہر چلا جاؤں گا تمھیں اچھا لگے گا تمھارا شوہر یوں ناراض ہو کر جائے گا وہ اب نور سے کہہ رہا تھا۔

بے تک داتے رہے (بے شک جاتے رہیں) ساحر نے مسکراتے ہوئے کہا تو احرام نے اسے گھورا

ساحر بیٹا ضد نہیں کیا کرتے تم ادھر آؤ بابا کو لیٹنے دو۔۔نور نے اسے پیار سے کہا تو وہ اسے بھی منع کر گیا۔۔اب احرام کافی غصے میں آگیا تھا۔۔وہ غصے میں ہی کمرے سے باہر نکل گیا تھا اس کے چار سال کے بچے نے لاہور کے کینگ کو کمرے سے نکال دیا تھا۔۔وہ جو سارے لاہور کو اپنی مٹھی میں کیے ہوئے تھا سب پے حکم چلاتا تھا آج اس کا اپنا ہی بیٹا اس پے حکم چلا رہا تھا وہ اس کی مٹھی میں نہیں آرہا تھا۔وہ غصے میں ہی فون کان کے ساتھ لگائے ٹہلنے لگا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا ساحر اپنی

سائیڈ پے سو رہا تھا۔ نور بھی اس کے قریب لیٹی اس کی پیٹھ پے تھپکیاں دے رہی تھی۔۔ احرام آہستہ سے بیڈ پے لیٹتا نور کے قریب چلا گیا تھا وہ اس کی کمر پے ہاتھ رکھے اس کی پیٹھ پے اپنے لب رکھے سونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ دوسرے دن۔ دن کے تین بجے تھے نور ہر روز کی طرح کچن میں ہی مصروف تھی۔۔ احرام مسکراتے ہوئے بنا آہٹ کیے آہستہ سے کچن میں داخل ہوا تھا وہ نور کے پیچھے کھڑا۔ اس کے بالوں کو کھول گیا تھا جس پے نور نے کافی غصہ کیا تھا۔

بہت تنگ کرتے ہیں آپ پلیز جائیں مجھے کام کرنے دیں۔۔ وہ اپنے بالوں کو باندھتے ہوئے بولی تھی۔

ایک چمی دو پھر چلا جاؤں گا۔ احرام نے فرمائش کی۔۔

کچھ تو شرم کریں کسی نے دیکھ لیا تو کیا ہو گا آپ پلیز جائیں یہاں سے۔۔ وہ انکار کرتے ہوئے کہنے لگی۔۔

ہائے ایک شرم ہی تو ہے جو مجھے نہیں آتی تم سیکھا دو نا پلیز۔۔ وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کے چہرے پے جھکنے والا تھا کے نور نے اسے پیچھے کی طرف دھکیلا تھا۔

بس ایک چمی دے دو دے کیوں کے اگر میں نے اپنے طریقے کی تو وہ تمھیں بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا۔۔ وہ ضدی انداز میں گویا ہوا۔۔

بالکل بھی نہیں آپ جائیں یہاں سے۔۔ وہ انگلی سے باہر کی طرف اشارہ کرنے لگی

ٹھیک ہے پھر جب تک تم خود مجھے کس نہیں کرتی میں بھی یہاں سے نہیں جاؤں گا۔۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ باہم ملائے شلف کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا اس پے نور نے دونوں پاؤں پٹخے تھے۔۔

بس ایک ہی۔ نور نے غصے میں انگلی دیکھائی تو وہ مسکراتا ہوا اس کے قریب اکھڑا ہوا۔۔

دو دے دو گی تو قیامت نہیں جائے گی۔ احرام نے پھر اسے کمر سے پکڑا اپنے سینے سے لگایا تھا دونوں کے دلوں میں ایک ساتھ تیزی پیدا ہوئی تھی۔۔ نور نے جب اس کے گال کو چوما تو ساحر یہ سب دیکھ رہا تھا جب نور کی ساحر پے نظر پڑھی تو وہ احرام سے دور ہو گئی تھی۔

ماماموجے بھی کش دیں جشے باباکودیا (ماما مجھے بھی کس دیں جیسے باباکودیا) نور بھی اپنے باپ کی طرح کس کی ڈیمانڈ کرنے لگا یہ سن کر نور احرام کو گھورنے لگی تھی جبکہ احرام ساحر کو گھور رہا تھا۔

جی نہیں میری بیوی تمھیں کس نہیں کرے گی جب تو بڑا ہو جائے گا نا تب اپنی بیوی سے لے لینا۔۔ احرام کی بات پے وہ رونے لگا نور پھر احرام کو برا بھلا کہہ ساحر کے گال کو چومنے لگی تھی۔۔ کچن سے نکلنے کے بعد احرام کمرے کی طرف چلا گیا تھا وہ بیڈ پے لیٹا اپنا فون استعمال کرنے لگا تھا نور بھی چائے بنا کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔۔

چائے ہے پی لیجیے گا۔۔ نور چائے سائیڈ ٹیبل پے رکھتے بولی تھی احرام کال پے کسی سے بات کر رہا تھا۔۔ چائے رکھ نور صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔ احرام نے کافی دیر تک بات کی تھی وہ ساتھ نور کو بھی گھور رہا تھا جب تک وہ کال

کاٹتا چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔۔کال کاٹ وہ چائے کا کپ اٹھا کر پینے لگا ابھی اس نے ایک ہی گھونٹ لیا تھا کے وہ چائے ٹیبل پر رکھ گیا

کیا یار ٹھنڈی چائے کیسے پیوں میں اس نے عجیب سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

گرم گرم ہی لائی تھی آپ پتا نہیں کس سے گپے مار رہے تھے جو ٹھنڈی ہو گئی ہے ؟نور نے بکھرے لہجے میں کہا

کیا مطلب میں کسی سے گپے مار رہا تھا شان کی کال تھی۔احرام نے غصے میں کہا

او بابا کوں میلی ماما کے شاتھ غصہ کل لے آؤ (او بابا کیوں میری ماما کے ساتھ غصہ کر رہے ہو) ساحر اندر داخل ہوتے ہوئے بولا تھا ساحر کو لگا جیسے احرام نور سے لڑ رہا ہے۔

توچپ کر پدی میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں۔احرام نے اسے انگلی دیکھائی تھی

یہ میلی ماما ہیں۔ساحر ننھی کمر پے ہاتھ رکھے لڑنے پے اتار آیا۔

یہ میری بیوی ہے۔احرام نے اسی کے انداز میں کہا

میری ماما ہیں۔ساحر نے بھی ضدی انداز میں کہا وہ احرام کی اولاد تھی۔ جائلس ہونا تو اس کی خون میں تھا۔

میری بیوی ہے۔احرام بھی بچوں کی طرح ضد۔کرنے لگا تھا۔نور سے یہ لڑائی دیکھی نا گئی تو وہ اپنے دونوں کانوں پے ہاتھ رکھ کمرے سے نکل گئی

تمھاری وجہ سے میری بیوی ناراض ہو گئی پدی۔سانا ہو تو۔۔وہ ساحر سے کہتا نور کی طرف چلا گیا تھا نور ان سے بچنے کے لیے دوسرے کمرے میں چلی گئی تھی

سوری یار۔۔احرام اندر داخل ہوتے ہی معافی مانگنے لگا نور اسے دیکھ دوسری طرف دیکھنے لگی تھی۔۔

دیکھو میں نے کچھ نہیں کیا ساحر ہی۔احرام اپنی بات مکمل کر رہا تھا کے نور نے بے اختیار اس کی بات کاٹی تھی

احرام وہ بچا ہے آپ اس سے کیوں بحیہیں ں کرتے رہتے ہیں ۔۔ وہ بات کاٹتے ہوئے بولی تھی ۔

بچا ہے اسی لیے خاموش ہو جاتا ہوں ورنہ تم جانتی ہوں مجھے ۔۔ احرام نے سختی سے کہا ۔

وہ آپ کا ہی بیٹا ہے اسی کی یہ جائلس ہونے والی حرکتیں آپ پے گئی ہیں ۔۔ نور جیسے اسے یاد دلا رہی تھی

مجھ سے دو قدم آگے ہے یہ تو خیر چھوڑو اس بات کو تم اپنا موڈ سیٹ کرو میں تمھیں ایسے نہیں دیکھ سکتا ۔۔ وہ اس کے قریب جاتا اس کے گرد اپنا حصار بنا چکا ۔ تھا

بس چھوڑیں۔۔۔نور نے منہ بنا کر کہا تو احرام اس کے گال پہ لب رکھ گیا

چھوڑا ہی تو نہیں جاتا نا۔۔وہ رومینٹک موڈ میں گویا ہوا

میں نے کہا اس بات کو چھوڑیں۔۔نور نے جلدی سے کہا تو وہ ہنسنے لگا۔

اچھا اچھا۔۔احرام نے مسکرا کر کہا۔

مجھے بھی چھوڑیں۔۔نور نے اپنا وجود جھٹکاتے ہوئے کہا تو احرام نے اس کے گالوں کو چوم کر چھوڑ دیا تھا نور باہر چلی گئی تھی جبکہ احرام ریسٹ کرنے کے لیے لیٹ گیا تھا دوبارہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا تقریباً تیس منٹ بعد وہ جاگ گیا تھا فریش ہونے کے بعد وہ ٹی وی کے سامنے بیٹھ

گیا تھا ساحر کارٹون دیکھ رہا تھا اس کا بیٹا منہ میں ریموٹ ڈالے تھا احرام بھی اس کے ساتھ چپک کر بیٹھ گیا تھا۔۔

چلو ساحر اب میری باری ریموٹ مجھے دو۔اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا تو ساحر نے ریموٹ دینے سے صاف انکار کر گیا

دیتے ہو یا۔احرام نے اسے آنکھیں دیکھائی

نی دیتا (نہیں دیتا) وہ بھی اسی کے انداز میں بولا تھا۔ایسا لگ رہا تھا جیسے پھر دونوں لڑنے لگے گے۔۔

تمھیں پتا ہے ہم نے تمھیں کچرے کے ڈبے سے اٹھا کر لا یا ہے۔احرام اب اسے چھیڑ رہا تھا یہ سن کر ساحر ماما ماچلاتے ریموٹ وہی چھوڑ کچن کی

طرف بھاگا تھا لیکن نور کچن میں تھی ہی نہیں اب وہ نور کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا نین کے کمرے میں گھس گیا تھا

ماما بابا موجے کہ لے اے ہم نے تمہیں کتلے کے دابے شے اتھا کل لایا اے تم بوت گندے بتے ہو میں تمھیں مالوں گا (ماما بابا مجھے کہہ رہے ہیں ہم نے تمھیں کچرے کے ڈبے سے اٹھا کر لایا ہے تم بہت گندے بچے ہو میں تمھیں ماروں گا) ساحر ایک کے ساتھ دو دو لگا کر نور سے کہنے لگا نور بھی کافی طیش سے باہر نکل گئی تھی۔۔ جبکہ نین یہ سن ہنس پڑی

یہ کیا کہا آپ نے ساحر سے کے ہم نے تمھیں کچرے کے ڈبے سے اٹھا کر لایا ہے تم بہت گندے بچے ہو میں تمھیں ماروں گا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ احرام سے پوچھنے لگی ساحر بھی اس کا دوپٹہ منہ میں ڈالے اس کے ساتھ چپکا ہوا تھا

استغفار میں نے بس اسے یہ کہا تھا کے ہم نے تمھیں کچرے کے ڈبے سے اٹھا کر لایا ہے باقی یہ حود سے کہہ رہا ہے کتنا جھوٹا ہے تمھارا لاڈلہ اور سچ ہی تو کہا ہے اسے ہم نے کچرے کے ڈبے سے اٹھا کر لایا ہے۔احرام کی بات پے نور نے عجیب سامنہ بنا کر اسے گھورنا شروع کیا۔

آپ کیوں میرے معصوم سے بچے کے پیچھے پڑیں ہیں آخر کیا بگاڑا ہے اس نے آپ کا؟نور نے سخت لہجے میں پوچھا

بہت کچھ بگاڑا ہے تمھارے اس لاڈلے نے اس نے مجھ سے میری بیوی کو چھین لیا ہے احرام نے جائلس ہونے والے انداز میں کہا

اففف آپ کا کچھ نہیں بن سکتا احرام دیکھیں میں پھر کہہ رہی ہوں اب اگر آپ نے اسے کچھ ایسا ویسا کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا میں بھول جاؤں گی آپ کون ہیں اور کیا کر سکتے ہیں۔۔نور کافی جوش میں آگئی تھی۔۔وہ سچ میں بھول چکی تھی کے وہ سید احرام شاہ سے بات کر رہی ہے۔۔

بھول تو تم ویسے بھی گئی ہو مجھے حیر میں بھی احرام ہوں اپنی نور تم سے واپس لے کر ہی رہوں گا اور تھوڑا سا تو حیال کر لیا کرو لاہور کا اکلوتا کینگ ہوں میں ہر وقت بے عزتی کرتی رہتی ہو۔۔وہ غصے میں کہتا اب معصوم بن رہا تھا ۔۔

آپ اپنی بے عزتی حود کرواتے ہیں۔احرام سے کہتی وہ دوبارہ کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔دن کے چار بجے تھے ساحر بیڈ پے لیٹا نور کے فون پے کچھ

دیکھ رہا تھا احرام بھی مسکراتے ہوئے اس کے قریب لیٹ گیا تھا۔احرام فون دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا نور اسے گھور فون اس سے دور کرنے لگا

ساحر ایک کس مل سکتی ہے؟احرام نے محبت سے پوچھا

نی توئی کش نی (نہیں ہوئی کس نہیں) وہ اسے کہتا فون کو دیکھنے لگا

لیکن میں تو لے کر ہی رہوں گا۔۔مسکرا کر کہتا وہ اس کے گالوں کو چومنے لگا۔نور نے کافی شور ڈالا تھا لیکن احرام نے اسے نا چھوڑا آخر نور اس کے گلے پے اپنے دانتوں کا نشان چھوڑ باہر بھاگ گیا تھا۔۔

ساحر کے بچے۔۔احرام شیشے کے سامنے کھڑا اپنے گلے کو دیکھ رہا تھا جس پے ساحر کے دانتوں کے نشانات اس واضح نظر آرہے تھے۔۔وہ غصے میں

ہی نیچے چلا گیا تھا نور باہر صوفے پر بیٹھی تھی کچھ سوچ رہی تھی احرام اس کے سر پے کھڑا ہو گیا

نور دیکھو ساحر نے تمھاری جائیداد پے کیا کیا ہے۔ وہ اسے اپنا گلہ دیکھنے لگا

پکا آپ نے ہی شرارت کی ہو گی تبھی یہ ہوا ہے۔۔ وہ مسکرا کر بولی تھی

ہاں پتا تھا تم تو اسی کا سائیڈ دو گی چلو جلدی سے اس پے مرہم لگاؤ ورنہ میں تمھارے لاڈلے کو نہیں چھوڑوں گا احرام نے اپنے گلے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے کہا

آپ حود لگا لیں نا۔۔ نور یہاں سے اٹھ کر پھر کمرے کی طرف جانے لگی وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے جانے لگا

وہ مرہم نہیں یہ مرہم۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ نور کو کمر سے کھینچ اپنے قریب کرتا اسے اپنے لبوں کی طرف اشارہ کرنے لگا تو وہ انکار کر گئی۔

نہیں کرنا تو پھر ٹھیک ہے اب دیکھنا تمھارے لاڈلے کا میں کیا حال کرتا ہوں۔۔ وہ اپنے دونوں آستینوں کو فولڈ کرتا باہر جانے ہی والا تھا کے نور نے اسے روک لیا تھا۔

میں کرتی ہوں آپ اسے کچھ مت کہنا۔ نور نے فوراً سے کہا۔

تو اتنا ویٹ کیوں کر رہی ہو چلو جلدی سے لگاؤ۔۔ وہ اسے اپنے سینے سے لگائے مسکرا کر بولا تو نور نے فوراً سے اس کے نشان پے اپنے لب رکھ دیے اس کے لب رکھتے ہی وہ اپنی آنکھیں بند کر مسکرانے لگا تھا۔۔

بس چھوڑیں اب۔ نور نے کہا

جی چاہتا ہے ابھی تمھیں چوم لوں۔ لیکن کیا کروں تم قریب ہی نہیں آتی
۔۔ وہ مسکرا کر بولا تھا
دوسرے دن دوپہر کو احرام بغیر کھانا کھائے ہی سو گیا تھا جب وہ سو کر اٹھا تو اپنے فون کو استعمال کرنے لگا نور تب سے ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی وہ ساحر کے ساتھ نیچے کھیل رہی تھی۔ جب احرام نے دیکھا کے نور۔ نے آج مجھے کوئی لفٹ ہی نہیں دی تو وہ غصے میں باہر چلا گیا تھا۔ نور کا ہاتھ پکڑ وہ اسے زبردستی کمرے میں لے آیا

آج فیصلہ ہو جائے میں یا ساحر ؟! احرام نے سختی سے پوچھا نور کچھ کنفیوز سی ہو گئی۔

کیا مطلب ؟ نور نے پوچھا

مطلب یہ کے تمھیں میں چاہیے یا ساحر کیوں کے اس کے ہونے کے بعد تم تو بالکل ہی مجھے بھول گئی ہو یار او سوری اس کی پیدائش سے پہلے بھی کون سا تم میرے قریب آتی تھی حو دزبردستی تمھیں اپنے قریب لانا پڑتا تھا ۔مجھے ساحر سے کوئی نفرت نہیں ہے وہ میرا خون ہے میری اولاد ہے تم دونوں میری زندگی ہو میرا عشق ہو بس اس کی وجہ سے تم مجھے بھول گئی ہو تمھیں میری کوئی فکر نہیں میرے جذبات احساسات کا کوئی احساس نہیں ۔۔وہ اسے کندھے سے پکڑے نرم اور سخت دونوں لہجہ احتیار کیے کہہ رہا تھا۔

نور میں نہیں کہتا تم ساحر سے لاڈ پیار نا کرو کرو لیکن۔ساتھ ساتھ مجھے بھی وقت دو مجھے تمھاری ضرورت ہے نور اور اتنی کے تم سوچ نہیں سکتی لیکن تم کیا جانو احرام شاہ کا عشق۔وہ پوری شدت سے اپنے جذبات کو بیان کر رہا تھا۔۔

بولو خاموش کیوں ہو ؟احرام نے اپنا سوال دہرایا

قسم سے احرام آپ پاگل ہیں اس چار سال کے بچے سے مقابلہ کر رہے ہیں وہ بچا جس کے لئے میں کتنا تڑپی تھی آپ اس سے مقابلہ کر رہے ہیں۔نور کی بات نے احرام کے چہرے کے تاثرات ہی بدل ڈالے تھے

اور میں جو ایک ایک منٹ تمھارے لیے تڑپتا ہوں کے کب تمھیں اپنی باہوں میں بھروں گا کب تمھیں محسوس کروں گا۔اس کا کیا حیر میں ایسے

ہی بحث کر رہا تھا مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا۔۔ بری طرح سے اسے چھوڑتا وہ لائبریری کی طرف چلا گیا تھا نور وہی بت بنی کھڑی رہی وہ خود سے کہہ رہی تھی کے آخر میں نے ایسا کیا کہہ دیا۔۔ وہ خود سے کہتے کہتے احرام کے پیچھے چلی گئی تھی احرام لائبریری کے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر چکا تھا نور باہر کھڑی دروازہ پیٹ رہی تھی لیکن احرام نے دروازہ نا کھولا تھا نور بھی اداس ہو کر واپس کمرے کی طرف لوٹ آئی تھی

۔۔۔ شام ہونے کے قریب تھی احرام نے ابھی تک لائبریری میں تھا نور پھر دروازے کے قریب کھڑی زور زور سے پیٹ رہی تھی۔۔ اس بار احرام نے دروازہ کھول دیا تھا۔

پلیز اب چھوڑ بھی دیں یہ غصہ میں نے آخر ایسا کیا کہہ دیا کے آپ مجھ سے ناراض ہو گے۔۔ وہ احرام کے قریب تر بیٹھ اس سے سوال کرنے لگی وہ آگے سے کچھ بول ہی نہیں رہا تھا۔

احرام ادھر دیکھیں نا۔۔نور نے جب اس کا چہرے اپنی طرف موڑنا چاہا تو وہ غصے سے اس کا ہاتھ پیچھے کرنے لگا۔

بندہ اگر اتنا پیارا ہو تو نخرہ دیکھنا تو بنتا ہے۔۔وہ مسکرا کر بولی تھی احرام نے پھر کچھ نا کہا۔

اچھا سوری نا دیکھیں میں کان پکڑ۔رہی ہوں پلیز ناراضگی چھوڑ دیں پلیز ۔۔نور اپنے دونوں کانوں پے ہاتھ رکھے اب رونے والے انداز میں کہہ رہی تھی۔احرام سے بھی برداشت نا ہوا تو وہ نور کی طرف دیکھنے لگا جب احرام نے اس کی طرف دیکھا تو وہ کان پکڑے اپنے لبوں کو بھینچ گئی تھی اس پے وہ مسکرا کر اسے اپنے گلے سے لگا گیا۔

بہت کوشش کی کے تم سے ناراض ہوں لیکن یہ کم بخت دل ہے کے مانتا ہی نہیں۔۔وہ اسے اپنے گلے سے لگائے ہی بولا تھا۔

نور آئی لو یو سو مچ۔۔اس بار وہ اسے حود سے الگ کر کے بولا تو نور مسکرانے لگی۔

آئی لو یو ٹو احرام۔نور نے جب یہ تین لفظ ادا کیے تو وہ مسکرایا تھا چار دن بعد!!

آج احرام شاہ کا برتھڈے تھا اور اس بار احرام یہ برتھڈے صرف نور کے ساتھ منانا چاہتا تھا۔سبھی بچے برتھڈے کو لے کر کافی حوش تھے وہ بے چارے ایسے ہی حوش ہو رہے تھے کیوں کے احرام تو نور کے ساتھ برتھڈے منانا چاہتا تھا احرام اور کرامت سائیں باہر گارڈن ایریا میں بیٹھ کر

باتیں کررہیں تھے اپنے باپ سے گپ شپ مارنے کے بعد اندر چلا گیا تھا ساحر نور کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا وہ اسے تنگ کر رہا تھا

اوئے میری بیوی کے پیچھے پیچھے کیوں چل رہا ہے۔ احرام نے جھک کر کہا

میں آپی ماما کے پیچھے چل لہا آؤں (میں اپنی ماما کے پیچھے چل رہا ہوں) وہ بھی اسی کے انداز میں کہنے لگا۔ نور وہی کھڑی تھی

ماما میں آپ کا پالا بے بی آؤں نا (ماما میں آپ کا پیارا بے بی ہوں نا) ساحر احرام کو جائلس کروانے کے لیے نور سے پوچھنے لگا۔ جس پے احرام نے اپنے آئی بر وا چکائے۔۔

ہاں میری جان آپ ماما کے بہت پیارے بے بی ہو۔۔نور نے اس کے گالوں کو چومتے ہوئے کہا تھا

بڑا آیا پیارا بے بی۔احرام نے شرارتی انداز میں کہا

آپ برے آئے (آپ بڑے آئے) وہ بھی شرارت کرنے لگا اس سے پہلے دونوں لڑتے نور ساحر کو لے کر احرام کی نظر سے اوجھل ہو گئی تھی وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا نور تھک ہار کمرے میں گھس گئی تھی دونوں ماں بیڈ پے بیٹھیں تھے احرام بھی مسکراتے ہوئے ان کے قریب بیٹھ جاتا ہے ساحر نور کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ایسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر میری بیوی کو کیوں دیکھ رہا ہے۔احرام پھر ساحر سے مقابلے پے اتر آیا تھا

یہ میلی ماما اے آپ میلی ماما کو آنتیں پھال پھال کل کوں دیکھ لے (یہ میری ماما ہیں آپ میری ماما کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیوں دیکھ رہے) وہ بھی لڑنے پے اتر آیا جبکہ نور نے اپنے ماتھے پے ہاتھ رکھ دیا وہ باہر سے بھاگ کر اندر آئی تھی اور یہاں پھر ان دونوں کی لڑائی شروع ہو گئی تھی۔

اوئے چوزے یہ میری بیوی ہے۔احرام اس کی طرف لپکا۔

او میلی ماما اے (۔او میری ماما ہے) ساحر نے آنکھیں بھینچ لی۔۔

نور اپنے لاڈلے کی جلدی سے شادی کروادو تا کہ اسے بھی پتا چلے کے جب کوئی آپ کی بیگم پے۔ بری نظر ڈالتا ہے تو کیسا لگتا ہے۔۔ وہ ساحر کو دیکھتے ہوئے نور سے کہنے لگا

ماما آپ بابا کی دوشری سادی کلوادیں (ماما آپ بابا کی دوسری شادی کروا دیں) ساحر کے پاس اس کی ہر بات کا جواب تھا۔۔

افف یا اللہ مجھے صبر دے۔۔وہ اپنے دونوں کانوں پے ہاتھ رکھے پھر کمرے سے نکل گئی تھی جس پے احرام نے مسکرا کر امین کہا تھا وہ مزید ان کی لڑائی کا حصہ نہیں بنا چاہتی تھی اب یہ لڑائی تو کبھی نا ختم ہونے والی تھی۔۔

ٹڈی پھر میری بیوی کو ناراض کر دیا نا۔۔احرام نے غصے میں کہا

کھالوس بابا آپ نے میلی ماما کو ناراج تیا اے (کھڑوس بابا آپ نے میری ماما کو ناراض کیا ہے) ساحر نے جب یہ کہا تو احرام نے اسے آنکھیں دیکھائی تھی۔۔

چپ بے ٹڈی۔۔وہ اسے انگلی دیکھنے لگا

اوتدی۔(اوٹڈی) وہ اپنی کمر پے ہاتھ رکھ بولا تو احرام کی ہنسی چھوٹ گئ

ٹڈی تم گندے بچے ہو؟ احرام نے مسکرا کر کہا

جی نہیں میرا بیٹا بہت معصوم ہے بہت اچھا بچا ہے۔اور بڑا ہو کر بھی اچھا بچا ہی بنے گا۔۔نور کمرے میں داخل ہوئی

کس حیال میں ہو بیگم یہ اور معصوم توبہ توبہ جب بڑا ہو گا تب پتا چلے گا یہ معصوم ہے یا نہیں۔۔احرام کے نزدیک ساحر بالکل بھی معصوم نا تھا بلکہ وہ ڈرامے باز تھا۔۔

شام ہو چکی تھی کھانا کھانے کے بعد احرام صاحب فوراً سے کمرے کی طرف بھاگے تھے وہ اپنے کمرے کی طرف نہیں ساتھ والے کمرے کی طرف چلا گیا تھا احرام گلاب کے پھول بیڈ پے پھینک رہا تھا وہ کیک ٹیبل پے رکھ چکا تھا کمرہ ہلکا پھلکا ہی سجا تھا۔۔وہ ہاتھ میں کالے رنگ کا شاپر پکڑے واپس اپنے کمرے کی طرف آیا تھا

بیگم اپنے لاڈلے کو جلدی سے سلا کر یہ ساڑھی پہن کر کمرے میں آجانا اگر لیٹ ہوئی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔وہ شاپر بیڈ پے رکھتے ہوئے کہتا واپس اسی کمرے کی طرف چلا گیا تھا نور ساحر کو سلا کر شاپر کھولنے لگی شاپر کھولتے ہی اس نے عجیب سامنہ بنایا

پھر سے ساڑھی ۔۔وہ شاپر میں لال رنگ کی ساڑھی کو دیکھ کر لب بھینچ گئی
۔۔وہ ساڑھی ہاتھوں میں پکڑے احرام کی طرف چلی گئی

احرام میں یہ نہیں پہنوں گی ۔۔وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی منع کر گئی
احرام اس کے قریب آیا تھا

کیوں وجہ ؟وہ سریس انداز میں پوچھنے لگا

مجھے یہ ساڑھیاں اچھی نہیں لگتی ۔۔نور نے جواباً کہا

میری جان تو میں کون سا کہہ رہا ہوں اسے ساری عمر پہنو جب میرا دل کرتا
ہے تمہیں اس ۔ساڑھی میں دیکھوں تبھی کہتا ہوں او آج تو میرا جنم دن

ہے اور آج بڑی شدت سے دل کر رہا کے پھر تمھیں ساڑھی میں دیکھوں کالے رنگ کی ساڑھی میں تم آفت لگتی تھی اب میں دیکھنا چاہتا ہوں کے لال رنگ تم پے کیسا لگتا ہے۔۔ جاواب جلدی سے تیار ہو کر آو۔۔۔ احرام اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا

لیکن۔۔ نور تیار نا تھی اسے پہننے کے لئے۔ جبکہ احرام نے اسے زبردستی بھیج دیا تھا پانچ منٹ کے اندر اندر وہ تیار ہو کر کمرے میں آئی تھی لال رنگ میں وہ قہر ڈھا رہی تھی احرام منہ پے ہاتھ رکھے اسے سر سے پاؤں تک گھور رہا تھا۔

کوئی ورڈ نہیں میرے پاس بس اتنا کہوں گا جان لینے والا لک اپنایا ہے۔۔ وہ اس کے کان میں سر گوشی کرتے ہوئے کہتا اس کا ہاتھ تھام کر اسے کیک کی طرف لے آیا تھا۔ کیک کاٹنے سے پہلے وہ نور کو اپنا ہاتھ آگے کرنے کو

بولنے لگا نور بھی مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے بڑھا گئی تھی احرام نے اپنی جیب سے دو بلیک کلر کے بریسلٹ نکالے تھے۔۔ جن کا ڈائزن ہرٹ جیسا تھا جس ایک پے نور لیکھا تھا اور دوسرے پے احرام۔۔ احرام نے اپنے نام والا بریسلٹ نور کی کلائی میں پہنا دیا تھا اور نور کے نام والا بریسلٹ خود پہن لیا تھا۔ دونوں نے جب اپنی کلائیاں جوڑی تو وہ دونوں بریسلٹ ایک دوسرے کے ساتھ چپک گے۔ احرام نے اپنے برتھڈے والے کیک پے بھی احرام کی نور لکھوایا تھا وہ کاٹ کاٹ چکا تھا کیک کاٹ وہ اسے کھلانے لگا۔۔

چلو جی میرا تحفہ دو اب ؟ وہ مسکرا کر کہتا اپنا ہاتھ آگے بڑھا گیا۔

سوری احرام آپ کو دینے کے لیے میرے پاس کوئی تحفہ نہیں ہے۔۔ نور نے معذرت کرنے والے انداز میں کہا تو وہ دو قدم آگے آیا

مجھے کچھ پتا نہیں مجھے تحفہ چاہیے مطلب چاہے۔ وہ ضدی انداز میں بولا تھا

کل دے دوں گی۔ نور فوراً سے بولی تو وہ نا میں سر ہلانے لگا

نہیں ابھی چاہیے۔۔ وہ پھر ضدی انداز میں بول رہا تھا نور اب پرشان سی ہو گئی تھی۔

اب کیا کروں میں۔۔ وہ دھمی آواز میں بولی تھی احرام اس کی۔ بڑ بڑ سن چکا تھا۔

ایک شرط پے چھوڑ سکتا ہوں۔۔ وہ اسے کمرے کھینچ اپنے قریب لے آیا

ک۔ کیسی شرط۔ ؟نور نے پوچھا تو وہ اسکے چہرے پے اپنا ہاتھ کو پھیر نے لگا

اپنے اس۔ وجود۔ سے میرے روح کو ٹھنڈک پہنچاؤ۔۔ وہ جب مسکرا کر بولا تو نور نے اپنا جود جھٹک دیا۔۔

احرام مجھے بہت نیند آئی ہے۔ وہ جانے ہی والی تھی کے احرام نے اس کا ہاتھ پکڑ دوبارہ اسے اپنے قریب کر لیا تھا۔

تمھیں لگتا ہے تم مجھ سے دور جا پاؤ گی نور۔ پیار سے حود کو میرے حوالے کر دو جان۔۔ وہ آہستہ آہستہ کہتا پھر اس کے نازک چہرے پے اپنی انگلیاں پھیر نے لگا تھا۔ نور اب خاموش ہو چکی تھی اس کی خاموشی احرام کو سب سمجھا چکی تھی وہ اسے بیڈ پے گرا اس پے جھک گیا تھا۔۔

عام ہے سارا جہان۔ میرے لئے بس تم ہی خاص ہو۔۔ خمار آلودہ لہجے میں کہتا وہ اس کے لبوں کو چومنے لگا وہ اس کے لبوں پہ اپنی گرفت مضبوط بنائے تھا زور زور سے سانسیں لے رہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کے اس نازک سے وجود پہ اپنے۔ عشق کی شدتیں لٹانیں لگا تھا وہ بھی خاموشی سے اس کی شدت کو سہہ رہی تھی۔۔ایک ماہ اور گزر چکا تھا آج آخری روزہ تھا سارا دن گزرنے کے بعد شام ہونے کے قریب تھی احرام جو سویا ہوا تھا نورا سے

جاگنے کے لیے روم کی طرف چلی گئی تھی۔۔ وہ احرام کا کیوٹ سا فیس جو صرف ابھی کے لیے نظر آرہا تھا دیکھ مسکرانے لگی نا جانے اس کے دماغ میں کیا شرارت سوجی کے وہ آرام سے احرام کے قریب لیٹ گئی۔۔ وہ اس کی بند آنکھوں کو کھول رہی تھی کبھی وہ اس کی آنکھوں کو کھولتی تو کبھی اس کی ہونٹوں کی سمائل بناتی۔۔ جب اس نے دیکھا کے احرام جاگ گیا ہے تو وہ

اس کے قریب سے اٹھنے لگی وہ اٹھ رہی تھی کے احرام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

اچھا لگ رہا تھا لیٹی رہو۔۔اسے اپنے باہوں میں قید کر چکا تھا اس بار نور حود کو چھڑانے اکی بجائے احرام سے لپٹ گئی تھی احرام۔ بھی اس کے ماتھے کو چومتا دوبارہ آنکھیں موند گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد احرام فریش ہو ڈائنگ ٹیبل کی طرف آیا تھا سبھی ڈائننگ ٹیبل پے بیٹھے دعا مانگ رہے تھے اور بچے ایک دوسرے کے ساتھ شرارت کر رہے تھے۔۔اج احرام میں اتنی ہمت نا تھی کے وہ اس ٹڈی سے بحث کرتا اذان ہوتے ہی سب اپنا اپنا روزہ کھولنے لگے۔۔

دوسرے دن جس دن کا سبھی بے صبری سے انتظار کرتے ہیں وہ دن ہی آگیا تھا آج عید تھی سبھی بچے صبح سے جاگے ہوئے تھے ساحر نور کو تنگ کر رہا تھا نور سب سے پہلے اسے تیار کر کے پھر کچن کے کاموں میں مصروف

ہو گئی تھی۔ دلربا اور نین بھی اس کے ساتھ مدد کر رہی تھی مائیں اپنے اپنے بچوں کو تیار کر کے کچن میں گھسی ہوئیں تھیں احرام جو سویا تھا فریش ہو کر ابھی واش روم سے نکلا تھا کے نور نے اسے عید ویش کی تھی۔۔

عید مبارک۔۔ نور نے اس سے کہا

ایسے کون عید مبارک کہتا ہے۔۔

تو پھر؟ وہ اس کے قریب گئی تو وہ اسے اپنے اور قریب تر کر گیا۔۔

ایسے کرتے ہیں عید وش چلو اب جلدی سے کرو۔ وہ اس کے گالوں کو چوم کر اسے بتانے لگا نور بھی بنا ضد کیے اس کی بات مان گئی تھی۔۔

آپ کو بھی عید مبارک ہو احرام کی جان وہ مسکرا کر کہتا اس کے لبوں کو چومنے لگا۔۔

جلدی سے تیار ہو جانا میں اپنی بیوی کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ مسکرا کر کہتا وہ باہر نکل گیا تھا باہر نکل وہ سب سے پہلے سکینہ بی بی کے کمرے میں گیا تھا اپنی دادی کو عید مبارک کہہ ان سے باتیں کرنے کے بعد وہ گھر کے باقی ممبر کو عید ویش کرنے لگا اور آخر میں وہ ساحر کو ڈھونڈنے لگا

ساحر سائیں کہاں ہو ؟ اونچی اواز میں چلاتا وہ اسے بلانے لگا اس کی آواز پے وہ باہر کی طرف سے اندر آیا ساحر نے بلیک رنگ پینا ہوا تھا جبکہ احرام نے سفید ہی پہنا ہوا تھا

عید مبارک ہو چوزے۔۔وہ زبردستی اس کے گال کو چومتے ہوئے بولا تو ساحر کی چیخیں گونجنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد نور بھی تیار ہو گئی تھی۔۔اس نے بھی بلیک کلر ہی پہنا تھا نور دلربا اور نین نے مل کر یہ کلر ڈیسائڈ کیا تھا جبکہ لڑکوں نے سفید رنگ پینا تھا۔۔نور بہت پیاری لگ رہی۔۔احرام جب دوبارہ کمرے میں آیا تو نور آگے ریڈی تھی۔۔

چلیں اب میری عیدی دیں۔۔نور نے مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے کیا تو۔احرام نے فوراً سے اس کے لبوں پے کس کر دیا تھا

احرام۔اس کی حرکت پے نور نے اسے گھورا

اس سے بیسٹ عیدی میرے پاس نہیں تھی۔۔وہ مسکرا کر بولا تو نور اداس چہرہ بنا کر صوفے پے بیٹھ گئی تھی۔وہ اسے اداس نہیں دیکھ سکتا تھا اس لئے

وہ مسکرا کر اپنے جیب سے کچھ نکلتا اس کے قریب جا کر اس کے گلے میں

پہنانے لگا یہ دیکھ نور۔پلٹی تھی۔۔

یہ کیا؟ وہ اپنے گلے پے کسی چیز کو محسوس کرتے ہوئے پوچھنے لگی احرام نے

اسے ایک بہت پیارا ڈائمنڈ کا نکلس پہنایا تھا۔۔

بھلا ایسے ہو سکتا تھا کے میں اپنی نور کو عیدی نا دوں۔۔اسے نکلس پہنا کر

وہ اس کے ماتھے کو چومنے لگا اس کا ہاتھ پکڑ وہ کمرے کی طرف لے گیا تھا

احرام نے اسے شیشے کے سامنے کھڑا۔کر دیا تھا۔

بہت بہت حوبصورت پے احرام اس کی گردن پے اپنی تھوڑھی رکھے بولا

تھا

کیا نکلس ؟نور نے پوچھا

نہیں میری نور۔۔وہ مسکرا دیا

آپ بہت اچھے ہیں۔۔وہ اب پلٹ کر اسے دیکھنے لگی وہ بولے جا رہی تھی جبکہ احرام اس کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ اس کے ماتھے پے آئی لٹوں کو پیچھے کر رہا تھا۔۔

عید مبارک ہو۔۔ساحل دلربا کے ہاتھ چومنے لگا۔۔

کیا ہوا؟دلربا کا آف موڈ دیکھ کر ساحل نے پوچھا

سوکھی عیدی کون دیتا ہے۔۔دلربا نے منہ بنا کر کہا تو وہ مسکرا کر اپنی جیب سے رینگ نکالنے لگا رینگ نکال کر وہ اسے پہنا گیا تھا یہ دیکھ دلربا خوشی سے چیختی اس کے گلے جا لگی۔۔۔اج خوشی کے موقع ہے سارہ اور شان بھی آئے تھے ساحر منت کو لے کر باہر گارڈن ایریا میں چلا گیا وہ غباروں میں ہوا ڈلوا کر اسے کھیل رہا تھا۔۔ سبھی لوگ ایک ہی جگہ بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے

تقریباً ایک ہفتے بعد آج نور احرام۔کو باہر چلنے کی ضد کر دی تھی احرام بھی نور کی ضد ہے افس نہیں گیا تھا نور ساحر کو تیار کر کے خود تیار ہو رہی تھی

۔۔

ماما موجے دیں پلچ (ماما مجھے دیں پرس) نور کے ہاتھ میں ہینڈ بیگ دیکھ ساحر مانگے لگا تو نور نے انکار کر دیا کے تم نہیں اٹھا سکتے آخر وہ ضد کرنے لگا کے

میں اٹھاؤں گا ہی اٹھاؤں گا نور نے اس کی ضد کے آگے گھٹنے ٹیک گئی اور بیگ اسے دے دیا۔ تھا

اولڑکے میری بیوی کا بیگ کہاں لے جا رہے ہو؟ احرام کے اندر کا شرارتی کیڑا جاگ گیا تھا۔۔

ہتیں میلے آگے شے میں مال دوں گا (ہٹیں میرے آگے سے میں مار دوں گا)وہ رونے والے انداز میں کہہ رہا تھا

میری وجہ سے ہی تو اس دنیا میں آیا ہے اور مجھے ہی مارے گا بڑا آیا۔۔ پھر زبردستی اس کے گال کو چومتا اسے غصہ دلا کر وہ بھاگ گیا تھا۔۔ وہ گاڑی سے ٹیک لگائے دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔ ساحر نور کا بیگ گھسیٹتا ہوا گاڑی کی طرف جا رہا تھا

میری بیوی کا بیگ کیوں گندا کر رہے ہو وائے لاؤ مجھے دو۔ ساحر کو نور کا بیگ یوں گندا کرتے دیکھ احرام نے اسے بیگ مانگا تو وہ چلانے لگا۔۔

چپ لاؤڈا سپیکر۔۔ سختی سے اسے کہتا وہ گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔۔ باہر گھومنے کے بعد نور نے اسے مول چلنے کا کہا تھا شائد اسے کچھ شاپنگ بھی کرنی تھی۔۔

احرام مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے ایس الگ رہا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہو۔۔ نور اپنے دل پے ہاتھ رکھے اسے بتا رہی تھی

ارے کچھ نہیں ہو گا تم ایسے ہی وہم پال رہی ہو۔۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تھا۔۔ کچھ ہی دیر میں تینوں مول پہنچ گئے تھے۔۔ مول میں ساحر

ایک جگہ ٹھہر ہی نہیں رہا تھا کبھی ادھر تو کبھی ادھر۔۔

احرام ساحر جا رہا ہے پلیز اسے دیکھیے گا۔ ساحر کو جاتا دیکھ نور نے جلدی سے کہا

لاہور کا کینگ اب اس ڈیڑھ فٹے کے پیچھے جائے گا۔ وہ دھمی آواز میں کہتا ساحر کے پیچھے چلا گیا تھا۔ ساحر بھاگ رہا تھا کے احرام نے اسے پکڑ لیا تھا وہ اسے اپنی گود میں اٹھا کر واپس نور کی طرف آرہا تھا جب احرام کو ایک زوردار جھٹکا محسوس ہوا پہلے جھٹکے کے بعد دوسرا جھٹکا ایسا ہوا کے ہوتی بلڈنگ ہی زور زور سے ہلنے لگی۔۔

Earthquake earthquake

مول میں ہر طرف شور مچ گیا تھا احرام بھاگ کر نور کے قریب چلا گیا تھا

نور زلزلہ ہو رہا ہے۔۔ وہ نور کو اپنے گلے لگائے بولا تو زلزلے کے جھٹکے اب تیز ہونے لگے تھے سب بھاگ کر بھی کہاں جاتے اس لئے جو جہان کھڑا تھا وہی کھڑا رہا نور تو کلمے کا ورد۔ کرنے لگی تھی۔۔ یوں دیکھتے ہی دیکھتے پوری بلڈنگ ٹوٹنا شروع ہو گئی تھی ہر طرف شور مچ گیا تھا۔۔ اس قدر خوفناک منظر تھا کے سبھی کے رونگھٹے کھڑے ہو گے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے آج ہی قیامت آگئی ہو احرام نور اور ساحر کو لے کر بھاگ ہی رہا تھا کے درمیان سے فرش دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا فرش ٹوٹے۔ ہی نور اس کے بیچ گر پڑھی یہ دیکھ احرام اونچی اواز میں چلایا تھا وہ ساحر کو نیچے۔ چھوڑ ایک ہاتھ سے ساحر کو پکڑے دوسرے سے نور کا ہاتھ پکڑا اسے اوپر لانے کی کوشش کر رہا تھا بلڈنگ ہر جگہ سے ٹوٹ رہی تھی اچھے لوگ بھاگ رہے تھے تو آدھے بے چارے نیچے گر کر اپنی جان دے چکے تھے۔۔

نور کوشش کرو۔ وہ اسے کھینچتے ہوئے بولا تھا نور اوپر آنے کی کافی کوشش کر رہی تھی۔ جب ایک پل کے لیے نور کا ہاتھ پھسلا تو احرام اونچی اواز میں چلایا تھا نور گرتے گرتے بچی تھی یوں وہ آہستہ آہستہ اسے اوپر لا رہا تھا نور کافی اوپر تک آگئی تھی۔

نور جلدی کرو۔۔ احرام اوپر دیکھتے ہوئے بولا تھا اوپر چھت گرنے ہی والا تھا۔۔ اس سے پہلے کے احرام نور کو اوپر کرتا چھت نور پے گرتا اسے اپنے ساتھ نیچے لے گیا تھا نور کا بریسلٹ احرام کے ہاتھ میں ہی رہ گیا تھا احرام نے بھی چلانا شروع کر دیا تھا وہ وہی بیٹھا رونے لگا تھا وہ نور نور چلا رہا تھا۔۔ ساحر بھی رو رہا تھا نور کافی نیچے جا کر گری تھی جس سے دیکھ لگ رہا تھا کے وہ نیچے جاتے ہی دم توڑ چکی ہو گی جب تھوڑی دیر بعد زلزلے کے جھٹکے روکے تو وہ ساحر کو لے کر پاگلوں کی طرح نیچے بھگا تھا سبھی راستے

ٹوٹ چکے تھے لیکن وہ نیچے جانے کا راستہ بنا چکا تھا۔۔ پھر ان کی خوشیوں کو کسی کی نظر لگ گئی تھی وہ کہتے ہیں نا خوشیاں زیادہ دیر تک نہیں رہتی۔۔ وہ روتا تڑپتا نیچے پہنچا تھا جہان سبھی اپنے پیاروں کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔ اس مول کے علاوہ یہاں باقی بلڈنگز کا بھی یہی حال ہوا تھا

OOOOOOOOOOOOOO

نور نور۔۔ وہ ساحر کو گود میں اٹھائے پاگلوں کی طرح اسے پکارے جا رہا تھا جو حال اس بلڈنگ کا بنا تھا اسے دیکھ لگ رہا تھا کے نور مشکل ہی بچی ہو ۔۔

پلیز کوئی میری نور کو ڈھونڈو پلیز۔۔ وہ اونچی آواز میں رو رہا تھا احرام اور ساحر کو بھی کافی چوٹیں آئیں تھی۔۔

نور پلیز کہی سے آجاؤ دیکھو میں کتنا تڑپ رہا ہوں نور۔۔۔ وہ آسمان کی طرف دیکھ کر چلا تھا وہ فون جو بچ گیا تھا نکال ساحل کو کال کر یہی بلا گیا تھا تھوڑی ہی دیر میں دونوں لڑکے اسی جگہ پہنچ گے تھے احرام نے دونوں کو نور کو تلاش کرنے کا بول دیا تھا دونوں ہر طرف نور کو ڈھونڈ رہے تھے لیکن ملبا اتنا زیادہ تھا کے نور کا نام نشان تھا نا تھا تھک ہار دونوں واپس احرام کے پاس آ گے تھے۔

بھائی سائیں اتنا ملبا ہے مجھے نہیں لگتا نور سائیں بچی ہو گی۔۔ ساحل کی بات پے احرام نے اسے ایک زوردار تھپڑ رسید کیا تھا جبکہ ساحر کو آرزم نے اپنی گود میں اٹھا لیا تھا۔

حبردار جو نور کے لیے یہ کہا تو وہ زندہ ہے میری نور زندہ ہے اگر میری سانسیں چل رہی ہیں تو مطلب وہ بھی زندہ ہے مجھے کچھ پتا نہیں مجھے نور چاہے ہر حال میں کسی بھی قیمت میں جاؤ اور اسے ڈھونڈو۔۔وہ کھا جانے والے انداز میں کہتا دوبارہ انہیں نور کو ڈھونڈنے کا آڈر دینے لگا وہ آرزم سے سے ساحر کو لے چکا تھا ساحر کافی رو رہا تھا ماما ما کر رہا تھا

سنو اگر نور کو ڈھونڈے بغیر آئے تو میں تم سبھی یہی دفن کر دوں گا۔۔وہ جا رہے تھے کے پیچھے سے احرام کا پھر آڈر آیا وہ بے چارے بھی ڈرے ہوئے دوبارہ نور کو ڈھونڈنے چلے گے تھے دونوں ہر طرف اسے ڈھونڈ رہے تھے۔

اب کیا کروں اتنے ملبے میں نور کو کہاں ڈھونڈیں اگر وہ نا ملی تو بھائی سائیں ہمیں کھا چبا جائیں گے۔آرزم حود سے کہتا۔نور کو ڈھونڈنے لگا تھا۔۔

بابا ماما تاہیے (بابا ماما چاہیے) ساحر نے روتے تڑپتے ہوئے کہا تھا۔

ساحر ماما آجائیں گی خاموش ہو جاؤ۔۔وہ اپنے غصے پے کنڑول کیے بولا تھا ساحر کے چہرے پے زخموں کے نشان دیکھ وہ اسے قریب ہی ہسپتال لے گیا تھا۔۔اس ہسپتال میں اتنی رش نہیں تھی۔احرام ساحر کو لے کر ڈاکٹر کے کیبن میں داخل ہو گیا تھا۔دونوں کے زخموں کو دیکھ ڈاکٹر سمجھ گیا تھا کے ان کا بھی حال زلزلے کی وجہ سے ہوا ہے دونوں۔کو پٹی کر وہ اب ان سے باتیں کرنے لگا تھا جبکہ احرام کا دل اس وقت اندر سے پھٹ رہا تھا یہ چائلڈ اسپیشلسٹ ڈاکٹر تھا

اندر کوئی ہے کیا؟ پردے کے پیچھے کسی کے سائے کو دیکھ کر احرام نے سوال کیا۔۔

ہاں ایک لڑکی ہے اس کی حالت کافی حراب تھی ابھی بے ہوش ہے میں بھی اسی مول میں تھا تو یہ مجھے وہاں ملبے کے نیچے پڑھی ہوئی ملی تو میں اسے یہاں لے آیا۔۔ وہ ڈاکٹر اسے بتا رہا تھا یہ سن احرام کو نور کی یاد اور زیادہ ستانے لگی

اچھا ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں مجھے اپنی بیوی کو ڈھونڈنا ہے۔۔ اس سے کہتا وہ جا رہا تھا جب ڈاکٹر نے اسے پیچھے سے آواز لگا کر اسے اپنا کارڈ تھمایا تھا کے اگر کوئی بھی مسلہ ہو تو مجھے کال کر دیجیے گا احرام بھی س سے کارڈ لیتا شکرایہ ادا کرتا یہاں سے نکل گیا تھا واپس ٹوٹے پھوٹے مول پہنچ گیا تھا

۔ سبھی نور کو ڈھونڈ چکے تھے لیکن اس کا کوئی آتا پتا نا تھا تھک ہار پھر وہ حالی ہاتھ واپس احرام کی طرف آ گے تھے۔

ملبا اتنا زیادہ ہے کے ابھی نور سائیں کو ڈھونڈنا مشکل ہے لیکن آپ فکر مت کریں ہم اسے ڈھونڈ لیں گے۔۔ ساحل نے ڈرتے ہوئے اسے کہا تو تو پھر ان کی طرف دھاڑا تھا۔۔

مجھے نور چاہے تو چاہیے۔۔ احرام نے انہیں انگلی دیکھا کر کہا وہ دونوں اب مجبور ہو چکے تھے وہ اسے یقین دلا رہے تھے کے نور مل جائے گی اس کا دل بھی کہہ رہا تھا کے نور زندہ ہے۔ نور کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہی رات ہو گئی تھی احرام ہالی ہاتھ گھر چلا گیا تھا حویلی میں سب نور کے لیے پرشان تھے اور احرام کا حال تو ان سے الگ تھا

ساحر احرام کو نور کے لیے تنگ کر رہا تھا اوپر سے احرام کو نور کی یاد ستا رہی تھی۔ وہ اسے خاموش کروا رہا تھا کے

اسے ساحل کی کال آئی تھی وہ اسے کہہ رہا تھا کے ملبا ہٹ گیا ہے لیکن نور کا۔ نام و نشان تک نہیں ہے مطلب وہ زندہ ہے مل جائے گی احرام نے انہیں کہا کے مل جائے گی نہیں مل جانی چاہیے میں اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ اس کے پھر آڈر پے وہ وہاں موجود سبھی لوگوں سے پوچھ تاچھ کرنے لگے۔۔ رات کافی ہوں چکی تھی لیکن وہ اپنے بھائی کے لیے یہ سب کر رہے تھے وہ اپنے بھائی کی زندگی کو ڈھونڈ رہے تھے ۔۔ ساحر ابھی تک جاگ رہا تھا

بابا موجے ماما تاہیے ماما لا کے دیں (بابا مجھے ماما چاہیے ماما لا کر دیں) ساحر کو اپنی ماں بہت یاد آ رہی تھی اور اس سے کہی گناہ زیادہ برا حال احرام کا تھا جو سانس تو لے رہا تھا لیکن اسے سانسیں لینے میں کافی تکلیف ہو رہی

تھی۔۔وقت نے پھر سے رفتار پکڑ لی تھی تین ماہ ہو چکے تھے نور کو غائب ہوئے اس کا کوئی آتا پتا نا چلا تھا یہ تین ماہ احرام پے قیامت بن کر گزرے تھے اسے نور کی یاد نے اور باغی بنا دیا تھا وہ کہی گناہ زیادہ حطرناک بیسٹ بن گیا تھا ان تین ماہ میں ساحر بشرہ کے پاس ہی تھا وہی اس کا حیال رکھ رہی تھی کیوں کے احرام کو اپنا حیال نہیں تھا تو وہ اس کا حیال کیسے رکھتا۔۔ساحر بشرہ کے پاس کافی رو رہا تھا وہ پھر سے ماماما کی رٹ لگا رہا تھا

اس کے چلانے کی آوازیں سن احرام بھاگ کر بشرہ کے کمرے کی طرف آیا تھا۔۔

کیا ہوا اسے ؟ اسے روتا دیکھ احرام تڑپ اٹھا

نور کے لیے رو رہا ہے اب کیا کریں ہم ؟ بشرہ نے اسے بتایا تو وہ اس کی گود سے اسے اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

چپ ہو جاؤ ساحر ماما آ جائیں گی۔۔احرام نے خود پے قابو پائے کہا

ماماتاہیے (ماما چاہیے) وہ روتے ہوئے بول رہا تھا

آپ ماما سے۔ کہونا بھی ہو جلدی ں سے آ جاؤ اسے کہو بابا آپ کے بغیر مر رہے ہیں۔۔وہ اس کا چہرہ تھام کر اس کہہ رہا تھا آنسوں سے اس کی آنکھوں بھیگی ہوئی تھی آخر ساحر اپنے آنسوں صاف کرتا اپنا پلاسٹک کا فون نکال کان سے لگا کر باتیں کرنے لگا۔

ماما آپ تہاں اے بابا مل رے اے شاحر لولاے ماما آجاؤ (ماما۔آپ کہاں ہیں بابا مر رہے ہیں ساحر رو رہا ہے ماما آجاؤ) وہ فون کان سے لگائے معصوم سی آواز میں بولا تو احرام پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اس کی تکلیف بڑھ۔

رہی تھی طے تھا کے اب اگر نور کا ملی تو احرام اس کی جدائی میں حو کو مار ڈالے گا۔۔اس نے روتے ہوئے ساحر کو اپنے گلے سے لگایا ساحر کی باڈی کافی گرم ہو گئی تھی وہ فوراً سے اس کا ٹمپریچر چک کرنے لگا تھا۔

اسے تو کافی تیز بخار ہے۔۔وہ اس کا ٹمپریچر چک کرتے ہوئے کہنے لگا تبھی اسے اس ڈاکٹر کا دیا ہوا کارڈ یاد آتا ہے وہ کاڈر نکال اس کا نمبر ڈائل کرنے لگا کال کر وہ اسے کہہ رہا تھا کے میرے بیٹے کی طبیعت کافی حراب ہے تو می آرہا ہوں تب اس ڈاکٹر نے اسے کہا تھا کے میں آج ہسپتال نہیں آیا آپ اسے میرے گھر ہی لے آئیں وہ احرام کو اپنے گھر کا اڈریس سینڈ کر چکا تھا احرام بھی اس کے بتائے ہوئے اڈریس ہے پہنچ گیا تھا۔ڈاکٹر انہیں دیکھ مسکرا رہا تھا وہ بھی اس کا ٹمپریچر چک کرنے لگا تھا اس نے اپنے گھر میں ہی ایک کمرے کلا نینک کھولا ہوا تھا۔۔وہ ساحر کو چک کر کے اسے پاس پڑھی ایک سیرپ اٹھا کر پلانے لگا۔۔۔

بابامیں بائل جالااوں (بابامیں باہر جارہاہوں) ساحر نے کہاتواحرام نے اسے انکار کردیاتھاپھرڈاکٹر نے اسے باہر جانے کابول دیاساحر بھی بھاگ کر باہر چلاگیاتھااحرام اندرڈاکٹر سے باتیں کررہاتھاوہ اس سے اپنی تکلیف شیئر کررہاتھا۔۔

ساحر بھاگ کرایک کمرے میں گھساتھاتبھی سامنے نظرپڑھتے ہی وہ ماماماما چلانے لگا۔۔ماماماچلاتے ہی وہ باہر نکل گیاتھا۔

باباماما باباما۔۔ساحراحرام کوہاتھ سے پکڑااپنے ساتھ چلنے کو کہہ رہاتھا

ساحر کیاہوگیاہے۔۔احرام نے اسے ڈانٹالیکن وہ بازنا آیاوہ اس کاہاتھ پکڑ اپنے ساتھ چلنے کوبول رہاتھااحرام بھی اس کے ساتھ چلاگیاتھاڈاکٹر بھی ان کے پیچھے پیچھے چلاگیاتھا۔

کہاں لے جا رہے ہو ؟۔۔وہ ساحر سے کہہ رہا جبکہ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

سو سوری۔۔احرام سامنے کھڑی لڑکی جس کی پشت ان کی طرف تھی دیکھتے ہی بولا لیکن جب وہ اس کی طرف پلٹی تو وہ حیران رہ گیا۔

نور۔۔اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا سامنے نور ہی کھڑی تھی جو ہکی بکی ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔جیسے وہ انہیں جانتی ہی نا ہو۔۔

نور میری جان تم یہاں مجھے پتا تھا تم زندہ ہو تمھیں پتا ہے میری جان بس جانے ہی والی تھی۔۔۔وہ بھاگ کر اس کے گلے لگتا اس کے گالوں کو چومنے لگا اس کی حرکت پے نور نے فوراً سے اسے پیچھے کیا تھا۔

کون ہیں آپ اور یہ کیا۔ بتمیزی ہے۔۔ نور نے غصے میں کہا جب اس نے احرام۔ کو پیچھے کی طرف دھکیلا تو احرام حیرانی سے اسے دیکھنے لگا۔۔

نور اس وقت مذاق نہیں۔۔ احرام نے پھر اسے پکڑا تو وہ پھر چلانا شروع ہو گئی۔۔

کون ہیں آپ پلیز جائیں یہاں سے سعد جی کون ہیں لوگ۔۔ وہ پھر احرام پے چلاتی اس ڈاکٹر سے کہنے لگی۔۔۔ ڈاکٹر بھی احرام کو زبردستی باہر لے آیا۔۔

سائیں آپ تم جانتے ہو اسے ؟ڈاکٹر پوچھنے لگا جس پے احرام نے اسے کہا کے یہ میری بیوی ہے۔۔یہ سن کر ڈاکٹر مسکرایا۔۔احرام بے تاب ہوتے ہوئے دوبارہ اندر جانے لگا تو اوراس کا ہاتھ پکڑ گیا۔۔

میری بات سنیں آپ کی وائف کی یاداشت گے ہوئے تین ماہ ہو چکے ہیں انہیں کچھ بھی یاد نہیں اپنا نام تک یاد نہیں میں نے ہی انہیں ملبے سے نکالا تھا۔۔سعد اسے سب بتا رہا تھا مطلب اس دن ہسپتال میں احرام جس کا پوچھ رہا تھا وہ نور ہی تھی مطلب تب نور اس کے قریب ہی تھی۔۔نور کی یاداشت جا چکی ہے یہ سن احرام کے دل پے جیسے کسی نے وار کیا ہو اس کے جسم سے پھر جان نکل گئی تھی۔۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔احرام نے غصے میں کہا

سائیں میں سچ کہہ رہا ہوں نور کی یاداشت جا چکی ہے اور اگر زبردستی اس کی یاداشت لائی گئی تو اس کی نس پھٹ سکتی ہے اس کی زندگی حطرے میں پڑھ سکتی ہے۔۔۔ڈاکٹر نے اسے سمجھایا۔ تو احرام گرم گرم آنسوں بہانے لگا

تو پھر کیا میری نور ایسے ہی رہے گی کیا اسے ہم کبھی یاد نہیں آئیں گے ۔۔احرام نے روتے ہوئے پوچھا

آپ فکر نا کریں انشاءاللہ نور جلد ٹھیک ہو جائے گی آپ پلیز حوصلے سے کام لیں۔ڈاکٹر نے پھر اسے سمجھایا۔

میں نور کو اچھے سے اچھے ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں گا۔ دیکھنا وہ بالکل ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔احرام نے کہا

کوئی فائدا نہیں سائیں آپ اسے جہاں مرضی لے جائیں لیکن نور کی یاداشت اپنی مرضی سے ہی آئے گی۔۔میں نے کہانا آپ پرشان مت ہوں وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔اس نے پھر اسے حوصلہ دیا تھا۔۔

میں نور کو لے جاؤں گا اب اس کے بغیر نہیں رہا جاتا۔۔احرام نے ضدی انداز میں کہا تو سعد نے اس کا ہاتھ پھر پکڑ لیا

آپ نور کو نہیں لے جا سکتے۔۔سعد کے کہنے ہے احرام نے غصے میں اسے گریبان سے پکڑ لیا

کیا مطلب نہیں لے جا سکتا احرام کو اس کی نور سے کوئی بھی الگ نہیں کر سکتا۔۔احرام نے اسے آنکھیں دیکھائی

میرا مطلب وہ نہیں ہے سائیں آپ نور سے کیا کہیں گے کے میں تمھارا شوہر ہوں لیکن اسے کچھ یاد ہی نہیں اور اگر اسے زبردستی یاد کرایا گیا تو ۔۔ سعد نے پھر اسے سمجھایا

کتنا وقت لگے گا اسے ؟ احرام کا سوال

کچھ کہا نہیں جا سکتا لیکن آپ دعا کریں وہ جلدی سے ٹھیک ہو جائے ۔۔ سعد نے بتایا

دیکھو نور کو یہاں کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے اس کی پل پل کی حبر تم مجھے دو گے اور سب سے ضروری بات اس سے دور رہنا ۔۔ احرام نے غصے میں کہا

سائیں میں نور کو اپنی بہن سمجھتا ہوں اور اب تو وہ آپ کی امانت ہے یہاں آپ فکر نا کریں میں اس کا بہت اچھے سے حیال رکھوں گا۔۔ سعد نے پھر کہا احرام کو کافی غصہ آیا تھا جب اس نے کہا کے وہ نور کا اچھے سے حیال رکھے گا ۔۔ اخر احرام آخری بار نور کو دیکھ حود کو بڑی مشکل سے کنڑول کرتا ساحر کو یہاں سے لے گیا تھا

بابا ماما (بابا ماما) ساحر چلایا

ساحر ماما نا یہاں کسی کام سے آئیں ہیں وہ بہت جلد ہمارے پاس جائیں گی

۔۔۔

کون تھے یہ جو مجھے نور کہہ رہے تھے نور نام کچھ سنا سنا سا لگ رہا ہے ؟ نور سعد سے پوچھتی اپنے ماتھے پے ہاتھ رکھ گئی۔۔

وہ نا اس کی بیوی کی شکل ایم تمھاری شکل کے ساتھ ملتی تھی اس لئے بیچارہ ۔۔ سعد نے جھوٹ کہا اس وقت وہ معاملے کو سنبھال رہا تھا۔۔ دوسری طرف احرام جو حویلی پہنچ گیا تھا سب کو بتا چکا تھا نور کا سن کر سب حوش ہوئے لیکن اس کی یاداشت کا سن سبھی کا حال احرام کی طرح ہو گیا وہ اسے کہہ رہے تھے کے نور کے لے آتے لیکن وہ انہیں سب بتا گیا تھا۔۔ احرام غصے میں ہی اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔ احرام کو کچھ سمجھ نا آ رہا تھا کے وہ نور کے زندہ ہونے پے حوش ہو یا اس کی یاداشت جانے کا غم کرے اور اس وقت وہ جل بھی رہا تھا وہ اس لیے جل رہا تھا کے نور وہاں ایک غیر محرم کے ساتھ رہ رہی ہے بے شک سعد نے اسے بہن مانا ہے لیکن ہے تو وہ ایک غیر محرم ہی نا احرام یہ سوچتے سوچتے وعضو کر کے مصلے پے بیٹھ رو رو کر نور کے لیے دعائیں کرنے لگا۔۔۔

پانچ دن کے بعد! نور کو دیکھنے کے لیے احرام کی آنکھیں ترس گئی تھی اس لئے وہ سعد سے کہہ رہا تھا کے نور کے یہاں لے آؤ کوئی بھی بہانا بناؤ اسے یہاں لے آؤ۔۔اور سعد بھی کوئی ایک بہنا بنا کر نور کو یہاں لے آیا تھا سب نور کو دیکھ بہت حوش تھے احرام نے ساحر کو نور سے دور رکھا تھا کیوں کے وہ اسے دیکھ پھر ماماما چلاتا۔۔بشرہ اور کرامت سائیں سکینہ بی بی کے پاس بیٹھے تھے آرزم سبھی بچوں کو باہر گھومنے لے گیا تھا سارہ بھی یہی تھی سارہ دلربا اور نین نور کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہیں تھی احرام بے چارہ تو کافی پریشان تھا سب بہت بور ہو رہے تھے تو لڑکیوں نے انتاکشری کھیلنے کا۔ پروگرام بنایا احرام اس کھیل کا حصہ نہیں بنا چاہتا تھا لیکن نور کے کہنے پے وہ فوراً سے مان گیا نور کو حود سمجھ نا آئی کے میں نے یہ کیوں کہا ساحل نے جب بوتل گھومائی تو وہ اسی کی بیوی کی طرف مڑی تھی۔۔وہ اسے ٹروتھ اور ڈیئر میں سے ایک چنے کا بول رہا تھا۔۔دلربا نے ٹروتھ ہی چنا تھا۔

مجھ سے کتنا پیار کرتی ہو؟ ساحل نے بے صبری سے پوچھا تو وہ شرما کر رہ گئی۔۔

میرے پیار کی کوئی گہرائی نہیں۔۔ یہ کہہ کر دلربا نے اپنا منہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا اب اللہ جانے وہ سچ کہہ رہی تھی یا جھوٹ۔۔ نیکسٹ سارہ نے بوتل گھومائی اور اس دفعہ احرام۔ کی طرف بوتل نے رح کیا۔

ب۔ بھائی سائیں ٹروتھ یا ڈیئر؟ سارہ اس سے پوچھتے ہوئے ڈر رہی تھی لیکن آخر اس نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا اس کے سوال پے وہ نور کی طرف دیکھنے لگا

ڈیئر۔۔ احرام نور کی طرف دیکھ کر بولا تھا یہ سن سبھی ایک دوسرے کی طرف دیکھ مسکرانے لگے تھے

ب۔ بھائی سائیں کوئی سونگ سنائیں۔۔ سارہ نے کہا پہلے تو احرام عجیب نظر سے سارہ کو گھورنے لگا پھر وہ گانے کے لیے مان گیا تھا۔ احرام نے اپنا گلہ صاف کیا تو نور تھوڑھی کے نیچے ہاتھ رکھ کر سونگ سننے لگی۔ احرام ایک نظر نور کو دیکھ گانے لگا

لو مان لیا ہم ہے پیار نہیں تم کو تم یاد نہیں ہم کو ہم یاد نہیں تم کو۔

بس ایک دفعہ مڑ کے دیکھوا ے یار زرا ہم کو۔۔

لو مان لیا ہم نے ہے پیار نہیں تم کو تم یاد نہیں ہم کو ہم یاد نہیں تم کو

لو مان لیا دیکھا ہی نہیں تیرے کندھے کا وہ تل لو مان لیا ٹوٹا ہی نہیں تیرے
ہاتھوں سے میرا دل

چھاؤں میں بیتی ہی نہیں وہ گرمی کی باتیں باہوں میں تیری گزری ہی نہیں
وہ سردی کی راتیں۔۔

لوں مان لیا ہم نے اعتبار نہیں تم کو تم یاد نہیں ہم کو ہم یاد نہیں تم کو

جاؤ لے جاؤ نیند میری اف بھی نا کریں گے ہم جو لے جاؤ گے حواب میرے
تو کیسے جیئیں گے ہم جینا ہم کو آتا ہی نہیں تیری سانسوں کے سوا مر نا بھی
اب ناممکن ہے تیری باہوں کے سوا

لو مان لیا ہم نے پرواہ نہیں تم کو تم یاد نہیں ہم کو ہم یاد نہیں تم کو۔۔۔ گاتے گاتے اس کی آنکھیں بھیگ چکی تھی

اس کی آواز میں کافی میٹھاس تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی سنگر ہو وہ گانا حتم کر چکا تھا سب نے تالیاں بجائیں تھیں جبکہ نور اب اپنے دماغ پے ہاتھ رکھ کچھ سوچ رہی تھی احرام حود پے کنٹرول کرتا ان کے بیچ سے اٹھ کر کچن کی طرف بھاگا تھا اپنے منہ پے ہاتھ رکھ وہ رو رہا تھا نور اپنے دماغ پے زور ڈال رہی تھی اسے سب دھندلے چہرے ہی نظر آرہے تھے

احرام۔۔ نور کے منہ سے بے ساختہ نکلا یہ سن سبھی اس کی طرف متوجہ ہوئے

احرام دلربا آپی مجھے سب یاد آگیا میں نور ہوں احرام کی نور۔۔ نور آٹھ کر سب کو بتانے لگی یہ سن کر ساحل کچن کی طرف بھاگا تھا۔۔

بھائی سائیں نور سائیں کو سب یاد آ گیا۔ ساحل نے خوش ہو کر اسے بتایا۔۔

کیا سچ میں۔۔ وہ اپنی بھیگی ہوئی پلکوں کو صاف کرتے ہوئے بولا تھا۔۔

ہاں سچ میں اسے سب یاد آ گیا۔۔ ساحل کے دوبارہ بتانے پہ وہ بھاگ کر باہر آیا اور جھٹ سے نور کے گلے جا لگا

نور۔۔۔ احرام کی آواز میں تڑپ تھی۔۔

احرام مجھے سب یاد آ گیا میں ٹھیک ہو گئی۔۔ نور اس بتا رہی تھی۔ وہ خوش ہوتا اس کے ماتھے کو چومتا اللہ کا شکر ادا کرنے لگا سبھی کو پتا چل گیا کے نور

کی یاداشت آگئی ہے یہ سب اللہ پے رکھے گے یقین کی وجہ سے ممکن ہوا تھا خوشیوں نے پھراں کے گھر کا راستہ اپنالیا تھا۔۔

!تقریباًایک ہفتے بعد

دوپہر کا وقت تھا نور اپنے کمرے میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی آج ساحر اپنے ماموں کے گھر گیا تھا احرام بھی گھر آگیا تھا۔وہ اپنا فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ مسکرا کر نور کو اپنی گود میں اٹھا کر بیڈ پے لیٹا گیا۔۔

احرام یہ کیا کر رہے ہیں آتے ہی آپ۔آپ نا فریش ہو جائیں۔نور اس کے خطرناک ارادے سمجھ چکی تھی۔۔

میری بھوک تو اب تم ہی مٹاؤ گی بے بی۔۔ خمار آلودہ لہجے میں کہتا اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا وہ اس پے جھک گیا تھا۔۔ اس کے پورے چہرے پے جا بجا اپنے لمس چھوڑتا اس کے لبوں کو چومتا وہ اس کی گردن پے لب رکھ گیا تھا۔۔ وہ اسے کمر سے پکڑ اپنے قریب لے آیا تھا۔۔

آج تمھارا لال یہاں نہیں ہے اس لیے آج جی بھر کے مجھے اپنی پیاس بجھانے دو مت روکنا مجھے ورنہ تم اس سائیں کا شکار ہو جاؤ گی۔۔ اس کے نازک وجود پے اپنی انگلیاں پھرتا وہ کہہ رہا تھا نور کی بولتی اس نے بند کر دی تھی۔۔ ایک بار پھر سے وہ اس کے لبوں پے جھکتا اس کے پورے وجود کو اپنے قبضے میں لے گیا تھا اپنے عشق۔ کی شدت اس پے لٹا دیا تھا اور وہ بھی اس کی شدت کو سہہ رہی تھی۔ احرام کا عشق تو پہلے دن سے ہی بڑھ رہا تھا اور آگے بھی بڑھتا ہی چلا جانا تھا۔ وہ عشقِ احرام تھی سید احرام شاہ کا عشق تھی تھی اس کی نور تھی۔۔۔

مرد کا حسن اور پیسہ عورت کو اتنا متاثر نہیں کرتا جتنا مرد کی سیرت اور پاکیزگی عورت کو متاثر کرتی ہے اور نور کو بھی احرام کی سیرت اور پاکیزگی نے متاثر کیا تھا احرام کی سیرت پاکیزگی اور حیا نے ہی اسے شہزادہ بنایا تھا۔۔ اچھی۔ شکل وصورت کا کوئی فائدا نہیں جب تک آپ میں حیا نا ہو اس لئے ہمیں حود کو باحیا بنانا چاہیے۔۔ اللہ پاک ہمشہ ہم سب کو باحیا رہنے کی توفیق دے آمین۔

دی اینڈ